اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ

از تصانیف مولٰنا عطاء اللہ تلمیذ مولوی محمد حسین محدث بٹالوی کتاب تنویر المجد علی

موطأ امام محمد

باہتمام خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ و لوالدیہ و استاذہ و احبابہ اجمعین

در مطبع محمدی واقع لاہور سنہ ۱۳۱۱ مطبوع گردید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَكْمَلَ الْحَمْدِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِ كُلٍّ وَّسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ بِهَايَةِ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّسْاَلَهُ السَّائِلُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بعد حمد و صلٰوۃ کے عرض کرتا ہے خادم اہل اللہ فقیر عبداللہ غفر اللہ لہ و لوالدیہ کہ اس کتاب جلیل القدر کا ترجمہ مولوی عطاء اللہ خوشابی شاگرد مولوی محمد حسین محدث بٹالوی تلمیذ با تمیز مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی علیہم اللہ تعالٰی آگے اسواسطے کرایا تا فائدہ عام و فیض تام الی یوم القیام باقی رہے آمین یا رب العلمین **باب** وقوت الصلٰوۃ باب ہے نماز کے وقتوں کے بیان میں **قَالَ** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَاِنْ نِمْتَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا نَامَتْ عَيْنَاكَ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ وَكَانَ يَرَى الْاِسْفَارَ بِالْفَجْرِ **وَاَمَّا** فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّا نَقُوْلُ اِذَا زَادَ الظِّلُّ عَلَى الْمِثْلِ فَصَارَ مِثْلَ الشَّيْءِ وَزِيَادَةً مِنْ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاِنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ حَتّٰى يَصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن رافع سے (جو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کیے ہوئے ہیں) کہ انہنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نمازوں کے وقت دریافت کیے پس ابوہریرہ رضنے کہا میں خبر دیتا ہوں تجھے پڑھ لی نماز ظہر کی جب تیرا سایہ تیرے برابر ہونے لگے اور عصر کی جب تیرا سایہ تجھسے دوچند ہو جاوے اور مغرب کی جب سورج چھپ جاوے اور عشا کی تیرے اور تہائی رات کی درمیان درمیان (یعنے تہائی رات گئی سے پہلے) سو اگر سونا چاہے تو آدھی رات سے پہلے (یعنے نماز پڑھے بغیر) تو خدا کرے تیری آنکھیں نہ سوویں اور پڑھ نماز فجر کی اندھیرے میں

ہین کہا محمد رح نے یہی ہے قول امام ابو حنیفہ رح کا عصر کے وقت مین اور فجر کے وقت مین انکا مذہب سفیدی مین
پڑہنے کا ہی ولیکن ہمارے قول مین سو ہم تو یہ کہتے ہین کہ جب سایہ ایک مثل پر بڑہ گیا تو دن ڈہلنے کیوقت
سے لیکر کچہہ اوپر ایک مثل بن گیا پس بیشک عصر کا وقت داخل ہوگیا مگر امام ابو حنیفہ رح یہی فرماتے ہین کہ جب
تک سایہ پوری دو مثلین نہ ہوے عصر کا وقت نہین داخل ہوتا **ف** اس اثر مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ کی مراد اول وقت کا بیان کرنا نہین اور نہ اخیر وقت کی بیان کا التزام ہے بلکہ اوقات مستحبہ کا اخیر
بیان کرنا منظور ہے اور جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر معمول تہا اسکو بیان کیا اسلیے مناسب ہے کہ پہلے
سب وقتونکی اول آخر کی حدین بیان کرکے بعد اسکی وقت استحباب و کراہت کو بیان کردیا جاوے تاکہ متدین آدمی وقت مستحب کو اپنا معمول ٹہراوے
اور بلا عذر شرعی نماز کو وقت کراہت تک نہ پہنچاوے اور معذور دیکہے کہ مین وقت سے نہ نکلنے دوں کیونکہ مکروہ وقت مین ادا کرلینا قضا
کرنے سے بہتر ہے **پس** واضح ہو کہ ظہر کا وقت دن کے ڈہلنے سے داخل ہوجاتا ہے یعنے جب سورج سر کی برابر اگر
مغرب کی طرف کو جہکا اور ہر چیز کا سایہ مشرق کیطرف محسوس ہونے لگا تو سب علما کے اتفاق سے ظہر کا وقت
شروع ہوگیا اور جب سایہ اصلی کو چہوڑ کر ہر چیز کا سایہ اسکے برابر ہوگیا تو ظہر کا وقت خارج ہوگیا یہی ہے مذہب
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے
بہی ایک روایت مین اسیطرح منقول ہے اور یہی مذہب صحیح اور قابل عمل ہے اور احادیث صحیحہ علے صاحبہا الصلوۃ و
السلام اسی مذہب کو ثابت کرتی ہین اور ظہر کا وقت نکلجانے کے بعد عصر کا وقت داخل ہوجاتا ہے جب
بغیر سایہ اصلی کے ایک مثل سے سایہ زیادہ ہوگیا تو عصر کا وقت داخل ہوگیا اور اکثر علما امت کا یہی مذہب
ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے بہی ایک روایت مین یہی قول مروی ہے اور یہی مذہب حق ہے کیونکہ
صحیح حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمازون کے وقت
تعلیم کرنیکے لیے دو دن امامت کرائی اور پہلے دن عصر کی نماز ایک مثل سایہ ہوتے ہی پڑہائی تو
یقینا معلوم ہوگیا کہ ایک مثل کے بعد متصل عصر کا وقت داخل ہوجاتا ہے ۔ اور امام ابو حنیفہ رح سے اس مقام
مین روایتین منقول ہین ایک وہ جو مذکور ہوئی کہ ایک مثل تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے اور بعد مثل کے ظہر
کا وقت خارج ہوجاتا ہے اور عصر کا وقت داخل ہوجاتا ہے دوسرے وہ کہ اکثر متون مین امام صاحب کا
مذہب لکہتے ہین اور خود امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے کتاب مین اسی کو نقل کیا کہ دو مثل تک ظہر کا وقت باقی رہتا
ہے اور اسکے بعد عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے تیسرے وہ جو امام طحاوی رح نے امام صاحب سے نقل کی ہے

ایک مثل کے بعد ظہر کا وقت خارج ہوجاتا ہے اور دو مثل سایہ ہوجانیکے بعد عصر کا وقت داخل ہوتا ہے اور
بیچ کا وقت خالی ہے کہ نہ ظہر مین داخل ہے نہ عصر مین اور اس تیسری روایت کو کسی نے اختیار نہین کیا
اور دوسری روایت پر بعض فقہا رنے فتوے دیا ہے مگر چونکہ قول بلا دلیل اور احادیث صحیحہ کے مخالف تھا
اسلیے امام صاحب کے خاص شاگردون نے اسکو قبول نہین کیا چنانچہ خود امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے تصریح کی ہے
کہ ہمارے نزدیک ایک مثل کے بعد عصر کا وقت داخل ہوجاتا ہے بلکہ ایک جماعت فقہا رنے ثابت
کیا ہے کہ اخیر مین امام صاحب نے اس قول سے رجوع کیا اور پہلی روایت جو احادیث صحیحہ کے مطابق اور ساری
امت کے موافق ہے اسکو اختیار کیا وللہ الحمد اور سورج کے ڈوب جانے سے عصر کا وقت خارج ہوجاتا ہے اور عصر
کے اخیر وقت مین علماء سے اور قول بھی مروی ہین مگر صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے مَنْ
اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ یعنے جس شخص نے آفتاب کے غروب
سے پہلے ایک رکعت عصر کی پالی تو اسکی عصر کی نماز ہوگئی اور سورج کے غائب ہونے سے مغرب کا وقت داخل
ہوجاتا ہے اور جب تک آسمان کے کنارے مین سرخی کا نام ہے جو بعد غروب آفتاب کے مغرب کی طرف کچھ دیر
تک رہتی ہے اور امام ابوحنیفہ رح سے مشہور روایت یہ ہے کہ سرخی کے بعد کی سفیدی مراد ہے لیکن صحیح یہ ہے
کہ امام صاحب نے اس قول سے رجوع کیا ہے چنانچہ زبدۃ المفسرین عمدۃ المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز
قدس اللہ سرہ العزیز فتح العزیز مین تفسیر سورہ انشقت مین فرماتے ہین وشفق نام سرخیست کہ بعد از غروب آفتاب
بالای افق مغرب نمودار مے ماند تا آن وقت وقت نماز مغرب باقی ست چنانچہ مذہب امام شافعی و صاحبین ست
وعلیہ الفتوے در بعض روایات از حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ منقول ست کہ شفق نام سپیدی ست کہ بعد از
رفتن سرخی پیدا میشود تا دیرے ماند لیکن اصح آنست کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ ازین مذہب رجوع
فرمودہ اند و استعمالات عرب کہ شفق را در اشعار خود در مقام تشبیہ رنگہاے سرخ ذکر کنند دلیل صریح ست بر
آنکہ مراد از شفق سرخیست نہ سفیدی الخ اور در مختار مین بھی شرح مجمع وغیرہ سے امام صاحب کا رجوع نقل کیا
اور شفق کے غائب ہونیکے بعد عشا کا وقت داخل ہوجاتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے
اور اکثر احادیث مختلفہ کے جمع کرنے سے یہی حق معلوم ہوتا ہے اگرچہ علماء کے اور بھی قول ہین لیکن جمع
ترجیح سے مقدم ہے اور صبح صادق کے ظاہر ہونے سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور سورج
کا کنارہ نکلنے تک باقی رہتا ہے اور صبح صادق آسمان کے شرقی کنارے کی سفیدی کا نام ہے اور مستحب شافعیہ وغیرہ

۱۲ شفق باقی رہنے تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک شفق اسی سرخی کا نام ہے

کے نزدیک ہر زمانہ مین اول وقت ہی اور حنفیہ کے نزدیک تفصیل ہے اور احادیث بھی انکی مؤید ہین پس ظہر مین
گرمی کے موسم مین تاخیر مستحب ہے اور تاخیر کی حد مین ضابطہ یہ ہے کہ وقت بیکراہت کے نصف اخیر مین ادا کر لی
جاوے تاکہ ایسے وقت کو وقت کی نکل جانیکا خوف ہو یا کراہت کے وقت کو پہونچ جانیکا اندیشہ ہو پس اس قاعدہ کے
موافق گرمیون مین آدہی مثل سایہ ہو جانے کے بعد ظہر ادا کر لینے مستحب ہے اور اتنی تاخیر نہ کرنی چاہیے
کہ شک واقع ہو کہ مثل کے اندر ہے یا مثل کو پہونچکر وقت خارج ہو گیا۔ اور ظہر کا وقت زوال سے لیکر پوری
مثل ہو جانے تک وقت مختار بلا کراہت ہی اول وقت مین ادا کرے یا اخیر مین مکروہ نہین صحیح ہے اول وقت کے
پڑہنے والون کو اخیر مین وقت کی اندر پڑہنے والونپر اعتراض نہ کرنا چاہیے اور علے ہذا القیاس تاخیر کرنیوالون کا
اول وقت پڑہنے والونپر طعن بیجا ہے جب خدا تعالی نے وقتون کے اندازے مقرر کر دیے اور شارع علیہ
الصلوۃ والسلام کے قول و فعل سے جواز بلا کراہت ثابت ہو گیا تو پہر طعن و اعتراض کرنا محض نفسانیت ہی
بلکہ شرع اور شارع پر اعتراض ہے اعاذنا اللہ من شرور انفسنا اور عصر کا وقت ایک مثل سے لیکر دوسری مثل
تک مختار ہے سب علمار کی نزدیک اور دوسری مثل کے بعد امام مالکؒ سے ایک روایت مین وقت عصر کا خارج
ہو جاتا ہے مگر انکے مذہب کے علمار نے اسکی تاویل کی ہے اور باقی اکثر علمار کے نزدیک سورج کے متغیر ہونے
سے پہلے وقت صحیح ہے اور متغیر ہو جانیکے بعد مکروہ تحریمہ ہے حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اسوقت
کی نماز کو منافق کی نماز فرمایا ہے اور حنفیہ کے نزدیک عصر مین ہر موسم مین تاخیر مستحب ہے یعنے وقت کراہت سے پہلے
وقت کی نصف اخیر مین اطمینان سے پڑہے اور سورج کے زرد ہو جانے تک ہرگز نہ تاخیر کرے کہ اس
مین سخت وعید وارد ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر ایسے وقت پڑہا کرتے تہے کہ نماز کی بعد اونٹ
ذبح کرکے گوشت پکا کر کہا لیتے تہے اور ابہی تک وقت اچھا خاصا باقی ہوتا تہا ہان اگر حیض نفاس والی عورت
اسوقت پاک ہوئی یا کوئی سویا ہوا اسوقت بیدار ہوا یا دشمن کی قید سے خلاص ہوا یا اور کوئی ایسا عذر ہوا ہو
تو اسکی نماز بلا کراہت صحیح ہے اور مغرب کا مستحب وقت ہر موسم مین سب علمار کے نزدیک اول وقت ہے
یعنے غروب کامل کے بعد بلا تاخیر ادا کر لینی چاہیے مگر جب کوئی عذر ہو تو تاخیر مین مضائقہ نہین۔ اور عشا
کے وقت میں حنفیہ کے نزدیک رات کی ثلث اول تک تاخیر کرنی مستحب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اکثر معمول ایسا ہی تہا اور ثلث کے بعد آدہی رات تک ترک اولی ہے اور نصف کے بعد صبح تک تاخیر کرنی مکروہ
ہے اور وتر کا وقت عشا کا وقت ہی مگر عشا سے پہلے پڑہنے سے ادا نہین ہوتی اور جس شخص کو اخیر

رات مین جاگ جانیکا یقین ہو اسکو مستحب ہے کہ اخیر رات مین پڑھے اور جسکو جاگنے کا ظن غالب نہ ہو اسکے
واسطے بھی مستحب ہے کہ سونے سے پہلے ادا کرے مبادا قضا ہو جاوین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح فرمایا تھا کیونکہ وہ طالب العلم تھے اور علم کی یاد کرنے مین انکو دیر ہو
جاتی تھی اسیلیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اول ہی پڑھ لیا کرو اور فجر مین امام صاحب کے نزدیک اسفار
مستحب ہے چنانچہ امام محمد رہ نے نقل کیا اور اسفار کے معنے ہین سفیدی مین پڑھنا اور اسفار کی حد فقہا نے
یہ لکھی ہے کہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کا وقت جب آدھا گذر جاوے تو اسفار کا وقت آگیا چنانچہ ضابطہ
مذکورہ بالا کا بھی مقتضا ہے اور بعض فقہا نے اور عنوان سے تقریر کی ہے جو اس سے جمع ہو سکتی ہے۔

اخبرنا مالك اخبرني ابن شهاب الزهري عن عروة قال حدثتني عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر والشمس في حجرتها قبل ان تظهر **ترجمہ** خبر دی مجھکو مالک نے کہا خبر دی مجھکو زہری نے عروہ سے کہا حدیث کی مجھکو عائشہ رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کی اور دھوپ حجرہ کے اندر ہوتی تھی دیوارونپر چڑھنے کے پہلے **ف** اس حدیث سے صاف طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عصر کی نماز جلد پڑھنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ حجرہ مین دھوپ اسی وقت تک رہیگی کہ آفتاب بلند رہے ورنہ جب آفتاب جھکے گا تو دھوپ دیوارونپر چڑھ جاویگی

اخبرنا مالك اخبرني ابن شهاب الزهري عن انس بن مالك انه قال كنا نصلي العصر ثم يذهب الذاهب الى قباء فياتيهم والشمس مرتفعة **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی مجھکو ابن شہاب زہری نے انس بن مالک رض سے کہا انہون نے کہ ہم نماز عصر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے پھر ہم مین سے کوئی جانیوالا قبا کو جاتا تھا اور پھر وہان کے لوگون کو ملتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا **ف** قبا مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے (زرقانی ومحلی وطیبی)

اخبرنا مالك اخبرنا اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال كنا نصلي العصر ثم يخرج الانسان الى بني عمرو بن عوف فيجدهم يصلون العصر **قال محمد** تاخير العصر افضل عندنا من تعجيلها اذا صليتها والشمس بيضاء نقية لم تدخلها صفرة وبذلك جاءت عامة الآثار وهو قول ابي حنيفة وقد قال بعض الفقهاء انما سميت العصر لانها تعصر وتؤخر **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ ہم نماز عص

کی پڑہتے تہے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ مین پہر ہم مین سے کوئی جاتا بنی عمرو بن عوف
کے محلہ مین تو پاتا انکو عصر کی نماز مین **ف** یعنے عمرو بن عوف کا محلہ مدینے سے دو میل کے فاصلہ پر ہے
(زرقانی) یا قریب تین میل کے مسجد نبوی سے (مصفی) اور وہ لوگ کہیتی باڑی والے تہے اپنے ضروری کامون سے
فراغت پاکر نماز عصر کی پڑہا کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز بہت جلد ہوتی کہا محمد نے تاخیر
عصر کی افضل ہے تعجیل سے نزدیک ہمارے جب پڑہے تو اور دن سفید کہرا ہو نہ داخل ہو اسمین کچہہ زردی
اور تاخیر مین بہت سے آثار ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور کہا بعض فقہا نے کہ وجہ تسمیہ عصر کا یہی ہے
کہ تاخیر کیجاتی ہے اسمین اور پیچہے پڑہی جاتی ہے ذنکی سب نمازون سے **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر کاموں کا نماز ہے جو اول وقت مین پڑہی
جاوے روایت کیا اسکو ترمذی اور حاکم نے اور صحیح کہا اسکو دونو نے اور اصل اسکا صحیحین مین ہے اور نہین
مقابلہ کرسکتے آثار ساتہہ حدیث صحیح مرفوع متصل الاسناد کے **بَابُ** اِبْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ باب ابتدا
وضو کے بیان مین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيُّ عَنْ
اَبِيْهِ يَحْيَى اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ اَبَا حَسَنٍ يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثُمَّ
غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدَّمِ رَاْسِهِ حَتّٰى
ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ مِنْهُ بَدَاَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ هٰذَا اَحْسَنُ
وَالْوُضُوْءُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا اَفْضَلُ وَالْاِثْنَانِ يُجْزِيَانِ وَالْوَاحِدَةُ اِذَا اُسْبِغَتْ تُجْزِئُ اَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابی الحسن مازنی نے باپ
اپنے یحییٰ سے کہا سنا انہون نے اپنے دادے ابا حسین سے اونہون نے عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو اصحاب
تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا تم مجہکو دکہا سکتے ہو کسطرح وضو کرتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہا انہون نے ہان تو منگایا انہون نے پانی وضو کا پہر ڈالا اسکو اپنے ہاتہہ پر اور دہو یا دونون ہاتہون
کو دو دو بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر منہ دہویا تین بار پہر دونون ہاتہہ دہوئے کہنیون تک دو دو
بار پہر مسح کیا سر کا دونون ہاتہون سے آگے سے لیگئے اور پیچہے سے لائے یعنے دونو ہاتہون سے مسح شروع

کیا پیشانی سے گدی تک پھر گدی سے پیشانی تک لائی پھر دونو پیر دہوئے **ف** عبداللہ بن زید سے سوال کرنے والا ابوحسین نہین بلکہ عمارہ بن ابی حسین ہے یہ وہم موطا کے رواۃ سے واقع ہوا ہے اور جو موطا مالک مین عبداللہ بن زید کو عمرو بن یحیی مازنی کا دادا کہا ہے وہ بہی وہم ہے کسی راوی کا واللہ اعلم کہا محمد نے یہی بہتر ہے اور وضو تین تین بار افضل ہے اور جائز ہے دو دو بار اور ایک ایک بار جب اچھی طرح کوشش سے کیا جاوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلِ الْمَآءَ فِیْ اَنْفِهٖ ثُمَّ لِیَسْتَنْثِرْ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو ابوالزناد نے عبدالرحمن بن اعرج سے اُنہون نے ابوہریرہ سے کہ جب وضو کرے کوئی تم مین سے تو ناک مین پانی ڈالے پھر ناک جہاڑے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ یَنْبَغِیْ لِلْمُتَوَضِّیْ اَنْ یَّتَمَضْمَضَ وَیَسْتَنْثِرَ وَیَنْبَغِیْ لَهٗ اَیْضًا اَنْ یَّسْتَجْمِرَ وَالْاِسْتِجْمَارُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زہری نے ابی ادریس خولانی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وضو کرے کوئی تم مین سے تو ناک مین پانی ڈالکر چہنکے اور جو ڈہیلے لیوے واسطے استنجا کے تو طاق لیوے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور وضو کرنے والے کو چاہیے کہ کلی کرے اور ناک مین پانی ڈالکر چہنکے اور استجمار کرے استجمار ڈہیلے سے استنجا کرنے کو کہتے ہین

ف ڈہیلون سے استنجا کرنا اور پانی سے صحیح حدیثون مین وارد ہے لیکن ڈہیلون سے استنجا کرکے پہر پانی سے کرنا سب سے افضل ہے اور یہی طہارۃ تہی انصار کی جنکے شان مین یہہ آیت نازل ہوئی رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اور چھوڑنا استنجا ڈہیلون سے کرنا کہین ثابت نہین ہوا واللہ اعلم **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ مَا کَانَ یَعْمِدُ وَاَنَّهٗ تُکْتَبُ لَهٗ بِاِحْدٰی خُطْوَتَیْهِ حَسَنَةٌ وَّتُمْحٰی عَنْهُ بِالْاُخْرٰی سَیِّئَةٌ فَاِنْ سَمِعَ اَحَدُکُمُ الْاِقَامَةَ فَلَا یَسْعَ فَاِنَّ اَعْظَمَکُمْ اَجْرًا اَبْعَدُکُمْ دَارًا قَالُوْا لِمَ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ مِنْ اَجْلِ کَثْرَةِ الْخُطَا **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نعیم بن عبداللہ مجمر نے انہون نے سُنا ابوہریرہ سے کہتے تہے جس نے وضو کیا اچھی طرح پھر نکلا نماز کی نیت سے تو وہ گویا نماز مین ہے جبتک نماز کا قصد رکھتا ہے ہر ایک قدم

ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک برائی مٹائی جاتی ہے تو جب کوئی تم مین سے تکبیر نماز کی سنے
تو نہ دوڑے کیونکہ زیادہ ثواب اسی کو ہے جسکا مکان زیادہ دور ہے کہا اونہون نے کیون اے ابو ہریرہ رض
کہا اسوجہ سے کہ اوسکے قدم زیادہ ہونگے **باب** غَسْلِ الْيَدَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ وضو مین ہاتھون کا
دھونا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْيَغْسِلْ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا فِيْ وَضُوْءِهٖ فَاِنَّ
اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ **قَالَ** مُحَمَّدٌ هٰذَا حَسَنٌ وَهٰكَذَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّفْعَلَ وَلَيْسَ
مِنَ الْاَمْرِ الْوَاجِبِ الَّذِيْ اِنْ تَرَكَهٗ تَارِكٌ اَثِمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا
خبر دی ہمکو ابو الزناد نے اعرج سے انہون نے ابو ہریرہ رض سے کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے سو کر اٹھے تو پہلے اپنا ہاتھ دہو کر وضو کے پانی مین ہاتھ ڈالے اسلیے کہ
معلوم نہین کہان رات کی اسکے ہاتھ نے کہا محمد نے یہی بہتر ہے اور ایسا ہی کرنا ہے اور یہ امر واجب نہین
جسکی ترک سے تارک کو گنہگار کہا جاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** کہا ابن حجر نے ظاہر
اس حدیث کی خصوصیت وضو کے برتن سے معلوم ہوتی ہے اور اسکے ساتھ ملحق ہین برتن غسل کے اور دوسرے
برتن اور ایک روایت مین ابو ہریرہ سے جو متفق علیہ ہے ساتھ لفظ انا کے آیا ہے (انا) برتن کو کہتے ہین اور برتن
کہنے سے حوض اور جو بچہ نکل گئے یعنے ان مین سوتے اٹھکر ہاتھ ڈالنے مین کچھ مضائقہ نہین اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ اس پانی کو پھینک دے اور وضو نہ کرے ساتھ اس پانی کے **باب** الْوُضُوْءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ
پانی سے استنجا کرنا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا لِمَا تَحْتَ اِزَارِهٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
نَاْخُذُ وَالْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی
ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن محمد بن طحلانی عثمان بن عبد الرحمن سے انہون نے سنا اپنے باپ عبد الرحمن
سے انہون نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے کہ پانی سے دھووے اپنے ستر کو کہا محمد نے اسی پر عمل ہے ہمارا اور جید
ہے نزدیک ہمارے استنجا کرنا ساتھ پانی کے بنسبت اور چیزون کے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب**
الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ شرمگاہ کے چھونے سے وضو لازم ہونیکے بیان مین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا
اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى سَعْدٍ

فاحتککت فقال لعلک مسست ذکرک قلت نعم قال قم فتوضأ قال فقمت فتوضأت ثم
رجعت ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن محمد سعد بن ابی وقاص نے مصعب بن سعد سے
کہا مصعب نے کہ مین کلام اللہ لیے رہتا تھا اور سعد بن ابی وقاص بیٹھے تھے ایک روز بیٹھے کہا یا تو سعد
نے کہا شاید تونے اپنے ذکر کو چہو لیا ہے کہا ہان تو سعد نے کہا اٹھہ وضو کر سو مین کہڑا ہوا اور وضو کر کے
پہر آیا اخبرنا مالک اخبرنی ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ انہ کان یغتسل ثم
یتوضأ فقلت لہ اما یجزئک الغسل من الوضوء قال بلی ولکنی احیانا امس ذکری
فاتوضأ قال محمد لا وضوء فی مس الذکر وھو قول ابی حنیفۃ وفی ذلک آثار کثیرۃ ترجمہ
خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے انہون نے باپ اپنے عبد اللہ بن عمر سے کہ تھے
عبد اللہ غسل کرتے پہر وضو کرتے کہا سالم نے کیا غسل کافی نہین ہے وضو سے کہا ہان کافی ہے لیکن کبہی
ایسا ہوتا ہے کہ بعد غسل کے چہو لیتا ہون مین ذکر اپنا تو وضو کرتا ہون کہا محمد نے نہین وضو چہونے شرمگاہ
اپنے سے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا اور اسمین بہت سے آثار ہین قال محمد اخبرنا ایوب بن عتبۃ التمیمی
قاضی الیمامۃ عن قیس بن طلق ان اباہ حدثہ ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن رجل مس ذکرہ أیتوضأ قال ھل ھو الا بضعۃ من جسدک ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو ایوب بن
عتبہ تیمی قاضی یمامہ نے قیس بن طلق سے کہا حدیث کی اسکو باپ اسکے طلق نے کہ ایک مرد نے پوچھا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے آیا شرمگاہ کے چہونے سے وضو کرنا چاہیے آپنے فرمایا وہ بھی بدن تیرے کا ایک
ٹکڑا ہے قال محمد اخبرنا طلحۃ بن عمرو المکی اخبرنا عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس قال مس
الذکر وانت فی الصلوۃ ما أبالی مسستہ او مسست انفی ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو طلحہ بن
عمرو مکی نے کہا خبر دی ہمکو عطاء بن ابی رباح نے ابن عباس سے کہ کسی شخص نے انسے پوچھا نماز مین شرمگاہ کو ہاتھ
لگانا کیسا ہے تو کہا نہین پرواہ رکھتا مین چہونے شرمگاہ اور ناک اپنے سے قال محمد اخبرنا ابراھیم
ابن محمد المدنی اخبرنا صالح مولی التوأمۃ عن ابن عباس قال لیس فی مس الذکر وضوء ترجمہ
خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد مدنی نے کہا خبر دی ہمکو صالح غلام آزاد توأمہ نے ابن عباس سے کہا نہین وضو چہونے
شرمگاہ سے قال محمد اخبرنا ابراھیم بن محمد المدنی اخبرنا الحارث بن ابی ذباب انہ سمع
سعید بن المسیب یقول لیس فی مس الذکر وضوء ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد مدنی

نے کہا خبر دی ہم کو حارث بن ابی ذباب نے سنا اُسنے سعید بن مسیب سے کہتے تھے نہیں وضو چھونے شرمگاہ سے
قال محمد اخبرنا ابو العوام البصری قال سأل رجل عطاء بن ابی رباح قال یا ابا محمد رجل
مس فرجه بعد ما توضأ قال رجل من القوم ان ابن عباس كان يقول ان كنت تستنجسه
فاقطعه قال عطاء بن ابی رباح هذا والله قول ابن عباس ترجمہ خبر دی ہمکو ابو العوام بصری نے کہ
پوچھا ایک مرد نے عطاء بن ابی رباح سے کہا اے ابا محمد ایک مرد نے چھوا شرمگاہ کو بعد وضو کے تو ایک مرد نے
قوم سے بولا ابن عباس کہتے تھے اگر ایسا نجس جانتا ہے تو شرمگاہ اپنی کو تو کاٹ ڈال کہا عطاء بن رباح نے
قسم اسکی یہ قول ابن عباس کا ہے قال محمد اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم النخعي عن
علي بن ابي طالب في مس الذكر قال ما ابالي مسسته او طرف انفي ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو ابو
حنیفہ نے حماد سے انہی ابراہیم نخعی سے انہوں علی ابن ابی طالب سے چھونے شرمگاہ میں کہا علی نے نہیں پروا کرتا
میں اسبات کی کہ مس کروں میں شرمگاہ اپنی کو قال محمد اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهيم ان
ابن مسعود سئل عن الوضوء من مس الذكر فقال ان كان نجسا فاقطعه کہا محمد نے خبر دی ہمکو ابو حنیفہ نے
حماد سے اسنے ابراہیم سے کہا سوال کیے ابن مسعود وضو کا مس ذکر سے کہا ابن مسعود نے اگر نجس ہے تو کاٹ ڈال
قال محمد اخبرنا محل الضبي عن ابراهيم النخعي في مس الذكر في الصلوة قال انما هو بضعة
منك کہا محمد نے خبر دی ہمکو محل ضبی نے ابراہیم نخعی سے چھونے شرمگاہ سے بیچ نماز کے کہا ابراہیم نے یہ ٹکڑا
ہے بدن کا قال محمد اخبرنا سلام بن سليم الحنفي عن منصور بن المعتمر عن ابي قيس عن ارقم
ابن شرحبيل قال قلت لعبد الله ابن مسعود اني احك جسدي وانا في الصلوة فامس ذكري فقال
انما هو بضعة منك ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو سلام بن سلیم حنفی نے منصور بن معتمر سے سنا ابی قیس سے
اُسنے ارقم بن شرحبیل سے کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ کھجاتا ہوں میں بدن اپنا اور چھوتا ہوں
میں شرمگاہ اپنے کو حالت نماز میں کہا کہ ٹکڑا ہے بدن تیرے کا قال محمد اخبرنا سلام بن سليم عن
منصور بن المعتمر عن السدوسي عن البراء بن قيس قال سألت حذيفة بن اليمان عن رجل
مس ذكره فقال انما هو كمس رأسه کہا محمد نے خبر دی ہمکو سلام بن سلیم نے منصور بن معتمر نے
سدوسی سے اُسنے براء ابن قیس سے کہا سوال کیا میں نے حذیفہ بن الیمان کو اس شخص سے جسنے مس کیا شرمگاہ
اپنی کو کہا مس کرنا شرمگاہ کا ایسا ہے جیسا مس کرنا سر اپنے کو قال محمد اخبرنا مسعر

عن عمیر بن سعد النخعی قال کنت فی مجلس فیه عمار بن یاسر فذکر مس الذکر فقال انما هو
بضعة منک وان لکفک لموضعا غیره ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہم کو مسعر بن کدام نے عمیر بن سعد
نخعی سے کہا عمیر نے کہ تہا میں ایک مجلس میں جس میں عمار بن یاسر بھی تہے تو ذکر آیا چہونے شرمگاہ کا
تو عمار نے کہا وہ ٹکڑا ہے بدن تیرے کا اور چہوتی ہے ہتہیلی تیری سارے بدن کو **قال** محمد
اخبرنا مسعر بن کدام حدثنا عن ایاد بن لقیط عن البراء بن قیس قال قال حذیفة ابن
الیمان فی مس الذکر مثل انفک کہا محمد نے خبر دی ہمکو مسعر بن کدام نے ایاد بن لقیط سے
اسنے براء بن قیس سے چہونا شرمگاہ کا مثل چہونے ناک کے ہے **قال** محمد اخبرنا
مسعر بن کدام حدثنا قابوس عن ابی ظبیان عن علی بن ابیطالب قال ما ابالی ایاه مسست او
انفی اواذنی ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو مسعر بن کدام نے کہا حدیث کی ہمکو قابوس نے ابی ظبیان سے
انہوں نے علی بن ابیطالب سے کہا نہیں پروا کرتا ہوں میں کہ مس کروں شرمگاہ اپنی کو یا ناک اپنے کو یا
کان اپنے کو **قال** محمد اخبرنا ابو کدینة یحیی بن المهلب عن ابی اسحق الشیبانی عن ابی قیس
عن عبد الرحمن بن ثروان عن علقمة عن قیس قال جاء رجل الی عبد الله بن مسعود قال
انی مسست ذکری وانا فی الصلوة فقال عبد الله افلا قطعته ثم قال وهل ذکرک الا کسائر
جسدک کہا محمد نے خبر دی ہمکو ابو کدینہ یحیے بن مہلب نے ابو اسحق شیبانی سے اسنے ابی قیس عبد الرحمن بن
ثروان سے اوسنے علقمہ سے اوسنے قیس سے کہا آیا ایک مرد پاس عبد اللہ بن مسعود کے اور کہا مس کرتا
ہوں میں شرمگاہ اپنی کو حالت نماز میں کہا عبد اللہ نے کیوں نہیں کاٹ دیتا اسکو پہر کہا شرمگاہ مثل
باقی بدن تیرے کے ہے **قال** محمد اخبرنا یحیی بن المهلب عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس
ابن ابی حازم قال جاء رجل الی سعد بن ابی وقاص قال ایحل لی ان امس ذکری وانا فی الصلوة
فقال ان علمت ان منک بضعة نجسة فاقطعها ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو یحیے بن مہلب نے اسمعیل
بن ابی خالد سے اسنے قیس بن ابی حازم سے کہا آیا ایک مرد طرف سعد بن ابی وقاص کے اور کہا کیا حلال ہے
واسطے میرے کہ مس کروں میں شرمگاہ اپنی کو نماز میں کہا سعد نے اگر جانتا ہے تو کہ یہ ٹکڑا بدن تیرے کا نجس
ہے تو کاٹ ڈال اسکو **قال** محمد اخبرنا اسمعیل بن عیاش قال حدثنی حریز بن عثمان عن
حبیب بن عبید عن ابی الدرداء انه سئل عن مس الذکر فقال انما هو بضعة منک ترجمہ

کہا محمد نے خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی مجھکو حریز بن عثمان نے حبیب بن عبید سے انہون نے
ابی الدرداء سے کہ سوال کیے گئے ابی الدرداء چھونے شرمگاہ سے تو کہا وہ ٹکڑا ہے بدن تیرے کا **ف**
عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مین گیا مروان بن حکم پاس اور ذکر کیا ہم نے اُن چیزون کا جنسے وضو لازم
آتا ہے تو کہا مروان نے ذکر کے چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے مین نے کہا مین اسکو نہین جانتا مروان
نے کہا مجھے خبر دی بسرہ بنت صفوان نے اُسنے سُنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے جب چھوئے
کوئی تم مین سے اپنے ذکر تو وضو کرے اور زرقانی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو شافعی اور احمد اور اصحاب سنن
اور ابن خزیمہ اور ابن الجارود اور حاکم نے روایت کیا ہے اور احمد اور یحیےٰ بن معین اور ترمذی اور حاکم اور
دارقطنی اور بیہقی اور حازمی نے تصریح کر دی ہے اس بات کی کہ یہ حدیث صحیح ہے بخاری کی شرط پر اور اسکے
تائید مین سترہ صحابیون سے روایت کیا ہے اور سیوطی نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے اور روایت کیا ہے
اس حدیث کو ابن ماجہ نے مرفوعاً اور متصل الاسناد جابر بن عبد اللہ اور ام حبیبہ سے اور حاکم نے سعد اور ابوہریرہ اور ام
سلمہ سے اور احمد نے زید بن خالد جہنی اور ابن عمر سے اور بزار نے ابن عمر اور عائشہ صدیقہ رضہ سے اور بیہقی نے
ابن عباس اور اروی بنت انیس سے اور ابن مندہ نے ابی (اور النعمان) اور قبیصہ اور معاویہ اور لقمان بن بشر سے انتہی اور یہی
مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد کا نہین مقابلہ کر سکتے آثار ان احادیث مرفوعہ کا اور وہ حدیث جو طلق
بن علی سے روایت کی گئی ہے کہ پوچھا ایک مرد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا چھونے ذکر سے
وضو لازم آتا ہے تو فرمایا آپ نے کہ نہین وہ مگر ٹکڑا ہے بدن تیرے کا معارض ہے ساتھ اس حدیث کے لیکن نہین
حجت ہوتی خبر احاد کے مقابلہ مین خبر متواتر کے اور کہا محی السنہ نے کہ منسوخ ہے حدیث طلق کی ساتھ حدیث
ابی ہریرہ کے اور کہا بعض نے کہ تطبیق انکی یہ ہے کہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پہونچاوے ایک تمہارا ہاتھ اپنے کو طرف فرج اپنے کے اور نہ ہو درمیان
ان دونون کے پردہ اور کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے روایت کیا ہے اسکو احمد اور شافعی اور طبرانی
اور ابن حبان نے

باب الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ جو کہانا آگ سے پکا ہوا اسکو کہا کر وضو نہ کرنیکے
بیان مین **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
الصِّدِّيْقَ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو وہب بن کیسان نے
کہا سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے کہ انہون نے دیکھا ابا بکر صدیق رضہ کو گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا

اخبرنا مالك حدثنا زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل جنب شاة ثم صلى ولم يتوضأ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسلی سے کا گوشت بکری کا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **اخبرنا** مالك اخبرنا محمد بن المنكدر عن محمد بن ابراهيم التيمي عن ربيعة بن عبد الله انه تعشى مع عمر بن الخطاب ثم صلى ولم يتوضأ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن منکدر نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے ربیعہ بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے شام کا کہانا کہایا حضرت عمر کے ساتھ پہر حضرت عمر نے نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **اخبرنا** مالك اخبرني ضمرة بن سعيد المازني عن ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اكل لحما وخبزا فتمضمض وغسل يديه ثم مسح بهما وجهه ثم صلى ولم يتوضأ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ضمرہ بن سعد مازنی نے ابان بن عثمان سے کہ عثمان بن عفان نے روٹی اور گوشت کہا کر کلی کی اور ہاتھ دہو کر منہ پونچہا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد قال سألت عبد الله بن عامر بن ربيعة العدوي عن الرجل يتوضأ ثم يصيب الطعام قد مسته النار يتوضأ منه قال قد رأيت ابي يفعل ذلك ثم لم يتوضأ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن سعید نے کہا پوچہا میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی سے کہ ایک شخص وضو کرے نماز کے لیے پہر کہاوے وہ کہانا جو پکا ہوا آگ سے کیا وضو کرے کہا عبد اللہ نے کہ دیکہا میں نے اپنے باپ عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک کو جو مشہور صحابی ہیں کہ وہ آگ کا پکا ہوا کہانا کہاتے تہے پہر وضو نہیں کرتے تہے **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار مولى بني حارثة ان سويد بن النعمان اخبره انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر حتى اذا كانوا بالصهباء وهي ادنى خيبر صلوا العصر ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالازواد فلم يؤت الا بالسويق فامر به فثرى لهم بالماء فاكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكلنا ثم قام الى المغرب فتمضمض وتمضمضنا ثم صلى ولم يتوضأ **قال محمد** وبهذا نأخذ لا وضوء مما مسته النار او لم تمسه فلا وضوء فيه وهو قول ابي حنيفة **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن سعد نے بشیر بن یسار مولی بنی حارثہ سے خبر دی انکو سوید بن نعمان نے کہ وہ نکلے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس سال

قوله الوضوء مما مسته النار

جنگ خیبر میں ہوئی تہا تنگ پہر پہنچے صہبا میں اور جو ایک موضع ہے نیچے خیبر سے مدینہ کیطرف تو اترے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نماز پڑہائی عصر کی اور مانگا اپنا توشہ تو نہ آیا مگر ستو پس حکم کیا آپ نے
اسکے گہولنے کا ساتہہ پانی کے پس گہولا گیا پہر کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم لوگون نے
پہر کہڑے ہوئے آپ نماز مغرب کیلیے کلی کرکے اور ہمنے بہی کلی کرلی پہر نماز پڑہی آپنے اور وضو نہ کیا
کہا محمد نے اسی پر عمل ہے ہمارا نہیں وضو آگ کی پکی چیز کہانے سے اور نہ اس چیز سے جو داخل کیجاوے
پیٹ میں کہانی جاوی بلکہ وضو اس چیز سے لازم ہوتا ہے جو نکلے پلیدی سے اور کہانے کی چیز سے جو آگ پر
پکی ہو یا نہ پکی ہو کوئی وضو لازم نہیں آتا اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا **ف** روایت ہی مسلم مین جابر
بن سمرہ سے کہ ایک مرد نے پوچہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا میں وضو کرون گوشت
سے بکری کے فرمایا اگر تو چاہے تو کرلے پہر کہا کیا وضو کرون میں گوشت سے اونٹ کے فرمایا ہان اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گوشت کہانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد بن حنبل و
اسحق بن راہویہ کا اور یحیی بن یحیی ابن منذر اور ابن خزیمہ وغیرہم کا **بَابُ** الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّآنِ
مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ عورت مرد کا ایک برتن سے وضو کرنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا
نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُنَ جَمِيْعًا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِاَنْ يَتَوَضَّأَ الْمَرْأَةُ وَتَغْتَسِلَ مَعَ الرَّجُلِ مِنْ اِنَاءٍ
وَّاحِدٍ اِنْ بَدَأَتْ قَبْلَهُ اَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو
مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہا تہے لوگ زمانہ میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
وضو کرتے عورت مرد ایک برتن سے ملکر کہا محمد نے کوئی عیب نہیں کہ وضو کرے یا غسل کرے عورت ساتہ
مرد کے ایک برتن سے جب نوبت بنوبت ایک دوسرے کے آگے پیچہے اٹہاوین پانی کو اور یہی قول
ہے ابی حنیفہ کا **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتون اور مردون کو ایک برتن سے
وضو کرنا منع کردیا تہا پہر آپنے رخصت دی مگر بیگانی عورت کے ساتہہ ملکر ایک برتن سے وضو کرنے
کی ممانعت باقی ہے **بَابُ** الْوُضُوْءِ مِنَ الرُّعَافِ نکسیر پہوٹنے سے وضو کرنے کا بیان
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَعَفَ رَجَعَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ
يَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى عَلٰى مَا صَلّٰى **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے ابن عمر سے

کہ جب نکسیر ہوتی انکی نماز میں تو پھر لیتے اور وضو کرکے لوٹ جاتے پھر بنا کرتے **ف** یعنے جتنی نماز باقی رہی تھی اسیقدر پڑھ لیتے اعادہ نہ کرتے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اَنَّهُ رَاٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاَتٰى حُجْرَةَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو یزید بن عبداللہ بن قسیط نے دیکھا انہوں سعید بن مسیب کو کہ نکسیر ہوئی انکی نماز میں تو آئے حجرہ میں ام سلمہ کے جو بی بی تھیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر لایا گیا پانی وضو کا پھر لوٹ گئے اور بنا کی نماز اپنی سابق پر **ف** وضو کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہو ڈالتے کیونکہ موطا مالک میں عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ انکی نکسیر ہوتی اور خون نکلتا یہانتک کہ انگلیاں انکی رنگین ہو جاتیں اس خون سے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے **اَخْبَرَنَا** يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الَّذِيْ يَرْعُفُ فَيَكْثُرُ عَلَيْهِ الدَّمُ كَيْفَ يُصَلِّيْ قَالَ يُوْمِيْ بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً فِي الصَّلَوَاتِ **ترجمہ** خبر دی ہمکو یحیے بن سعید نے سعید بن مسیب سے کسی نے پوچھا انسے جسکی نکسیر ہوئے اور خون کثرت سے آوے تو کسطرح ادا کرے نماز کو کہا سر کے اشارہ سے **ف** جب سر جھکانے سے خون جاری ہوتا ہے تو وہ اشارہ سے نماز پڑھے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُجَبَّرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ رَاٰى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ يُدْخِلُ اِصْبَعَهٗ فِيْ اَنْفِهٖ اَوْ اِصْبَعَيْهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا وَفِيْهَا شَيْءٌ مِنْ دَمٍ فَيَفْتِلُهٗ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ فَاَمَّا الرُّعَافُ فَاِنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ كَانَ لَا يَاْخُذُ بِذٰلِكَ وَيَرٰى اِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِيْ صَلَاتِهٖ اَنْ يَغْسِلَ الدَّمَ وَيَسْتَقْبِلَ الصَّلٰوةَ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ بِمَا رَوٰى مَالِكٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّاُ ثُمَّ يَبْنِيْ عَلٰى مَا صَلّٰى اِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ وَهُوَ قَوْلُنَا وَاَمَّا اِذَا كَثُرَ الرُّعَافُ عَلَى الرَّجُلِ فَكَانَ اِنْ اَوْمٰى بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً لَمْ يَرْعُفْ وَاِنْ سَجَدَ رَعَفَ اَوْمٰى بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً وَاَجْزَاَهٗ وَاِنْ كَانَ يَرْعُفُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ سَجَدَ وَاَمَّا اِذَا اَدْخَلَ الرَّجُلُ اِصْبَعَهٗ فِيْ اَنْفِهٖ فَاَخْرَجَ عَلَيْهَا شَيْئًا مِنْ دَمٍ فَهٰذَا لَا وُضُوْءَ فِيْهِ لِاَنَّهٗ غَيْرُ سَائِلٍ وَلَا قَاطِرٍ وَاِنَّمَا الْوُضُوْءُ فِي الدَّمِ مِمَّا سَالَ اَوْ قَطَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمن بن مجبر بن عبدالرحمن بن عمر بن خطاب نے انہوں نے دیکھا سالم بن عبداللہ

ابن عمر کو کہ داخل کرتے انگلی اپنی ناک میں پہر نکالتے اسکو اور رنگین ہوتی انگلی انکی پہر ل ڈالتے اسکو اور نماز پڑہ لیتے اور وضو نہ کرتے کہا محمد نے ان سب پر ہمارا عمل ہے اور مالک بن انس وضو کا اثر ون عمل نہین کرتے تہے اور کہتے کہ جسکو نماز مین نکسیر آجاوے دہو ڈالے خون کو اور نماز پر بنا کرے ہے اور تہی ابو حنیفہ رح عمل کرتے ساتہ روایت مالک کے ابن عمر اور سعید بن المسیب سے کہ نکسیر والا پہر جاوے اور وضو کرکے بنا کرے جب تک کہ بات نکی ہو اور یہی قول ہمارا ہے اور جسکو نکسیر کا غلبہ ہو اور جب اشارہ سے نماز پڑہے تو رک جاوے اور سجدہ کرنے سے پہر جلی تو اسکی نماز اشارہ سے بہی جائز ہے مگر جسکی ہر حال مین نکسیر بند نہ ہو وہ سجدہ کرے اور جسنے ناک مین انگلی ڈالی اور دیکہا کہ خون ہے انگلی پر تو نہین وضو لازم کرتا اس خون سے کیونکہ یہ خون جاری اور قطرے ہوکر نہیں آیا اور ہمارے نزدیک وضو اس خون سے ہے جو بہے یا قطرے ہوکر آوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

ف نکسیر سے وضو ٹوٹ جانے مین صحیح حدیث کوئی بہی مروی نہین بلکہ مذہب صحابہ اور تابعین کا خلاف اسکے ثابت ہے مانند ابن عمر جابر بن زید ابن عباس ابی اوفی ابو ہریرہ ابن مسیب مکحول ربیعہ وغیرہم کے اور جو آثار مروی ہین وضو کرنے مین سب محمول ہین اوپر دہو ڈالنے خون کے اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا

بَابُ الغسل من بول الصبي بچے کے پیشاب کا بیان

اَخبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَاكُلِ الطَّعَامَ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ رُخْصَةٌ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ اِذَا كَانَ لَمْ يَاكُلِ الطَّعَامَ وَاَمَرَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَغَسْلُهُمَا جَمِيعًا اَحَبُّ اِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اسنے ام قیس بنت محصن سے کہ وہ لینے چہوٹے بچے کو جو کہانا نہین کہاتا تہا لے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس تو بٹہا لیا آپنے اس بچے کو گود مین اور بول کیا اسنے آپ کے کپڑے پر پہر منگایا آپنے پانی اور ڈالا اسپر اور نہ دہویا کپڑے کو کہا محمد نے کہ لڑکے کے بول مین رخصت آئی ہے جب تک کہانا نہ کہاتا ہو اور دہونے کا حکم ہے لڑکی کے بول مین اور ہمارے نزدیک دہونا بہت پسند ہے دونو کے واسطے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

اَخبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهُ اِيَّاهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ نُتْبِعُهُ

اِيّاهُ غسلاً حتّى تُنقِيَهُ وهُوَ قَولُ أبي حنيفةَ رحمهُ الله ترجمہ خبردی ہمکو مالک نے کہا خبردی ہمکو ہشام
نے عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے انسنے ام المومنین عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
ایک لڑکا لایا گیا سو اسنے پیشاب کر دیا آپکے کپڑے پر منگایا آپنے پانی اور ڈالدیا اسپر کہا محمد نے اسی پر ہے عمل
ہمارا پانی ڈالتے ہین ہم اسپر دہونے کی غرض سے یہانتک کہ صاف کر دیتے ہین ہم اسکو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا
ف زرقانی نے کہا ہے کہ یہانپر تین مذہب ہین ایک یہ کہ لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑکنا کافی
ہے دوسرا یہ کہ دونوںپر پانی چھڑکنا کافی ہے اور تیسرا یہ کہ دونوں کے پیشاب کو دھونا چاہیے یہ اختلاف جبتک
ہے کہ لڑکا لڑکی کہانا نہ کہاتے ہون صرف دودہ پیتے ہون ورنہ بالاتفاق دھونا چاہیے اور صحیح اول ہے

باب الوُضُوءِ مِنَ المَذْيِ مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان **اخبرنا** مالكٌ اخبرنے
سالمٌ ابو النضرِ مولى عُمرَ بنِ عُبيدِ اللهِ بنِ معمرٍ التيميِّ عن سليمانَ بنِ يسارٍ عنِ المقدادِ بنِ الاسودِ
انَّ عليَّ بنَ ابي طالبٍ امرهُ ان يسألَ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ عنِ الرجلِ اذا دنى مِن اهلهِ
فخرجَ منهُ المذيُ ماذا عليهِ فانَّ عندي ابنتَهُ وانا استحيي ان اسألَهُ فقالَ المقدادُ فسألتُهُ
فقالَ اذا وجدَ احدُكم ذلكَ فلينضحْ فرجَهُ وليتوضّأ وضوءَهُ للصلوةِ ترجمہ خبردی ہمکو مالک
نے کہا خبردی مجھکو سالم ابو النضر مولی عمرو بن عبداللہ بن عمر تیمی نے سلیمان بن یسار سے انسنے مقداد بن اسود
سے کہ حکم کیا انکو علی بن ابطالب نے کہ پوچہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب کوئی مرد پاس بیٹھے
اپنی عورت کے اور نکل آوے مذی تو کیا لازم ہوتا ہے اس شخص پر کہا علی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح مین ہے اس سبب سے مجھے پوچھتے مین شرم آتی ہے تو پوچھا مقداد
نے تو فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم مین سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو دہو ڈالے ذکر کو
پانی سے اور وضو کرے جیسے کہ وضو ہوتا ہے نماز کے لیے **اخبرنا** مالكٌ اخبرني زيدُ بنُ اسلمَ
عن ابيهِ انَّ عمرَ بنَ الخطابِ قالَ اني لاجدُهُ يتحدّرُ منّي مثلَ الخريزةِ فاذا وجدَ احدُكم ذلكَ
فليغسلْ فرجَهُ وليتوضّأ وضوءَهُ للصلوةِ **قال** محمدٌ وبهذا ناخذُ يغسلُ موضعَ المذيِ
ويتوضّأ وضوءَهُ للصلوةِ وهو قولُ ابي حنيفةَ رحمهُ اللهُ ترجمہ خبردی ہمکو مالک نے کہا خبردی
مجھکو زید بن اسلم نے باپ اپنے سے کہ حضرت عمر نے کہا مذی اسطرح گرتی ہے جیسے جیسے موتی یا بلور کا دانہ
تو جب ایسا اتفاق ہو تم مین سے کسیکو تو دہو ڈالے اپنے ذکر کو اور وضو کرے جیسے وضو کرتا ہے نماز کے لیے

کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا و ہو ڈالے جگہہ مذی کی اور وضو کرے وضو نماز کا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ زُبَيْدٍ اَنَّهُ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْبَلَلِ يَجِدُهُ فَقَالَ انْضَحْ مَا تَحْتَ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ وَالْهَ عَنْهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ اِذَا كَثُرَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِنْسَانِ وَاَدْخَلَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ فِيهِ الشَّكَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو صلت بن زبید نے کہ انہوں نے پوچھا سلیمان بن یسار سے کہ تری پاتا ہوں مین کہا پانی چھڑک لے اپنے تہبند یا ازار پر اور غافل ہو جا اس سے یعنے اسکا خیال نہ کر اور بہولا دے ہمکو کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب کثرت سے یہ حال ہو اور اسکو شیطان شک مین ڈالے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا يَشْرَبُ مِنْهُ السِّبَاعُ وَتَلَغُ فِيهِ وضو کرنے مین اس پانی سے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ اِذَا كَانَ الْحَوْضُ اِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ لَمْ يَتَحَرَّكِ النَّاحِيَةُ الْاُخْرٰى لَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْمَاءَ مَا وَلَغَ فِيهِ مِنْ سَبُعٍ وَلَا مَا وَقَعَ فِيهِ مِنْ قَذَرٍ اِلَّا اَنْ تَغْلِبَ عَلٰى رِيحٍ اَوْ طَعْمٍ فَاِذَا كَانَ حَوْضًا صَغِيرًا اِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ تَحَرَّكَتِ النَّاحِيَةُ الْاُخْرٰى فَوَلَغَ فِيهِ السِّبَاعُ اَوْ وَقَعَ فِيهِ الْقَذَرُ لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ اَلَا تَرٰى اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَرِهَ اَنْ يُخْبِرَهُ وَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن سعید نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے یحیے بن عبد الرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے کہا نکلے عمر بن الخطاب چند سوارون مین اُن مین عمرو بن عاص بہی تہے راہ مین ایک حوض ملا تو عمرو بن عاص نے حوض والے سے پوچھا کہ تیرے حوض پر درندے جانور پانی پینے کو آتے ہین تو کہا عمر بن خطاب نے کہ اے حوض والے مت بتا ہمکو اسلیے کہ درندے کبہی ہم سے آگے آتے ہین اور کبہی ہم درندون سے آگے آتے ہین کہا محمد نے جب حوض بڑا ہو اور ایسا ہو کہ ایک طرف کے ہلانے سے دوسری طرف تو نہین بگڑتا پانی درندون کے پینے اور نجاست کے ڈالنے سے مگر جب بڑھ جاوے بو اور بگڑ جاوے مزا پلیدی سے تو بگڑ جاتا ہے اور جب حوض چھوٹا ہو

کہ ہلجاوی ایک طرف کے ہلانے سے طرف دوسری انکی اور ڈالی جاوے اسمین نجاست یا پانی ہوین اس سے درندے تو نہ وضو کیا جاوے اس سے نہین دیکھا تو کہ مکروہ سمجھا عمر بن خطاب نے نہلانا حوض بڑے کا اور منع کیا اسکو کہ نہلا اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا **ف** تحدید دہ دردہ کی کسی امام سے منقول نہین اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ہو پانی دو قلہ تو نہین نجس ہوتا روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور یہی حد ہے کثیر کی حوضون اور برتنون جنمین پانی ہو اور جو اس سے کم ہو تو نجس ہو جاتا ہے ساتھ وقوع نجاست کی چاہے متغیر ہو یا نہ ہو اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہین کرتی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور احمد اور ابن ماجہ اور شافعی اور عبد الرزاق اور طیالسی نے اور یہی حکم ہے بڑے پانی کا **باب** اَلْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ سمندر کے پانی سے وضو کرنیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ **قَالَ** مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ كَغَيْرِهٖ مِنَ الْمِيَاهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو صفوان بن سلیم نے سعید بن سلمہ بن ازرق سے انہون نے مغیرہ بن ابی بردہ سے انہون نے ابی ہریرہ سے کہا پوچھا ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم سوار ہوتے ہین سمندر مین اور اپنے ساتھ پانی تھوڑا رکھتے ہین اگر اس سے وضو کرین تو پیاسے رہین کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کرین فرمایا آپ نے پاک ہے پانی اسکا حلال ہے مردہ اسکا کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور پانی سمندر کا باقی پانیون کیطرح پاک ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور عامہ علماء کا **ف** اگرچہ سائل نے صرف پانی کا سوال کیا تھا مگر آپ نے سمندر کے کھانے کا حال بھی بیان فرمایا کیونکہ وہان جیسے پانی کی کمی ہوتی ہے حلال ہے مردہ اسکا یعنے جتنے جانور سمندر مین ہوتے ہین جنکی زندگی بغیر پانی کے نہین ہو سکتی سب حلال ہین اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک مراد مردہ سے صرف مچھلی ہے اور صحیح اول ہے **باب** اَلْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزونپر مسح کرنیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

الزُّهرِيّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ مِنْ وُلْدِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهُ بِمَاءٍ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْ جُبَّتِهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ قَدْ صَلّٰى بِهِمْ سَجْدَةً فَصَلّٰى مَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ فَفَزِعَ النَّاسُ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ **ترجمہ** خبردی مالک نے کہا خبر دی ہمکو ابن شہاب زہری نے عباد بن زیاد سے اسنے مغیرہ بن شعبہ کے بیٹے سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے حاجت ضروری کو جنگ تبوک مین تو مین پانی ساتھ لیکر گیا جب آپ فارغ ہو کر آئے مینے پانی ڈالا تو دہو یا آپ نے منہہ اپنا پہر نکالنے لگے ہاتھ اپنے جبہ کی آستینون سے مگر وہ اسقدر تنگ تھین کہ ہاتھ نہ نکل سکے آخر نکالا اپنے ہاتھون کو جبہ کے نیچے سے اور ہاتھ دہوئے اور مسح کیا سر پر اور موزون پر پہر آئے آپ تو عبدالرحمن امامت کر رہے تھے اور ایک رکعت ہو چکی تھی پس پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ساتھ انکے پہر پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت جو باقی تھی اور لوگ گھبرائے جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ اچھا کیا تمنے **ف** یعنے گھبراؤ مت اچھا کیا کہ تم نماز کو کھڑے ہو گئے

اخبرنا مالك حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رُقَيْشٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتٰى قُبَاءَ فَبَالَ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو سعید بن عبدالرحمن بن رقیش نے دیکھا انہون نے انس بن مالک کو آئے وہ قبا مین اور پیشاب کیا پہر لایا گیا پانی وضو کا تو وضو کیا دہویا منہ کو اور دونو ہاتھون کو کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پہر نماز پڑہی

اخبرنا مالك حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوْفَةَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَهُوَ أَمِيْرُهَا فَرَآهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَلْ أَبَاكَ إِذَا قَدِمْتَ عَلَيْهِ فَنَسِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَسْأَلَهُ حَتّٰى قَدِمَ سَعْدٌ فَقَالَ أَسَأَلْتَ أَبَاكَ فَقَالَ لَا فَسَأَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا أَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَإِنْ جَاءَ أَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ قَالَ وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ

ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع اور عبداللہ بن دینار نے کہ عبداللہ بن عمر آئے کوفہ مین سعد بن
ابی وقاص پر اور وہ حاکم تھے کوفہ کے تو دیکھا انکو عبداللہ نے کہ مسح کرتے ہین موزونپر پس انکار کیا اس فعل کا
عبداللہ نے کہا سعد نے تم اپنے باپ سے پوچھنا جب جاؤ گے تو جب آئے عبداللہ بھول گئے پوچھنا اپنے باپ سے
یہانتک کہ سعد آئے اور انہون نے ذکر کیا کہ تم نے اپنے باپ سے پوچھا تھا عبداللہ نے کہا نہین پھر پوچھا
عبداللہ نے تو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ڈالو تو پاؤن اپنے موزون کے اندر اور پاؤن
پاک ہون تو مسح کرو موزونپر کہا عبداللہ نے اگرچہ ہم پاخانہ سے پھر آوین کہا ہان اگرچہ پاخانہ سے ہوکر
آوے **أخبرنا** مالك أخبرني نافع أن ابن عمر بال بالسوق ثم توضأ فغسل وجهه
ويديه ومسح برأسه ثم دعي لجنازة حين دخل المسجد يصلي عليه فمسح على خفيه
ثم صلى **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہ عبداللہ بن عمر نے پیشاب کیا بازار مین
پھر وضو کیا اور دھویا منہ اور ہاتھون کو اور مسح کیا سر پر پھر بلائے گئے ایک جنازہ کی نماز کے لیے
جب جا چکے مسجد مین تو مسح کیا موزونپر پھر نماز پڑھی **ف** موطا امام مالک مین ہے کہ پھر نماز
پڑھی جنازہ کی **أخبرنا** مالك أخبرني هشام بن عروة عن أبيه أنه رأى أباه يمسح على
الخفين على ظهورهما لا يمسح على بطونهما قال ثم يرفع العمامة فيمسح برأسه **قال محمد**
وبهذا كله نأخذ وهو قول أبي حنيفة ونرى المسح للمقيم يوما وليلة وثلاثة أيام
ولياليها للمسافر وقال مالك بن أنس لا يمسح المقيم على الخفين وعامة هذه الآثار
التي روى مالك في المسح إنما هي في المقيم ثم قال لا يمسح المقيم على الخفين **ترجمہ** خبر دی
ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے کہ دیکھا انکو جب مسح کرتے موزونپر تو مسح کرتے
موزون کی پشت پر نہ اندر کیجانب پھر اتارتے پگڑی اپنی اور سر کا مسح کرتے کہا محمد نے ان سب پر عمل ہے
ہمارا اور یہی ہے قول ابی حنیفہ کا درست ہے نزدیک ہمارے مسح موزونپر ایک دن رات مقیم کے لیے اور تین
دن رات مسافر کے لیے اور کہا مالک نے کہ نہ مسح کرے مقیم موزونپر ہرگز حالانکہ آثار مرویہ کے سب بیچ
حق مقیم کے ہین اور پھر کہتے ہین کہ نہ مسح کرے مقیم **ف** مالک کے نزدیک کچھ مدت مسح کی مقرر
نہین جب تک جی چاہے مسح کرے مقیم ہو یا مسافر مگر جنبی اتار کر پھر پہنے اور مسح کرے اور روایت کیا
گیا ہے عبداللہ بن عمر سے موقوف اور نہی سے مرفوع کہ جب [illegible] سے اور پہنے موزے

لیے تو مسح کرے آخر اور نماز پڑہے انہو اور نکالے انکو اگر چاہے مگر جاحت غسل سے روایت کیا اسکو
دار قطنی اور حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اور کوئی منع نہیں کی مالک نے مسح کرنے مقیم کو اپنی کتاب موطا میں اور
نہ کسی نے روایت کیا ہے مالک سے سوای محمد کے شاید کہ منع کیا ہو انہوں نے مسح مقیم کے ابتدا میں وقت
ملاقات محمد کے اور پہر رجوع کر لیا اس سے یا سہو ہے محمد رح کا اور جمہور علماء کے نزدیک مقرر ہے مدت مسح
کی مقیم کے لیے ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن رات اور یہی مستحب ہے اور ابتدا مدت مسح کی حدث سے
ہے نہ پہننے موزوں سے **باب** المسح علی العمامة والخمار پگڑی اور اوڑہنی پر مسح کرنے
کا بیان **اخبرنا** مالك قال بلغني عن جابر بن عبد الله انه سئل عن العمامة فقال
لا حتى يمس الشعر الماء **قال** محمد وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله خبر دی
ہمکو مالک نے کہا پہونچا ہمکو جابر بن عبد اللہ سے وہ پوچھے گئے عمامہ پر مسح کرنے سے تو کہا کہ نہ کرے یہاں
تک کہ مسح کرے بالوں کا پانی سے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **اخبرنا**
مالك حدثنا نافع قال رأيت صفية ابنة ابي عبيد تتوضأ وتنزع خمارها ثم تمسح
برأسها قال نافع وانا يومئذ صغير **قال** محمد وبهذا نأخذ لا يمسح على الخمار ولا
العمامة بلغنا ان المسح على العمامة كان فترك وهو قول ابي حنيفة والعامة من
فقهائنا **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے کہا دیکھا میں نے ابو عبید کو جو بی بی تہیں (صفیہ)
عبد اللہ بن عمر کی اتارتی تہیں اوڑہنی اپنی کو پہر مسح کرتی تہیں اپنے سر پر پانی سے اور میں ان دنوں
میں لڑکا نابالغ تہا کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا نہ مسح کرے اوڑہنی پر اور نہ پگڑی پر ہمکو پہنچا ہے کہ
پہلے مسح کرتے پگڑی پر پہر ترک کیا گیا اور یہی قول ہے ابی حنیفہ اور اکثر فقہا حنفیہ کا **ف** ابن عبد البر
نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسح کرنا عمامہ پر ثابت ہے عمرو بن امیہ اور بلال اور مغیرہ
اور انس سے اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ کا انہیں میں سے ہیں ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور وکیع بن
جراح رضوان اللہ علیہم اجمعین اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحق اور اوزاعی اور ثوری کا **باب** الاغتسال
من الجنابة غسل جنابت کا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا نافع ان ابن عمر كان اذا اغتسل
من الجنابة افرغ على يده اليمنى فغسلها ثم غسل فرجه ثم مضمض واستنشق و
غسل وجهه ونضح في عينيه ثم غسل يده اليمنى ثم اليسرى ثم غسل رأسه

ثُمَّ اغْتَسَلَ وَاَفَاضَ الْمَاءَ عَلٰی جِلْدِہٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِلَّا النَّضْحَ فِی الْعَيْنَيْنِ
فَاِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَی النَّاسِ فِی الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَالْعَامَّةِ
ترجمہ خبردی ہمکو مالک نے کہا خبردی ہمکو نافع نے کہ عبداللہ بن عمر جب غسل جنابت شروع کرتے تو پہلے اپنے
داہنے ہاتھ پر پانی ڈالکر دھوتے پھر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک مین پانی ڈالتے پھر منہ دھوتے
اور آنکھون کے اندر پانی مارتے پھر داہنا ہاتھ دھوتے پھر بایان ہاتھ دھوتے پھر سر دھوتے پھر سارے
بدن پر پانی ڈالکر غسل کر لیتے کہا محمد رح نے ان سب پر ہے عمل ہمارا اور آنکھون مین پانی ڈالنا کسی پر واجب
نہین غسل جنابت مین **ف** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ
نیچے ہر بال کے جنابت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھون مین بھی پانی ڈالنا چاہیے اور احتیاط بھی اسی
مین ہے **بَابُ** الرَّجُلِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ رات کو جنبی ہونے کا بیان **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ
الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَاِنْ لَّمْ يَتَوَضَّاْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ ذَكَرَهٗ
حَتّٰی يَنَامَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اَيْضًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِیِّ عَنِ
الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهٖ
ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً فَاِنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ
اَرْفَقُ بِالنَّاسِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبردی ہمکو مالک نے کہا خبردی ہمکو عبداللہ بن دینار
نے ابن عمر سے کہ عمر بن خطاب نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی
ہے تو فرمایا وضو کر لے اور دھو لے ذکر اپنے کو پھر سو رہ **ف** یہ حکم وضو کا استحبابا ہے نزدیک ائمہ اربعہ
اور جمہور علماء کے اور بعض علماء ظاہر کے نزدیک وجوبا ہے کہا محمد رح نے اگر نہ وضو کرے اور نہ ذکر دھووے
تو بھی کچھ عیب نہین خبردی ہمکو ابو حنیفہ رح نے ابی اسحق سبیعی سے اس نے اسود بن یزید سے اس نے عائشہ رض
سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمبستر ہوتے اہل اپنے سے پھر سو جاتے بغیر غسل کے پھر جب بیدار ہوتے
اخیر رات مین تو جماع کر کے غسل کرتے کہا محمد رح نے کہ یہ حدیث سہل ہے لوگون پر
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **بَابُ** الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعے کے دن غسل کرنے کا بیان
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی

احدکم الجمعۃ فلیغتسل ترجمہ خبردی مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب آوے کوئی تم میں سے جمعہ کی نماز کے لیے چاہیے کہ غسل کرے **اخبرنا** مالک
حدثنا صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ترجمہ خبردی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی
ہمکو صفوان بن سلیم نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غسل جمعہ کا واجب ہے ہر شخص بالغ پر **اخبرنا** مالک حدثنا الزہری عن ابن السباق ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر المسلمین ہذا یوم جعلہ اللہ عیدا للمسلمین فاغتسلوا
ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک ترجمہ خبردی ہمکو مالک
نے کہا حدیث کی ہمکو زہری نے ابن سباق سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے جماعت مسلمانوں کی اللہ نے
کیا ہے اس دن کو (یعنی جمعہ) عید واسطے مسلمانوں کے غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو اور لگاوے اسکو تو کچھ
مضائقہ نہیں اور مسواک کرو **اخبرنا** مالک اخبرنا المقبری عن ابی ہریرۃ انہ قال غسل یوم
الجمعۃ واجب علی کل محتلم کغسل الجنابۃ ترجمہ خبردی ہمکو مالک نے کہا خبردی ہمکو مقبری
نے ابوہریرہ سے کہا واجب ہے غسل جمعہ کا ہر شخص بالغ پر مانند غسل جنابت کے **اخبرنا** مالک
اخبرنی نافع ان ابن عمر کان لا یروح الی الجمعۃ الا اغتسل ترجمہ خبردی ہمکو مالک نے کہا خبر
دی ہمکو نافع نے کہ ابن عمر نہیں جاتے تھے نماز جمعہ کے لیے مگر نہا کر **اخبرنا** مالک اخبرنی الزہری
عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد
یوم الجمعۃ وعمر بن الخطاب یخطب الناس فقال ایۃ ساعۃ ہذہ فقال الرجل انقلبت من
السوق فسمعت النداء فما زدت علی ان توضأت ثم اقبلت قال عمر والوضوء ایضا وقد
علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بالغسل **قال محمد** الغسل افضل
یوم الجمعۃ ولیس بواجب وفی ہذا آثار کثیرۃ ترجمہ خبردی ہمکو مالک نے کہا خبردی ہمکو زہری
نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ عبد اللہ سے کہا ایک شخص آیا اصحاب میں سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مسجد میں جمعہ کے دن اور حضرت عمر خطبہ پڑھ رہے تھے تو بولے حضرت عمر یہ کیا وقت
ہے آنیکا جواب دیا اس شخص نے کہ میں پھرا بازار سے تو سنا میں نے اذان کو پس وضو کیا اور چلا آیا

[illegible] تم نے صرف وضو کیا حالانکہ تمکو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کرتے تھے
غسل کا کہا محمد نے غسل افضل ہے اور واجب نہیں اور اسمیں بہت سے آثار ہیں **قال** محمد اخبرنا الربیع
ابن صبیح عن سعید الرقاشی عن انس بن مالک وعن الحسن البصری کلاهما یرفعانه
الی النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من توضأ فبها ونعمت وان اغتسل فالغسل افضل
ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو ربیع بن صبیح نے سعید رقاشی سے انہوں نے انس بن مالک رض اور حسن بصری رض سے
مرفوع کرتے ہیں دونوں اس حدیث کو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جس نے وضو کیا دن جمعہ کے پس اچھا کیا اسنے یہ بہتر کام ہے اور اگر غسل کیا تو غسل بہت بہتر
افضل ہے وضو سے **قال** محمد اخبرنا محمد بن ابان بن صالح عن حماد عن ابراهیم النخعی
قال سألته عن الغسل یوم الجمعة والغسل من الحجامة والغسل فی العیدین قال ان اغتسلت
فحسن وان ترکت فلیس علیک فقلت له الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم من راح
الی الجمعة فلیغتسل قال بلی ولکن لیس من الامور الواجبة وانما هو کقوله واشهدوا
اذا تبایعتم فمن اشهد فقد احسن ومن ترک فلیس علیه وکقوله فاذا قضیت الصلوة
فانتشروا فی الارض فمن انتشر فلا باس ومن جلس فلا باس قال حماد ولقد رأیت
ابراهیم النخعی یاتی العیدین وما یغتسل ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو محمد بن ابان بن صالح نے
حماد سے انہوں نے پوچھا ابراهیم نخعی سے کیا ہے نہانا جمعے کے دن کا اور حجامت کرانے سے اور دونوں عیدوں
کے دن کہا اگر نہاوے تو بہتر ہے نہانا اور اگر ترک کرے تو بھی گناہ نہیں اور پھر کہا میں نے
کیا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آوے طرف جمعہ کے پس چاہیے کہ غسل کرے کہا
ہاں مگر امر وجوبی نہیں یہ ایسا ہے جیسے فرمایا اللہ تعالی نے گواہ رکھو جب خرید وفروخت کرو تم پس
جسنے گواہ رکھا بہتر کیا اور جسنے نہ رکھا اسپر بھی کوئی گناہ نہیں اور جیسے فرمایا اللہ تعالی نے جب ادا ہو
چکے نماز جمعے کی تو پھیل جاؤ زمین میں پس جو چلا جاوے اسمیں بھی کچھ عیب نہیں اور جو بیٹھ رہے
اسمیں بھی کچھ عیب نہیں کہا حماد نے دیکھا میں نے ابراهیم نخعی کو کہ آتے طرف عیدین کے اور غسل
نہیں کرتے تھے **قال** محمد اخبرنا محمد بن ابان عن ابن جریج عن عطاء بن ابی رباح قال کنا جلوسا
عبد الله بن عباس فحضرت الصلوة فدعا بوضوء فتوضأ فقال له بعض اصحابه الا تغتسل

قال الیوم یوم بارد فتوضا ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو محمد بن ابان نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن
ابی رباح سے کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے پاس عبداللہ بن عباس کہ نماز کا وقت ہو گیا پھر منگایا انہوں نے پانی
اور وضو کیا لوگوں نے کہا کیا آپ غسل نہیں کرتے کہا آجکا دن سرد ہے پھر وضو کیا **قال** محمد اخبرنا
سلام بن سلیم الحنفی عن منصور عن ابراہیم قال کان علقمۃ بن قیس اذا سافر لم یصل
الضحی ولم یغتسل یوم الجمعۃ ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو سلام بن سلیم حنفی نے منصور سے انہوں نے
ابراہیم سے کہا تھے علقمہ بن قیس جب سفر میں ہوتے تو نہ پڑھتے نماز ضحی کی اور نہ غسل کرتے دن جمعہ
کے **قال** محمد اخبرنا سفیان الثوری حدثنا منصور عن مجاہد قال من اغتسل یوم
الجمعۃ بعد طلوع الفجر اجزاہ من غسل یوم الجمعۃ ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو سفیان ثوری
نے کہا حدیث کی ہمکو منصور نے مجاہد سے کہا جو شخص غسل کرے
دن جمعہ کے طلوع فجر کے پیچھے تو کافی ہے اسکو غسل جمعہ سے **قال** محمد اخبرنا عباد بن العوام
اخبرنا یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ قالت کان الناس عمال انفسہم فکانوا یروحون
الی الجمعۃ بہیئتہم فکان یقال لہم لو اغتسلتم ای لکان حسنا ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو
عباد بن عوام نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے عمرہ سے اس نے عائشہ سے کہا تھے لوگ مزدور اپنے اور
آتے جمعہ کو اسی حالت میں میلے کچیلے تو کہا جاتا تھا انکو اگر نہا لیتے تو اچھا ہوتا **ف** مالک کے نزدیک جمعہ
کے دن غسل کرنا واجب ہے لکن اور علماء کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے **باب** الاغتسال
یوم العید بیچ عید کے دن غسل کے بیان میں **اخبرنا** مالک حدثنا نافع ان ابن عمر کان
یغتسل قبل ان یغدو الی العید ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے کہ تھے ابن
عمر غسل کرتے پہلے اس سے کہ جاویں طرف عید کے **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع
عن ابن عمر انہ کان یغتسل یوم الفطر قبل ان یغدو **قال** محمد الغسل یوم
العید حسن ولیس بواجب وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ ترجمہ خبر دی ہم کو
مالک نے کہا خبر دی ہم کو نافع نے ابن عمر سے کہ غسل کرتے تھے عید فطر کے دن پہلے اس سے کہ
جاویں طرف عیدگاہ کے کہا محمد رح نے عید کے دن غسل کرنا بہتر ہے اور واجب نہیں اور یہی قول
ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ کا **ف** امام مالک کے نزدیک عید کے دن بھی غسل واجب ہے [illegible]

باب التیمم بالصعید **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع انه اقبل هو وعبد الله بن عمر من الجرف حتى اذا كان بالمربد نزل عبد الله ابن عمر فتيمم صعيدا طيبا فمسح وجهه ويديه الى المرفقين ثم صلى **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہ وہ اور عبد اللہ بن عمر رض جرف سے آئے (نام جگہہ کا ہے قریب مدینہ کے) تو جب پہونچے مربد کو (اسجگہ کو کہتے ہین جہان کھجورین خشک کی جاتی ہین) اترے عبد اللہ اور متوجہ ہوئے پاک زمین کیطرف تو مسح کیا اپنے منہ کا اور ہاتھون کا کہنیون تک **ف** اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ تیمم صحیح ہونیکے لیے سفر شرط نہین بلکہ حضر مین بھی اگر پانی نملے پانی دور ہو شہر مین اگرچہ ایک میل سے کم اور یہی مذہب ہے مالک کا بشرطیکہ نماز کے قضا ہوجانیکا خوف ہو **اخبرنا** مالك اخبرنا عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض الاسفار حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقد لي فاقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه واقام الناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فاتى الناس الى ابي بكر فقالوا الا ترى الى ما صنعت عائشة اقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فجاء ابو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع راسه على فخذي قد نام فقال ابو بكر حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبني وقال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعنني بيده في خاصرتي فلا يمنعني من التحرك الا راس رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح على غير ماء فانزل الله تعالى اية التيمم فتيمموا فقال اسيد بن حضير ما هي باول بركتكم يا ال ابي بكر قالت وبعثنا البعير الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته **قال محمد** وبهذا ناخذ والتيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن قاسم نے باپ اپنے سے اس نے عائشہ رض سے کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی سفر مین تو جب پہونچے ہم بیدا یا ذات الجیش کو تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا تو ٹھیر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ڈھونڈھنے کے لیے اور لوگ بھی ٹھیر گئے ساتھ آپکے اور وہان پانی نتھا اور نہ ساتھ لوگون کے پانی تھا

تب لوگ آئے ابوبکر صدیق رضہ پاس اور کہا کہ دیکہا تمنے کیا کیا عائشہ رضہ نے ٹہیرا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور لوگون کو اور نہ یہان پانی ہے اور نہ ہمارے ساتہہ پانی ہے تو ابوبکر رضہ
آئے میرے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکہے ہوئے سو رہے تہے تو کہا ابوبکر
نے روک دیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگون کو اور نہ یہان پانی ملتا ہے اور نہ انکے
پاس پانی ہے کہا عائشہ نے غصے ہوئے میرے باپ ابوبکر اور اپنے ہاتہہ سے میرے کوکہہ مین مارنے لگے
مین ہلجاتی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر میری ران پر تہا اسوجہ سے نہ ہل سکتی تہی پس سوتے
رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ صبح ہوئی اور پانی نہ تہا تو اتاری اللہ جل جلالہ نے آیت تیمم
کی تب کہا اسید بن حضیر نے کہ اے ابوبکر کے گہر والو یہ کچہہ تمہاری پہلی برکت نہین ہے بلکہ تمسے ہمیشہ
ایسی برکتین اور رحمتین مسلمانون کو حاصل ہوتی ہین کہا عائشہ رضہ نے جب ہم چلنے لگے تو وہ ہار اُس
اونٹ کے نیچے سے نکلا جسپر ہم سوار تہے **ف** بیدا اور ذات الجیش دو نو مقام کے نام ہین اور اللہ جل جلالہ
کی اس ارتنے اور ہار کے گم ہوجانے مین یہی حکمت تہی تاکہ مسلمانون کو تیمم کا مسئلہ معلوم ہوجاوے اور
حاجت کے وقت کام آوے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور تیمم مین دو ضربین ہین ایک ضرب منہ کے
واسطے اور ایک ہاتہون کے لیے اور ابو حنیفہ رحمہ کا یہی قول ہے **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہے
عمار بن یاسر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافی ہے تجہکو کہ کرے تو اپنے ہاتہہ سے
اسطرح پہر مارا آپ نے دونو ہاتہون کو زمین پر ایک بار پہر ملا بائین ہاتہہ کو داہنے پر اور اپنی دونون
ہتہیلیون کی پیٹہہ پر اور اپنے منہ پر اور ایک روایت مین بخاری کی یہ ہے کہ مارین اپنی ہتہیلیان زمین
پر اور پہونکا اونکو پہر ملا اونکو اپنے منہ پر اور اپنی ہتہیلیون پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم مین منہ اور
ہاتہون کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے اور یہی مذہب ہے جمہور اہلحدیث کا **بَابُ** الرَّجُلِ يُصِيبُ
مِنَ الْمَرْأَةِ اَوْ يُبَاشِرُهَا وَهِيَ حَائِضٌ حائضہ عورت سے مرد کے پہونچنے کا بیان **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ يَسْئَلُهَا هَلْ
يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَتْ لِتَشُدَّ اِزَارَهَا عَلٰى اَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا اِنْ
شَاءَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فُقَهَائِنَا **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے بہیجا

کسی آدمی کو حضرت عائشہ رض کے پاس اور پچھوایا کہ مرد مباشرت کرے اپنی عورت سے حالت حیض میں تو کہا
حضرت عائشہ نے چاہیے کہ باندہ لے تہ بند نیچے کے جسم پر پھر اگر چاہے مباشرت کرے اس سے کہا محمد نے اسی پر ہے
عمل ہمارا نہیں عیب اس میں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا اور تمام فقہاء حنفیہ کا **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ
أَخْبَرَنِي الثِّقَةُ عِنْدِي عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ
هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَا لَا حَتَّى تَغْتَسِلَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ
وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا تُبَاشَرُ حَائِضٌ عِنْدَنَا حَتَّى تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ أَوْ تَجِبَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ایک ثقہ آدمی نے نزدیک میرے
کہ سالم بن عبداللہ بن عمر اور سلیمان بن یسار پوچھے گئے حائضہ عورت سے جب پاک ہو جاوے تو جماع کرے اس سے خاوند
اسکا قبل غسل کے کہا ان دونوں نے نہیں جب تک غسل نہ کرے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا
نہ جماع کیا جاوے حائضہ عورت سے جبتک کہ نہ حلال ہو نماز واسطے اسکے یا واجب ہو اوپر اسکے اور یہی
قول ہے ابو حنیفہ کا **ف** واجب ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب دس دن گذر جاویں جو اکثر مدت حیض
کی ہے اور وقت نماز کا آجاوے یا اقل مدت میں ختم ہو حیض اسکا لیکن ختم ہونے کے بعد اسیر وقت اتنا
اور تکبیر تحریمہ کے گذر جاوے تو قبل غسل کے ہی جماع کرنا منع نہیں اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا اور نزدیک
مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق اور جمہور فقہاء کے برابر ہے کہ حیض اسکا اکثر مدت میں ختم ہو یا اقل مدت میں
نہیں جائز قبل غسل کے جماع کرنا ساتھ اسکے اور نقل کیا اسحق بن راہویہ نے اجماع تابعین کا اسپر ازرقانی
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ
لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ هَذَا
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ مَا هُوَ أَرْخَصُ مِنْ هَذَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَجْتَنِبُ
شِعَارَ الدَّمِ وَلَهُ مَا سِوَى ذَلِكَ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو زید بن اسلم نے کہ ایک شخص
نے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا کچھ درست ہے مجھکو اپنی عورت سے جب وہ حائضہ
ہو تو فرمایا آپ نے باندہ اسپر تہ بند اسکی پھر سب تجھے اختیار ہے تہ بند کے اوپر **ف** اس سے معلوم ہوا
کہ ناف کے نیچے تک عورت حائضہ سے لذت نہ اٹھانا چاہیے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا کہا
محمد رح نے یہی قول ہے ابی حنیفہ کا اور حضرت عائشہ سے اس سے بڑھکر رخصت آئی ہے کہا بچے

خون کے نشان سے اور سبھ کچھ اسکا ہے **باب** اِذَا الْتَقَا الْخِتَانَانِ هَلْ يَجِبُ الْغُسْلُ دخول سے
غسل واجب ہونیکا بیان اگرچہ انزال نہو **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ
عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لَنَا اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ **ترجمہ** خبر دی
ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زہری نے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہم کا قول یہی تہا کہ جب مس کرے ختنہ ختنہ سے یعنے سر ذکر عورت کے قبل مین غائب ہوجاوے تو واجب ہو
غسل **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ
سَاَلَ عَائِشَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ اَتَدْرِيْ مَا مَثَلُكَ يَا اَبَا سَلَمَةَ مَثَلُ الْفَرُّوْجِ يَسْمَعُ الدِّيَكَةَ
تَصْرُخُ فَيَصْرُخُ مَعَهَا اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو
ابو نصر مولی عمر بن عبید اللہ نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے پوچھا انہون نے حضرت عائشہ رض سے کہ کس چیز سے
غسل واجب ہوتا ہے تو کہا عائشہ رض نے تو جانتا ہے اپنی صفت کو اے ابو سلمہ صفت تیری مثل چوزہ کے
ہے جب مرغ کو چیختے سنتا ہے تو آپ بھی چیختا ہے جب تجاوز کرے ختنہ ختنہ سے تو غسل واجب ہوجاتا
ہے **ف** حضرت عائشہ رض نے ابو سلمہ پر اسلیے غصہ کیا کہ وہ الماء من الماء پر عمل کرتا تہا اور انکو یہ حدیث
معلوم نہتی **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
اَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ لَبِيْدٍ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ اَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَهُ مَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ فَاِنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لَا يَرَى الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَزَعَ
قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا الْتَقَا الْخِتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشَفَةُ وَجَبَ الْغُسْلُ
اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن سعید
نے عبد اللہ بن کعب مولی عثمان بن عفان سے کہ محمود بن لبید انصاری نے کہ ایک شخص جماع کرے اپنی بی بی
سے پہر سست ہوجاوے قبل انزال کے کہا زید نے غسل کرے کہا محمود بن لبید نے کہ ابی بن کعب اس صورت مین
غسل کو واجب نہین جانتے تہے کہا زید نے رجوع کر لیا تہا ابی بن کعب نے اس قول سے قبل وفات کے کہا محمد رح نے
اسی پر ہے عمل ہمارا جب ملجاوے ختنہ ختنہ سے اور غائب ہوجاوے حشفہ تو واجب ہوجاتا ہے غسل اگرچہ نہو انزال
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **ف** اجماع کیا ہے اسپر ائمہ اربعہ نے اور خلاف کیا ہی داود ظاہری نے اور خطابی
نے کہا انہون نے کہا ہی کہ غسل کے عدم وجوب پر بہی ایک جماعت صحابہ کی گئی ہے اور تابعین مین سے اعمش

اسی کے قائل ہیں اور ابو سلمہ سے ابو داؤد نے روایت کی ہے اور عبد الرزاق نے ہشام بن عروہ سے بھی
ایسا ہی روایت کیا ہے غرض اس مسئلہ میں ہمیشہ سے ہر قرن میں اختلاف چلا آیا ہے لیکن احتیاط اسی میں
ہے جسپر اکثر علماء ہیں یعنی غسل کے واجب ہونے میں **باب** الرَّجُلُ یَنَامُ ھَلْ یَنْقُضُ ذٰلِکَ وُضُوْءَہٗ
جو کوئی سو رہے تو کیا اسکا وضو ٹوٹ جاتا ہے **اخبرنا** مالِکٌ اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ
قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ فَلْیَتَوَضَّأْ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو زید بن
اسلم نے کہ عمر بن خطاب نے کہا جو شخص تم میں سو جاوے لیٹ کر تو وضو کرے **اخبرنا** مالِکٌ اَخْبَرَنَا
نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَنَامُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَلَا یَتَوَضَّأُ **قال** محمدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْوَجْھَیْنِ
جَمِیْعًا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے
کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے کہا محمد نے عمل ہمارا ساتھ قول ابن عمر کے ہے دونو صورتوں
میں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب** الْمَرْأَۃُ تَرٰی فِیْ مَنَامِھَا مَا یَرَی الرَّجُلُ عورت کو اگر مردوں
کی احتلام ہو تو اسپر غسل واجب ہے **اخبرنا** مالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ الزُّھْرِیُّ عَنْ عُرْوَۃَ
ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الْمَرْأَۃُ تَرٰی فِی الْمَنَامِ
مِثْلَ مَا یَرَی الرَّجُلُ اَتَغْتَسِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ
عَائِشَۃُ اُفٍّ لَکِ وَھَلْ تَرٰی ذٰلِکَ الْمَرْأَۃُ قَالَ فَالْتَفَتَ اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ وَمِنْ اَیْنَ یَکُوْنُ الشَّبَہُ **قال** محمدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ
ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ابن شہاب زہری نے عروہ بن زبیر سے کہ ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہا اگر دیکھے عورت خواب میں جیسا کہ مرد دیکھتا ہے کیا غسل کرے فرمایا آپ نے ہاں غسل کرے
تو کہا عائشہ رض نے ام سلیم کو نگوڑی کیا عورت بھی دیکھتی ہے خواب میں یعنی اسکو بھی احتلام ہوتا ہے
تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاک آلودہ ہووے ہاتھ تیرا اور کہاں سے ہوتی ہے مشابہت **ف**
یعنے کبھی بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی باپ کے تو اس سے معلوم ہوا کہ عورت میں بھی منی ہے پھر اسکو
احتلام ہونا کچھ بعید نہیں کہا محمد رح اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا **باب**
الْمُسْتَحَاضَۃِ مستحاضہ کا بیان **اخبرنا** مالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ
اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَأَۃً کَانَتْ تُھَرَاقُ الدَّمَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لها أم سلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر إلى عدد
الليالي والأيام التي كانت تحيض من الشهر قبل أن يصيبها الذي أصابها فلتترك الصلوة
قدر ذلك من الشهر فإذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل قال
محمد وبهذا نأخذ وتتوضأ لوقت كل صلوة وتصلي إلى الوقت الآخر وإن سال دمها
وهو قول أبي حنيفة رحمه الله ترجمہ خبر دی ہم کو مالک نے کہا حدیث کی ہم کو نافع نے سلیمان بن
یسار سے انہوں نے ام سلمہ سے جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں تو فتوےٰ پوچھا اسکے واسطے ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے فرمایا آپ نے شمار کرے ان دنوں اور راتوں کا جن میں حیض آتا تھا پہلے اس بیماری کے تو چھوڑ دے
نماز کو اتنے دنوں ہر مہینے سے پھر جب گذر جاویں وہ دن تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندھ لیوے فرج
پر پھر نماز پڑھے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ وضو کرے ہر نماز کے وقت میں اور پڑھے دوسری نماز کے
وقت تک اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا أخبرنا مالك أخبرني سمي مولى أبي بكر بن عبد
الرحمن أن القعقاع بن حكيم وزيد بن أسلم أرسلاه إلى سعيد بن المسيب يسأله عن
المستحاضة كيف تغتسل فقال سعيد تغتسل من طهر إلى طهر وتتوضأ لكل
صلوة فإن غلبها الدم استثفرت بثوب قال محمد تغتسل إذا مضت أيام أقرائها
ثم تتوضأ لكل صلوة وتصلي [illegible]
غسلا واحدا ثم توضأت [illegible] أجزأها [illegible]
[illegible] الله وهو قول أبي حنيفة رحمه الله [illegible] ترجمہ خبر دی ہم کو مالک نے کہا خبر دی
سمی مولی ابی بکر بن عبد الرحمن نے کہ قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے بھیجا اسکو سعید بن مسیب کی طرف
کہ پوچھیں انسے کیونکر غسل کرے مستحاضہ کہا ایک طہر سے دوسری طہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے لیے اور
اگر خون کثرت سے آوے تو کپڑا باندھ لے اپنے فرج پر کہا محمد نے کہ غسل کرے جب حیض کے دن
گذر جاویں پھر وضو کرے ہر نماز کے لیے اور نماز پڑھا کرے یہانتک کہ آجاوے حیض دوسرا پھر چھوڑ
دے نماز کو پھر جب گذر جاویں دن حیض کے غسل کرے ایک پھر وضو کیا کرے ہر نماز کے لیے
اور نماز پڑھا کرے یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے ایسا ہی کرے جب تک کہ بیمار رہے اور یہی

قول ہے ابی حنیفہ رح کا اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ
قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ اَنْ تَغْتَسِلَ اِلَّا غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِلصَّلٰوةِ
ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن عروہ نے باپ اپنے عروہ بن زبیر سے کہا انہوں نے
مستحاضہ پر ایک ہی غسل ہے پھر وضو کیا کرے ہر نماز کے لیے **بَابُ** الْمَرْاَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ وَ
الْكُدْرَةَ جو عورت زرد یا مٹیالا پانی دیکھے اسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِي
عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهِ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ
يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ
حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
لَا تَطْهُرُ الْمَرْاَةُ مَا دَامَتْ تَرٰى حُمْرَةً اَوْ صُفْرَةً اَوْ كُدْرَةً حَتّٰى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا وَهُوَ
قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہم کو علقمہ بن ابی علقمہ نے ماں اپنی
مرجانہ سے جو خادمہ تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہا کہ عورتیں ڈبیوں میں روئی رکھکر حضرت عائشہ رضہ کو
دکہانیکے لیے بھیجتی تھیں اور اس روئی میں زردی ہوتی تھی حیض کی خون کی پوچھتی تھیں کہ نماز
پڑہیں یا نہ پڑہیں تو کہتی تہیں حضرت عائشہ مت جلدی کرو تم نماز میں یہانتک کہ دیکھو سفید قصہ یعنے
پاک ہو جاؤ حیض سے (سفید پانی جو اخیر حیض میں آتا ہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا نہیں
پاک ہوتی حیض والی عورت جو دیکھے پانی زرد اور خاکی جب تک کہ دیکھے سفیدی خالص اور یہی ہے
قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنِ ابْنَةِ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ بَلَغَهَا اَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ
اِلَى الطُّهْرِ فَكَانَتْ تَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِنَّ وَتَقُولُ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا **ترجمہ** خبر
دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ابی بکر نے پھوپھی اپنی سے اسکی ام کلثوم سے جو بیٹی ہے زید بن
ثابت کی کہ انکو خبر پہونچی اس بات کی کہ عورتیں راتوں رات چراغ جلا کر دیکھتی ہیں کہ حیض سے پاک ہوئیں
یا نہ تو ام کلثوم عیب جانتی تہیں اس بات کو اور کہتے تھے کہ صحابہ کی عورتیں ایسا نہیں کرتی تہیں **ف**
اعتراض ام کلثوم کا اسبات پہ ہی ہوگا کہ صفرت بعد طہر کے کوئی چیز نہیں اور وہ صفرت کو حیض میں شمار
کرتی تہیں کیونکہ روایت کیا بخاری اور ابو داؤد نے ام عطیہ رضہ سے کہا ہم نہیں گنتی تہیں خاکی رنگ اور

زرد رنگ خون کو طہر کے بعد کوئی چیز یعنے اسکو حیض نہین شمار کرتے تھے اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے
بیچ قصہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خون حیض کا سیاہ ہوتا ہے پہچانا جاتا
ہے جب دیکھے تو زردی پانی پر تو غسل کرے روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسکو حبان
نے **باب** المرأة تغسل بعض اعضاء الرجل وهي حائض حیض والی عورت سے ہاتھ پاؤن
دھلانیکا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع ان ابن عمر كان تغسل جوارية رجليه و
يعطينه الخمرة وهن حيض **قال** محمد لا باس بذلك وهو قول ابي حنيفة رحمه الله
تعالى **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہا تھے ابن عمر کہ دھلاتی تھین پاؤن انکے لونڈیان اور دیتی تھین
مصلے انکو لونڈیں حیض کی حالت میں کہا محمد نے کچھ عیب نہین اس بات کا اور یہی ہے قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کا
اخبرنا مالك اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كنت ارجل راس
رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حائض **قال** محمد لا باس بذلك وهو قول ابي حنيفة
والعامة من فقهائنا **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن عروہ نے باپ اپنے عروہ
سے اوسنے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا کنگھی کرتی تھی مین سر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مین حیض
والی ہوتی تھی کہا محمد نے کچھ عیب نہین اسبات مین اور یہی ہے قول ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا
باب الرجل يغتسل او يتوضأ بفضل وضوء المرأة عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو
کرنے کا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا نافع عن ابن عمر انه قال لا باس بان يغتسل الرجل
بفضل وضوء المرأة ما لم تكن جنبا او حائضا **قال** محمد لا باس بفضل وضوء المرأة
وغسلها وسورها وان كانت جنبا او حائضا بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل
هو وعائشة من اناء واحد يتنازعان الغسل جميعا فهو فضل غسل المرأة الجنب
وهو قول ابي حنيفة رحمه الله **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہا
نہین عیب وضو کرنے مین ساتھ بچے ہوئی پانی عورت کے جب تک نہ ہو جنبی اور حیض والی۔ کہا محمد نے کچھ
عیب نہین وضو کرنے مین ساتھ بچے ہوئے پانی عورت کے وضو سے ہو یا غسل سے اور ساتھ
جوٹھی اسکے اگرچہ ہو جنبی یا حیض والی پہنچا ہمکو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عائشہ رضؓ
ایک برتن سے ملکر غسل کرتے تھے اور یہ بچا غسل ہے عورت جنب والی کا یعنے خاوند کے ساتھ ملکر

یک برتن سے غسل کرنا افضل ہے اکیلا غسل کرنے سے اور یہی ہے قول ابی حنیفہ رح کا **باب**
بلی کے جوٹھے سے وضو کرنیکا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا اسحٰق بن عبد
الله بن ابی طلحة ان امرأة حميدة ابنة عبيد بن رفاعة اخبرته عن خالتها كبشة
بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن ابي قتادة ان ابا قتادة دخل عليها فسكبت له
وضوءا فجاءت هرة تشرب منه فاصغى لها الاناء فشربت منه قالت كبشة فرآني
انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي قالت نعم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال انها ليست بنجس انها من الطوافين عليكم والطوافات **قال** محمد لا بأس بان
يتوضأ بفضل سؤر الهرة وغيره احب الينا منه وهو قول ابي حنيفة رحمه الله

ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے کہا خبر دی اسکو اسکی ابی حمیدہ بیٹی
عبید بن رفاعہ نے اپنی خالہ کبشہ بیٹی کعب بن مالک سے جو بہو تھیں ابو قتادہ انصاری کی کہا امر کیا اسکو
ابو قتادہ نے ایک برتن میں پانی انکے وضو کیلیے پھر آئی بلی اسمین سے پینے کو تو جھکا دیا ابو قتادہ
نے برتن اسکے لیے پس پی لیا بلی نے کہا کبشہ نے دیکھا ابو قتادہ نے کہ میں انکی طرف تعجب سے دیکھتی
ہوں تو کہا ابو قتادہ نے کیا تعجب کرتی ہے ای بھتیجی میری کہا میں نے ہاں تو کہا ابو قتادہ نے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو رات دن پھرنے والیوں میں سے ہے کہا محمد نے
کچھ عیب نہیں بلی کے جوٹھے سے وضو کرنے میں اور اچھا ہے نزدیک ہمارے کہ جوٹھا نہ ہو اور یہی
قول ہے ابی حنیفہ **باب** الاذان والتثويب اذان تثویب کے بیان میں **اخبرنا** مالك اخبرنا
ابن شهاب عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی
ہمکو ابن شہاب نے عطاء بن یزید لیثی سے اس نے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو کہو جیسا کہ کہتا جاتا ہے مؤذن **ف** یعنی جو کلمہ مؤذن کہے
سننے والا بھی وہی کہے مسلم نے عمر رض سے اور بخاری نے معاویہ رض سے روایت کیا ہے کہ حی علی
الصلوة اور حی علی الفلاح کے وقت لا حول ولا قوة الا بالله کہے زرقانی میں ہے کہ جواب اذان کا
واجب ہے جیسا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے سلف کا اور یہی قول ہے ابی حنیفہ

اور ظاہر یہ اور ابن وہب کا اور جمہور کے نزدیک واجب نہیں شمس الائمہ نے کہا ہے کہ اذان سنکر فوراً مسجد
کو چلا جانا چاہیے اور جسنے لاحول پڑھا یعنے زبان سے جواب دیا اور چلا نہ گیا گویا اسنے جواب ہی نہ دیا اور
مسوّی میں ہے کہ قد قامت الصلوٰۃ کے وقت اقامہا اللہ وادامہا کہے اور یہی مسنون ہے **قَالَ** مَالِكٌ
بَلَغَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُهُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ
الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ **ترجمہ** کہا مالک نے پہونچا ہمکو کہ آیا
ایک دن مؤذن پاس عمر رض کے نماز صبح کے وقت خبر کرنے کو تو سوتا پایا انکو کہا اسنے الصلوٰۃ خیر من
النوم یعنے نماز بہتر ہے سونے سے تو حکم کیا عمر رض نے اسکو کہ کہا کرے یہ کلمہ صبح کی اذان میں **ف** یعنی جو
حضرت عمر رض نے مؤذن سے کہا کہ صبح کی اذان میں کہا کر اس سے یہ غرض ہے کہ اذان سے باہر اس کلمے
کے کہنے کا موقع نہیں ہے نہ یہ کہ حضرت عمر رض نے اس کلمہ کو اذان میں مقرر کر دیا کیونکہ ابن ماجہ نے
بلال رض سے روایت کی ہے کہ وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز صبح کی خبر کرنے کے لیے تو لوگوں
نے کہا آپ سوتے ہیں پھر کہا بلال نے الصلوٰۃ خیر من النوم پھر مقرر کیا گیا یہ کلمہ فجر کی اذان میں اور ایسا ہی
حکم پایا اور ابو محذورہ سے بھی کہ اذان دی انہوں نے روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنگ حنین
کے روز جب کہا انہوں نے حی علی الفلاح فرمایا آپ نے ملا دے اسمیں الصلوٰۃ خیر من النوم **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي النِّدَاءِ ثَلَاثًا وَيَتَشَهَّدُ ثَلَاثًا وَكَانَ أَحْيَانًا إِذَا
قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ عَلَى أَثَرِهَا حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ يَكُونُ
ذَلِكَ فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ النِّدَاءِ وَلَا نُحِبُّ أَنْ يُزَادَ فِي النِّدَاءِ مَا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ
ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہ کہتے تھے اذان میں اللہ اکبر تین بار اور
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ تین تین بار اور کبھی حی علی الفلاح کے بعد حی علے خیر العمل
بھی کہتے تھے کہا محمد نے کہ الصلوٰۃ خیر من النوم صبح کی اذان میں اذان سے فارغ ہو کر کہنا چاہیے اور نہیں
پسند ہے ہمکو کہ بڑھایا جاوے اذان میں کوئی کلمہ جو نہ ہو اذان سے **ف** مراد امام محمد کی بڑھانے سے
یہ ہے نہ الصلوٰۃ خیر من النوم اور جیسے حی علی خیر العمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو اذان میں
نہیں کہے جاتے تھے اصحاب کے فعل سے اذان میں بڑھانا انکا جائز نہیں اگر کہتے ہوں تو اذان
سے فارغ ہو کر کہے جاویں سو خلاف کیا امام محمد نے سلف و خلف کا کیونکہ مسنون ہے صبح کی اذان میں

کہنا الصلوٰۃ خیر من النوم کا جیسے کہ اوپر ثابت ہوچکا ہے اور تکبیر اور شہادتین کا تین تین بار کہنا اور حی
علیٰ خیر العمل کا اذان میں ملا دینا سنت نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے نہیں عبداللہ بن عمر کا فعل ہے جسپر احتمال
ہوسکتا ہے کہ شاید نیت ہے ہو اگر کوئی ایسے ہی عمل کرے تو کچھ عیب نہیں **بَابُ** الْمَشْيِ اِلَى الصَّلٰوةِ
وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ مسجدون کی فضیلت اور نماز کی طرف جانیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا
عَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا
اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ لَا تَعْجَلَنَّ بِرُكُوْعٍ وَلَا افْتِتَاحٍ حَتّٰى تَصِلَ اِلَى الصَّفِّ وَتَقُوْمَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب نے
باپ اپنے عبد الرحمن سے کہا سنا انہون نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ دوڑکر آؤ تم بلکہ آؤ تم آرام اور سہولت سے تو جتنی نماز تمکو ملے پڑھ
لو اور جو نہ ملے اسکو پورا کرلو کیونکہ جب کوئی تم مین سے قصد کرتا ہے نماز کا تو وہ نماز ہی مین ہوتا ہے - کہا
محمد رح نے نہ جلد کرو تم ایسا کہ پالو تم رکوع یا تکبیر تحریمہ کو جب تک کہ ملجاؤ تم اور کہڑے ہوجاؤ صف
مین **ف** مراد اس سے امام محمد رح کی یہ ہے کہ رستہ مین جلدی کرنا تو بجائے خود رہا مسجد مین بہی آکر
جلدی نہ کرو آرام سے صف مین آکر امام سے ملجاؤ اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ
حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيْعِ فَاَسْرَعَ الْمَشْيَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَهٰذَا لَا
بَاْسَ بِهٖ مَا لَمْ يُجْهِدْ نَفْسَهٗ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہ سنی انہون
نے تکبیر اور وہ بقیع مین تہے (بقیع نام قبرستان کا ہے) پہر جلدی سے چلے - کہا محمد رح نے کہ ایسے
بہی عمل کرے تو عیب نہیں جب تک کہ تکلیف نہ دے جان اپنی کو **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا
سُمَيٌّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اَوْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ
لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
رَجَعَ غَانِمًا **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو سمی نے اونہون نے سنا ابا بکر بن عبد الرحمن
سے کہتے تہے کہ جو شخص جاوے طرف مسجد کے صبح کو یا دوپہر کو اس غرض سے کہ پڑہاوے کسی کو یا

پڑھے کسی سے پھر آجاوے گھر کو جہان سے گیا تہا تو وہ مجاہد کیطرح لوٹیگا ساتھ غنیمت کے **ف** یعنے جسطرح مجاہد مال غنیمت کا لیکر گھر کو آتا ہے گویا وہ بھی اسی طرح بجاے مال کے ثواب لیکر آویگا **بَابُ** الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَقَدْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ اقامت کیوقت نماز پڑہنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعَ قَوْمٌ الْاِقَامَةَ فَقَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَاتَانِ مَعًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا غَيْرَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ خَاصَّةً فَاِنَّهُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُصَلِّيَهُمَا الرَّجُلُ وَاِنْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْاِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِيْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو شریک بن عبد اللہ بن ابی نمیر نے کہا تہے ابا سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کہتے تہے کہ سنی لوگون نے اقامت پہر کہڑے ہوگئے کہ پڑہین نفل پہر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا دو نمازین ایک وقت مین یعنے جماعت کے روبرو نفل پڑہنے سے آپ نے منع کیا ۔ کہا محمد رحمہ اللہ نے مکروہ ہے نفلونکا پڑہنا جب تکبیر ہوجاوے مگر دو رکعتین فجر کی اور کچہہ عیب نہین ان دو رکعتون کے پڑہنے مین اگرچہ شروع کردے موذن اقامت کو اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا ۔

ف مراد امام محمد رحمہ اللہ کی اسجگہہ یہ ہے کہ پہلے شروع ہونے جماعت کے فجر کی دو رکعتین پڑہنے مین کچہہ عیب نہین اگرچہ موذن اقامت مین شروع ہوجاوے نہ یہ کہ جماعت ہوتی ہی پڑہتا رہے یا اقامت سنکر شروع کردے کیونکہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے **بَابُ** تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ صفین برابر کرنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ رِجَالًا بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَاِذَا جَاءُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِتَسْوِيَتِهَا كَبَّرَ بَعْدُ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کئی مردون کو صفون کے سیدہی کرنیکا حکم دیتے اور جب وہ مرد آکر انکو صفونکے سیدہی ہوجانیکی خبر دیتے تو تکبیر کہتے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سُهَيْلِ بْنُ مَالِكٍ وَاَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ اِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بِالْمَنَاكِبِ فَاِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَيُخْبِرُوْنَهُ اَنْ قَدِ اسْتَوَتْ فَيُكَبِّرُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ يَنْبَغِيْ لِلْقَوْمِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلٰى

الْفَلَاحِ اَنْ يَّقُوْمُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ فَيَصُفُّوْا وَيُسَوُّوا الصُّفُوْفَ وَيُحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ فَاِذَا اَقَامَ
الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ الْاِمَامُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر
دی ہمکو ابو سہیل بن مالک اور ابو نضر مولی عمرو بن عبید اللہ نے مالک بن ابی عامر انصاری سے کہا تھے عثمان
ابن عفان رض کہتے تھے کہ جب کہی جاوے اقامت برابر کرو صفوں کو اور ملاؤ مونڈھے ساتھہ ایک دوسرے
کے پورا کرنا نماز کا برابر کرنا صفوں کا ہے پھر تکبیر نہیں کہتے تھے یہانتک کہ آتے پاس انکے وہ لوگ جنکو
صفوں کے برابر کرنے کے لیے مقرر کیا تھا پس انکو خبر دیتے کہ برابر ہوگئی صفیں تکبیر کہتے - کہا محمد رح نے
قوم کے لیے مناسب یہ ہے کہ جب کہے موذن حی علی الفلاح کھڑے ہو جاویں اور برابر کریں صفیں اپنی اور
خوب برابر کریں اور ملالیں مونڈھے ساتھہ ایک دوسرے کے پھر جب اقامت کہے موذن تکبیر کہے امام
اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ کا **باب** اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ نماز کے شروع کرنے کا بیان **اخبرنا**
مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ رَفَعَ
يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ
الْحَمْدُ ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زہری نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے کہا تھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شروع کرتے نماز کو اٹھاتے تھے دونو ہاتھہ برابر مونڈھوں کے اور جب تکبیر
کہتے واسطے رکوع کے ہاتھہ اٹھاتے اور جب سر اٹھاتے رکوع سے تب بھی دونو ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے پھر کہتے
سمع اللہ لمن حمدہ پھر کہتے ربنا لک الحمد **اخبرنا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا
دُوْنَ ذٰلِكَ ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے کہ تھے عبداللہ بن عمر جب شروع
کرتے نماز کو اٹھاتے دونو ہاتھہ برابر مونڈھوں کے اور جب سر اٹھاتے رکوع سے اٹھاتے دونو
ہاتھہ ذرا کم اس سے **اخبرنا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ اَمَرَنَا اَنْ نُّكَبِّرَ كُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا
ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو وہب بن کیسان نے جابر بن عبداللہ انصاری سے
کہ تھے وہ سکھاتے انکو تکبیر نماز میں تو حکم کرتے تھے کہ تکبیر کہیں ہم جب جھکیں ہم اور جب اٹھیں ہم

اخبرنا مالك اخبرني ابن شهاب الزهري عن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر كلما خفض وكلما رفع فلم تزل تلك صلوته حتى لقي الله عز وجل **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ابن شہاب زہری نے علی بن حسین بن علی ابن ابیطالب سے یعنی امام زین العابدین سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کہتے نماز مین جب جھکتے اور جب اٹھتے اور ہمیشہ رہے اسی طور سے نماز انکی یہانتک کہ مل گئے اللہ جل جلالہ سے **اخبرنا** مالك اخبرنا ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف انه اخبره ان ابا هريرة كان يصلي بهم فكبر كلما خفض ورفع ثم اذا انصرف قال والله اني لاشبهكم صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ابن شہاب زہری نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے کہ تھے ابو ہریرہ رض نماز پڑھتے تھے ساتھ انکے پھر تکبیر کہتے جب جھکتے اور جب اٹھتے پھر جب فارغ ہوتے نماز سے کہتے قسم پروردگار کی مین بہت مشابہ ہون تمہین سے نماز مین ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اخبرنا** مالك اخبرني نعيم المجمر وابو جعفر القاري ان ابا هريرة كان يصلي بهم فكبر كلما خفض ورفع قال ابو جعفر وكان يرفع يديه حين يكبر ويفتتح الصلوة **قال** محمد السنة ان يكبر الرجل في صلوته كلما خفض وكلما رفع واذا انحط للسجود الثاني كبر فاما رفع اليدين في الصلوة فانه يرفع اليدين حذو الاذنين في ابتداء الصلوة مرة واحدة ثم لا يرفع في شئ من الصلوة بعد ذلك وهذا كله قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى وفي ذلك اثار كثيرة **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نعیم مجمر اور ابو جعفر قاری نے کہ تھے ابو ہریرہ نماز پڑھتے ساتھ انکے اور تکبیر کہتے جب جھکتے اور جب اٹھتے اور کہا ابو جعفر نے کہ رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہتے اور جب شروع ہوتے نماز مین کہا محمد رح نے مسنون یہی ہے کہ تکبیر کہے نماز مین جب جھکے اور جب کھڑا ہو اور جب جھکے دوسرے سجدہ کے واسطے مگر رفع یدین ایک ہی دفع کرے جب شروع ہو نماز مین اور اٹھاوے دونو ہاتھ کانون تک پھر کسی جگہ نہ اٹھاوے نماز مین اور یہ سب قول ابی حنیفہ رح کا ہے اور اس مین بہت سے آثار ہین **قال محمد** اخبرنا محمد بن ابان بن صالح عن عاصم بن كليب الجرمي عن ابيه قال رايت علي بن ابي طالب رفع يديه في

التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ ترجمہ کہا محمد نے خبر دی
ہمکو محمد بن ابان بن صالح بن کلیب جرمی سے اُسنے باپ اپنے سے کہا دیکھا مینے علی بن مطلب
کو کہ رفع یدین کرتے تکبیر اولی مین فرض نماز سے اور پہر نہین اٹھاتے ہتے قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ قَالَ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ
الْاُوْلٰى ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو محمد بن ابان بن صالح نے حماد سے اُسنے ابراہیم نخعی سے کہا مت اٹہاؤ
ہاتہون اپنے کو کسی جگہہ پر نماز مین پیچھے تکبیر اولی کے قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
اَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ قَالَ
عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ ابْنُ وَائِلِ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَرَاٰهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
وَاَصْحَابُهٗ مَا سَمِعْتُهٗ مِنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ اِنَّمَا كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ
يُكَبِّرُوْنَ ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو یعقوب بن ابراہیم نے کہا خبر دی ہمکو حصین بن عبد الرحمن
نے کہا مین اور عمر بن مرہ داخل ہوئے ابراہیم نخعی پر اور کہا عمر نے حدیث کی ہے ہمکو ابن وائل حضرمی نے
باپ اپنے سے کہ نماز پڑہی اسنے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس دیکھا انکو کہ رفع یدین
کرتے ہتے جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹہاتے کہا ابراہیم نے مین نہین جانتا
شاید انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑہتے مگر اسی دن پس یاد رکہا رفع یدین کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بہول گئے عبد اللہ بن مسعود اور شاگرد انکے نہین سنا مینے رفع یدین کرنا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان لوگون سے اور ہتے یہ لوگ رفع یدین کرتے شروع نماز مین جب
تکبیر کہتے قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ رَاَيْتُ
ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْ مَا
سِوٰى ذٰلِكَ ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو محمد بن ابان بن صالح نے عبد العزیز بن حکیم سے کہا دیکہا
مینے ابن عمر رضؓ کو کہ اٹھاتے دونون ہاتہہ کانون تک اول تکبیر مین جب شروع کرتے نماز کو اور
پہر نہین اٹہاتے سوا اسکے قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ

عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیه وکان من اصحاب علی ان علی بن ابی طالب کان یرفع یدیه
فی التکبیرة الاولی التی یفتتح بها الصلوٰة ثم لا یرفعهما فی شیء من الصلوٰة **ترجمہ** کہا محمد
نے خبر دی ہمکو ابو بکر بن عبد اللہ نہشلی نے عاصم بن کلیب جرمی سے اُسنے اپنے باپ سے جو علی بن ابی
طالب کے مجلسیوں میں سے تہا اور تہا یارا تو دونوں ہاتھ تکبیر اولی میں جسکے ساتھہ شروع کرتے تہے نماز
کو پہر نہیں اٹہاتے تہے کسی جگہہ پر نماز میں **قال** محمد اخبرنا الثوری حدثنا حصین عن ابراهیم
عن ابن مسعود انه کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوٰة **ترجمہ** کہا محمد نے خبر دی ہمکو ثوری نے
کہا حدیث کی ہمکو حصین نے ابراہیم سے اُسنے ابن مسعود سے کہ تہے اٹہاتے دونوں ہاتھ جب شروع کرتے
نماز **ف** اختلاف کیا ہے علماء نے رفع یدین کرنے میں وقت رکوع کے اور وقت سر اٹہانے کے
رکوع سے تو جمہور علماء مثل مالک اور شافعی اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور طبری اور جماعت اہل حدیث کے
نزدیک دونوں وقت ہاتھ اٹہانا چاہیے اور امام بخاری نے کتاب رفع یدین میں عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت کیا ہے کہ وہ جب کسی کو دیکھتے رفع یدین نہیں کرتا وقت رکوع کے اور وقت سر اٹہانے کے
رکوع سے تو مارتے اسکو کنکروں سے اور نیز بخاری نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت پڑہ کر کہڑے ہوتے اور تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ اٹہاتے اور ابو داؤد نے
علی اور حمید ساعدی سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور امام
بخاری نے رفع یدین کی حدیث کو سترہ صحابیوں سے روایت کیا ہے اور حاکم اور ابن مندہ نے عشرہ
مبشرہ کو رفع یدین کے رواۃ میں شمار کیا ہے اور بعض محدثین نے تلاش کیا تو رفع یدین کی روایتوں
کو سترہ صحابہ کی روایت سے پایا اور مجد الدین فیروز آبادی نے کہا ہے کہ حدیث رفع یدین کی چار سو
صحابہ اور تابعین سے روایت کی گئی ہے اور سوائے اصحاب ابن مسعود کے کسی سے ساتھہ سند صحیح کے
ترک اسکی ثابت نہیں اور نہیں مقابلہ کر سکتے یہ آثار ضعیفہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے واللہ اعلم بالحکم

باب القراءة فی الصلوٰة خلف الامام امام کے پیچھے قرات پڑھنے کا بیان **اخبرنا**
مالک حدثنا الزهری عن ابن اکیمة اللیثی عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه و
سلم انصرف من صلوٰة جهر فیها بالقراءة فقال هل قرأ معی منکم احد فقال رجل انا
یا رسول اللہ قال فقال انی اقول مالی انازع القرآن فانتهی الناس عن القراءة مع رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ بِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ **ترجمہ** حدیث کی
ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زہری نے ابن اکیمہ لیثی سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے ایک نماز جہری سے پھر فرمایا کیا تم مین سے میرے ساتھ کسی نے قرآن
پڑھا تھا ایک شخص بول اٹھا کہ ہان مینے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جب ہی مین کہتا تھا اپنے دل
مین کیا ہوا ہے مجھکو چھینا جاتا ہے مجھسے کلام اللہ جب سے لوگون نے موقوف کیا قرارت کو حضرت
کے پیچھے نماز جہری مین جب یہ حدیث سنی آپ سے **ف** بخاری اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ فانتہی
الناس عن القراءۃ یہ قول زہری کا ہے اور تصریح کی ہے کہ جب تک اسکا حافظہ درست تھا تب تک نہین
کہا تھا یہ کلمہ اور جب اسکا اخیر عمر مین حافظہ بگڑ گیا تب ملا لیا اس کلمہ کو اور اگر یہ بھی مسلم کیا جاوے کہ
یہ قول ابو ہریرہ رضی کا ہے تو مراد اس سے یہ ہی ہوگی کہ لوگون نے سوا سورہ فاتحہ کے باقی قرارت کو چھوڑ
دیا کیونکہ ابی ہریرہ رض کو جب یہ معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین امام کے پیچھے قراءۃ
سورہ فاتحہ کی ترک کی گئی ہے تو پھر ابو السائب فارسی کو یہ نہ کہتے جیسا اگلی حدیث مین ہے اِقْرَأْ بِهَا
فِيْ نَفْسِكَ یا فارسی **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ
يَقْرَأُ اَحَدٌ مَعَ الْاِمَامِ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ مَعَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
لَا يَقْرَأُ مَعَ الْاِمَامِ خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کہی ہمسے نافع نے ابن عمر رض کہ وہ جب پوچھے جاتے کہ کیا امام کے ساتھ قرارت
پڑھنی جائز ہے تو جواب دیتے کہ جب کوئی تم مین کا امام کے ساتھ نماز پڑھے تو امام ہی کی قرارت اسکو کافی ہے اور ابن عمر بھی
امام کے ساتھ قرارت نہین پڑھا کرتے تھے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ **ترجمہ**
خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو وہب بن کیسان نے سنا انہون نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے
کہ جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اور اسمین سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اسنے نماز نہ پڑھی مگر جب امام
کے پیچھے ہو **ف** مراد جابر بن عبد اللہ کی رکعت سے رکوع ہے یعنے پالیا رکوع بغیر پڑھنے قراءۃ
فاتحہ کے ساتھ امام کے تو ہو جاویگی نماز اسکی اور تاویل کرتا ہے حدیث ابی بکرہ کی کہ مل گئے تھے وہ
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ورے صف کی بغیر پڑھنے سورہ فاتحہ کے تو فرمایا انکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا پھر مت کرنا اور یہ نہ فرمایا کہ پھر پڑھ نماز کو **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ

أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ يَا فَارِسِيُّ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤُوا يَقُولُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ وَيَقُولُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی مجھکو علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب مولی حرقہ نے کہا سنا انہون نے ابو السائب مولی ہشام بن زہرہ سے کہا سنا مینے ابی ہریرہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے پڑہی نماز اور نہ پڑہی اسمین سورہ فاتحہ تو اسکی نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز تمام نہین ہے ابو السائب نے کہا اے ابو ہریرہ کبھی مین امام کے پیچھے ہوتا ہون تو دبا دیا ہون ابو ہریرہ نے بازو میرا اور کہا پڑہ لے اپنے نفس مین اے فارس کے رہنے والے کیونکہ مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالی نے بانٹ دی ہے مینے نماز درمیان اپنے اور بندے اپنے کے آدہا آدہ آدہی میرے لیے ہے اور آدہی اسکی لیے اور جو بندہ میرا مانگے ہمکو دینگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بندہ کہتا ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے سارے جہان کا پروردگار کہتا ہے میری تعریف کی میرے بندہ نے بندہ کہتا ہے بڑی رحمت کرنیوالا مہربان پروردگار کہتا ہے خوبی بیان کی میری میرے بندہ نے بندہ کہتا ہے مالک بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندہ نے بندہ کہتا ہے خاص تجھکو پوجتے ہین ہم اور تجھسے مدد چاہتے ہین ہم تو یہ البتہ میرے اور میرے بندہ کے

بیچ مین ہے یعنے پروردگار کی عظمت ہے اور بندہ کی طرف سے اقرار ہے بندگی کا بندہ کہتا ہے
دنیا ہمکو سیدہی راہ ان لوگون کے راہ جنپر تونے اپنا کرم کیا نہ دشمنون کی اور گمراہون کی تین آیتین
بندہ کے لیے ہین اور میرے بندہ جو مانگے سو دونگا **قال** محمد اخبرنا مالك لا قراءة خلف
الامام فيما جهر فيه ولا فيما لم يجهر بذلك جاءت عامة الآثار وهو قول ابي حنيفة رح
ترجمہ کہا محمد رح نے خبر دی ہمکو مالک نے کہ نہین قرات پیچہے امام کے نماز سری مین اور نہ جہری مین
اور ایسے مضمون سے ہین اکثر آثار اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا **قال** محمد اخبرنا عبيد الله
ابن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب عن نافع عن ابن عمر قال من صلى خلف
الامام كفته قراءته **ترجمہ** کہا محمد نے خبر دی ہمکو عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رض نے
نافع ابن عمر سے کہا کافی ہے واسطے مقتدی کے قرات امام کی **قال** محمد اخبرنا عبد الرحمن بن
عبد الله المسعودي اخبرني انس بن سيرين عن ابن عمر انه سئل عن القراءة خلف الامام
قال يكفيك قراءة الامام **ترجمہ** کہا محمد رح نے خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی نے کہا خبر
دی ہمکو انس بن سیرین نے ابن عمر سے وہ پوچہے گئے قرات پڑہنے سے پیچہے امام کے کہا کافی ہے
تجہکو قرات امام کی **قال** محمد اخبرني ابو حنيفة قال حدثنا ابو الحسن موسى بن ابي عائشة
عن عبد الله بن شداد بن الهاد عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال من صلى خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة **ترجمہ** کہا محمد رح نے خبر دی ہمکو ابو حنیفہ
نے کہا حدیث کی ہمکو ابو الحسن موسے بن ابی عائشہ نے عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے اوس نے جابر بن
عبد اللہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا جو نماز پڑہے پیچہے امام کے پس قرات امام کی
قرات ہے واسطے اسکے **قال** محمد حدثنا الشيخ ابو علي قال حدثنا محمود بن محمد المروزي قال
حدثنا سهيل بن العباس الترمذي قال اخبرنا اسمعيل بن علية عن ايوب عن ابن الزبير
عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى خلف الامام فان قراءة الامام
له قراءة **ترجمہ** کہا محمد نے حدیث کی ہمکو ابو علی نے کہا حدیث کی ہمکو محمود بن محمد مروزی نے کہا حدیث
کی ہمکو سہیل بن عباس ترمذی نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن علیہ نے ایوب سے اسنے ابن زبیر سے اسنے
جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے پیچہے امام کے پس

قرارت امام کی قرأت ہے واسطے اسکے **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ الْمَدَنِیُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ فَسَئَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ذٰلِکَ
فَقَالَ اِنْ تَرَکْتَ فَقَدْ تَرَکَہٗ نَاسٌ یُقْتَدٰی بِھِمْ وَاِنْ قَرَأْتَ فَقَرَأَ نَاسٌ یُقْتَدٰی بِھِمْ وَکَانَ الْقَاسِمُ مِمَّنْ لَا
یَقْرَأُ **ترجمہ** کہا محمد نے خبر دی ہمکو اسامہ بن زید مدنی نے کہا حدیث کی ہمکو سالم بن عبد اللہ بن عمر رضہ نے
کہا تھے عبد اللہ نہین قرارت پڑھتے تھے پیچھے امام کے پھر پوچھا مینے قاسم بن محمد سے یہ مسئلہ
کہا اگر ترک کرے تو ترک کیا ہے ایسے لوگون نے جنکا اقتدا کیا جاتا ہے اور اگر پڑھے تو پڑھا
ہے ایسے لوگون نے جنکا اقتدا کیا جاتا ہے اور تھے قاسم نہ پڑھنے والون سے **ف** اسامہ بن زید
راوی اس اثر کا ضعیف ہے اور حافظ او نکا ہر اخراب بتہار (تقریب) **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ
عُیَیْنَۃَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ
الْاِمَامِ قَالَ اَنْصِتْ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا سَیَکْفِیْکَ ذَاکَ الْاِمَامُ **ترجمہ** کہا محمد نے خبر دی
ہمکو سفیان بن عیینہ نے منصور بن معتمر سے اسنے ابی وائل سے کہا پوچھے گئے عبد اللہ بن مسعود قرارت
سے پیچھے امام کے کہا نماز مین شغل ہے کافی ہے تجھکو اس سے امام **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ
ابْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِیُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ
کَانَ لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْمَا یُجْھَرُ فِیْہِ وَفِیْمَا یُخَافَتُ فِیْہِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَلَا فِی الْاُخْرَیَیْنِ
وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَہٗ قَرَأَ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَلَمْ یَقْرَأْ فِی الْاُخْرَیَیْنِ شَیْئًا
ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو بن ابان بن صالح قرشی نے حماد سے اسنے ابراہیم نخعی سے اس نے علقمہ بن
قیس سے کہ عبد اللہ بن مسعود نہین پڑھتے تھے پیچھے امام کے نہ سری مین اور نہ جہری مین نہ اول رکعتون
مین اور نہ اخیر مین اور جب اکیلے نماز مین ہوتے تو پڑھتے اول دو رکعتون مین فاتحہ اور سورہ اور
پچھلی دو رکعتون مین کچھ بھی نہ پڑھتے تھے **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ
عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقُرْاٰنِ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا وَسَیَکْفِیْکَ
الْاِمَامُ **ترجمہ** کہا محمد نے خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے کہا حدیث کی ہمکو منصور نے ابی وائل سے اوس نے
عبد اللہ بن مسعود سے کہا سکوت کر قرآن کے لیے نماز مین تحقیق نماز مین شغل ہوتا ہے کافی ہے تجھکو
امام **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا بُکَیْرُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ النَّخْعِیُّ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ قَالَ لَاَنْ

اَعَضُّ عَلٰی جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ **ترجمہ** کہا محمد نے خبر دی ہمکو بکیر بن عامر نے
کہا حدیث کی ہمکو ابراہیم نخعی نے علقمہ بن قیس سے کہا مجھکو انگیارا چابنا اچھا ہے اس سے کہ پڑھوں پیچھے
امام کے پیچھے **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِنَّ
اَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ رَجُلٌ اُتُّهِمَ **ترجمہ** کہا محمد نے خبر دی ہمکو اسرائیل بن یونس نے کہا
حدیث کی ہمکو منصور نے ابراہیم سے کہا اول جسنے پڑھا امام کے پیچھے تہمت کیا گیا **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا
اِسْرَائِیْلُ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَمَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ فِی الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ فَغَمَزَهُ الَّذِیْ یَلِیْهِ فَلَمَّا
اَنْ صَلّٰی قَالَ لِمَ غَمَزْتَنِیْ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُدَّامَكَ فَکَرِهْتُ اَنْ تَقْرَأَ
خَلْفَهٗ فَسَمِعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَاِنَّ قِرَاءَتَهٗ لَهٗ قِرَاءَةٌ **ترجمہ**
کہا محمد نے خبر دی ہمکو اسرائیل نے کہا حدیث کی ہمکو موسی بن ابی عائشہ نے عبد اللہ بن شداد بن الہاد
سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی ساتھ لوگوں کے پس پڑھا ایک مرد نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے قرات کو اور چوک ماری اسکو ساتھ والے نے جب پڑھ
چکے نماز تو کہا اس شخص نے چوک مارنے والے سے کہ کیوں چوک ماری تونے مجھکو کہا برا جانا مینے پڑھنا
تیرا پیچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سنا اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور فرمایا جو امام کے پیچھے ہو پس قرات امام کی قرات ہے واسطے اسکے **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاؤُدُ بْنُ
قَیْسٍ الْفَرَّاءُ الْمَدَنِیُّ اَخْبَرَنِیْ بَعْضُ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ ذَکَرَ لَهٗ اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَدِدْتُّ اَنَّ
الَّذِیْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ فِیْهِ جَمْرَةٌ **ترجمہ** کہا محمد نے خبر دی ہمکو داؤد بن قیس الفراء مدنی نے
کہا خبر دی مجھکو کسی نے سعد بن ابی وقاص کے بیٹوں سے کہ سعد کہتے تھے جو امام کے پیچھے پڑھے
اسکے مونہہ میں انگیارا ہو **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاؤُدُ بْنُ قَیْسٍ الْفَرَّاءُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَیْتَ فِیْ فَمِ الَّذِیْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ حَجَرًا **ترجمہ** کہا محمد نے خبر دی ہمکو
داؤد بن قیس الفراء نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عجلان نے کہ عمر بن خطاب کہتے تھے کہ امام کے پیچھے پڑھنے
والے کے منہ میں پتھر ہوں **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاؤُدُ بْنُ قَیْسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ
مُوْسَی بْنِ سَعْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ یُحَدِّثُهٗ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ

ترجمہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو داؤد بن قیس نے کہا حدیث کی ہمکو عمر بن محمد بن زید نے موسی بن سعد بن زید بن ثابت سے اُسنے دادا اپنے ثابت سے کہا جو پڑہے امام کے پیچہے اسکی نماز نہین ہوتی **ف** اکثر آثار جو اس باب مین مروی ہین صحیح نہین اور حدیث جابرؓ کی ایک جملہ ہے جو مستثنیٰ ہے اس سے قرارت فاتحہ کی اور بخاری نے اپنی کتاب جزء قرارت مین بڑے زور سے ثابت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بغیر قرارت فاتحہ کے نماز نہین ہوتی اکیلا ہو یا امام کے ساتہہ ہو اور یہی مذہب ہے اُبی بن کعب اور حذیفہ بن الیمان اور عبادہ بن صامت اور علی بن ابیطالب اور ابوہریرہ اور عائشہ اور ابو سعید اور ابو درداء اور عبداللہ بن قاسم اور سعید بن جبیر اور سالم بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن مغفل اور عمران بن حصین اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر اور ابی قلابہ اور عروہ اور عبیداللہ بن عبداللہ اور نافع بن جبیر اور ابو الملیح اور ابو مجلز اور مکحول اور عمر بن خطاب اور عبداللہ بن یزید انصاری اور سعید بن ابی عروبہ اور مالک بن عون اور سعد اور حمید بن ہلال اور ابو سلمہ اور حسین اور میمون بن مہران اور مجاہد کا اور جس کسی کو زیادہ تحقیق اس مسئلہ کی منظور ہو تو اصل کتاب مطالعہ کرے اور یہی لوگ ہین راوی اسحدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نہ پڑہو پیچہے امام کے کچہہ مگر فاتحہ کیونکہ سوا اسکی نماز نہین ہوتی اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور ہدایہ مین ہے کہ مستحسن ہے قرارت فاتحہ کی پیچہے امام کے نزدیک امام محمد کے اس سے معلوم ہوا کہ اخیر عمر مین اسی کے قائل ہوئے ہین امام محمد رح بہی اور یہی مذہب ہے زفر اور ابن مبارک اور حماد کا واللہ اعلم

باب الرَّجُلِ يُسْبَقُ بِبَعْضِ الصَّلٰوةِ

مسبوق کے بیان مین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ الَّتِي يُعْلَنُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَاِذَا سَلَّمَ قَامَ ابْنُ عُمَرَ فَقَرَأَ لِنَفْسِهِ فِيْمَا يَقْضِيْ وَجَهَرَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِاَنَّهُ يَقْضِيْ اَوَّلَ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہ تہے عبداللہ بن عمر جب فوت ہو جاتی کچہہ نماز انکی ساتہہ امام کے جسمین پکارکر قرارت کیجاتی ہے تو جب سلام پہیرتا امام کہڑے ہوتے عبداللہ بن عمر اور پڑہتے جو رہ گئی تہی نماز پکار کر کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کیونکہ وہ ادا کرتا ہے اول نماز اپنی کو اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ کا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا جَاءَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ رَفَعُوْا مِنْ رَكْعَتِهِمْ سَجَدَ مَعَهُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَيَسْجُدُ مَعَهُمْ وَلَا يَعْتَدُّ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ

ابی حنیفۃ رحمہ اللہ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہ تھے ابن عمر جب
آتے نماز کی طرف اور معلوم کرتے کہ کھڑے ہو گئے ہیں لوگ رکوع سے تو ملجاتے سجدہ میں ساتھہ انکے
کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ سجدہ کرے ساتھہ انکے اور نہ شمار کرے اس رکعت کو اور یہی قول ہے ابو
حنیفہ رحمہ اللہ کا **ف** یعنے رکعت رکوع سے ہوتی ہے اور جس رکعت میں رکوع نہ کیا جاوے وہ
رکعت نہیں ہوتی **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر انہ کان اذا وجد الامام قد
صلی بعض الصلوۃ صلی معہ ما ادرک من الصلوۃ ان کان قائما قام وان کان قاعدا قعد
حتی یقضی الامام صلوتہ لا یخالف فی شیء من الصلوۃ **قال** محمد وبھذا ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ رح **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے جب پاتے امام کو کہ پڑھ چکا
ہے کچھہ نماز اپنی سے تو ملجاتے ساتھہ اسکے اور پڑھتے جو ملی انکو جماعت سے اور کھڑے ہوتے جب
کھڑا ہوا امام اور بیٹھہ جاتے جب بیٹھہ جاوے امام یہانتک کہ پورا کرے امام نماز اپنی کو کچھہ مخالفت نہ کرتے
امام کی نماز کی کسی چیز میں کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا **اخبرنا**
مالک اخبرنا ابن شھاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من ادرک من الصلوۃ رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ **قال** محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی
حنیفۃ رح **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ابن شہاب نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اسنے ابی
ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے ایک رکعت نماز سے پالی پس تحقیق پالی اسنے پوری
نماز۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کا ہے **ف** مراد پالینے ایک رکعت
سے یہ ہے کہ جماعت کی ساتھہ ایک رکعت پالینے سے پوری جماعت کا ثواب ہو جاتا ہے **اخبرنا**
مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر انہ کان یقول اذا فاتتک الرکعۃ فاتتک السجدۃ **قال** محمد من سجد
السجدتین مع الامام لا یعتد بھما فاذا سلم الامام قضی رکعۃ تامۃ بسجدتیھا وھو قول ابی حنیفۃ
ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہتے تھے کہ جب فوت ہو جاوے رکوع
تو نہیں شمار کیا جاتا سجدہ رکعت سے کہا محمد رح نے جو شخص دونو سجدے کرے ساتھہ امام کے تو نہ
شمار کرے سجدون کو رکعت سے جب سلام پھیرے امام تو ادا کرے پوری رکعت اور یہی قول ہے ابی
حنیفہ رح کا **باب** الرجل یقرأ السور فی الرکعۃ من الفریضۃ فرضوں میں قرأت پڑھنے کا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا نافع عن ابن عمر انه كان اذا صلى وحده يقرأ فى الاربع جميعا من الظهر و العصر بفاتحة الكتاب و سورة من القرآن و كان احيانا يقرأ بالسورتين والثلاث فى صلوة الفريضة فى الركعة الواحدة و يقرأ فى الركعتين الاوليين من المغرب كذلك بام القرآن و سورة سورة **قال** محمد السنة ان تقرأ فى الفريضة فى الركعتين الاوليين بفاتحة الكتاب و سورة و فى الاخريين بفاتحة الكتاب فان لم تقرأ فيهما اجزأك و ان سبحت فيهما اجزأك وهو قول ابى حنيفة رحمه الله **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہ جب اکیلے نماز پڑہتے تہے تو چاروں رکعتوں مین سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑہتے تہے اور کبہی دو دو تین تین سورتین ایک رکعت مین پڑہتے تہے فرض نماز مین اور اسی طرح مغرب کی نماز مین دو رکعتون مین فاتحہ اور سورۃ پڑہتے تہے۔ کہا محمد رحمہ اللہ نے سنت یہ ہے کہ فرضون کی دو رکعتون اول مین فاتحہ اور سورۃ دونو پڑہے اور پچہلی دو رکعتون مین صرف فاتحہ پڑہے اور اگر پچہلی دو رکعتون مین کچہہ پڑہے یا سبحان اللہ سبحان اللہ ہی کہدے تو بہی جائز ہے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا **ف** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اٹہے تو نماز کی طرف تو پورا کر وضو کو پہر متوجہ ہو قبلہ کو پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ قرآن سے پہر رکوع کر یہانتک کہ آرام پکڑے تو رکوع مین پہر اٹہا سر اپنا یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہو جاوے تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ چین پکڑے تو سجدہ مین پہر اٹہا تو سر کو یہانتک کہ اطمینان حاصل کرے تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ چین پکڑے تو سجدہ مین پہر کر تو اسیطرح اپنی تمام نماز مین روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور احمد نے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب رکعتون مین قرات فرض ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور احمد اور ابوداؤد اور تمام محدثین کا۔

باب الجهر بالقراءة فى الصلوة وما يستحب من ذلك

پکار کر قرات پڑہنے کا بیان اور جو اس

اخبرنا مالك اخبرنى عمى ابو سهيل ان اباه اخبره ان عمر بن الخطاب كان يجهر بالقراءة فى الصلوة وانه كان يسمع قراءة عمر بن الخطاب عند دار ابى جهم **قال** محمد الجهر بالقراءة فيما يجهر فيه بالقراءة حسن ما لم يجهد الرجل نفسه **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو چاچے میرے ابو سہیل نے خبر دی تہی اسکو اسکے باپ مالک بن ابی عامر اصبحی نے کہ عمر بن خطاب ایسا پکار کر پڑہتے تہے قرات کو نماز مین کہ سنتے تہے وہ نزدیک دار ابی جہم

ف موطا امام مالک میں یہ حدیث اسطرح پر آئی ہے کہ سنتے تھے ہم بلاط میں قرأت عمر بن خطاب کی اور وہ ہوتے تھے نزدیک دار ابی جہم کے بلاط ایک مقام مدینہ میں درمیان بازار اور مسجد کے بہت فاصلہ پر ہے دار ابی جہم سے جہاں حضرت عمر رض نماز پڑھا تے تھے۔ کہا محمد رح نے زور سے پکار کر قرأت پڑھے جن نمازوں میں پکارنا چاہیے نزدیک ہمارے مگر جب تک کہ تکلیف نہ ہو یعنے تکلیف اٹھا کر پکارنا جائز نہیں

باب التامين في الصلوٰة نماز میں آمین کہنے کا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه قال فقال ابن شهاب كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول امين قال محمد وبهذا ناخذ ينبغي اذا فرغ الامام من ام الكتاب ان يؤمن الامام ويؤمن من خلفه ولا يجهرون بذلك فاما ابو حنيفة فقال يؤمن من خلف الامام ولا يؤمن الامام

ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جسکی آمین ملجاوے گی ملائکہ کی آمین سے تو بخشدیے جاوینگے اگلے گناہ اس کے کہا ابن شہاب نے کہ تھے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے آمین ف یعنے جسطرح اسکو معلوم تھا یعنی طرح منہ بنا کر اور پکار کر اونکو بتلا دیا کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا چاہیے جب فارغ ہو امام قرأت فاتحہ سے تو کہے آمین اور مقتدی بھی آمین کہے آہستہ لیکن کہا ابو حنیفہ رح نے کہ مقتدی آمین کہے اور امام نہ کہے ف خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں ابو حنیفہ رح نے تمام سلف اور خلف کا شاید وجہ اسکی یہ ہو کہ نہ پہونچی ہو انکو حدیث آمین کی اور یہ حدیث مرسل ہے دار قطنی نے علل میں اسکو موصولا ابن شہاب سے انہی سعید بن مسیب سے انسنے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے اور کہا کہ حفص منفرد ہوا ہے اس روایت میں اور وہ ضعیف ہے اور ابن السراج نے روایت کیا ابن شہاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہتے ولا الضالین تو آمین پکار کر کہتے اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فارغ ہوتے سورہ فاتحہ سے تو بلند آواز سے آمین کہتے اور احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہتے ولا الضالین بلند آواز سے کہتے آمین

اور بعض لوگوں نے جو کہا ہے کہ جہر آمین کا ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا تو رد کرتا ہے اسکو وہ حدیث جو روایت
کیا ہے ترمذی اور ابو داؤد اور ابن حبان نے وائل بن حجر سے کہ حضرت نے پکار کر آمین کہی اور وائل
بن حجر اخیر میں اسلام لائے ہیں اور ترمذی نے ۱۲ صحابہ اور تابعیوں سے آمین کا پکار کر کہنا نقل کیا
ہے علاوہ اسکے یہ جو حدیث امام محمد رح نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب امام آمین کہے تو
تم بھی آمین کہو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آمین پکار کر کہنا چاہیے ورنہ امام کا آمین کہنا مقتدیوں
کو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے

باب السّهو في الصلوة

اخبرنا مالك عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احدكم اذا قام في الصلوة جاءه الشيطان فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد احدكم ذلك فليسجد سجدتين وهو جالس **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابی ہریرہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تم میں سے جب کوئی کھڑا ہوتا ہے نماز کو تو آتا ہے
شیطان اسکے پاس پھر بھلا دیتا ہے اسکو یہانتک کہ اسکو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں پڑھیں تو جب تم
میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے **اخبرنا** مالك حدثنا داود
ابن الحصين عن ابي سفيان مولى ابن ابي احمد عن ابي هريرة قال صلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلوة العصر فسلم في ركعتين فقام ذو اليدين فقال اقصرت الصلوة يا رسول
الله ام نسيت فقال كل ذلك لم يكن فقال يا رسول الله قد كان بعض ذلك فاقبل رسول الله
صلى الله عليه وسلم على الناس فقال اصدق ذو اليدين فقالوا نعم فاتم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما بقي عليه من الصلوة ثم سلم ثم سجد سجدتين وهو جالس
بعد التسليم **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو داؤد بن حصین نے ابی سفیان مولی ابن ابی
احمد سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی تو سلام پھیر دیا دو رکعتیں
پڑھکر پھر کھڑا ہوا ذو الیدین اور کہا کیا نماز کم ہو گئی یا بھول گئے آپ اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کوئی
بات نہیں ہوئی ذو الیدین نے کہا کچھ تو ہوا ہے اے رسول اللہ کے پس متوجہ ہوئے آپ لوگوں پر
اور کہا کیا ذو الیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں پس اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام کیا
جسقدر نماز باقی تھی پھر دو سجدے کئے بعد سلام کے اور آپ بیٹھے تھے **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا

کہ بہولکر نماز مین کلام کرنی مفسد نماز نہین **اخبرنا** مالک حدثنا زید بن اسلم عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوتہ فلا یدری کم صلی ثلثا ام اربعا فلیقم فلیصل رکعۃ ولیسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم فان کانت الرکعۃ التی صلی خامسۃ شفعہا بہاتین السجدتین وان کانت رابعۃ فالسجدتان ترغیم للشیطان **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شک ہو تم مین سے کسی کو نماز مین اور نہ یاد رہے اسکو کہ تین رکعتین پڑہی ہین یا چار تو چاہیے کہ ایک رکعت اور پڑہ لے اور دو سجدہ کرلیوے سلام پہیرنے سے پہلے

پہر اگر یہ رکعت جو اسنے پڑہی ہے درحقیقت پانچوین ہوگی تو ان سجدون سے ملکر ایک دوگانہ ہو جاوے گا اور اگر چوتہی ہوگی تو ان سجدون سے شیطان کو ذلت ہوگی **ف** کیونکہ شیطان کا یہ ارادہ تہا کہ اسکی نماز کو خراب کرے اب اسکی نماز بہی ہوگئی اور دو سجدون کا یا دو رکعتون کا ثواب اور بہی ملا تو بڑی ذلت ہوئی شیطان لعین کو **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن عبد الرحمن الاعرج عن ابن بحینۃ انہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ رکعتین ثم قام ولم یجلس فقام الناس فلما قضی صلوتہ ونظرنا تسلیمہ کبر وسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم ثم سلم **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہم کو ابن شہاب نے عبد الرحمن بن اعرج سے اسنے ابن بحینہ سے کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتین پہر کہڑے ہوگئے اور نہ بیٹھے پہر لوگ کہڑے ہوگئے جب پورا کر چکے نماز کو اور ہمکو سلام کا انتظار تہا تکبیر کہہ کر دو سجدے کیے قبل سلام کے اور آپ بیٹھے تہے پہر سلام پہیرا **اخبرنا** مالک اخبرنا عفیف بن عمر بن المسیب السہمی عن عطاء بن یسار قال سالت عبد اللہ بن عمرو بن العاص وکعبا عن الذی یشک کم صلی ثلاثا او اربعا قال فکلاھما قالا فلیقم ولیصل رکعۃ اخری قائما ثم لیسجد سجدتین اذا صلی **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہم کو عفیف بن عمر بن المسیب سہمی نے عطا بن یسار سے کہ پوچہا مینے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رض سے اور کعب احبار رض سے اس شخص سے جو شک کرے اپنی نماز مین اور نہ یاد رہے اسکو کہ تین رکعتین پڑہی ہین یا چار تو جواب دیا دونون نے کہ ایک رکعت اور پڑہ کر دو سجدے سہو کے کرلیوے بیٹھے بیٹھے **اخبرنا** مالک

حدثنا نافع عن ابن عمر انه كان اذا سئل عن النسيان قال يتوخى احدكم الذي يظن انه نسي من صلوته
قال محمد وبهذا ناخذ اذا اتى القيام وتغيرت حالته عن القعود وجب عليه لذلك سجدتا
السهو وكل سهو وجب فيه سجدتان من زيادة او نقصان فسجدتا السهو فيه بعد التسليم ومن دخل
عليه الشيطان الشك في صلوته فلم يدر اثلاثا صلى ام اربعا فان كان ذلك اول ما لقي تكلم
واستقبل صلوته وان كان يبتلى بذلك كثيرا مضى على اكثر ظنه ورايه ولم يمض على اليقين
فانه ان فعل ذلك لم ينج فيما يرى من السهو الذي يدخل عليه الشيطان وفي ذلك آثار كثيرة

ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے ابن عمر سے جب وہ پوچھے جاتے نسیان سے تو کہتے تھے کہ سوچے
ایک تمہارا جسکو شک ہو کہ بھول گیا ہے نماز سے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب کھڑا ہو قیام کے لیے اور بدل جاوے
صورت قعود کی تو اسپر بھی دو سجدے سہو کے واجب ہو جاتے ہین اور ہر سہو کے لیے دو سجدے ہین بعد سلام کے
چاہے کم کرے کوئی چیز نماز سے یا زیادہ کرے اور جسکو شیطان ایسا شک ڈالے کہ اسکو معلوم نہ ہو سکے کہ چار
رکعتین پڑہین یا تین اگر یہ شک اسکو اسی دن ہوا ہے تو بات کرے تو سرے سے شروع کرے نماز کو اور اگر
ہمیشہ سے اسکو ایسے شکوک ہوا کرتے ہین تو جو اسکا غالب ظن اور راے ہے اسپر عمل کرے اگرچہ یقین نہین یقینی
مین نہ پڑے کیونکہ یقین ہونا اسکا تو محال ہے بسبب خلل ڈالنے شیطان کے بلکہ بڑہتا جاویگا شک اسکا اور
اسکو یقین نہین ہوگا کسی بات کا اور اسمین بہت سے آثار ہین **ف** ترمذی مین عبد اللہ ابن بحینہ اسدی سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سجدے کیے پہلے اسکے کہ سلام پھیرین اور یہی ہے قول
امام شافعی کا اور کہا شافعی رح نے کہ حدیث ابن بحینہ کی ناسخ ہے ان روایتون کی جو وارد ہین پیچھے سلام کے
سجدے کرنے مین اور یہی قول ہے تمام فقہاء مدینہ کا اور کہا احمد نے کہ جب رسول اللہ بڑہتے کچھ نماز
مین تو سجدے کرتے بعد سلام کے اور جب کم کرتے کچھ نماز سے تو سجدے کرتے قبل سلام کے اور یہی مسلوک
ہے اور کہا اسحق نے کہ جس سہو مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مروی نہین اس مین بھی
ایسا ہی کرنا چاہیے اور یہی قول ہے احمد اور مالک کا اور یہی قرین قیاس ہے واللہ اعلم **قال محمد**
اخبرنا مالك اخبرنا يحيى بن سعيد ان انس بن مالك صلى بهم في سفر كان معه فيه فصلى
سجدتين ثم ناء للقيام فسبح بعض اصحابه فرجع ثم لما قضى صلوته سجد سجدتين قال لا ادري
اقبل التسليم او بعده **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن سعید نے کہ نماز پڑہائی انکو

انس بن مالک نے کسی سفر میں تو دو رکعتیں پڑھکر شروع ہوگئے کھڑے ہو جاویں تو سبحان اللہ کہا لوگوں نے تو لوٹ کر بیٹھ گئے پھر جب پورا کر چکے نماز کو تو دو سجدے کیے کہا یحییٰ نے کہ نہیں یاد مجھکو پہلے سلام سے یا پیچھے سلام کے

باب العبث بالحصى في الصلوٰة وما يكره من تسويته نماز میں کنکروں اٹھانیکا بیان

اخبرنا مالك حدثنا ابو جعفر القاري قال رايت ابن عمر اذا اراد ان يسجد سوى الحصى تسوية خفيفة وقال ابو جعفر كنت يومًا اصلي وابن عمر ورائي فالتفت فوضع يده في قفاي نغمزني

ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو ابو جعفر قاری نے کہا دیکھا مینے ابن عمر کو جب ارادہ کرتے سجدہ کرنے کا تو برابر کر لیتے کنکروں کو بہت آہستگی سے اور کہا ابو جعفر نے کہ ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا اور ابن عمر میرے پیچھے تھے تو کچھ التفات کیا مینے تو چوک ماری انہوں نے مجھکو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمر نماز میں تھے کیونکہ اگر نماز میں نہ تھے تو زبان سے منع کرتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں دوسرے نمازی کو ہاتھ سے غلطی بتانا کچھ نقصان نہیں

اخبرنا مالك اخبرنا مسلم بن ابي مريم عن علي بن عبد الرحمن المعاوي انه قال رأني عبد الله ابن عمر وانا اعبث بالحصى في الصلوٰة فلما انصرفت نهاني وقال اصنع كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع فقلت وكيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في الصلوٰة وضع كفه اليمنى وقبض اصابعه كلها واشار باصبعه التي تلي الابهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى **قال** محمد وبصنيع رسول الله صلى الله عليه وسلم نأخذ وهو قول ابي حنيفة فاما تسوية الحصى فلا باس بتسويته مرة واحدة وتركها افضل وهو قول ابي حنيفة رحمه الله

ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو مسلم بن ابی مریم نے علی بن عبد الرحمن معاوی سے کہ دیکھا مجھکو عبد اللہ بن عمر نے نماز میں کنکروں سے کھیلتا ہوا تو جب فارغ ہوا میں نماز سے منع کیا مجھکو اور کہا کہ کیا کر جیسا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے کہا کیسے کرتے تھے کہا جب بیٹھتے تھے نماز میں تو داہنی ہتھیلی کو داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسوقت سے تشہد کے لیے بیٹھے اسی وقت سے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرے اور جو کتب حنفیہ میں نقل کیا گیا ہے کہ الا اللہ کے وقت اشارہ کرے اسکی کوئی سند نہیں اور حدیث سے جو اشارہ ثابت ہے وہ یہی ہے کہ ابتداے قعدہ سے انگشت شہادت سے اشارہ

اشارہ کرتا ہے۔ کہا محمد رح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابی
حنیفہ رح کا اور کنکروں کا ہٹانا ایک دفعہ تک تو کچہ عیب نہین اگر ترک افضل ہے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ
رحمہ اللہ کا **باب التشہد فی الصلوٰۃ** نماز مین تشہد پڑہنے کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا عبد الرحمن
ابن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ انہا کانت تتشہد فتقول التحیات الطیبات الصلوات
الزاکیات للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین **ترجمہ**
خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرحمن بن قاسم نے باپ اپنے سے اسنے عائشہ رض سے کہ تشہد کہتی
تہین التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین **اخبرنا** مالک
عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عبد الرحمن بن عبد القاری انہ سمع عمر بن الخطاب علی المنبر یعلم
الناس التشہد یقول قولوا التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک
ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا
اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے ابن شہاب سے اسنے عروہ بن زبیر
سے اسنے عبد الرحمن بن عبد القاری سے کہ سنا انہون نے عمر بن خطاب سے اور وہ منبر پر تہے سکہاتے تہے
لوگون کو تشہد کہتے تہے کہو التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **اخبرنا**
مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر انہ کان یتشہد فیقول بسم اللہ التحیات للہ والصلوات للہ والزاکیات
للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
شہدت ان لا الہ الا اللہ شہدت ان محمدا رسول اللہ یقول ہذا فی الرکعتین الاولیین ویدعو
بما بدا لہ اذا قضی تشہدہ فاذا جلس فی آخر صلوتہ تشہد کذلک الا انہ یقدم التشہد ثم
یدعو ما بدا لہ فان اراد ان یسلم قال السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین السلام علیکم عن یمینہ ثم یرد علی الامام فان سلم علیہ احد عن
یسارہ رد علیہ **قال محمد** التشہد الذی ذکرہ کلہ حسن ولیس یشبہ تشہد عبد اللہ

بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَنَا تَشَهُّدٌ ثَالِثٌ نَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الْعَامَّةُ عِنْدَنَا ترجمہ
خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہ جب تشہد مین بیٹھتے تو کہتے بسم اللہ التحیات للہ والصلوات
والزاکیات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین شہدت ان
لا الہ الا اللہ شہدت ان محمد رسول اللہ اور یہ اول تشہد مین پڑہتے تہے اور دعا مانگتے تہے بعد تشہد کے جو کچھ
جی چاہتا تہا پہر جب اخیر قعدہ کرتے تو اسی طرح تشہد پڑہتے مگر پہلے تشہد پڑہتے پہر دعا مانگتے جو چاہتے
اور بعد تشہد کے جب سلام پہیرنے لگتے تو کہتے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد
اللہ الصالحین السلام علیکم داہنے طرف کہتے پہر امام کے سلام کا جواب دیتے پہر اگر کوئی بائین طرف انکو سلام
کرتا تو اسکو بہی جواب دیتے **ف** اس اثر سے کئی مسئلے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ پہلے قعدہ مین بہی بعد
تشہد کے دعا مانگنا درست ہے دوسرا یہ کہ کوئی دعا خاص نہین جو چاہے پروردگار سے مانگے تیسرا یہ کہ
سلام کرے ایک داہنے طرف والون کو دوسرا امام کو تیسرا بائین طرف والون کو اور بائین طرف اگر کوئی نہ ہو تو
وہی سلام کرے واللہ اعلم کہا محمد رح نے جو تشہد ذکر ہوا ہے بہت خوب ہے مگر نہین مشابہ عبد اللہ بن مسعود کے
تشہد سے اور وہی تشہد ہمارا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور اسی پر اکثر
لوگ ہین نزدیک ہمارے **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّيُّ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْاَسَدِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ
عَلَى اللّٰهِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلٰوةً ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ
اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْرَهُ اَنْ يُّزَادَ فِيْهِ حَرْفٌ
اَوْ يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ ترجمہ کہا محمد رح نے خبر دی ہمکو محل بن محرز ضبی نے شقیق بن سلمہ بن وائل اسدی سے
انہون نے عبد اللہ بن مسعود رض سے کہا جب نماز پڑہتے تہے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو کہتے
تہے ہم السلام علی اللہ پس فارغ ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن نماز سے اور ہماری طرف
متوجہ ہوکر فرمایا نہ کہا کرو السلام علی اللہ اللہ جل جلالہ خود سلام ہے مگر اسطرح کہا کرو التحیات للہ والصلوات
والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان

محمد احمد و رسولہ **ف** یہ کوئی مخصوص نہیں کہ عبد اللہ مسعود کا تشہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہے
اور باقی نہیں بلکہ سب طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ثابت ہیں لیکن امام محمد کو نہیں پہونچا
ہوگا واللہ اعلم کہا محمد رح کہ تھے عبد اللہ بن مسعود مکروہ جانتے اسبات کو کہ اس سے کچھ زیادہ کیا وے یا
کم کیا جاوے

بَابُ السُّنَّةِ فِي السُّجُودِ سنت کے طور پر سجدہ کرنیکا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ جَبْهَتَهُ عَلَيْهِ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي بَرْدٍ شَدِيدٍ وَإِنَّهُ لَيُخْرِجُ كَفَّيْهِ مِنْ بُرْنُسِهِ حَتَّى يَضَعَهُمَا عَلَى الْحَصَى **ترجمہ** خبر دی ہمکو نافع بن
عمر سے کہ جب سجدہ کرتے تھے تو جس چیز پر سجدہ کرتے تھے اسی پر ہاتھ رکھتے تھے نافع نے کہا سخت جاڑے
کے دن میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا اپنے ہاتھ نکالتے تھے جبے سے اور کنکریلی زمین پر رکھتے تھے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ جَبْهَتَهُ فَلْيَرْفَعْ كَفَّيْهِ فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَأْخُذُ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ إِذَا وَضَعَ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا أَنْ يَضَعَ كَفَّيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ وَيَجْمَعَ أَصَابِعَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَلَا يَفْتَحَهَا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَهُمَا مَعَ ذٰلِكَ فَأَمَّا مَنْ أَصَابَهُ بَرْدٌ يُؤْذِيهِ وَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ تَحْتِ كِسَاءٍ أَوْ ثَوْبٍ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ **ترجمہ**
خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہ ابن عمر رض کہتے تھے کہ جو شخص پیشانی زمین پر رکھے تو اپنے ہاتھ
بھی زمین پر رکھے پھر جب منہ اٹھاوے تو ہاتھ بھی اٹھاوے اسلیے کہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ
کرتا ہے - کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا چاہیے جب سجدہ کے لیے پیشانی رکھے تو ہاتھوں کو بھی
کانوں کے برابر رکھے اور انگلیوں کو بند کرکے قبلہ کیطرف متوجہ کرے اور جب سر اٹھاوے تو ہاتھوں کو بھی
ساتھ ہی اٹھالے مگر جس شخص کو سردی لگنے سے تکلیف ہو تو وہ کپڑے میں ہی زمین پر رکھدیوے
کچھ عیب نہیں اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا

بَابُ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں بیٹھنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ تَرَبَّعَ وَثَنَى رِجْلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّكَ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنِّي أَشْتَكِي **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن دینار نے عبد اللہ بن عمر
سے کہ عبد اللہ بن عمر کے پہلو میں نماز پڑھی ایک شخص نے تو جب وہ بیٹھا بعد چار رکعت کے تو چار زانو

ہو بیٹھا اور لیٹ لیے دونوں پاؤن اپنے تو جب فارغ ہوئے عبداللہ نماز سے عیب کیا اس بات پر تو اُس
شخص نے کہا کہ آپ ایسا کرتے ہین کہا مین تو بیمار ہون **اخبرنا** مالک حدثنا عبد الرحمن بن القاسم
عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر انہ کان یری اباہ یتربع فی الصلوٰۃ اذا جلس قال ففعلتہ وانا یومئذ
حدیث السن فنھانی ابی فقال انھا لیست بسنۃ الصلوٰۃ وانما سنۃ الصلوٰۃ ان تنصب رجلک
الیمنی وتثنی رجلک الیسری **قال** محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وکان
مالک بن انس یاخذ بذلک فی الرکعتین الاولیین واما فی الرابعۃ فانہ کان یقول یفضی
الرجل بالیتہ الی الارض ویجعل رجلیہ الی الجانب الایمن **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث
کی ہمکو عبدالرحمن بن قاسم نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے کہ انہون نے دیکھا عبداللہ بن عمر کو چار زانو
بیٹھے ہوئے نماز مین تو کہا مین بھی چار زانو ہوکر بیٹھا اور مین ان دنون مین کم سن تھا تو منع کیا مجھکو باپ میرے
نے اور کہا کہ یہ سنت نہین بلکہ سنت اسطرح ہے کہ داہنے پاؤن کو کھڑا کرا اور بائین کو لٹا دے کہا محمد رح نے
اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا اور تھے مالک بن انس عمل کرتے تھے اسپر قعدہ اول مین
اور قعدہ اخیر مین کہتے تھے کہ بیٹھا دیجے چوتڑون کو زمین پر اور نکالے دونو پاؤن کو داہنے لیئے **ف** ایسا ہی
روایت کیا ہے بخاری نے ابو حمید ساعدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تورک کرتے تھے قعدہ اخیر مین اور
یہی مذہب ہے امام شافعی رح اور احمد رح کا **اخبرنا** مالک اخبرنا صدقۃ بن یسار عن المغیرۃ بن حکیم قال
رأیت ابن عمر یجلس علی عقبیہ بین السجدتین فی الصلوٰۃ فذکرت لہ فقال انما فعلتہ منذ
اشتکیت **قال** محمد وبھذا ناخذ لا ینبغی ان یجلس علی عقبیہ بین السجدتین ولکنہ
یجلس بینھما کجلوسہ فی صلوٰۃ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی
ہمکو صدقہ بن یسار نے مغیرہ بن حکیم سے کہا دیکھا مینے ابن عمر کو کہ بیٹھتے تھے ایڑیون پر درمیان دو سجدون کے
نماز مین پھر ذکر کیا مینے اس بات کا کہا ایسا ہی کرتا ہون جب سے بیمار ہوا ہون کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا
چاہیے کہ نہ بیٹھے ایڑیون پر درمیان دو سجدون کے بلکہ بیٹھے جیسا کہ تشہد مین بیٹھتا ہے اور یہی قول ہے
ابی حنیفہ کا **ف** مترجم کہتا ہے کہ یہی مذہب ہے علی اور ابوہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور ابن عباس
اور ابن منصور اور نافع اور ابن ابی ملیکہ اور شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا (عینی) **باب** صلوٰۃ
القاعد بیٹھکر نماز پڑھنے کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا الزھری عن السائب بن یزید عن

الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ
قَاعِدًا وَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث
کی ہمکو زہری نے سائب بن یزید سے سنی مطلب بن ابی وداعہ سہمی سے اسنے ام المومنین حفصہ سے کہ
نہین دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوے کبھی مگر وفات سے ایک سال
پہلے آپ نفل بیٹھ کر پڑھتے تھے اور سورۃ کو خوبی سے اسقدر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ بڑی سے بڑی ہو جاتی

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ مَوْلًى لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو
ابْنِ الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ وَهُوَ
قَاعِدٌ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَائِمٌ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو اسمعیل بن محمد بن
سعد بن ابی وقاص نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے کسی غلام سے سنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھنے مین آدھا ثواب ہے نسبت کھڑے ہوکر پڑھنے کے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ نَالَنَا وَبَاءٌ مِنْ
وَعْكِهَا شَدِيْدٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فِي سُبْحَتِهِمْ
قُعُوْدًا فَقَالَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلٰى نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زہری
نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا جب آئے ہم مدینہ مین تو بخار وبائی بہت سخت ہوگیا ہمکو پس نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس لوگون کے اور وہ نفل بیٹھ کر پڑھتے تھے فرمایا آپ نے جو نفل بیٹھ کر پڑھیگا اسکو کھڑے ہوکر
پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملیگا **ف** مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ہے کہ بیمار بیٹھکر پڑھنے
والے کو بیمار کھڑے ہوکر پڑھنے والیکا آدھا ثواب ملیگا نہ کہ معذور کو غیر معذور سے آدھا اجر ہوگا و
اللہ اعلم **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوٰتِ وَهُوَ جَالِسٌ
فَصَلَّيْنَا جُلُوْسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ اِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا
وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا
اَجْمَعِيْنَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا التَّطَوُّعَ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهِ قَائِمًا وَاَمَّا

مَا رُوِیَ مِنْ قَوْلِہٖ اِذَا صَلَّی الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِیْنَ فَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ وَقَدْ جَاءَ مَا قَدْ نَسَخَہٗ ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زہری نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے ایک گھوڑے پر تو گر پڑے اس سے اور چھل گیا داہنا جانب آپکا پھر نماز پڑھی آپ نے بیٹھکر اور نماز پڑھی ہمنے آپکے پیچھے بیٹھکر پھر جب فارغ ہوئے آپ نماز سے تو فرمایا کہ امام اسلیئے مقرر کیا گیا ہے کہ اسکی پیروی کیجاوے جب امام کھڑے ہوکر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب امام بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھکر پڑھو۔ کہا امام محمد رحمہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ بیٹھکر نفل پڑھنے والے کو کھڑا ہوکر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملتا ہے اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ جب امام بیٹھکر پڑھے تو تم بھی بیٹھکر پڑھو ٹھیک ہے مگر وہ بھی روایت کی گئی ہے جو اسکی ناسخ ہے قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِیْلُ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ السَّبِیْعِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَؤُمَّنَّ النَّاسَ اَحَدٌ بَعْدِیْ جَالِسًا فَاَخَذَ النَّاسُ بِھٰذَا ترجمہ کہا محمد نے حدیث بیان کی ہمکو بشر نے کہا حدیث کی ہمکو احمد نے کہا خبر دی ہم کو اسرائیل بن یونس بن ابی اسحق سبیعی نے جابر بن یزید جعفی سے انہوں نے عامر شعبی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑھا دے پیچھے میرے کوئی بیٹھکر پھر عمل کیا لوگوں نے اس حدیث پر ف یہ حدیث مرسل ہے اور جابر بن یزید جعفی راوی اس حدیث کا کذاب وضاع ہے ابو یحیے حمانی نے ابی حنیفہ رح سے نقل کیا ہے انہوں نے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی شخص جھوٹا مانند جابر کے پس نہیں قائم ہوتی حجت ساتھ اس حدیث کے اور صحیح ہے اقتدا کھڑا ہوکر پڑھنے والے کا ساتھ بیٹھکر پڑھنے والے کے جو عذر سے بیٹھکر پڑھے ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ رح کا اور ابو یوسف رح کا (ہدایہ وشرح البنایہ المعروف عینی جلد اول صفحہ) اور امام احمد اور اسحق کا یہ مذہب ہے کہ امام بیٹھکر پڑھے ہے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھے جیساکہ پہلی حدیث میں گذرا ہے اور شافعی کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھکر پڑھی تھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے بیٹھکر نہ پڑھی اور امام احمد اور اسحق نے نسخ کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نماز میں اصل امام ابی بکر رض تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے آئے اسواسطے اپنے بیٹھنے کا حکم نہ دیا اور

وہ ناسخ نہیں ہوسکتی اور ایسا ہی کہا اور کیا ہے چار صحابیوں نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ جابر اور ابوہریرہ اور اسید بن حضیر اور قیس بن فہد ہیں واللہ اعلم

بَابُ الصَّلوٰةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّيْ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو بکیر بن عبداللہ بن اشج نے بسرہ بن سعید سے اُسنے عبید اللہ خولانی سے کہا نماز پڑھتی تھیں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ اور خمار یعنے سر بند میں اور ازار نہیں پہنی ہوئیں تھیں **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلوٰةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَالَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا نماز درست ہے ایک کپڑے میں فرمایا آپ نے کیا تم میں سے ہر کسی کو دو کپڑے ملتے ہیں **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا بِثَوْبٍ ترجمہ خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو موسے بن میسرہ نے ابی مرہ مولی عقیل بن ابیطالب سے انہوں نے ام ہانی بیٹی ابیطالب سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن آٹھ رکعتیں ایک کپڑے میں لپٹ کر **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تُحَدِّثُ اَنَّهَا ذَهَبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ وَذٰلِكَ ضُحًى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ ترجمہ خبر دی مالک نے کہا خبر دی ہمکو ابو نضر نے کہا خبر دی ہمکو ابو مرہ مولے عقیل بن ابیطالب نے کہا سنا اُسنے ام ہانی بیٹی ابیطالب سے کہ گئیں وہ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فتح مکہ سال اور آپ غسل کر رہے تھے اور حضرت فاطمہ بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک چادر سے پردہ کر کے

کھڑی تہین کہا سلام کیا مینے اور یہ ضحی کا وقت تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کون ہے کہا مینے ام ہانی بیٹی ابوطالب کی فرمایا مرحبا اے ام ہانی پھر جب فارغ ہوئے غسل سے تو کھڑے ہوئ اور پڑھین اٹھہ رکعتین ایک کپڑا لپیٹ کر اور جب فارغ ہوئے نماز سے تو کہا مینے کہ بھائی میرا علی رضہ زعم کرتا ہے کہ قتل کرے گا اس شخص کو جسکو پناہ دی مینے یعنے فلان بیٹے ہبیرہ کو (یہ انکا شوہر تھا) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ دی ہم نے اس شخص کو جسکو پناہ دی تونے اے ام ہانی **اخبرنا** مالك اخبرني محمد بن زيد التيمي عن امه انها سألت ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ماذا تصلي فيه المرأة قالت في الخمار والدرع السابغ يغيب ظهور قدميها **قال محمد** وبهذا كله ناخذ فاذا صلى الرجل في ثوب واحد توشح به توشحا جاز وهو قول ابي حنيفة رحمه الله **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو زید تیمی نے ماں اپنی سے کہ انھون نے پوچھا ام سلمہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عورت کسقدر کپڑون مین نماز پڑھ سکتی ہے تو جواب دیا کہ سربند مین اور کرتہ مین مگر وہ کرتہ ایسا لنبا ہو کہ اسکے پاؤن چھپ جاوین کہا محمد رحمہ اللہ نے سب پر ہی عمل ہمارا جب نماز پڑھے کوئی شخص ایک کپڑے مین لپیٹ کر تو جائز ہے نماز اسکی یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا

باب فی صلوة اللیل تہجد کا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا نافع عن ابن عمر ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف الصلوة بالليل قال مثنى مثنى فاذا خشي احدكم ان يصبح فليصل ركعة واحدة توتر له ما قد صلى **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے عبد اللہ بن عمر سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رات کی نماز تو فرمایا آپ نے رات کی نماز دو دو رکعتین ہین اور جب ڈر ہو صبح ہو جانیکا تو پڑھ لے ایک رکعت جو طاق کردے اسکی نماز کو **اخبرنا** مالك حدثنا الزهري عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن **ترجمہ** خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو زہری نے عروہ سے انھون نے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو گیارہ رکعتین پڑھتے وتر کرتے ان مین سے ساتھ ایک رکعت کے پھر جب فارغ ہوتے اس سے تو آپ لیٹ جاتے داہنے کروٹ پر **ف** ابن شہاب کے اکثر شاگردون نے یون روایت کیا ہے کہ لیٹ جاتے آپ بعد دو رکعت سنت فجر کے داہنے کروٹ پر یہانتک کہ آتا مؤذن واسطے تکبیر کے اور یہی ٹھیک ہے

أخبرنا مالك حدثنا عبد الله بن أبي بكر عن أبيه عن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن
زيد بن خالد الجهني قال قلت لأرمقن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوسدت عتبته
أو فسطاطه قال فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين ثم صلى
ركعتين دونهما ثم صلى ركعتين دون اللتين قبلهما ثم أوتر خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی
ہمکو عبد اللہ بن ابی بکر نے باپ اپنے سے انہوں نے عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہ انہوں نے
اپنے جی میں کہا میں دیکھونگا نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کو کہا زید نے کہ تکیہ لگایا میں نے آپکے
مکان کی چوکھٹ پر یا خیمہ کے ستون پر پہر کہڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو پڑہی دو رکعتیں
مختصر جیسی پہر پڑہی دو رکعتیں بہت لمبی بہت لمبی پہر پڑہی دو رکعتیں انسے کچہ کم پہر پڑہی دو رکعتیں انسے
کچہ کم پہر طاق کیا یعنے ایک رکعت وتر پڑہے **أخبرنا** مالك أخبرنا
محمد بن المنكدر عن سعيد بن جبير عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من امرئ
تكون له صلوة بالليل يغلبه عليها نوم إلا كتب الله له أجر صلوته وكان نومه عليه صدقة
خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن منکدر نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عائشہ رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو نماز پڑہے رات کو پہر غالب ہوجاوے اسپر نیند مگر یہ کہ اللہ جل
جلالہ لکہیگا اسکے لیے ثواب نماز کا اور سونا اسکا صدقہ ہوگا **أخبرنا** مالك حدثنا داود بن حصين
عن عبد الرحمن الأعرج أن عمر بن الخطاب قال من فاته من حزبه شيء من الليل فقرأه
من حين تزول الشمس إلى صلوة الظهر فكأنه لم يفته شيء خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی
ہمکو داؤد بن حصین نے عبد الرحمن اعرج سے کہ عمر بن خطاب کہتے تہے جسکا فوت ہوجاوے وظیفہ رات سے
پہر پڑہے اسکو زوال سے ظہر تک تو ایسا ہے گویا نہیں فوت ہوا تہا وظیفہ اسکا **أخبرنا** مالك
حدثنا زيد بن أسلم عن أبيه أنه قال كان عمر بن الخطاب يصلي كل ليلة ما شاء الله
أن يصلي حتى إذا كان من آخر الليل أيقظ أهله للصلوة ويتلو هذه الآية وأمر أهلك
بالصلوة واصطبر عليها لا نسألك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوى خبر دی ہمکو مالک
نے کہا حدیث کی ہمکو زید بن اسلم نے باپ اپنے سے کہ تہے عمر بن خطاب نماز پڑہتے رات کو جسقدر اللہ جل جلالہ چاہے
اسے یہانتک کہ ہوجاتا آخر رات کا پہر بیدار کرتے گہر والوں کو نماز کے لیے اور اسکی تصدیق میں

یہ آیت پڑھتے وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی

اخبرنا مالک مخرمۃ بن سلیمان الوالبی اخبرنی کریب مولی ابن عباس ان ابن عباس اخبرہ انہ بات عند میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی خالتہ قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واہلہ فی طولہا قال فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل ثم جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمسح النوم عن وجہہ بیدہ ثم قرأ بالعشر الآیات الخواتیم من سورۃ آل عمران ان فی خلق السموات الی آخر السورۃ ثم قام الی شن معلق فتوضأ منہ فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذہبت فقمت الی جنبہ قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی رأسی واخذ باذنی الیمنی بیدہ الیمنی ففتلہا ثم قال فصلی رکعتین ثم رکعتین ست مرات ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاء المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح **قال محمد** صلوۃ اللیل عندنا مثنی مثنی وقال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ صلوۃ اللیل ان شئت صلیت رکعتین وان شئت صلیت اربعا وان شئت ستا وان شئت ثمانیا وان شئت بتکبیرۃ واحدۃ وافضل ذلک اربعا اربعا واما الوتر فقولنا وقول ابی حنیفۃ فیہ واحد الوتر ثلث لا یفصل بینہن بتسلیمۃ خبری

ہ ماشئت

ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو مخرمہ بن سلیمان والبی نے کہا خبر دی ہمکو کریب مولی ابن عباس نے ابن عباس سے کہ وہ ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے پاس جو بی بی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہا ابن عباس نے لیٹا مین بستر کے عرض مین اور آپ اور آپکی بی بی لیٹے بستر کے طول مین یہانتک کہ آدہی رات ہوگئی یا اس سے کچہ کم و بیش ہوگی جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بیٹھے آپ اور ملنے لگے آنکہین اپنی ہاتہہ سے پہر پڑہین دس آیتین اخیر کی سورہ آل عمران سے یعنے ان فی خلق السموات والارض اخیر سورت تک پہر گئے آپ ایک مشک پاس جو لٹک رہی تہی اور وضو کیا اس سے اچہی طرح پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے ابن عباس نے کہا مین بہی اٹہہ کہڑا ہوا اور جیسا آپنے کیا تہا ویسا ہی مینے بہی کیا تو جب مین آپکے پاس گیا آپنے اپنا داہنا ہاتہہ میرے سر پر رکہا اور میرا داہنا کان

تکیہ کر کے ملنے لگی پھر پڑہین آپنے دو رکعتین پھر دو رکعتین چھ دفعہ یعنے بارہ رکعتین پھر ایک رکعت وتر
پڑہا پھر لیٹ رہے یہانتک کہ آیا موذن پھر پڑہین دو رکعتین فجر کی بہت ہلکی پھر باہر نکلے اور نماز پڑہی صبح
کی۔ کہا محمد نے کہ رات کی نماز ہمارے نزدیک دو دو رکعتین ہے اور کہا ابوحنیفہ نے کہ رات کی نماز اگر
چاہے دو دو رکعتین پڑہے اور اگر چاہے چار چار رکعتین اور چھ چھ رکعتین اور آٹھہ آٹھہ رکعتین ایک
تکبیر اور ایک سلام سے پڑہے تو کچھہ مضائقہ نہین اور افضل یہ ہے کہ چار چار رکعتین پڑہے مگر وتر دونون
مین ہمارا اور ابوحنیفہ کا یہ قول ہے کہ تین رکعتین ایک سلام سے پڑہنے چاہیین **ف** محمد بن نصر
مروزی نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت پڑہو وتر کی
نماز تین رکعتین تاکہ مشابہت نہو مغرب کی نماز سے اور صحیح کہا اسحدیث کو حاکم نے اور روایت کیا محمد بن
نصر مروزی اور حاکم اور ابن حبان نے ابوہریرہ سے مرفوعًا مانند اسکے اور طریقے سے اور اسناد اسکی
شیخین کی شرط پر ہے اور روایت کیا مروزی اور نسائی نے ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے کہ مکروہ ہے تین
رکعتین وتر کی نماز پڑہنی اور سلیمان بن یسار سے بھی ایسا ہی مروی ہے تاکہ مشابہ نہو نفل فرض کے
اور کہا محمد بن نصر نے کہ ہمنے کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین پائی جس سے وتر
کی تین رکعتین ایک سلام سے پڑہنا ثابت ہو اور غلط ہے کہنا ان لوگون کا جو کہتے ہین کہ اجماع کیا ہے
صحابہ نے کہ تین رکعتین ایک سلام سے پڑہنے چاہیے اور محمد بن نصر مروزی نے کتاب قیام اللیل مین
بہت اچھی طرح رد کیا ہے ان لوگون کا جو قائل ہین اسبات کے کہ وتر واجب ہین اور سنت ہونا وتر کا
کا بہت عمدہ طور پر ثابت کیا ہے اور کہا کہ ابوحنیفہ نے جو اسکے وجوب کو اختیار کیا اسحدیث سے کہ زیادہ
کی اللہ نے تمہارے لیئے ایک نماز اور وہ وتر ہے تو یہ حدیث ضعیف ہے باوجود اسکے اس سے وجوب
بھی نہین نکلتا پھر ابن المبارک سے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ علم حدیث مین یتیم تھے یعنے محدثین انکو
بہت کم سمجھتے ہین واللہ اعلم

باب الحدث فی الصلوٰۃ نماز مین وضو ٹوٹ جانیکا بیان

اخبرنا مالك حدثنا اسمعيل بن ابي حكيم عن عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر في صلوة من الصلوات ثم اشار اليهم بيده ان امكثوا فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رجع وعلى جلده اثر الماء فصلى **قال** محمد وبهذا ناخذ من سبقه حدث في صلوة فلا باس ان ينصرف ولا يتكلم فيتوضأ ثم يبني على ما

صلّٰے وافضل ذٰلک ان یتکلم ثم یبتدئ وضوءہ ویستقبل صلاتہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو اسماعیل بن ابی حکیم نے عطا بن یسار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے تکبیر کہی نماز کی کسی وقت کی نماز میں پھر لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ٹھہر جاؤ اور آپ چلے گئے
پھر واپس آئے تو آپ کے بدن پر پانی کا اثر تھا کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب ٹوٹ جاوے وضو کسیکا نماز میں
تو کچھ مضائقہ نہیں کہ پھر آوے اور باتیں نہ کرے اور وضو کرکے پڑھی ہوئی نماز پر بنا کرے اور افضل
یہ ہے کہ باتیں کرے اور وضو کرکے ابتدا سے نماز کو شروع کرے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا **ف**
بنا کرنے کی کوئی حدیث صحیح نہیں اور اس حدیث سے بھی یہ نہیں ثابت ہوتا کہ آپ کا وضو ٹوٹ گیا تھا
پھر وضو کرکے بنا کی بلکہ یہ حدیث بخاری میں اسطرح پر روایت کی گئی ہے کہ آپ کو غسل جنابت کرنا ہوا
گیا تھا جب مصلی پر آئے تو یاد آگیا اور آپ نے لوگوں سے اشارہ کیا کہ کھڑے رہو اور آپ جلدی
سے غسل کرکے واپس آگئے اور نماز پڑھی اور آپ کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا واللہ اعلم

باب فضل القرآن وما یستحب من ذکر اللہ قرآن کی فضیلت کا بیان

اخبرنا مالک اخبرنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعصعۃ عن ابیہ انہ اخبرہ عن ابی
سعید الخدری انہ سمع رجلا من اللیل یقرأ قل ھو اللہ احد یرددھا فلما اصبح
حدث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان الرجل یتقالھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
والذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ نے اُنہوں نے باپ سے اُنہوں نے ابی سعید خدری رض سے کہ انہوں نے سنا ایک
شخص کو قل ھو اللہ احد بار بار پڑھتے ہوئے تو آئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور بیان کیا اُنسے
یہ امر اور ابو سعید اپنی دانست میں کم جانتے تھے اس سورت کو بس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے قسم ہے اس شخص کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ سورت برابر تہائی قرآن کے
ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید قال سمعت سعید بن المسیب یقول قال معاذ
ابن جبل لان اذکر اللہ من بکرۃ الی اللیل احب الی من ان احمل علی جیاد الخیل من
بکرۃ حتی اللیل **قال** محمد ذکر اللہ حسن علی کل حال خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی
ہمکو یحیی بن ابی سعید نے کہا سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہتے تھے کہ کہا معاذ بن جبل نے خدا کی یاد

میں صبح سے شام تک رہنا بہت دوست ہے نزدیک میرے اس بات سے کہ صبح سے رات تک گھوڑو پر
سواری کرون **ف** اور سواری سے جہاد ہے یعنی میرے نزدیک خلوص نیت سے ذکر کرنا افضل ہے
جہاد کرنے سے کہا محمد نے کہ خدا کی یاد ہر حال میں بہتر ہے **اخبرنا** مالك حدثنا نافع عن ابن عمر
ان النبي صلى الله عليه قال انما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الابل المعقلة ان عاهد
عليها امسكها وان اطلقها ذهب خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال قرآن پڑھنے والے کی ایسی ہے جیسے بندھے ہوئے اونٹ والے
کی اگر باندھا رہے تو ٹھہرا رہیگا اور اگر چھوڑ دے تو بھاگ جاوے گا **ف** یعنی جسطرح اونٹ بغیر
باندھے کے قابو میں نہیں آتا اسیطرح قرآن بھی بغیر پڑھنے کے بھول جاتا ہے

باب الرجل يسلم عليه وهو يصلي

نماز میں سلام کا جواب دینا **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع ان ابن عمر مر على
رجل يصلي فسلم عليه فرد عليه السلام فرجع اليه ابن عمر فقال اذا سلم على احدكم وهو يصلي
فلا يتكلم وليشر بيده **قال** محمد وبهذا ناخذ لا ينبغي للمصلي ان يرد السلام اذا سلم
عليه وهو في الصلوة فان فعل فسدت صلوته ولا ينبغي ان يسلم عليه وهو يصلي وهو
قول ابي حنيفة رحمه الله خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہ ابن عمر گذرے ایک شخص پر
اور وہ نماز پڑھ رہا تھا پس سلام کیا عبداللہ نے اور جواب دیا اسنے پھر آئے عبداللہ طرف اس شخص کے اور کہا
جب سلام دیا جاوے ایک تمہارا نماز میں تو نہ کلام کرے اور ہاتھ کے اشارہ سے جواب دے۔ کہا محمد رح
نے اسی پر ہے عمل ہمارا یہ مناسب نہیں کہ نمازی سلام کا جواب دیوے اور اگر سلام کا جواب دیا تو نماز اسکی
فاسد ہوجاویگی اور یہ بھی مناسب نہیں کہ نماز میں کسیکو سلام دیا جاوے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح
کا **ف** صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آنحضرت کو نماز میں سلام دیا جاتا تھا تو آپ اشارہ سے جواب دیتے تھے
اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا

باب الرجلان يصليان جماعة

دو آدمیوں کا جماعت کرکے
نماز پڑھنا **اخبرنا** مالك حدثنا الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابيه
قال دخلت على عمر بن الخطاب بالهاجرة فوجدته يسبح فقمت وراءه فقربني فجعلني
حذاءه عن يمينه فلما جاء يرفا تأخرت فصففنا وراءه خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی
ہمکو زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہی باپ اپنے سے کہا گیا میں پاس عمر بن خطاب کے

دوپہر کے وقت اور وہ نفل پڑہ رہے تہے پس کہڑا ہوا مین پیچھے اونکے تو کر لیا مجھکو انہون نے واہنے اپنی
پہر آگیا یرفا (حضرت عمر کے حاجب کا نام ہے) تو ہٹ گیا مین اور صف باندہی ہمنے پیچھے اونکے **اخبرنا**
مالك اخبرنا نافع انه قام عن يسار ابن عمر في صلوٰة فجعلني عن يمينه خبر دی ہمکو مالک نے
کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہ کہڑے ہوگئے تہے وہ بائین طرف عبد اللہ بن عمر کے نماز مین تو کر لیا اونکو عبد اللہ نے
دہنے اپنے **اخبرنا** مالك حدثنا اسحٰق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك ان
جدته ام سليم دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام فاكل ثم قال قوموا فلنصل
بكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال فصففت انا واليتيم وراءه والعجوز وراءنا فصلى بنا ركعتين
ثم انصرف **قال** محمد وبهذا كله ناخذ اذا صلى الرجل الواحد مع الامام قام عن يمين
الامام واذا صلى الاثنان قاما خلفه وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى خبر دی ہمکو مالک
نے کہا حدیث کی ہمکو اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک رض سے کہ دادی انکی ام سلیم نے (نام انکا
ملیکہ ہے) دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس کہایا آپ نے کہانا پہر فرمایا کہڑے ہو تاکہ مین نماز
پڑہون تمہارے واسطے کہا انس نے پس کہڑا ہوا مین ایک بوریا لیکر جو سیاہ ہوگیا تہا بسبب پڑا رہنے کے
تو بہگویا مینے اسکو پانی سے اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسپر اور صف باندہی مین نے اور
یتیم نے پیچھے آپکے اور بڑہیا نے پیچھے ہمارے تو پڑہا مین انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتین پہر
چلے گئے آپ **ف** یہ دعوت طلوع آفتاب کے بعد تہی اسوجہ سے یہ نماز ضحی کی سمجہی گئی ہے اور اس حدیث سے
بہت سے مسائل معلوم ہوئے عورت کی دعوت قبول کر لینا اپنے فرش پر جسکی پاکی اور ناپاکی معلوم نہو
نماز پڑہنا نفلی نماز کو جماعت سے پڑہنا ایک مرد اور ایک لڑکے کا پیچھے امام کے صف باندہ کر کہڑا ہونا
عورت کا مردون کے پیچھے کہڑا ہونا کہا محمد نے اس سب پر ہے عمل ہمارا جب پڑہے ایک آدمی ساتھ امام
کے تو داہنے امام کے کہڑا ہو اور جب دو ہو جاوین تو کہڑے ہوون پیچھے امام کے اور یہی قول ہے ابی
حنیفہ رح کا **باب** الصلوٰة في مرابض الغنم بکریون کے بیٹہنے کی جگہہ پر نماز پڑہنے کا بیان
اخبرنا مالك عن محمد بن عمرو بن حلحلة الدؤلي عن حميد بن مالك بن الخثيم عن ابي
هريرة انه قال احسن الى غنمك واطب مراحها وصل في ناحيتها فانها من دواب

الجنة **قال محمد** وبهذا ناخذ لا باس بالصلوة في مراح الغنم وان كان فيه ابوالها وبعرها ما اكلت لحمها فلا باس بابوالها خبر دی ہمکو مالک نے محمد بن عمرو بن حلحلہ دولی سے انہوں نے حمید بن مالک بن خیثم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا پیار کیا کر بکریوں سے اور انکے بیٹھنے کی جگہ کو صاف رکھا کر اور نماز پڑھا اسکی کسی کونے میں کیونکہ جنت کے جانوروں سے ہیں کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے میں کچھ عیب نہیں اگرچہ وہاں اونکی مینگنی اور بول ہوں کیونکہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اونکے بول لگ جانے میں بھی کچھ عیب نہیں

باب الصلوة عند طلوع الشمس وعند غروبها

وقت طلوع اور غروب آفتاب کے نماز پڑھنے کا بیان

اخبرنا مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يتحرى احدكم فيصلي عند طلوع الشمس ولا عند غروبها خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر رضہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے طلوع شمس اور اسکے غروب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے

اخبرنا مالک اخبرنا زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد الله الصنابحي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الشمس تطلع ومعها قرن الشيطان فاذا ارتفعت فارقها ثم اذا استوت قارنها ثم اذا زالت فارقها ثم اذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها وقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في تلك الساعات خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبد اللہ صنابحی سے کہا فرمایا رسول اللہ نے جب نکلتا ہے آفتاب تو ساتھ اسکے شیطان کا ایک سینگ ہوتا ہے پھر جب بلند ہو جاوے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب سر پر آجاوے تو مل جاتا ہے ساتھ اسکے پھر جب ڈھل جاوے تو ہٹ جاتا ہے پھر غروب ہونیکے قریب آجاوے تو مل جاتا ہے پھر جب غروب ہو جاوے تو ہٹ جاتا ہے اور کہا عبد اللہ نے منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان وقتوں میں نماز پڑھنے سے

اخبرنا مالک اخبرني عبد الله ابن دينار قال كان عبد الله بن عمر يقول كان عمر بن الخطاب يقول لا تحروا بصلوتكم طلوع الشمس ولا غروبها فان الشيطان يطلع قرناه مع طلوعها ويغربان مع غروبها وكان يضرب الناس على تلك الصلوة **قال محمد** وبهذا كله ناخذ ويوم الجمعة وغيره عندنا في ذلك سواء وهو قول ابي حنيفة رحمه الله خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی

عبداللہ بن دینار سے کہا کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ عمر بن خطاب کہتے کہ مت تلاش کرو نماز کے لیے
وقت طلوع اور غروب آفتاب کا پس تحقیق شیطان طلوع کرتا ہے سینگ اپنا ساتھ طلوع آفتاب کے اور غروب
کرتا ہے ساتھ غروب اسکے کے اور عمر رضہ مارتے تھے لوگوں کو ایسے وقتوں میں نماز پڑھنے سے۔ کہا محمد نے اسی
پر ہے عمل ہمارا اور برابر ہے نزدیک ہمارے کہ جمعہ کا دن ہو یا غیر اسکا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا ف
یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر رخصت دی آپ نے بعد فتح مکہ کے جیسا کہ مروی ہے جبیر بن مطعم سے کہا فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے اولاد عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے
جس وقت کہ چاہے رات سے اور دن سے روایت کیا ہے اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن
ماجہ اور ابن حبان نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے **باب** الصلوٰۃ فی شدۃ الحر گرمی
کے وقت نماز پڑھنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنی عبد اللہ بن یزید مولی الاسود
ابن سفیان عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن وعن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان الحر فابردوا عن الصلوٰۃ فان شدۃ الحر من
فیح جہنم وذکر ان النار اشتکت الی ربہا عز وجل فاذن لہا فی کل عام بنفسین نفس
فی الشتاء ونفس فی الصیف **قال** محمد وبہذا ناخذ نبرد بصلوٰۃ الظہر فی الصیف و
نصلی فی الشتاء حین تزول الشمس وہو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ خبر دی ہمکو مالک نے
کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن یزید مولی اسود بن سفیان نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن اور محمد بن عبد الرحمن بن
ثوبان سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تیز ہو گرمی تو تاخیر کرو
نماز کی ٹھنڈک تک اسلیے کہ تیزی گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے اور فرمایا آپ نے کہ آگ نے گلہ کیا پروردگار
سے تو اذن دیا پروردگار نے اسکو دو سانسوں کا ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں کہا
محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا ٹھنڈک کرتے ہیں ہم گرمی کے دنوں میں اور پڑھتے ہیں ہم سردی کے دنوں میں
جب ڈھلے آفتاب اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا **باب** الرجل ینسی الصلوٰۃ او یفوتہ وقتہا نماز
سے سو جانے اور بھول جانیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن سعید بن المسیب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من خیبر اسری حتی اذا کان من آخر اللیل عرس و
قال لبلال اکلأ لنا الصبح فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وکلأ بلال ما قدر لہ

اسْتَنَدَ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ مُقَابِلُ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِّنَ الرَّکْبِ حَتّٰی ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِلَالٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اَخَذَ بِنَفْسِیْ الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوْا فَبَعَثُوْا رَوَاحِلَهُمْ وَاقْتَادُوْهَا شَیْئًا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰی بِهِمُ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ حِیْنَ قَضَی الصَّلٰوةَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِلَّا اَنْ یَّذْکُرَهَا فِی السَّاعَةِ الَّتِیْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَتَبْیَضَّ وَنِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰی تَزُوْلَ وَحِیْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ حَتّٰی تَغِیْبَ اِلَّا عَصْرَ یَوْمِهٖ فَاِنَّهٗ یُصَلِّیْهَا وَاِنِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو ابن شہاب نے سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لوٹے خیبر سے تو رات کو چلے جب اخیر رات ہوئی تو آپ اتر پڑے اور بلال سے فرمایا کہ صبح کی نماز کا تم خیال رکھو اور آپ سو رہے اور اصحاب بھی سو رہے اور جب تلک خدا کو منظور تھا بلال ہی جاگتے رہے پس بلال نے تکیہ لگایا اپنے اونٹ کا اور منہ اپنا صبح کیطرف کیے رہے اور لگ گئی آنکھ بلال کی تو نہ جاگی رسول اللہ صلعم اور نہ بلال اور نہ کوئی سوار یہانتک کہ پڑنے لگی انپر تیزی دہوپ کی تب چونک اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا کیا ہے یہ ای بلال کہا بلال نے زور کیا مجھپر اسی چیز نے جسنے آپپر زور کیا یعنے نیند نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوچ کرو تو لادی لوگون نے کجاوے اپنے تھوڑی دور چلے تھے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو تکبیر کہنے کا تو تکبیر کہی بلال نے پھر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی پھر جب پڑھ چکے فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز کو تو چاہیے پڑھے اسکو جب یاد آوے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے قائم کر نماز کو جس وقت یاد کرے مجھکو کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا لیکن نہ اون وقتون مین کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے مثل وقت طلوع اور زوال اور غروب آفتاب کے مگر عصر کی نماز اسی دن کی غروب کے وقت بھی ادا کرنی جائز ہے اگرچہ آفتاب قریب غروب کے ہو اور یہی ہے قول ابو حنیفہ رح کا

ف اوقات منہیہ مین قضا کی رخصت اوپر ثابت ہو چکی ہے اور یہ بھی صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جسنے پائی ایک رکعت قبل غروب آفتاب کے تو پالی اسنے پوری نماز اس حدیث سے صاف ثابت ہے

کہ قبل غروب ختم کرنے کی کوئی شرط نہیں اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی و احمد اور اسحق اور ابن مبارک
اور ابو یوسف کا اور یہی ارجح ہے اور اسی کی مؤید ہے وہ حدیث جو آگے آویگی **اخبرنا** أخبرنا زيد بن
أسلم عن عطاء بن يسار وعن بسر بن سعيد عن الأعرج يحدثونه عن أبي هريرة أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدركها
ومن أدركها من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدركها خبر دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو
زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے اور بسر بن سعید سے انہوں نے اعرج سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی قبل طلوع آفتاب کے یا ایک رکعت عصر کی
قبل غروب آفتاب کے تو پائی اسنے پوری نماز **ف** یہ حکم اس شخص کے واسطے ہے جو بھول جاوے یا سو جاوے
نماز سے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے من نام او نسي فليصلها اذا ذكرها یعنے جو سو جاوے یا بھول جاوے
تو ادا کرے جب یاد کرے اسکو اور وہی وقت ہے اسکا **باب** في الليلة المطيرة بارش کی رات
مین نماز پڑھنے کا بیان **اخبرنا** مالك أخبرنا نافع عن ابن عمر أنه نادى بالصلوة في
سفر في ليلة ذات برد وريح ثم قال ألا صلوا في الرحال ثم قال إن رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان يأمر المؤذن إذا كانت ليلة باردة ذات مطر يقول ألا صلوا في
الرحال **قال** محمد وهذا حسن وهي رخصة والصلوة في الجماعة أفضل خبر
دی ہمکو مالک نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہ انہوں نے اذان دی سفر مین سردی اور ہوا کی رات
مین اور کہا الا صلوا فی الرحال (یعنے ڈیروں مین نماز پڑھو) پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امر کرتے تھے اذان کہنے والے کو سردی اور بارش کی رات کہ یہ کلمہ اذان مین کہے الا صلوا فی الرحال
کہا محمد رح نے یہ اچھا اور رخصت ہے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی افضل ہے **اخبرنا** مالك
حدثنا أبو النضر عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت قال إن أفضل صلوتكم في
بيوتكم إلا صلوة الجماعة **قال** محمد وبهذا نأخذ وكل حسن خبر دی ہمکو مالک نے
کہا حدیث کی ہمکو ابو نضر نے بسر بن سعد سے اسنے زید بن ثابت سے کہا افضل نمازوں کی وہ نماز ہے
جو گھروں مین پڑھو مگر جماعت کی نماز کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور سب طرح اچھا ہے
ف یعنے سوا جماعت کے نماز کے اور سب نمازوں سے وہی بہتر ہے جو گھر مین پڑھی جاوے۔

اور مسجدون مین بھی جائز ہے اور جماعت والی سے مراد نماز فرض اور نماز جنازہ اور عیدین اور کسوف
اور خسوف کی نماز ہے واللہ اعلم **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ
دَرَجَةً خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جماعت کی نماز کو اکیلے پڑھنے والے کی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت ہے **ف** بعض روایتون
مین کم و بیش بھی آیا ہے سو وہ موقوف ہے اوپر خضوع اور خشوع نماز کے یعنے جسقدر خضوع اور
خشوع میں فرق ہوگا اسی قدر درجون مین بھی فرق ہوگا **بَابُ** قَصْرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ
سفر مین قصر کرنیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ
فَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ وَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہا فرض
کی گئی تھی نماز حضر اور سفر کی دو دو رکعتین پھر بڑھائی گئی نماز حضر کی اور برابر رہی نماز سفر کی **ف**
بخاری مین حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ قبل ہجرت کی نماز دو دو رکعتین فرض تھی جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی تو نماز حضر کی دو رکعتین اور بڑھ گئی اور زیادہ کیا احمد نے مگر نماز
مغرب کی کیونکہ وہ حضر مین بھی تین رکعت تھی اور سفر مین بھی تین ہی رہی **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ
اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ روایت ہے نافع
سے کہ عبداللہ جب نکلتے طرف خیبر کے قصر کرتے نماز کو **ف** خیبر مدینہ سے ۹۶ میل ہے
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا
قَصَرَ الصَّلٰوةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ روایت ہے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر جب نکلتے ارادہ حج یا عمرہ
تو قصر کرتے نماز کو ذو الحلیفہ مین **ف** ذو الحلیفہ مدینہ سے سات میل ہے **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلٰى
رِيْمٍ فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرَةِ ذٰلِكَ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ جب نکلے
ریم کیطرف تو قصر کرتے نماز کو اس سفر مین **ف** ریم نام ہے ایک جگہ کا تیس میل پر مدینہ
سے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيْدَ فَلَا يَقْصُرُ

الصلوة قال محمد اذا خرج المسافر اتم الصلوة الا ان يريد مسيرة ثلاثة ايام كوامل بسير
الابل ومشي الاقدام فاذا اراد ذلك قصر الصلوة حين يخرج من مصره ويجعل البيوت
خلف ظهره وهو قول ابي حنيفة رحمه الله روایت ہے نافع سے کہ سفر کرتے تھے وہ ساتھ عبد اللہ
کے ایک برید تک اور قصر نہیں کرتے تھے ف برید اصل میں پڑاؤ کو کہتے ہیں مسافت جسکی چھ
میل سے بارہ میل تک ہو یعنے چھ میل سے کم نہ ہو اور بارہ میل سے زیادہ نہ ہو کہا محمد رح نے جب گھر سے
نکلے مسافر تو قصر نہ کرے مگر وہ مسافر جو تین دن کے سفر کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اتنی مسافت پر جسکو
اونٹ لادا ہوا یا پیدل آدمی آرام آرام سے چلکر تین دن میں پہونچ جاوے جسکی تخمین چوبیس میل سے
چھتیس میل تک ہوتی ہے تو قصر کرے نماز کو جب نکلے شہر سے اور گھروں کو پیٹھ دے اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ کا ف اسی کے قریب ہے مسافت سفر کی دوسری قصر کے نزدیک مالک اور شافعی اور احمد کے
اور مسوی میں ہے کہا اوزاعی نے کہ اکثر فقہا کا یہ قول ہے کہ ایک دن کے سفر میں بھی قصر کرنی جائز
ہے اور تقدیر تین یوم کی نزدیک بعض کے اور ایک یوم کی نزدیک اکثر کے مستنبط ان دو حدیثوں سے
ہے جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر کرے عورت تین دن کا اور دوسری حدیث میں ایک
دن کا بغیر محرم کے لیکن یہ استنباط کچھ ٹھیک نہیں کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ شکاری شکار کی غرض سے تین
دن تک اپنے شہر کے ارد گرد پھرتا رہے اور پھیرا اسکا چالیس میل سے بھی بڑھ جاوے مگر اصل مسافت تو
رہی تین چار میل ہوگی جو شہر سے دور ہے اور اسکو بھی اس قاعدے قصر جائز ہوگی تو اس سے یہی صاف
معلوم ہوا کہ تین میل تک بھی قصر کرنی جائز ہے اور قید ایام کی کچھ مفید نہیں اور یہی مذہب ہے اہل ظاہر اور
اکثر صحابہ کا اور ایسا ہی روایت کیا ہے مسلم اور ابو داود نے انس رض سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب نکلتے سفر کو تین میل یا تین فرسخ تک تو قصر کرتے اور یہی اصل ہے قصر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے باقی سب رائے ہے صحابہ اور مجتہدین کا اور یہی ٹھیک ہے **باب** المسافر يدخل المصر
وغيره کے معنے يتم الصلوة جو شہر میں داخل ہو کب تک قصر کرے **اخبرنا** مالك حدثنا
ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر انه قال اصلي صلوة المسافر ما لم اجمع مكثا
وان حبسني ذلك اثنتي عشرة ليلة روایت ہے ابن عمر رض سے کہا مسافر کی نماز پڑھونگا یعنے
قصر کرونگا جب تک کہ نہ ارادہ کروں میں اقامت کا اگرچہ گذر جاویں مجھکو بارہ دن اسی تردد میں [illegible]

أخبرنا مالك حدثنا الزهري عن سالم ابن عبد الله عن أبيه أن عمر كان إذا قدم
مكة صلى بهم ركعتين ثم قال يا أهل مكة أتموا صلوتكم فإنا قوم سفر روایت ہے ابن عمر رض
سے کہ حضرت عمر جب مکہ میں آتے تو نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے دو رکعتیں پھر کہہ دیتے کہ اے مکہ والو تمام کرو تم نماز
اپنی اور ہم مسافر ہیں أخبرنا مالك أخبرنا نافع عن ابن عمر أنه كان يقيم بمكة عشرا فيقصر
الصلوة إلا أن يشهد الصلوة مع الناس فيصلي بصلاتهم روایت ہے نافع سے کہ ابن عمر اقامت
کرتے تھے مکہ میں دس دن تک اور قصر کرتے تھے مگر جب حاضر ہوتے نماز کو ساتھ جماعت کے تو پورا کرتے نماز کو ساتھ ان
لوگوں کے ف یعنی جب امام مقیم ہوتا تو وہ بھی پوری نماز پڑھتے واسطے رعایت اقتدائے امام کے أخبرنا
مالك أخبرنا هشام بن عروة أنه سأل سالم بن عبد الله عن المسافر إذا كان لا يدري متى يخرج
يقول أخرج اليوم بل أخرج غدا بل الساعة فكان كذلك حتى يأتي عليه ليال كثيرة أيقصر
أم ما يصنع قال يقصر وإن تمادى به ذلك شهرا قال محمد نرى قصر الصلوة إذا دخل
المسافر مصرا من الأمصار وإن عزم على المقام إلا أن يعزم على مقام خمسة عشر يوما فصاعدا
فإذا عزم على ذلك أتم الصلوة روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ پوچھا انہوں نے سالم بن عبد الله
کو اس مسافر سے جو نہیں جانتا کہ کب جاتا ہوگا اور اسی تردد میں کئی دن گذر جاویں اسکو تو قصر کرے
نماز کو یا پوری پڑھے کہا قصر کرے اگرچہ گزر جاوے اسکو اسی تردد میں ایک ماہ کہا محمد نے جائز ہے نزدیک
ہمارے کہ قصر کرے نماز کو جب داخل ہو کسی شہر میں اگرچہ ارادہ اقامت کا رکھتا ہو مگر وہ شخص جو ارادہ کرے
اقامت کا پندرہ یوم تک یا کچھ زیادہ اس سے پس جب ایسا ارادہ ہو اسکا کرے نماز اپنی (یعنی قصر نہ کرے)
أخبرنا مالك أخبرنا عطاء الخراساني قال قال سعيد بن المسيب من أجمع على إقامة
أربعة أيام فليتم الصلوة قال محمد ولسنا نأخذ بهذا يقصر المسافر حتى يجمع على
إقامة خمسة عشر يوما وهو قول ابن عمر وسعيد بن جبير وسعيد بن المسيب روایت ہے
سعید بن المسیب سے کہا جو شخص ارادہ کرے اقامت کا چار دن تک تو چاہیئے کہ پوری پڑھے نماز اپنی
کہا محمد نے نہیں عمل ہمارا اس اثر پر بلکہ قصر کرے مسافر جب تک کہ نہ ارادہ پندرہ دن کی اقامت کا اور یہی
قول ہے ابن عمر اور سعید بن جبیر اور سعید بن مسیب کا ف اقامت دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو یہ کہ مسافر
ماندگی دور کرنے کی وجہ سے ٹھیر گیا ہو اقامت کرتا ہے سو اسکا کوئی اعتبار نہیں اور دوسری یہ کہ کسی [illegible]

اقامت کیجاتی ہے سو اسمین علمار کے دو قول ہین ایک تو یہ جو مختار حنفیہ کا ہے یعنے پندرہ دن کی اقامت
کا ارادہ ہو پوری نماز پڑہے اور اس سے کم ٹہرنیکا ارادہ ہو تو قصر کرے اور تردد کیحالت مین اگرچہ سال
سے بہی زیادہ گزر جاوے تو بھی قصر جائز ہوگی اور دوسرا مختار شافعیہ اور مالکیہ اور حنبلیہ اور اصحاب الظاہر کا
یہ ہے کہ جب ارادہ کرے ٹہرنیکا چار دن تک پوری کرے نماز کو اور یہ ماخوذ ہے اس حدیث سے جو کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے مہاجرین کے تین دن سے زیادہ مکہ معظمہ مین اقامت نہ کرین
کیونکہ مہاجر جب تک اپنی اس جگہہ مین اقامت نہ کرے جہان سے ہجرت کی تہے تو اسکا ثواب بڑہجاتا
ہے اور جب آجاوے اپنی جگہہ پر جہان سے ہجرت کی ہتی تو ثواب اسکا منقطع ہوجاتا ہے سو اسواسطے آپ
نے ارشاد فرمایا کہ مہاجرین مکہ مین تین دن سے زیادہ اقامت نہ کرین تاکہ ثواب انکا منقطع نہو جاوے
اس سے صاف معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ اقامت کرنیسے سفر ٹوٹ جاتا ہے پس جب چار دن
کی اقامت کا ارادہ کرے تو پوری نماز پڑہے اور تردد کی حالت مین انیس دن تک قصر کرے جیسا
کہ روایت کیا ہے بخاری اور احمد نے ابن عباس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصر کرتے رہے
سال فتح کے انیس دن تک اور یہی اصل ہے اس مسئلہ مین اور یہی احوط ہے واللہ اعلم **اخبرنا**
مالك اخبرنا نافع عن ابن عمر انه اذا كان يصلي مع الامام يصلي اربعا واذا صلى لنفسه صلى
ركعتين **قال** محمد وبهذا ناخذ اذا كان الامام مقيما والرجل مسافر وهو قول
ابي حنيفة رحمه الله روایت ہے نافع سے کہ ابن عمر نے مین چار رکعتین پڑہتے تہے ساتھ امام کے
اور جب اکیلے ہوتے تو قصر کرتے۔ کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب** القراءة في الصلوة في السفر سفر مین چھوٹی قرات
پڑہنے کا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا نافع ان ابن عمر كان يقرأ في السفر في الصبح
بالعشر السور من اول المفصل يرددهن في كل ركعة سورة **قال** محمد يقرأ في الفجر
في السفر والسماء ذات البروج والسماء والطارق ونحوهما روایت ہے نافع سے کہ ابن عمر سفر مین
صبح کی نماز مین دس سورتین طوال مفصل سے پڑہتے تہے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت مین **ف**
یعنے سورہ حجرات سے لیکر بروج تک کہا محمد رح نے سفر مین صبح کی نماز مین سورہ بروج اور طارق
اور انکے مانند قرات پڑہنی چاہیے **ف** امام محمد رح نے خلاف اثر ابن عمر کے اسواسطے کہا ہے

کر ایسا کوئی نہ سمجھے کہ حضر کیطرح سفر میں بھی یہی سنت ہی بلکہ سفر میں تخفیف پر عمل کرنا افضل ہے واللہ علم

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ وَالْمَطَرِ سفر اور بارش میں نمازیں جمع کرنیکے بیان میں **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب سفر کی جلدی ہوتی تو جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حِيْنَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ سَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ روایت نافع سے کہ ابن عمر جب جمع کرتے مغرب اور عشار کو سفر میں تو چلے جاتے یہانتک کہ غائب ہو جاوے شفق **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ اَخْبَرَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْعَصْرِ وَالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ اِلٰى تَبُوْكَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اَنْ تُؤَخِّرَ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا فَتُصَلِّيَ فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا وَتُعَجِّلَ الثَّانِيَةَ فَتُصَلِّيَ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ خِلَافُ مَا رَوٰى مَالِكٌ روایت ہی عبدالرحمن بن ہرمز سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے سفر میں جنگ تبوک کے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور صورت جمع کرنے کی یہ ہے کہ ایک نماز کی تاخیر کیجاوے اور دوسری کی جلدی پھر پڑھی جاوے دوسری اول وقت میں اور کہا پہونچا ہے ہمکو کہ تاخیر کی ابن عمر نے پہلے غائب ہونے شفق کے خلاف روایت مالک کے **ف** مراد اس سے امام محمد رح کی یہ ہے کہ جمع کیا ابن عمر نے درمیان مغرب اور عشار کی پہلے غائب ہونے شفق کے یعنے آخر وقت مغرب اور ابتدا عشار میں اور اس جمع کا نام جمع صوری ہے اور یہی ہے مختار حنفیہ کا اور نزدیک جمہور علمار کے مثل مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کے جائز ہے کہ جمع کرے ایک وقت میں دو نمازیں تقدیم سے یا تاخیر سے اور یہی صحیح ہے کیونکہ متفق علیہ حدیثوں میں آیا ہے کہ جمع کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ظہر اور عصر ظہر کے وقت میں اور کبھی عصر کے وقت میں اور اسیطرح مغرب اور عشا کو تقدیم اور تاخیر سے جیسا کہ مناسب ہوتا واللہ علم **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا جَمَعَ الْاُمَرَاءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمَعَ مَعَهُمْ فِي الْمَطَرِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَا

يُجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ اِلَّا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِعَرَفَةَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِمُزْدَلِفَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ روایت ہے ابن عمر سے کہ جب جمع کرتے امیر لوگ بارش کے دن مغرب اور عشا میں تو وہ بہی جمع کرتے ساتہہ اونکے ۔ کہا محمد نے ہنین عمل کرتے ہم ساتہہ اثر ابن عمر کے اور نہ جمع کی جاویں دو نمازین ایک وقت مین مگر ظہر اور عصر عرفہ مین اور مغرب اور عشاء مزدلفہ مین اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا **ف** جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے جمع کرنا دو نمازون کا ایک وقت مین عذر سے بارش ہو یا غیر اسکا ۔ کہا محمد نے پہونچا ہمکو عمر بن خطاب سے کہ لکہہ بہیجا تہا انہون نے اطراف مین کہ نہ جمع کرین دو نمازین ایک وقت مین اور کہلا بہیجا تہا کہ جمع کرنا دو نمازون کا ایک وقت مین گناہ کبیرہ ہے خبر دی ہمکو ساتہہ اسکے ثقہ لوگون نے علاء بن حارث سے انہی مکحول سے **ف** روایت کیا مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور عبد الرزاق نے عبد اللہ بن عباس رضہ سے کہا جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر اور عصر کو مدینہ مین سوا کسی خوف اور مطر اور عذر کے اور یہی ماخذ ہے ان لوگون کا جو قائل ہوئے ہین جمع کے عذر سے اور صاحب دراسات نے بڑی بحث کی ہے اس حدیث پر اور کہا کہ یہ حدیث معمول بہ ہے عمل کیا ہے اسپر بعض صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے اور یہی مذہب ہے تمام اہل بیت کا سلام اللہ علیہم اجمعین مترجم کہتا ہے یہی مستفاد ہوتا ہے اس اثر سے کہ جمع کرتے تہے لوگ زمانہ رسول اللہ صلعم سے لیکر حضرت عمر کے زمانہ تک پہر منع کیا حضرت عمر نے اور کہا کہ جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے سو منع کرنا حضرت عمر رضہ کا نہین منسوخ کر سکتا اسحدیث کو اور نہ عمل صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اہل بیت صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو بلکہ محمول ہو سکتا ہے منع کرنا حضرت عمر کا اسبات پر کہ شاید جمع کیا ہو کسی نے عشاء اور صبح کو یا صبح اور ظہر کو پہر منع کیا ہو حضرت عمر رضہ نے کیونکہ یہ جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے ورنہ معاذ اللہ ممکن نہین کہ حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکے اہل بیت سلام اللہ علیہم اور صحابہ کے فعل کو گناہ کبیرہ کہین واللہ اعلم

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَتَبَ فِي الْاٰفَاقِ يَنْهَاهُمْ اَنْ يَّجْمَعُوْا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَيُخْبِرُهُمْ اَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ كَبِيْرَةٌ مِّنَ الْكَبَائِرِ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ الثِّقَاتُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ سفر مین سواری پر نماز پڑہنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہا تہے رسول اللہ صلعم نماز

پڑھتے اور سواری اپنی کے سفر میں جس طرف منہ ہوتا اسکا اور ایسا ہی کرتے تھے عبداللہ بن عمر رض بھی

اخبرنا مالك اخبرني ابو بكر بن عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر ان سعيد بن يسار اخبره انه كان مع عبد الله بن عمر في سفر فكنت اسير معه واتحدث معه حتى اذا خشيت ان تطلع الفجر تخلفت فنزلت فاوترت ثم ركبت فلحقته فقال ابن عمر اين كنت فقلت يا ابا عبد الرحمن نزلت فاوترت وخشيت ان اصبح فقال اليس لك في رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوة حسنة فقلت بلى والله قال فان رسول الله صلعم كان يوتر على البعير

روایت ہی سعید بن یسار سے کہ تھے وہ ساتھ عبداللہ بن عمر رض کے کسی سفر میں اور کہا چلا گیا میں ساتھ انکے باتیں کرتا ہوا یہاں تک کہ خوف کیا مینے صبح ہو جانیکا تو پیچھے رہا مین انسے اور سواری سے اتر کر وتر پڑھ لیے پہر سوار ہوکر ملگیا مین ساتھ انکے پہر کہا عبداللہ نے کہان رہ گیا تھا تو مینے کہا اے ابو عبدالرحمن وتر پڑھے ہین مینے اتر کر سواری اپنی سے کیونکہ مجھے صبح کے ہو جانیکا خوف تھا پس کہا عبداللہ نے کیا نہین رغبت تجھکو بیچ اچھی پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا مینے ہان خدا کی قسم کہا پس تحقیق تھے رسول اللہ صلعم وتر پڑہتے اوپر سواری اپنی کے **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى ابن سعيد قال رايت انس ابن مالك في سفر يصلي على حماره وهو متوجه الى غير القبلة يركع ويسجد ايماء براسه من غير ان يضع وجهه على شيء روایت ہی یحیی بن سعید سے کہا دیکھا مینے انس بن مالک کو نماز پڑھتے تھے سفر مین گدھے اپنے کے حالانکہ ہوتا منہ اسکا طرف غیر قبلہ کے رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے سر جھکا کر بغیر اسکے کہ کہین منہہ اپنا اوپر کسی چیز کے **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع ان ابن عمر لم يصل مع صلوة الفريضة في السفر التطوع قبلها ولا بعدها الا من جوف الليل فانه كان يصلي نازلا على الارض وعلى بعيره اينما توجه به **قال** محمد لا باس بان يصلي المسافر على دابته تطوعا ايماء حيث ما كان وجهه يجعل السجود اخفض من الركوع فاما الوتر والمكتوبة فانهما يصليان على الارض وبذلك جاءت الآثار روایت ہے ابن عمر رض سے کہ نہین پڑھتے تھے سفر میں ساتھ فرض نماز کے کوئی سنت اور نفل نہ پہلے اسکے اور نہ بعد اسکے مگر درمیان رات سے یعنے وتر پس تھے اتر کر پڑھتے اوپر زمین کے اور کبھی اوپر سواری اپنی کے جس طرف ہوتا منہ اسکا۔ کہا محمد رح نے کچھ عیب نہین کہ

کہ نفل پڑھتے سافر اشارہ سے اوپر سواری اپنی کے جاہے جسطرف ہو منہ اسکا اور زیادہ جھکے واسطے سجدے کے
رکوع سے مگر فرض اور وتر اترکر زمین پر پڑھے جاویں اور اسمیں بہت سی آثار ہیں **قال** محمد اخبرنا
ابو حنیفۃ عن حصین قال کان عبد اللہ بن عمر یصلی التطوع علی راحلتہ ایما توجہت
بہ فاذا کانت الفریضۃ او الوتر نزل فصلی کہا محمد نے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ نفل
پڑھتے تھے وہ اوپر سواری اپنی کے پھر جب ہوتے فرض یا وتر تو اتر کر پڑھتے **قال** محمد اخبرنا
عمر بن ذر الھمدانی عن مجاھد ان ابن عمر کان لا یزید علی المکتوبۃ فی السفر علی
الرکعتین لا یصلی قبلھا ولا بعدھا ویحیی اللیل علی ظہر البعیر ایما کان وجھہ وینزل قبیل
الفجر ویوتر فی الارض فاذا اقام لیلۃ فی منزل احیی اللیل کہا محمد رح نے روایت کی ابن عمرؓ
سے کہ نہیں بڑھاتے تھے سفر میں اوپر دو رکعت فرض کے کچھ بھی نہ پہلے اس سے اور نہ پیچھے اسکے
اور زندہ رکھتے تمام رات کو اوپر سواری اپنی کے جسطرف کہ ہو منہ اسکا اور جب قریب ہوتی صبح تو اترکر
زمین پر وتر پڑھتے اور جب مقیم ہوتے رات کو کسی منزل میں تو زندہ رکھتے رات کو **قال** محمد اخبرنا
محمد بن ابان بن صالح عن حماد بن ابی سلیمان عن مجاھد قال صحبت عبد اللہ بن عمر
من مکۃ الی المدینۃ فکان یصلی الصلوۃ کلھا علی بعیرہ نحو المدینۃ ویومی براسہ
ایماء ویجعل السجود اخفض من الرکوع الا المکتوبۃ والوتر فانہ کان ینزل لھما فسالتہ
عن ذلک فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ حیث کان وجھہ یومی براسہ
ویجعل السجود اخفض من الرکوع کہا محمد رح نے روایت ہے مجاہد سے کہا سفر کیا میں نے ساتھ عبد اللہ
بن عمر کے مکہ سے لیکر مدینہ تک پس تھے عبد اللہ تمام نماز پڑھتے اوپر سواری اپنی کے مدینہ کیطرف
متوجہ ہوکر اور اشارہ کرتے سر سے وقت رکوع اور سجود کے اور سجدہ کے لیے رکوع سے زیادہ جھکتے
مگر فرض اور وتر کی نماز اترتے واسطے اسکے پھر پوچھا میں نے اس مسئلہ سے تو کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایسا کرتے اور سجدہ کے لیے رکوع سے زیادہ جھکتے **قال** محمد اخبرنا اسمعیل بن
عیاش حدثنی ھشام بن عروۃ عن ابیہ انہ کان یصلی علی ظہر راحلتہ حیث توجہت
ولا یضع جبھتہ ولکن یشیر للرکوع والسجود براسہ فاذا نزل اوتر کہا محمد نے روایت ہے
عروہ سے کہ تھے وہ نماز پڑھتے اوپر پیٹھ سواری اپنی کے جدھر منہ ہوتا اسکا اور نہ رکھتے پیشانی اپنی کسی چیز

پر لیکن سر سے اشارہ کرتے واسطے رکوع اور سجود کے پہر جب اترتے وتر پڑہتے **قال** محمد اخبرنا خالد
ابن عبد الله عن المغيرة الضبي عن ابراهيم النخعي ان ابن عمر كان يصلي على راحلته حيث
كان وجهه تطوعا يومئ ايماء ويقرأ السجدة فيومئ وينزل للمكتوبة والوتر کہا محمد نے
روایت ہی ابن عمر سے کہ وہ نفل پڑہتے تہے اوپر سواری ہی کے جسطرف ہوتا منہ اسکا اور اشارہ کرتے رکوع
سجود مین اور اترتے واسطے نماز فرض اور وتر کے **قال** محمد اخبرنا الفضل بن غزوان عن نافع
عن ابن عمر قال كان اينما توجهت به راحلته صلى التطوع فاذا اراد ان يوتر نزل فاوتر
کہا محمد نے روایت ہی ابن عمر رض سے کہ جسطرف انکی سواری کا منہ ہوتا نفلی نماز پڑہتے جاتے پہر جب چاہتے
کہ وتر پڑہین تو اترکر وتر پڑہتے **ف** یہ سب آثار جو اس باب مین ذکر ہوی ہین دلالت کرتے ہین اوپر اسبات
کے کہ سفر مین سوای فرض اور وتر کے زیادہ کچہہ نہ پڑہے تو بہی کچہہ قباحت نہین اور پڑہ لے تو بہی جائز ہے اور
یہ جو کہا امام محمد نے کہ فرض اور وتر اترکر پڑہے چاہین مراد اس سے یہ ہے کہ وترون کا اترکر پڑہنا افضل ہے نہ یہ کہ سواری
پر وتر پڑہنے جائز نہین کیونکہ صحیح حدیث مین ابن عمر سے اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ
آلہ وسلم سفر مین سواری پر وتر پڑہتے تہے اور نہین ذکر کیا گیا آنحضرت صلی الله علیہ آلہ وسلم سے خلاف اسکا
والله اعلم **باب** الرجل يصلي فيذكر ان عليه صلوة فائتة نماز پڑہتے ہوئے **اخبرنا**
مالك حدثنا نافع عن ابن عمر انه كان يقول من نسي صلوة من صلوته فلم يذكرها الا و
هو مع الامام فليصل صلوته التي نسي ثم ليصل بعدها الصلوة الاخرى **قال** محمد وبهذا
ناخذ الا في خصلة واحدة اذا ذكرها وهو في صلوته في آخر وقتها يخاف ان بدأ بالاولى
ان يخرج وقت هذه الثانية قبل ان يصليها فليبدأ بهذه الثانية حتى يفرغ منها
ثم يصلي الاولى بعد ذلك وهو قول ابي حنيفة رحمه الله وسعيد بن المسيب روایت ہے
ابن عمر سے کہتے تہے کہ جو شخص بہول جاوے کوئی نماز پہر نہ یاد کرے اسکو مگر ایسی حالت مین کہ نماز پڑہتا ہو
ساتہہ امام کے پہر جب سلام پہیری امام پس چاہیے پہلے وہ نماز پڑہے جو بہول گیا تہا پہر پڑہے بعد اسکے
دوسری نماز کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا مگر ایک بات مین جب یاد کرے اس نماز کو ایسے وقت مین
جسمین اسکے پڑہنے سے دوسری کا وقت بہی ہاتہہ سے جاتا ہو تب دوسری کو تمام کرے پہر پہلی کو
پڑہے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ اور سعید بن المسیب کا **ف** مراد اس سے امام محمد کی یہ ہے کہ جب تک

ہو سکے ترتیب نہ توڑے قضا کو اول ادا کرے اور وقتی کو پیچھے اور یہی مذہب ہے ان لوگوں
کا جو قائل ہیں ترتیب کے مثل زہری اور نخعی اور ربیعہ اور یحییٰ اور لیث کی اور نہیں واجب ترتیب نزدیک
طاؤس اور شافعی اور ابو ثور اور ابن القاسم سحنون اور اہل الظواہر کے اور کہا مالک نے واجب ہے ترتیب لیکن
نہیں ٹوٹتی ساتھ بھول جانے کے اور سو جانے کے (فتح القدیر) **باب** الرجل یصلی المکتوبۃ فی بیتہ
ثم یدرک الصلوٰۃ امام کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا زید بن
اسلم عن رجل من بنی الدیل یقال لہ بسر بن محجن عن ابیہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاذن بالصلوٰۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی والرجل فی مجلسہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تصلی مع الناس الست رجلا مسلما
قال بلی ولکنی قد کنت صلیت فی اھلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت
فصل مع الناس وان کنت قد صلیت روایت ہے ابی محجن سے کہ وہ بیٹھے تھے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنے میں اذان ہوئی تو اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نماز کے لیے
اور ایک مرد وہیں بیٹھا رہا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں تم نے نماز نہیں پڑھی ساتھ
لوگوں کے کیا تم مسلمان نہیں ہو کہا اوس نے کیوں نہیں یا رسول اللہ ؐ بلکہ میں پڑھ چکا تھا نماز اپنے گھر میں
تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تو آوے مسجد میں تو نماز پڑھ لوگوں کے ساتھ اگرچہ
تو پڑھ چکا ہو **ف** روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے ادب مفرد میں اور نسائی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے
عبد اللہ بن سرجس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز پڑھ لے کوئی تم میں سے اپنے
گھر میں پھر جاوے مسجد کو اور لوگ نماز پڑھتے ہیں تو پھر پڑھے تو ساتھ اون کے وہ نفل ہو جاوے گی **اخبرنا**
مالک اخبرنا نافع ان ابن عمر کان یقول من صلی صلوٰۃ المغرب والصبح ثم ادرکھما
فلا یعید لھما غیر ما قد صلاھما روایت ہے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص نماز پڑھ
لیوے مغرب یا صبح کی پھر پاوے جماعت کو تو دوبارہ نہ پڑھے **اخبرنا** عفیف بن عمرو السھمی
عن رجل من بنی اسد انہ سأل ابا ایوب الانصاری فقال انی اصلی ثم اٰتی المسجد
فاجد الامام یصلی افاصلی معہ قال نعم صل معہ ومن فعل ذالک فلہ مثل سھم
جمع او سھم جمع روایت ہے ایک شخص سے جو بنی اسد کے قبیلہ سے تھا پوچھا اس نے ابو ایوب انصاری رض

سے کہ مین نماز پڑھ لیتا ہون گھر مین پہر آتا ہون مسجد کو تو پاتا ہون امام کو نماز پڑھاتے ہوئے کیا نماز
پڑھ لون دوبارہ ساتھہ امام کے کہا ابو ایوب رضہ نے ہان جو ایسا کریگا اسکو ثواب جماعت کا ملیگا یا مثل ثواب
جماعت کے **ف** یہ شک راوی کا ہے اور اسکے یہ معنے بہی ہو سکتے ہین کہ اسکو لشکر اسلام کے ثواب کا
ایک حصہ ملیگا یعنے غازیکا ثواب یا دیگا یا اسکو مزدلفہ مین رہنے کا ثواب ملیگا یا اسکو دوہرا ثواب ملیگا ایک
اکیلے نماز پڑہنے کا دوسرا جماعت سے پڑہنے کا اور اس حدیث کو ابوداؤد نے مرفوعًا روایت کیا ہے
قال مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَنَاخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا اَنْ لَا يُعِيْدَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ
لِاَنَّ الْمَغْرِبَ وِتْرٌ فَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُصَلَّى التَّطَوُّعُ وِتْرًا وَلَا صَلٰوةَ تَطَوُّعٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَكَذٰلِكَ
الْعَصْرُ عِنْدَنَا وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ کہا محمد نے اسی پر ہے
عمل ہمارا اور قول ابن عمر پر بہی ہم عمل کرتے ہین کہ نہ دوبارہ پڑہے نماز صبح اور مغرب کی اسواسطے کہ مغرب دوبارہ
پڑہنے سے نفل ہوگی اور نفل کی طاق رکعتین مشروع نہین ہین اور فجر اور عصر کی نماز کو بہی دوبارہ نہ پڑہے اسلیے
کہ بعد فجر اور عصر کے بہی کوئی نماز مشروع نہین اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا **ف** امام محمد نے جو وجہ نہ
دوہرانے فجر اور عصر اور مغرب کی بیان کی کچہہ ٹہیک نہین کیونکہ حدیث محجن کی جو اوپر بیان ہو چکی ہے شامل ہے
ہر نماز کو کوئی نماز مستثنے نہین اس مین سے اور خاص کر صبح کی نماز مین ایک صحیح حدیث بتصریح سے موجود
ہے جسکو روایت کیا ہے ابوداؤد اور ترمذی ونسائی اور احمد اور دارقطنی اور حاکم اور ابن خزیمہ اور ابن حبان
نے یزید بن اسود سے کہ مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ حجۃ الوداع مین تو نماز پڑہی مینے
آپکے ساتھہ صبح کی تو جب نماز پڑھ چکے آپ نے دیکھا دو شخصون کو انہون نے نماز نہین پڑہی آپکے ساتھہ
تو پوچہا آپ نے اُن سے کیون تم نے نماز نہین پڑہی ساتھہ ہمارے انہون نے جواب دیا ہم پڑھ چکے
تہے اپنے ڈیرون مین فرمایا آپ نے ایسا نہ کرو جب تم پڑھ چکو نماز اپنے ڈیرے مین پہر آؤ مسجد مین
تو نماز پڑہو امام کے ساتھہ وہ نفل ہو جاویگی اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق
اور ابن مبارک اور جملہ اہلحدیث کا اور کہا مالک نے کہ دوہرانے سے مغرب کی بہی شفعہ ہو جاتی ہے
اور یہ بہی ہو سکتا ہے کہ جب امام پڑھ چکے تو کہڑا ہو کر ایک رکعت اور ملا کر شفعہ کرے اسکو واللہ اعلم

باب الرَّجُلِ تَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَالطَّعَامُ بِاَيِّهِمَا يَبْدَاُ جسکو کہانا اور جماعت کی نماز ساتھ ہی حاضر ہو جاوین
تو پہلے کہانا کہاوین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُقَرَّبُ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فَيَسْمَعُ

قراءة الإمام وهو في بيته فلا يعجل ولا يعجل عن طعامه حتى يقضي منه حاجته **قال** محمد
وبهذا لا بأسًا ونحب أن لا يتوخى تلك الساعة روایت ہے ابن عمر سے کہ کھانا رکھا جاتا تھا آگے ان کے
اور وہ گھر میں ہوتے اور سنتے قرأت امام کی پھر نہ جلدی کرتے یہاں تک کہ فارغ ہو جاتے کھانے سے کہا
محمد نے نہیں کچھ عیب نہیں اور نہیں اچھا معلوم ہوتا ہم کو یہ کہ تلاش کریں ایسا وقت کھانے کے لیے **ف**
اتفاقاً ایسا ہو جاوے تو کچھ عیب نہیں اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک اور احمد کا **باب**
فضل العصر والصلوة بعد العصر عصر کی نماز کی فضیلت اور اسکے بعد نفل پڑھنے کا بیان **اخبرنا**
مالك اخبرنا الزهري عن السائب بن يزيد انه رأى عمر بن الخطاب يضرب المنكدر بن
عبد الله في الركعتين بعد العصر **قال** محمد وبهذا نأخذ لا صلوة تطوع بعد العصر وهو قول
ابي حنيفة رحمه الله روایت ہے سائب بن یزید سے کہ دیکھا انہوں نے حضرت عمر کو کہ مارتے تھے منکدر
بن عبداللہ کو بیچ دو رکعت کے بعد نماز عصر کے۔ کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ نہیں نفل پیچھے عصر کے اور یہی قول
ہے ابی حنیفہ کا **ف** کہا شافعی نے بعد عصر کے وہ نفل ممنوع ہیں جو مسنون نہ ہوں ورنہ نماز مسنون واسطے
اور فرض اسی وقت کے کوئی منع نہیں یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور ابو یوسف
اور محمد کا اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نہیں ترک کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعتیں
بعد نماز عصر کے اور مارنا حضرت عمر کا منکدر بن عبداللہ کو نہیں معلوم ہو سکتا کیوں مارتے تھے شاید اسنے
ایسے طور پر ادا کیے ہونگے ورنہ منع کرنا آنحضرت ص کا نماز سے بعد فجر اور عصر کے ابتدائے اسلام میں تھا
پھر رخصت دی ہے جیسا کہ اوپر ثابت ہو چکا ہے اوقات منہیہ کے باب میں واللہ اعلم **اخبرنا**
مالك اخبرني نافع عن ابن عمر قال الذي يفوته العصر كانما وتر اهله وماله روایت
ہے ابن عمر رض سے کہا جسکی عصر کی نماز فوت ہو جاوے گو یا کہ لوٹا گیا گھر بار اور مال اسکا **باب** وقت
الجمعة وما يستحب من الطيب والدهان جمعہ کے وقت کا اور جمعہ کے دن خوشبو لگانیکا بیان
اخبرنا مالك اخبرني عمي ابو سهيل بن مالك عن ابيه قال كنت ارى طنفسة
لعقيل ابن ابي طالب يوم الجمعة تطرح الى جدار المسجد الغربي فاذا غشي الطنفسة كله
ظل الجدار خرج عمر بن الخطاب الى الصلوة يوم الجمعة ثم نرجع فنقيل قائلة الضحى
روایت ہے مالک بن عامر اصبحی سے کہا انہوں نے میں دیکھتا تھا ایک بوریا عقیل بن ابی طالب کا ڈالا جاتا تھا

جمعہ کے دن مسجد نبوی کی پچہم کیطرف دیوار کے تلے تو جب ساری بوریا پر دیوار کا سایہ آجاتا عمر بن خطاب نکلتے اور نماز پڑہتے جمعہ کی مالک نے کہا کہ ہم بعد نماز کے چاشت کی عوض سو رہا کرتے **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر نماز جمعہ کی بہت جلد پڑہا کرتے تہے اسوجہ سے لوگ جمعہ کے روز دوپہر کے اول یہ سوتے بلکہ غسل وغیرہ میں مشغول رہتے اور بعد نماز کے اسکا معاوضہ کرتے **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع ان ابن عمر کان لا یروح الی الجمعۃ الا وھو مدھن متطیب الا ان یکون محرما روایت ہی نافع سے کہ عبداللہ بن عمر نہ جاتے جمعہ کو یہانتک کہ لگاتے تیل اور خوشبو مگر جب احرام باندہے ہوتے **اخبرنا** مالک اخبرنا الزھری عن السائب بن یزید ان عثمان بن عفان زاد النداء الثالث یوم الجمعۃ **قال** محمد وبھذا کلہ ناخذ والنداء الثالث الذی زید ھو النداء الاول وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ روایت ہی سائب بن یزید سے تحقیق زیادہ کی حضرت عثمان نے اذان تیسری دن جمعہ کی۔ کہا محمد نے اس سب پر ہے عمل ہمارا اور اذان تیسری جو زیادہ کی گئی ہے وہ پہلی اذان ہے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا **ف** روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے کہا اذان پہلی دن جمعہ کے بدعت ہے اور فاکہی نے ذکر کیا ہے کہ اس بدعت کو مکہ میں پہلے حجاج نے شروع کیا تہا اور بصرہ میں زیاد نے پہر رفتہ رفتہ تمام ملک میں پہیل گئی اور یہ بھی کہا ہے کہ آج کل مغرب میں ترک کردی گئی ہے اذان پہلی واللہ اعلم

باب القراءۃ فی صلوۃ الجمعۃ وما یستحب من الصمت نماز جمعہ میں قرات کا اور خطبہ میں چپکے بیٹہنے کا بیان

اخبرنا مالک حدثنا ضمرۃ ابن سعید المازنی عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان الضحاک بن قیس سال النعمان ابن بشیر ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلعم علی اثر سورۃ الجمعۃ فقال کان یقرأ ھل اتاک حدیث الغاشیۃ روایت ہے ضحاک بن قیس سے کہ انہوں نے پوچہا نعمان بن بشیر سے کہ کونسی سورت پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن بعد سورہ جمعہ کے کہا پڑہتے تہے ہل اتاک حدیث الغاشیہ **اخبرنا** مالک حدثنا الزھری عن ثعلبۃ بن ابی مالک انھم کانوا زمان عمر بن الخطاب یصلون یوم الجمعۃ حتی یخرج عمر فاذا خرج وجلس علی المنبر واذن المؤذن قال ثعلبۃ جلسنا نتحدث فاذا سکت المؤذن وقام عمر سکتنا فلم یتکلم احد روایت ہے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے کہ لوگ نماز پڑہا کرتے

دن یہانتک کہ نکلیں عمر بن خطاب پھر جب نکلے عمر بن خطاب اور بیٹھے منبر پر اور اذان دیا موذن نے ثعلبہ
کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے باتیں کیا کرتے جب موذن قاعد ہوتا اور حضرت عمر کھڑے ہو کر
خطبہ پڑھتے تو ہم چپ ہو جاتے اور کوئی بات نہ کرتا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ
خُرُوْجُهُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ روایت ہے ابن شہاب زہری سے کہا نکلنا امام
کا واسطے خطبہ کے موقوف کر دیتا نماز کو اور پڑھنا خطبہ کا موقوف کر دیتا ہے کلام کرنے کو
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَبِي عَامِرٍ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ كَانَ
يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ قَلَّ مَا يَدَعُ ذٰلِكَ اِذَا خَطَبَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا فَاِنَّ
لِلْمُنْصِتِ الَّذِيْ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلسَّامِعِ الْمُنْصِتِ روایت ہے مالک بن ابی عامر سے
کہ عثمان بن عفان جب خطبہ کو کھڑے ہوتے تو اکثر کہا کرتے کم ترک کرتے اس بات کو کہ اے لوگو جب امام کھڑا
ہو خطبہ کے لیے تو سنو خطبہ کو اور چپ رہو کیونکہ جو شخص چپ رہیگا اور خطبہ اسکو نہ سنائی دیگا تو بھی اسکو
اتنا ہی اجر ملیگا جتنا اس شخص کو ملیگا جو چپ رہے اور خطبہ اسکو سنائی دیوے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ
اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ
اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب کہے تو واسطے ساتھی اپنے کے چپ کر اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو بھی لغو بکا تو نے **ف** خطبہ میں دو
رکعت سنت پڑھنا اور سلام اور چھینک کا جواب دینا جائز ہے کیونکہ یہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے
اور باقی بات چیت منع ہے واللہ اعلم **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ
اَبَاهُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ رَاٰى فِيْ قَمِيْصِهٖ دَمًا وَالْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَعَ قَمِيْصَهٗ
فَوَضَعَهٗ روایت ہے قاسم بن محمد سے دیکھا انہوں نے خون لگا ہوا اوپر کرتے اپنے کے اور امام منبر پر تھا
دن جمعہ کے پس اتار کر رکھ دیا اسکو **ف** اس اثر سے یہ معلوم ہوا کہ ہاتھ سے کوئی ضروری کام اگر کرے
تو کچھ مضائقہ نہیں مگر زبان سے بات نہ کرے **بَابُ** صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَاَمْرِ الْخُطْبَةِ عیدین کی
نماز اور خطبہ کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْاٰخَرُ يَوْمٌ

تأكلون من لحوم نسككم قال ثم شهدت العيد مع عثمان بن عفان فصلى ثم انصرف فخطب فقال انه اجتمع لكم في يومكم هذا عيدان فمن احب من اهل العالية ان ينتظر الجمعة فلينتظرها ومن احب ان يرجع فليرجع فقد اذنت له فقال ثم شهدت العيد مع علي وعثمان محصور فصلى ثم انصرف فخطب روایت ہے ابو عبیدہ سے جو مولی ہیں عبد الرحمن بن ازہر کے کہ مین حاضر ہوا عید کو ساتھ عمر بن خطاب کے تو نماز پڑہی حضرت عمر رضنے پہر فارغ ہو اور خطبہ پڑہا تو کہا یہ دودن (عید فطر اور اضحے کے) وہ دن ہین کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ رکہنے سے ان دنوں مین یہ عید فطر وہ دن ہے جسدن تم روزہ موقوف کرتے ہو اور عید ضحیٰ وہ دن ہی کہ اسدن اپنی قربانی کا گوشت کہاتے ہو ابو عبیدہ نے کہا پہر حاضر ہوا مین عید کو عثمان کے ساتھ تو انہون نے انکو نماز پڑہائی پہر فارغ ہو کر خطبہ پڑہا اور کہا کہ آجکے روز دو عیدین جمع ہوئی ہین (ایک عید فطر اور ایک جمعہ) تو جس شخص کا جی چاہے گاؤن کے رہنے والون سے تو بیٹہ جاوے جمعہ کے لئے اور جو چاہے کہ اپنے گہر جاوے تو چلا جاوے مینے اجازت دی کہا ابو عبیدہ نے پہر حاضر ہوا مین عید کو ساتھ علی بن ابیطالب کے اور عثمان محصور تہے تو حضرت علی نے پہلے نماز پڑہائی پہر نماز سے فارغ ہو کر خطبہ پڑہا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کا یہی دستور تہا کہ عیدین مین نماز کے بعد خطبہ پڑہتے تہے لیکن مروان نے یہ بدعت ایجاد کی کہ خطبہ نماز کے اول پڑہا اور امیتنا کیا اسکو مسلم نے اور حضرت عثمان سے جو ابن المنذر نے روایت کیا ہے کہ انہون نے خطبہ پڑہا نماز کے اول اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے حضرت عمر سے ایسا ہی نقل کیا ہے صحیح نہین اور معارض ہے اس اثر کے اور یہ صحیح ہے تو عمل صحیح پر اولیٰ ہے علی الخصوص اس صورت مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ایسا ہی ثابت ہے اور فرمایا اللہ جل شانہ نے لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة یعنے تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اچھی ہے اور اس اثر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عید اور جمعہ کی نماز بغیر امام یعنے امیر کے بھی پڑہنی چاہیے کیونکہ اسوقت حضرت عثمان محصور تہے اور حضرت علی بہی امام نہین ہوئے تہے اور جمعہ عیدین کو اسوقت بھی نہ ترک کیا واللہ اعلم **اخبرنا** مالك اخبرنا ابن شهاب ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي يوم الفطر ويوم الاضحى قبل الخطبة وذكر ان ابا بكر وعمر كانا يصنعان ذلك **قال** محمد وبهذا كله نأخذ وانما رخص عثمان في

فِي الْجُمُعَةِ لِأَهْلِ الْعَالِيَةِ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوا مِنْ أَهْلِ الْمِصْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ روایت ہی ابن شہاب زہری سے کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے تہے عید فطر اور اضحی کی اول خطبہ کے اور کہا ایسا ہی کرتے تہے ابوبکرؓ اور عمرؓ۔ کہا محمد رح نے اسی پہ ہے عمل ہمارا اور حضرت عثمان نے گانون کے رہنے والون کو اسواسطے رخصت دی تہی کہ وہ اہل مصر نہ تہے اور یہی قول ہی ابوحنیفہ رح کا **ف** رخصت کرنا حضرت عثمان کا اہل عوالی کو اسواسطے نہین تہا کہ وہ اہل مصر نہ تہے بلکہ اہل مصر کو بہی رخصت دی تہی جیسا کہ روایت کیا ہے ابو داؤد اور نسائی اور احمد نے زید بن ارقم سے اور عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے ابوسعید خدری رض سے کہ جب جمع ہو جاوین دو عیدین (یعنے عید اور جمعہ) تو نماز پڑہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کی پہر رخصت دیدیتے اور فرماتے جسکا جی چاہے جمعہ پڑہے اور جسکا جی چاہے ظہر پڑہے اور روایت کیا ابوداؤد نے عطا بن ابی رباح سے کہا نماز پڑہائی عید کی ہمکو ابن الزبیر نے دن جمعہ کے پہر گئے ہم مسجد مین جمعہ پڑہنے کے لیے اور نہ نکلے ابن الزبیر پہر نماز پڑہی ہمنے ظہر کی ایک ایک ہوکر ان دنون مین عبداللہ بن عباس طائف مین رہتے تہے پہر گیا مین پاس انکے اور ذکر کیا اس بات کا تو کہا ابن عباس نے سنت پر عمل کیا ہے ابن الزبیر نے اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور ابوداؤد اور اسحق اور ابن مبارک اور تمام محدثین کا **بَابُ** صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ عیدین کی نماز کے اول ور بعد نفل نہ پڑہنا **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا روایت ہی نافع سے کہ عبداللہ بن عمر نہین نفل پڑہتے تہے قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز کے **ف** بخاری اور مسلم مین ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے دن عید فطر کے تو پڑہی دو رکعتین اور نہ نماز پڑہی قبل اسکے نہ بعد اسکے **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيدِ فَأَمَّا بَعْدَهَا فَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تُصَلِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ روایت ہی عبدالرحمن بن قاسم سے کہ قاسم بن محمد قبل عیدگاہ جانیکے چار رکعتین نفل اپنے گہر مین پڑہ کر جاتے۔ کہا محمد رح نے کوئی نماز نہین قبل عید کے مگر بعد اسکے اگر چاہے تو تو پڑہ لے اور اگر نہ چاہے تو تو نہ پڑہ اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا **ف** کہا ابن حجر نے کہ نہین ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ساتہ سند صحیح کے کوئی نفل قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز کے اور ابن الساغاتی نے شرح مجمع مین روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نفل پڑہے قبل نماز عید کے

تو منع کیا اسکو حضرت علی نے سنی کہا اے علی مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ مجھے عذاب کرے گا نماز پڑہنے پر حضرت علیؓ نے کہا کہ نہین پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نماز اور تو پڑہتا ہے مخالف ہوا پڑہنا تیرا ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اللہ جل شانہ عذاب کرے گا تجھکو اسپر مترجم کہتا ہے کہ وہ پڑہنے والی شاید یہی قاسم بن محمد ہون اور ترک کیا ہو انہون نے بعد اسکے اور یہی فتوے ہے اہل مدینہ کا **باب القراءۃ فی صلوۃ العیدین** عیدین مین قرات کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا ضمرۃ بن سعید المازنی عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان عمر بن الخطاب سال ابا واقد اللیثی ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر قال کان یقرأ بقاف والقران المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر روایت ہے عتبہ بن مسعود سے کہ عمر بن خطاب نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسی سورتین پڑہتے تھے عیدین مین بولے سورہ قاف اور سورہ قمر **ف** اکثر صحیح روایات مین یہ ہے کہ سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہتے شاید کبھی قاف اور قمر بھی پڑہتے ہونگے اور حضرت عمر بھول گئے **باب التکبیر فی العیدین** عیدین کی تکبیر وکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع قال شہدت الاضحی والفطر مع ابی ہریرۃ فکبر فی الاولی سبع تکبیرات قبل القراءۃ وفی الاخرۃ بخمس تکبیرات قبل القراءۃ **قال محمد** قد اختلف الناس فی التکبیر فی العیدین فما اخذت بہ فہو حسن وافضل ذلک عندنا ما روی ابن مسعود انہ کان یکبر فی کل عید تسعا خمسا واربعا فیھن تکبیرۃ الافتتاح وتکبیرۃ الرکوع ویوالی بین القراءتین ویؤخرھا فی الاولی ویقدمھا فی الثانیۃ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ روایت ہے نافع سے کہ مینے نماز پڑہی عید اضحی اور فطر کی ساتھہ ابو ہریرہ کے تو پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین قبل قرات کے اور دوسری مین پانچ تکبیرین قبل قرات کے کہا محمد نے اختلاف کیا ہے لوگون نے تکبیرات عیدین مین پس جسپر عمل کرے تو وہ اچھا ہے اور افضل ہے نزدیک ہمارے جو روایت کیا گیا ہے ابن مسعود سے کہ تکبیر کہتے تھے عیدین مین نو تکبیرین پانچ اول رکعت مین اور چار دوسری مین سمیت تکبیر افتتاح اور رکوع کے اور ملا دیتے درمیان دو قراتون کے یعنی پیچھے پڑہتے تکبیرات کو رکعت اول مین اور پہلے پڑہتے دوسری مین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** روایت کیا ہے احمد اور ابن ماجہ اور ابو داؤد اور ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے

اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رض سے اور ترمذی نے عوف مزنی سے اور ابن ماجہ نے سعد بن ابی وقاص
سے اور دارقطنی نے ابن عمر سے مرفوعاً کہ تکبیر نماز عیدین سات ہین پہلی رکعت مین اور پانچ ہین دوسری رکعت
مین اور دونو رکعتون مین قبل قرأت کے ترمذی نے علل مین کہا کہ مینے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا انہون
نے کہا صحیح ہے اور ایسا ہی روایت ہے ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے فعل ابن عباس کا اور یہ کل چودہ تکبیرین
ہوتی ہین دونو رکعتون مین سمیت تکبیر افتتاح اور دونو رکوع کی آٹھ تکبیرین پہلی رکعت مین اور چھ دوسری
رکعت مین اور نہین ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلاف اسکا اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور
احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کا اور اشارہ کیا ہے امام محمد نے طرف اسبات کی کہ سب پر عمل کرنا جائز ہے اور افضل
ہے عمل ہمارا واللہ اعلم **باب** قیام شہر رمضان وما فیہ من الفضل رمضان مین تراویح پڑھنے
کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا ابن شهاب عن عروة ابن الزبير عن عائشة ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم صلى في المسجد فصلى بصلاته ناس ثم كثروا من القابلة ثم اجتمعوا في الليلة الثالثة
او الرابعة فكثروا فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح قال قد رأيت
الذي قد ما صنعتم البارحة فلم يمنعني ان اخرج اليكم الا اني خشيت ان يفرض
عليكم وذلك في رمضان روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی
مسجد مین ایک رات تو نماز پڑھی پیچھے آپکے لوگون نے پھر دوسری رات لوگ کثرت سے آئے پھر جمع ہوئے
تیسری یا چوتھی رات مین لیکن نہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ مینے دیکھا جو
تمنے کیا اور نہین روکا مجھکو کسی نے باہر نکلنے سے مگر اس خوف نے کہ تمہارے اوپر فرض ہو جاوے اور
یہ قصہ رمضان کا ہے **ف** ابن حبان نے ساتھ سند صحیح کے جابر رض سے روایت کیا ہے کہ آپ نے آٹھ
رکعتین پڑھین تھین اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور کہا زرقانی نے یہ اصح ہے اور وہ جو روایت کیا ابن
ابی شیبہ نے ابن عباس سے کہ آپ نے بیس رکعتین پڑھین ہین اور وتر وہ ضعیف ہے مترجم کہتا ہے اسکی
سند مین ابو شیبہ قاضی واسطہ متروک الحدیث ہے پھر کسطرح یہ روایت قابل اعتماد کے ہوگی علی الخصوص
جبکہ روایت صحیح جابر رض سے اسکے معارض ہو **اخبرنا** مالك حدثنا سعيد المقبري عن
ابي سلمة بن عبد الرحمن انه سأل عائشة كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه
وسلم في رمضان قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا

فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي
أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلعم
أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ عَيْنَايَ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي روایت ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمن
بن عوف سے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کیونکر تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رمضان
میں تو کہا حضرت عائشہ نے نہیں زیادہ کرتے تھے آپ رمضان اور نہ غیر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے
تھے چار رکعتیں تو مت پوچھ انکی خوبی اور طول کا حال پھر پڑھتے تھے چار رکعتیں تو مت پوچھ انکی خوبی اور طول
پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے پوچھا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر پڑھنے کے آگے تو فرمایا آپ نے
اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي
قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ
ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ روایت ہے ابی سلمہ بن
عبد الرحمن بن عوف سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رغبت دلاتے تھے لوگوں کو تراویح پڑھنے کی رمضان کی
راتوں میں اور نہ حکم کرتے تھے بطور وجوب کے تو فرماتے تھے آپ جس نے تراویح پڑھی رمضان میں اسکو حق سمجھکر
خاص خدا تعالیٰ کے لیے بخشے جاوینگے اگلے گناہ اسکے کہا ابن شہاب نے پس وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اور ایسا ہی حال تھا (یعنے کوئی گیارہ رکعتیں پڑھتا تھا اور کوئی بالکل کچھ نہیں پڑھتا تھا)
پھر ایسا ہی حال تھا ابو بکر رض کی خلافت میں اور شروع حضرت عمر رض کی خلافت میں **ف** یہ روایت
مرسل ہے اور کہا ابن عبد البر نے اختلاف کیا ہے روات موطا نے مالک سے اور مرسل روایت کیا ہے
اس حدیث کو اکثر نے مثل امام محمد کے اور نہیں ذکر کیا ابو ہریرہ کو اور متصل روایت کیا اسکو ابی ہریرہ سے یحیی
بن یحیے نے اور ابن بکیر اور سعید بن عفیر اور عبد الرزاق اور ابن قاسم اور معن بن عبد اللہ نے **أَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي
بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَأَظُنُّنِي لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ

ثم عزم فجمعهم على ابي ابن كعب قال ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون
بصلاة قاريهم فقال نعمت البدعة هذه والتي ينامون عنها افضل من التي يقومون
يريد اخر الليل وكان الناس يقومون اوله **قال** محمد وبهذا كله ناخذ لا باس بالصلوة
في شهر رمضان ان يصلي الناس تطوعا بامام لان المسلمين قد اجمعوا على ذلك و
راوه حسنا وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما راه المسلمون حسنا
فهو عند الله حسن وما راه المسلمون قبيحا فهو عند الله قبيح ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن
عبد القاری سے کہ وہ نکلے ساتھ عمر بن خطاب رض کے رمضان میں تو دیکھا کہ لوگ جدا جدا متفرق
نماز پڑھ رہے ہیں کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ رہا ہے کسی کے ساتھ آٹھ دس آدمی پڑھ رہے ہیں تو کہا
عمر رض نے قسم خدا کی میں اپنے جی میں گمان کرتا ہوں کہ اگر ان سب کو ایک قاری کے پیچھے کر دوں تو
اچھا ہو پھر ان سب لوگوں کو ابی بن کعب کے پیچھے کر دیا کہا عبدالرحمن نے پھر جب دوسری رات کو میں
انکے ساتھ آیا تو دیکھا کہ سب لوگ ابی بن کعب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تب کہا حضرت عمر نے
اچھی ہے یہ بدعت اور جو سو جاتے ہو تم اس نماز سے بہتر ہے ان لوگوں کی نماز سے جو کھڑے ہوتے ہیں
اور مراد اس کہنے سے حضرت عمر کی یہ تھی کہ اخیر رات پڑھیں اور وہ لوگ اول رات میں پڑھتے تھے
ف یرید آخر اللیل قول زہری کا ہے۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کچھ عیب نہیں ہے اسمیں
نفل پڑھیں لوگ رمضان میں ساتھ جماعت کے کیونکہ اجماع کیا ہے اسپر مسلمانوں نے اور اچھا سمجھا ہے
اس بات کو اور روایت کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا آپ نے جس چیز کو سب مسلمان
اچھا سمجھیں وہ اچھی ہے نزدیک اللہ جل شانہ کے اور جسکو برا سمجھیں وہ بری ہے نزدیک اللہ کے **ف**
بدعت لغت میں ہر نئی چیز اور نئی کلام کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں اس امر کو کہتے ہیں جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دین میں نکالا جاوے اور کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو اور تراویح
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کبھی کبھی پڑھی جاتی تھی مگر اخیر رات میں اور گیارہ رکعت
اور جماعت سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو تین رات پڑھا جیسا کہ اوپر کی حدیث سے معلوم
ہوا پھر یہ قول حضرت عمر کا کہ اچھی ہے یہ بدعت مراد اس سے بدعت شرعی نہیں ہو سکتی بلکہ لغوی ہے
کیونکہ بدعت شرعی کو حضرت عمرؓ اچھا کیونکر کہیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

كل بدعة ضلالة یا اسکے یہ معنی ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اول رات میں کھڑے ہونے اور التزام کرنے اور گیارہ
رکعت سے زیادہ پڑھنے کو بدعت کہا اور حسنہ اسواسطے کہدیا کہ اصل میں یہ نماز بدعت نہ تھی سنت حسنہ تھی پہر
بدعت اور سنت حسنہ کو یکجا دیکھکر اضطراری کیحالت میں ایک طرفی فیصلہ نہ دے سکے کہ سنت ہے یا بدعت اور
یہ مرکب کہدیا جیسے کہ وہ نماز مرکب تھی اور فرمایا جو سوجاتے ہیں اس نماز سے وہ اچھا کام کرتے ہیں ان
پڑھنے والوں سے واللہ اعلم **باب** اَلْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ (فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان) ۵

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہے نافع سے کہ ابن عمر قنوت نہیں کرتے تھے صبح کی نماز میں کہا محمد نے
اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** اتفاق کیا ہے تمام امت نے بیچ اصل مشروعیت قنوت کے
اور اختلاف کیا ہے اس باب میں کہ ہمیشہ کرنی چاہیے یا نوازل میں اور قبل رکوع کے کرنی چاہیے یا بعد رکوع کے
اور مختلف طور پر روایت کیا گیا ہے فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک روایت میں آیا ہے کہ قنوت پڑہا آپنے
ایک ماہ بددعا کرتے تھے مغرب اور فجر کی نماز میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت کرتے رہے
یہانتک کہ ملاقات کی ساتھ اللہ جل جلالہ کے یعنی فوت کیے گئے اور ذکر کیا ہے حازمی نے کتاب الاعتبار
میں کہ قنوت کرتے تھے اکثر نمازوں میں علی اور ابی موسی اشعری فجر کی نماز میں قنوت کرتے ابن عباس فجر کی
نماز میں قبل رکوع کے اور ذکر کیا ہے حازمی نے کتاب الاعتبار میں کہ قائل ہوئے قنوت کے فجر کی نماز میں سعید
بن مسیب اور محمد بن سیرین اور ابان بن عثمان اور قتادہ اور طاؤس اور عبید بن عمیر اور عبیدہ سلمانی اور عروہ
بن زبیر اور عبد الرحمن بن ابی لیلے اور حماد اور مالک بن انس اور تمام علماء اہل حجاز کے اور اوزاعی اور اکثر اہل
اہل شام کے اور شافعی اور ثوری مترجم کہتا ہے کہ یہی مذہب ہے عبد اللہ بن مبارک اور اسحاق کا اور کہا حازمی
نے کہ قائل ہوئے ہیں قنوت کے نوازل میں ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رح مترجم کہتا ہے توفیق اختلاف
کی اسطور پر ہے کہ ترک کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعن کرنا کفار کو نام لیکر نہ یہ کہ ترک کردیا قنوت کو
اور قنوت کرتے تھے بسبب نوازل کے دونوں میں اکثر مغرب اور فجر کی نماز میں قبل رکوع کے اور بعد رکوع کے
لیکن صبح کی نماز میں ہمیشہ کرتے رہے یہانتک کہ فوت ہوگئے اور کہا ثوری نے جو ترک کرے قنوت کو
فجر کی نماز میں تو اسپر سجدہ سہو کا لازم ہوجاتا ہے واللہ اعلم **باب** فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ
وَاَمْرِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (فجر کی دو سنت پڑھنے اور فرض با جماعت پڑھنے کا بیان) **اَخْبَرَنَا**

مالك اخبرنا ابن شهاب عن ابي بكر بن سليمان بن ابي حثمة ان عمر بن الخطاب فقد سليمان
ابن ابي حثمة في صلوة الصبح وان عمر غدا الى السوق وكان منزل سليمان بين السوق والمسجد
فمر عمر على ام سليمان الشفاء فقال لم ار سليمان في الصبح فقالت بات يصلي فغلبته
عيناه فقال عمر لان اشهد صلوة الصبح احب الي من ان اقوم ليلة روایت ہے حضرت عمر رض سے
کہ انہون نے ایک دن سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز مین نہ دیکھا پھر چلے بازار کیطرف اور گھر سلیمان کا
درمیان مسجد اور بازار کے تھا جب گذرے سلیمان کی ماں شفا پر پوچھا کیا باعث ہے کہ نہین دیکھا مینے آج
سلیمان کو صبح کی نماز مین کہا شفا نے رات کو نفل پڑہتا رہا ہے پھر غالب ہوگئی اسپر نیند اور سوگیا تو
کہا حضرت عمر رض نے اگر حاضر ہوجاؤن مین صبح کی جماعت مین بہت احب ہے نزدیک میرے اس سے کہ تمام
رات عبادت کرون **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع ان ابن عمر اخبره عن حفصة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم انها اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سكت المؤذن
من صلوة الصبح وبدا الصبح ركع ركعتين خفيفتين قبل ان تقام الصلوة **قال محمد**
وبهذا ناخذ الركعتان قبل صلوة الفجر مخففتان روایت ہے ام المومنین حفصہ رض سے کہ تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ختم کرتا موذن اذان صبح کی پڑہتے دو رکعتین خفیفہ پہلے اس سے کہ تکبیر کہی جاوے
کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ فجر کی دو رکعتین سنت مختصر پڑہنی چاہیین **اخبرنا** مالك اخبرنا
نافع عن عبد الله بن عمر انه رای رجلا ركع ركعتي الفجر ثم اضطجع فقال ابن عمر ما شانه
فقال نافع قلت يفصل بين صلوته قال ابن عمر واي فصل افضل من السلام **قال**
محمد وبقول ابن عمر ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی
تعالی عنہ سے کہ انہون نے دیکھا ایک مرد کو کہ دو رکعتین فجر کی پڑھ کر لیٹ رہا ہے پوچھا کیون لیٹ
رہا ہے یہ شخص نافع کہتے ہین کہا مینے یہ فرق کرتا ہے درمیان نماز اپنی کے تو کہا عبد اللہ نے سلام
پھیرنے سے بہتر اور کیا فرق ہوتا ہے۔ کہا محمد رح نے ابن عمر کے قول پر عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ
کا **ف** بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فارغ ہوتے
دو رکعتین سنت فجر سے تو پہلو پر لیٹ جاتے اور ایسا ہی روایت کیا محمد رح نے حضرت عائشہ سے باب صلوة
اللیل مین اور ابو ہریرہ رض سے روایت کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پڑھ چکے ایک تمہارا

دو رکعتین فجر کی تو لیٹ جاوے داہنے پہلو اپنے کر روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے ساتھ صحیح اسناد کے اور واجب کہا ہے اسکو ابن حزم نے اور شافعی کے نزدیک سنت ہے اور مستحب ہے نزدیک ابی موسی اشعری اور رافع بن خدیج اور انس اور ابی ہریرہ اور محمد بن سیرین اور عروہ اور سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد کے (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری معروف بعینی) **باب** طُولِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّخْفِيْفِ نماز مین لمبی اور چھوٹی قرات کرنیکا بیان **اخبرنا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّهَا سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلْعَمْ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ روایت ہے ام فضل سے (یہ ماں ہے ابن عباس کی) کہ سنا اونے ابن عباس کو نماز مین سورہ والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے تو کہا اے بیٹے یاد دلائی تونے مجھکو یہ سورہ ساتھ قرات اپنی کے یہ وہ سورہ ہے کہ اخیر سنی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑھتے تھے اپنی مغرب کی نماز مین **اخبرنا** مَالِكٌ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ فِي الْمَغْرِبِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَلْعَامَّةُ عَلٰى اَنَّ الْقِرَاءَةَ تُخَفَّفُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ يُقْرَأُ فِيْهَا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَنَرٰى اَنَّ هٰذَا كَانَ شَيْئًا فَتُرِكَ وَلَعَلَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ بَعْضَ السُّوْرَةِ ثُمَّ يَرْكَعُ روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سورہ طور پڑھتے تھے مغرب کی نماز مین۔ کہا محمد نے عامہ فقہاء کے نزدیک یہی ہے کہ چھوٹی ہو قرات مغرب کی یعنی پڑھے قصار مفصل (یعنے سورہ بروج سے لیکر آخر تک) اور گمان کرتے ہین کہ پڑھنے طور اور مرسلات پھر ترک کی گئی یہ بات یا یہ کہ بعض سورت پڑھکر رکوع کرتے ہونگے **ف** یہ کہنا امام کا کہ ابتدا مین یہ سورتین پڑھی جاتی تھین یا بعض پڑھکر رکوع کرتے ہونگے کوئی دلیل نہین واسطے اسکے بلکہ وقت اور جماعت پر موقوف ہے جیسا آیندہ حدیث مین بیان کیا جاویگا **اخبرنا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز پڑھاوے کوئی تمہارا قوم کو تو چاہیے تخفیف کرے قرات مین

جماعت مین بوڑہے اور بیمار اور ضعیف بہی ہوتی ہین اور جب اکیلا پڑہے نماز اپنی تو لمبی کرے قرات جسقدر چاہے اسکا۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا **باب** صلوٰۃ المغرب وتر صلوٰۃ النہار۔ نماز مغرب کی وتر ہین دنکے **اخبرنا** مالک حدثنا عبد اللہ ابن دینار عن ابن عمر قال صلوٰۃ المغرب وتر صلوٰۃ النہار **قال** محمد وبہذا ناخذ و ینبغی لمن جعل المغرب وتر صلوٰۃ النہار کما قال ابن عمر ان یکون وتر صلوٰۃ اللیل مثلہا لا یفصل بینہا بتسلیم کما لا یفصل فی المغرب بتسلیم وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ۔ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا نماز مغرب کی وتر دنکی ہین۔ کہا محمد رح نے یہی ہی ماخذ ہمارا چاہیے واسطے اس شخص کے جو مغرب کی نماز کو وتر دن کے جانتا ہے جیسا کہ کہا ابن عمر رضی نے پڑہے وتر رات کے مثل سکے نہ سلام پہیرے درمیان انکے جیسا کہ نہین سلام پہیرتا درمیان مغرب کی نماز کے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** یہ استدلال امام محمد کا قول ابن عمر سے کچہہ ٹہیک نہین کیونکہ خود امام محمد رح نے باب صلوٰۃ اللیل مین ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کسطرح پڑہے نماز رات کی فرمایا دو رکعتین جب خوف کرے ایک تمہارا صبح ہو جانیکا تو پڑہے ایک رکعت اور ایسا ہی حضرت عائشہ رض سے کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے رات کی گیارہ رکعتین وتر کرتے ان مین سے ساتہ ایک رکعت کے واللہ اعلم **باب** الوتر وتر کی نماز کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا زید بن اسلم عن ابی مرۃ انہ سال ابا ہریرۃ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر قال فسکت ثم سالہ فسکت ثم سالہ فقال ان شئت اخبرتک کیف انا قال اخبرنی قال اذا صلیت العشاء صلیت بعدھا خمس رکعات ثم انام فان قمت من اللیل صلیت مثنی مثنی فان اصبحت اصبحت علی وتر روایت ہے ابی مرہ رض سے پوچہا انہون نے ابی ہریرہ کو کہ کسطرح پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی نماز کہا ابی مرہ نے پس چپکے رہے پہر پوچہا پہر چپکے رہے پہر پوچہا تو کہا اگر تیری یہی مرضی ہے تو بتلا دیتا ہون مین تجہکو جو کہ مین خود کرتا ہون کہا ابی مرہ نے یہی بتلا دو مجہکو کہا جب فارغ ہوتا ہون مین عشا کی نماز سے تو پڑہتا ہون مین پانچ رکعتین ایک سلام سے پہر سو جاتا ہون پہر اگر کہڑا ہو جاؤن مین رات کو تو دو دو رکعتین پڑہتا ہون اور اگر صبح ہو جاوے تو طاق پر صبح کرتا ہون **اخبرنا** مالک

أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ بِقَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يَّشْفَعَ اِلَى الْوِتْرِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلٰوةِ الْوِتْرِ وَلٰكِنَّهُ يُصَلِّيْ بَعْدَ وِتْرِهٖ مَا اَحَبَّ وَلَا يَنْقُضُ وِتْرَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہے نافع سے کہ ابن عمر مکہ میں تھے ایک رات اور آسمان پر ابر تھا پھر خوف کیا صبح ہو جائیگا تو وتر پڑھے ایک رکعت پھر کھل گیا ابر اور دیکھا کہ ابھی رات ہے تو شفع کر لیا ساتھ ایک رکعت کے پھر دو دو رکعتیں پڑھتے رہے پھر جب خوف کیا صبح ہو جائیگا تو وتر پڑھے ایک رکعت۔ کہا محمد رح نے ابوہریرہ رض کے قول پر ہے عمل ہمارا اور نہیں دیکھتے ہم کہ شفع کرے ساتھ وتر کے جب فارغ ہو چکے وتر کی نماز سے لیکن پڑھے بعد وتر کے جو پسند ہو اسکو اور نہ توڑے وتر اپنے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح کا

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَجَاءَ غَيْرُهٗ فَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا مَا بَدَا لَهٗ فَاِذَا بَلَغَ الْوِتْرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَى الْاَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا روایت ہے سعید بن یسار سے کہتے وتر پڑھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر سواری اپنی کے کہا محمد رح نے آئی ہے یہ حدیث اور غیر اسکا پس پسند ہے نزدیک ہمارے کہ پڑھے نفل اوپر سواری اپنی کے جسقدر جی چاہے اسکا پھر جب وتر پڑھنے کا وقت ہو تو زمین پر اتر کر وتر پڑھے اور یہی قول ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر اور ابوحنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

ف روایت کیا امام محمد نے باب الصلوٰۃ علی الدابۃ فی السفر میں کہ سعد نے سواری سے اتر کر وتر پڑھے تو کہا عبداللہ بن عمر رض نے کیا تجھے پسند نہیں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ آپ سواری پر وتر پڑھتے تھے اور یہ بھی روایت کیا ہے کہ ابن عمر اتر کر وتر پڑھتے تھے تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونو طور پر جائز ہے واللہ اعلم

بَابُ تَاْخِيْرِ الْوِتْرِ (وتروں میں تاخیر کرنے کا بیان)

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاُوْتِرُ وَاَنَا اَسْمَعُ الْاِقَامَةَ اَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ يَشُكُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہتے تھے کہ میں وتر پڑھتا ہوں اور سنتا ہوں تکبیر یا وتر پڑھتا ہوں بعد فجر کے شک کیا ہے عبدالرحمن نے کہ کونسا لفظ ان دونوں میں سے کہا تھا عبداللہ نے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ

ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمُ فَرَاٰى عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِسَجْدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ

يقول إني لأوتر بعد الفجر روایت ہے عبدالرحمن بن قاسم سے سنا انہوں نے اپنے باپ قاسم بن محمد سے
کہتے تھے کہ میں وتر پڑھتا ہوں بعد فجر ہونے کے **اخبرنا** مالك حدثنا هشام بن عروة عن أبيه
عن ابن مسعود أنه كان يقول ما أبالي لو أقيمت الصبح وأنا أوتر روایت ہے ابن مسعود سے وہ کہتے
تھے کہ میں نہیں پروا کرتا کہ تکبیر ہو جاوے صبح کی اور میں وتر پڑھتا ہوں **اخبرنا** مالك اخبرنا عبد
الكريم بن أبي المخارق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أنه رقد ثم استيقظ فقال لخادمه
انظر ماذا صنع الناس وقد ذهب بصره فذهب ثم رجع فقال قد انصرف الناس من الصبح
فقام ابن عباس فأوتر ثم صلى الصبح روایت ہے ابن عباس رض سے کہ وہ سو گئے پھر جب بیدار ہوئے
تو کہا خادم سے اپنے کو کہ دیکھ کیا کیا لوگوں نے (یعنی مسجد میں جا کر دیکھ کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں یا نہیں) اور
آپ ان دنوں میں نابینا ہو گئے تھے تو گیا خادم اور واپس آکر کہا کہ پڑھ چکے ہیں نماز صبح کی پھر کھڑے ہوئے ابن
عباس اور وتر پڑھے پھر صبح کی نماز پڑھی **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد أن عبادة بن
الصامت كان يؤم قوما فخرج يوما للصبح فأقام المؤذن الصلاة فأسكته حتى أوتر ثم
صلى بهم **قال** محمد أحب إلينا أن يوتر قبل أن يطلع الفجر ولا يؤخره إلى طلوع الفجر
فإن طلع قبل أن يوتر فليوتر ولا يتعمد ذلك وهو قول أبي حنيفة رحمه الله روایت ہے عبادہ
بن صامت سے کہ امام تھے وہ ایک قوم کے نکلے ایک دن صبح کی نماز کے لیے اور موذن تکبیر کہنے لگا تو بند کیا
اسکو یہاں تک کہ وتر پڑھے پھر نماز پڑھائی انکو کہا محمد نے پسند ہے نزدیک ہمارے کہ پڑھے وتر قبل طلوع فجر کے
اور نہ تاخیر کرے فجر تک پھر اگر اتفاق سے پہلے وتر پڑھنے کے صبح ہو جاوے تو وتر پڑھے اور نہ قصد کرے
ایسی تاخیر کی کہ صبح ہو جاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب السلام في الوتر** وتر کی تین رکعتوں
میں سلام پھیرنے کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع عن ابن عمر أنه كان يسلم في الوتر
بين الركعتين والركعة حتى يأمر ببعض حاجته **قال** محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكنا
نأخذ بقول عبد الله بن مسعود وابن عباس ولا نرى أن يسلم بينهما روایت ہے ابن عمر سے
کہ سلام پھیرتے تھے وتر کی تین رکعتوں میں یہاں تک کہ امر کرتے بعض کام کو اپنے کا **ف** یعنی دو رکعت
پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے پھر اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر ایک رکعت وتر پڑھتے کہا محمد نے اسپر نہیں عمل
ہمارا بلکہ عمل کرتے ہیں ہم ساتھ قول عبداللہ بن مسعود رض اور عبداللہ بن عباس کے اور نہیں دیکھتے ہم کہ

سلام پھیرے درمیان میں ۔ قال محمد اخبرنا ابو حنیفة حدثنا ابو جعفر قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یصلی ما بین العشاء الی صلوة الصبح ثلاث عشر رکعة ثمان رکعات
تطوعا وثلث رکعات الوتر ورکعتی الفجر کہا محمد نے خبر دی ہمکو ابو حنیفہ رح نے کہا حدیث کہی ہمکو ابو جعفر
نے (یہ ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں) کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے
درمیان عشا اور صبح کے تیرہ رکعتیں آٹھ رکعتیں نفل اور تین رکعتیں وتر اور دو رکعتیں سنت فجر کی
قال محمد اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم النخعی عن عمر بن الخطاب انه قال ما
احب انی ترکت الوتر بثلاث وان لی حمر النعم کہا محمد نے خبر دی ہمکو ابو حنیفہ حماد سے انہوں نے ابراہیم
نخعی سے انہوں نے حضرت عمر رض سے کہا نہیں دوست رکھتا ہوں کہ ترک ہوں مجھسے تین رکعتیں وتر کی اگرچہ
ملے مجھکو بدلے ترک کرنیکے اونٹ سرخ قال محمد اخبرنا عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی
عن عمرو بن مرة عن ابی عبیدة قال قال عبد اللہ بن مسعود الوتر ثلث کثلاث المغرب
کہا محمد رح نے خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابی عبیدہ سے کہ کہا عبد اللہ
بن مسعود نے وتر تین رکعتیں ہیں مغرب کیطرح قال محمد حدثنا ابو معاویة المکفوف عن الاعمش عن
مالک بن الحارث عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود قال الوتر ثلاث کصلوة
المغرب کہا محمد رح نے روایت کی عبد الرحمن بن یزید سے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے وتر تین رکعتیں ہیں
مغرب کیطرح قال محمد اخبرنا اسمعیل بن ابراهیم عن لیث عن عطاء بن یسار قال ابن عباس
الوتر کصلوة المغرب کہا محمد رح نے عطاء بن یسار سے کہ کہا ابن عباس نے وتر مغرب کیطرح ہیں
قال محمد اخبرنا یعقوب بن ابراهیم حدثنا حصین بن ابراهیم عن ابن مسعود قال
ما اجزأت رکعة واحدة قط کہا محمد رح نے حصین بن ابراہیم سے کہ کہا ابن مسعود رض نے نہیں جائز
کہا ایک رکعت کبھی قال محمد اخبرنا سلام بن سلیم الحنفی عن ابی حمزة عن ابراهیم
النخعی عن علقمة قال اخبرنا عبد اللہ بن مسعود اهون ما یکون الوتر ثلاث رکعات
کہا محمد رح نے روایت کی علقمہ سے کہ کہا ابن مسعود نے تین رکعتیں وتر کی بہت سہل ہیں قال محمد
اخبرنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعید بن هشام عن
عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان لا یسلم فی رکعتی الوتر کہا محمد رح نے روایت

ہے ام المومنین عائشہ رض سے کہ نہین سلام پھیرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعتون مین وتر کے ف
پس سب آثار جو اس باب مین ذکر کیے گئے ہین نہین دلالت کرتے اس بات پر کہ نماز وتر کی ایک رکعت اور پانچ
رکعتین اور سات رکعتین بالکل جائز نہین اور نہ یہ ذکر ہے کہ تین رکعتین وتر ایک تشہد اور ایک سلام سے
ہون یا دو تشہد اور ایک سلام سے یا دو تشہد اور دو سلام سے اور روایت کیا ہے ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و احمد و
غیرہم نے ام المومنین حضرت عائشہ رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکا جی چاہے
ایک رکعت پڑھے اور جسکا جی چاہے تین رکعت اور جسکا جی چاہے پانچ رکعت اور جسکا جی چاہے
سات رکعت پڑھے اور روایت کیا ہے امام محمد نے باب صلوۃ اللیل مین ابن عمر رض سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب خوف کرے ایک تمہارا صبح ہو جانیکا تو وتر پڑھے ایک رکعت اور روایت
کیا ہے دارقطنی نے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ پڑھو نماز وتر کی تین رکعتین
اور نہ مشابہ کرو وتر کو ساتھہ مغرب کے نماز کے اور کہا راوی اسکے سب ثقہ ہین تو صاف ظاہر ہوتا ہے ان
احادیث مرفوعہ اور آثار صحیحہ سے کہ سب طرح جائز ہے نماز وتر کی مگر تین رکعتین ایک سلام سے
نہ ہون یا ایک سلام سے ہون تو ایک ہی تشہد پڑھنا چاہیے یعنے اخیر رکعت پر تاکہ مشابہ نہ ہو ساتھہ مغرب
کی نماز کے اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جو روایت کی ہے دارقطنی نے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ پڑھو نماز وتر کی تین رکعتین اور نہ مشابہ کرو ساتھہ مغرب کی اور نہین مخالف اس حدیث کو
قول ابن عباس اور ابن مسعود کا جو کہا انہون نے کہ وتر مغرب کی طرح ہین ص نہ یہ کہ صورۃ ادا مین بالکل
مغرب کے مشابہ ہین اور کہا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مسوّی مین کہ اقل عدد وتر کی نماز کا ایک رکعت ہے اور اکثر
اسکا گیارہ رکعتین یا تیرہ رکعتین اور ادنے کمال اسکا تین رکعتین ہین اور جتنا زیادہ ادا کرو اتنا ہی بہتر ہے یعنے
ایک سے تین بہتر ہین اور تین سے پانچ اور پانچ سے سات علی ہذا القیاس تیرہ رکعتین سب سے بہتر
ہین اور یہی مذہب ہے اکثر امت کا اور یہی قول ہے میرا اور امام شافعی رح کا انتہے

باب سجود القرآن

سجدۂ تلاوت کا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا عبد الله بن ابي يزيد مولى
الاسود بن سفيان عن ابي سلمة ان ابا هريرة قرأ بهم اذا السماء انشقت فسجد فيها
فلما انصرف حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد فيها **قال محمد** وبهذا
ناخذ وهو قول ابي حنيفة وكان مالك بن انس لا يرى فيها سجدة [illegible] ابي سلمة

ص مراد انکی یہ ہے کہ وتر طاق اور تین ہونے مین مغرب کی طرح ہین

سے کہ نماز پڑہائی انکو ابی ہریرہ نے اور پڑہی سورۂ اذا السماء انشقت اور سجدہ کیا اسمین پہر فارغ ہوئے
نماز سے تو کہا سجدہ کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سورہ مین - کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور
یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا اور تہے مالک بن انس نہین سجدہ کرتے اس سورہ مین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَاَ بِهِمْ
وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ سُوْرَةً اُخْرٰى **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ لَا يَرٰى فِيْهَا سَجْدَةً روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ نماز پڑہائی انکو
عمر بن خطاب رض نے اور پڑہی سورۂ والنجم تو سجدہ کیا اسمین پہر کہڑے ہوئے اور پڑہی دوسری سورت
کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا اور تہے مالک بن انس نہین
سجدہ کرتے اس سورہ مین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّ عُمَرَ
قَرَاَ سُوْرَةَ الْحَجِّ فَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ روایت
ہے ایک شخص مصر کے رہنے والے سے کہ پڑہی حضرت عمر رض نے سورۂ حج اور اسمین دو سجدے کیے پہر
فرمایا فضیلت دی گئی ہے سورۂ ساتہہ دو سجدون کے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰهُ سَجَدَ فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** رُوِيَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَكَانَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرٰى فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ اِلَّا سَجْدَةً وَاحِدَةً الْاُوْلٰى وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہے عبد اللہ بن دینار سے کہ دیکہا انہون نے عبد اللہ بن عمر کو دو سجدے کیے انہون نے
سورۂ حج مین - کہا محمد رح نے ایسا ہی روایت کیا گیا ہے حضرت عمر اور عبد اللہ بن عمر سے اور تہے عبد اللہ
بن عباس نہین سجدہ کرتے تہے سورۂ حج مین مگر ایک سجدہ پہلا اور اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی مذہب ہے
ابو حنیفہ رح کا **ف** محلی شرح موطا مین ہے کہ چودہ سجدے قرآن مین ہین نزدیک ابو حنیفہ رح کے
سمیت سجدہ سورۂ ص کے اور ایسا ہی کہا شافعی نے لیکن انکے نزدیک دو سجدے ہین سورۂ حج مین اور
سورۂ ص مین کوئی سجدہ نہین اور کہا ترمذی نے کہ سجدہ ہے سورۂ ص مین نزدیک بعض اہل علم کے اور
یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا تو اس صورت سے کل پندرہ سجدے
ہوئے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحق کا **بَابُ** الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ
نمازی کے آگے سے گذر جانیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّ بُسْرَ بْنَ

سعید اخبرہ ان زید بن خالد الجہنی ارسلہ الی ابی جہیم الانصاری یسألہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی المار بین یدی المصلی قال قال رسول اللہ صلعم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ فی ذلک لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ قال لا ادری قال اربعین یوما او اربعین شہرا او اربعین سنۃ روایت ہے بسر بن سعید کہ بھیجا انکو زید بن خالد جہنی نے ابی جہیم انصاری کیطرف پوچھنے انکی کہ کیا سنا ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیچ حق نمازی کے آگے سے گذر جانیوالے کی تو کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر جانتا نمازی کے آگے سے گذرنیوالا کہ کسقدر گناہ ہوتا ہے اسمین تو البتہ ٹھیرنا چالیس بہتر تھا واسطے اسکے اس بات سے کہ گذر جاوے پھر کہا نہیں جانتا ہوں کہ چالیس دن فرمائے آپنے یا چالیس ماہ یا چالیس سال **ف** بعض روایتوں میں آیا ہے اربعین خریفا یعنے چالیس سال واللہ اعلم **اخبرنا** مالک حدثنا زید بن اسلم عن عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم یصلی فلا یدع احدا یمر بین یدیہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان روایت ہے ابی سعید خدری رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پڑھتا ہو ایک تمہارا نماز اپنی تو نہ چھوڑے کسی کو کہ گذرے آگے اسکے اور اگر زور سے گذرنا چاہے تو لڑے ساتھ اسکے تحقیق وہ شیطان ہے **اخبرنا** مالک حدثنا زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن کعب انہ قال لو کان یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ فی ذلک کان ان یخسف بہ خیرا لہ **قال محمد** یکرہ ان یمر الرجل بین یدی المصلی فان اراد ان یمر بین یدیہ فلیدرأ ما استطاع ولا یقاتلہ کان ما یدخل علیہ فی صلوتہ من قتالہ ایاہ اشد علیہ من ممرھذا بین یدیہ ولا نعلم احدا روی قتالہ الا ما روی عن ابی سعید الخدری ولیست العامۃ علیھا ولکنھا علی ما وصفت لک وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہا کعب احبار نے اگر جانتا نمازی کے آگے سے گذر جانے والا کہ کیا گناہ ہے اسپر اسکام میں تو زمین میں دہنس جانا بہتر تھا واسطے اسکے کہا محمد رح نے نمازی کے آگے سے گذرنا برا کام ہے پھر اگر کوئی شخص گذر جانیکا ارادہ کرے تو جہانتک ہوسکے اسکو روکے اور نہ قتل کرے اسکو کیونکہ جسقدر قتل کرنیمیں نقصان ہے ایسا گذر جانے میں نہیں اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کیا ہو قتل کرنا اسکا سوائے

عُمَرُ نَاخُذُ يَنْصَرِفُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ إِلَى أَيِّ شِقِّهِ أَحَبَّ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِالْخَلَاءِ مِنَ
الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بَيْتَ الْمَقْدِسِ إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِذَالِكَ لِلْقِبْلَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہی واسع بن حبان سے کہا نماز پڑہی مینے مسجد مین اور عبد اللہ بن عمر قبلہ کیطرف پیٹھ
کرکے بیٹھے تھے پھر جب فارغ ہوا مین نماز اپنی سے تو پھرا مین طرف انکی بائین اپنے تو کہا عبد اللہ نے
کسیطرح نے منع کیا ہے تجھکو کہ منہ پھیرا تو بائین اپنے مینے کہا آپکو دیکھ کر اسطرف منہ کیا ہے تو کہا عبد اللہ
نے ٹھیک کیا تو نے بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ داہنی طرف منہ پھیرنا چاہیے پھر جب نماز پڑھے تو
پھیر منہ اپنا جدہر چاہے تو داہنے اور بائین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ جب قضا حاجت کو بیٹھے تو
قبلہ اور بیت المقدس کیطرف منہ نہ کرے کہا عبد اللہ نے چڑہا مین ایک دن اپنے گہر کے چہت پر تو دیکھا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قضا حاجت کر رہے تھے بیت المقدس کیطرف منہ کرکے۔ کہا محمد نے ساتھ قول
عبد اللہ کے ہی عمل ہمارا منہ پھیرے نمازی جدہر جی چاہے اسکا اور کچھ عیب نہین کہ منہ کرے بیت المقدس
کیطرف قضا حاجت کے وقت لیکن قبلہ کیطرف منہ کرنا مکروہ ہے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا **ف** روایت
کیا ہے بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی اور احمد نے ابی ایوب سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہ منہ کرو طرف قبلہ کے اور نہ پیٹھ امام احمد اور اسحاق بن مبارک اور اہل
الظاہر نے ان دو حدیثون مین اسطرح پر تطبیق دی ہے کہ جنگل مین نہ قبلہ کیطرف منہ کرے اور نہ پیٹھ
جیساکہ ابو ایوب کی حدیث مین ہے اور گہرون مین دونو فعل جائز ہین جیساکہ روایت کیا ابن عمر رض نے و
واللہ اعلم **باب** صَلٰوةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ جو مرض سے بیہوش ہو جاوے اسکی نماز کا بیان **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَلَمْ يَقْضِ الصَّلٰوةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا
نَاخُذُ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَأَمَّا إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً أَوْ أَقَلَّ قَضَى صَلٰوتَهُ
بَلَغَنَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَضٰى أَخْبَرَنَا بِذَالِكَ أَبُو مَعْشَرٍ
الْمَدَنِيُّ عَنْ أَصْحَابِهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ بیہوش ہوگئے وہ کسی بیماری سے پھر جب ہوش پر آئے
تو نہ قضا کی نماز اپنی۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اگر بیہوش رہے زیادہ ایک رات دن سے اور جو شخص
بیہوش رہے ایک رات دن یا کم اس سے تو قضا کرے نماز اپنی پہونچا ہے ہمکو عمار سے کہ بیہوش رہے وہ
چار نماز مین یعنے اسقدر کہ چار نمازین انکی قضا ہو گئین پھر ہوش پر آئے تو قضا کین انہون نے چارون

خبر دی ہمکو اسباط کی ابو معشر مدنی نے اصحاب عمار سے **ف** اثر عمار کا ضعیف ہے کیونکہ ایک راوی اسکا مجہول
ہے اور دوسرا ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن سندی ضعیف ہے (تقریب) اور نہیں مقابلہ کر سکتا ساتھ اثر ابن عمر کے
اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک وغیرہ محدثین کا کہ نہیں قضا واسطے بے ہوش کے مگر اس نماز
کی کہ ہوش میں آجاوے وقت اس نماز کے واللہ اعلم **باب** صلوٰة المريض مریض کی نماز کا بیان ۔
اخبرنا مالك حدثنا نافع ان ابن عمر قال اذا لم يستطع المريض السجود اومى برأسه
قال محمد وبهذا ناخذ ولا ينبغي له ان يسجد على عود ولا شيء يرفع اليه ويجعل سجوده
اخفض من ركوعه وهو قول ابي حنيفة رحمه الله روایت ہے ابن عمر رض سے کہا جب مریض کو سجدہ
کرنے کی طاقت نہ ہو تو سر سے اشارہ کرے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور نہیں جائز کہ سجدہ کرے لکڑی
یا کسی اور چیز پر جو کھڑی کیجاوے واسطے سجدہ کرنے مریض کے اور سجدوں میں رکوع سے زیادہ جھکے اور یہی
قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب** النخامة في المسجد وما يكره من ذلك مسجد میں تھوکنا **اخبرنا**
مالك حدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى بصاقا في قبلة المسجد
فحكه ثم اقبل على الناس فقال اذا كان احدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه فان الله
تعالى قبل وجهه اذا صلى **قال محمد** وينبغي له ان لا يبصق تلقاء وجهه ولا عن يمينه
ولا عن يساره وليبصق تحت رجله اليسرى روایت ہے ابن عمر سے کہ دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے تھوک مسجد میں قبلہ کیطرف تو کھرچا اسکو پھر متوجہ ہوئے لوگوں کیطرف اور فرمایا جب نماز میں ہو ایک
تمہارا تو نہ تھوکے آگے اپنے کیونکہ اللہ جل جلالہ آگے اسکے ہے جب تک نماز پڑھتا ہے ۔ کہا محمد نے چاہیے
کہ نہ تھوکے آگے اپنے اور نہ داہنے اور نہ بائیں اپنے اور چاہیے تھوکے نیچے بائیں قدم اپنے کے **باب**
الجنب والحائض يعرقان في ثوب جنبی اور حائضہ کے پسینے کا بیان **اخبرنا** مالك
حدثنا نافع عن ابن عمر كان يعرق في الثوب وهو جنب ثم يصلي فيه **قال محمد** وبهذا
ناخذ لا بأس به ما لم يصب الثوب من المني شيء وهو قول ابي حنيفة رحمه الله روایت
ہے ابن عمر سے کہ لگتا تھا پسینا انکا کپڑے میں اور وہ جنبی ہوتے پھر نماز پڑھتے اس کپڑے میں کہا
محمد رح نے اسی پر عمل ہمارا جب تک کپڑے میں منی نہ لگے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا **باب** بدء
امر القبلة وما نسخ من قبلة بيت المقدس شروع قبلہ کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا

عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر قال بینما الناس بقباء فی صلوۃ الصبح اذ اتاھم رجل
فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل علیہ اللیلۃ قرآن وقد امر ان یستقبل القبلۃ
فاستقبلوھا وکانت وجوھھم الی الشام فاستداروا الی الکعبۃ قال محمد وبھذا ناخذ فیمن
اخطأ القبلۃ حتی صلی رکعۃ او رکعتین ثم علم انہ یصلی الی غیر القبلۃ فلینحرف الی القبلۃ
فیصلی ما بقی ویعتد بما مضی وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ [illegible] عبد اللہ بن عمر سے
کہ مسجد قبا میں کچھ لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے ناگاہ ایک آدمی نے آ کر کہا کہ رات آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر قرآن اترا ہے اور حکم ہوا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کریں تو وہ لوگ کعبہ کی طرف پھر گئے حالانکہ
منہ انکا شام کی طرف تھا پھیر لیا انہوں نے [illegible] اس پر عمل ہے اس شخص کے
حق میں جو قبلہ سے بھول کر ایک یا دو رکعتیں پڑھ چکا [illegible] کہ حضرت قبلہ [illegible] تو پھر
جاوے قبلہ کی طرف اور پوری کرے نماز اپنی اور وہ رکعتیں بھی شمار میں ہونگی جو پہلے پڑھ چکا تھا اور یہی
قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** فتح الباری شرح بخاری میں ہے کہ اول نماز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قبلہ کی طرف پڑھی ہے ظہر کی نماز تھی بنی سلمہ میں [illegible] آپ تشریف لے گئے
تھے اور وہاں ہی ظہر کا وقت ہو گیا اور آپ نے نماز پڑھ لی پھر عصر کی نماز مسجد نبوی میں آ کر پڑھی اور عوالی
مدینہ کو مختلف وقتوں میں خبر پہنچی ہے اور یہی تطبیق ہے ان روایات مختلفہ کی **باب الرجل
یصلی بالقوم وھو جنب او علی غیر وضوء** جنب سے یا بے وضو ہو کر نماز پڑھانا **اخبرنا**
مالک حدثنا اسمعیل بن ابی حکیم ان سلیمان بن یسار اخبرہ ان عمر بن الخطاب صلی
الصبح ثم رکب الی الجرف ثم بعد ما طلعت الشمس رای فی ثوبہ احتلاما فقال لقد احتلمت
وما شعرت ولقد سلط علی الاحتلام منذ ولیت امر الناس ثم غسل ما رای فی ثوبہ
او نضحہ ثم اغتسل ثم قام فصلی الصبح بعد ما طلعت الشمس **قال محمد** وبھذا ناخذ
ونری ان من علم ذلک فمن صلی خلف عمر فعلیہ ان یعید الصلوۃ کما اعادھا عمر لان
الامام اذا فسدت صلوتہ فسدت صلوۃ من صلی خلفہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ
اللہ روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ حضرت عمر رض نے صبح کی نماز پڑھائی پھر جرف کو روانہ ہوئے (جرف
ایک جگہ کا نام ہے تین میل پر مدینہ سے) تو دیکھا کپڑے میں اثر احتلام کا بعد طلوع آفتاب کے

پہر فرمایا مجہے احتلام ہوگیا تہا اور مینے معلوم نہین کیا اور پہر یہی حال ہے جبسے خلیفہ کیا گیا ہون (یعنے پہلے اس سے کم احتلام ہوتا تہا) پہر دہویا کپڑا اپنا پایا اسپر تہوڑا سا پانی چہڑک دیا اور کہڑے ہوکر دن چڑہے صبح کی نماز پڑہی - کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب معلوم ہو جاوے اسکو اور جس کسی نے حضرت عمر کے پیچہے نماز پڑہی ہے اسکو بہی اعادہ کرنا لازم تہا جیسے اعادہ کیا حضرت عمر نے کیونکہ جب امام کی نماز فاسد ہو جاوے تو مقتدی کی بہی فاسد ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** ابن ابی شیبہ نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہا انہون نے اعادہ کرے امام اور نہ اعادہ کرے مقتدی اور ایسا ہی روایت کیا امام احمد نے حضرت عثمان رض سے اور اعادہ کیا حضرت عمر نے اور نہین حکم کیا ان لوگون کو اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اوزاعی اور اسحاق اور ابو ثور اور ابوداؤد اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر کا (ذکر کیا اسکو عبدالبر نے کتاب اپنی مین) **بَابُ** الرَّجُلِ يَرْكَعُ دُوْنَ الصَّفِّ أَوْ يَقْرَأُ فِي رُكُوْعِهٖ جماعت سے دور رکوع کرنے اور رکوع مین قرارت پڑہنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَوَجَدَ النَّاسَ رُكُوْعًا فَرَكَعَ ثُمَّ دَبَّ حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ هٰذَا يُجْزِئُ وَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ لَا يَرْكَعَ حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الصَّفِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **قَالَ** مُحَمَّدٌ عَنِ الْمُبَارَكِ ابْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ هٰكَذَا نَقُوْلُ وَهُوَ يُجْزِئُ وَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ لَا يَفْعَلَ روایت ہے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہ زید بن ثابت داخل ہوئے مسجد مین اور پایا لوگون کو کہ رکوع کر رہے تہے تو رکوع کر لیا اور چلے آرام آرام سے یہانتک کہ مل گئے صف مین کہا محمد رح نے یہ بہی جائز ہی اور ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نہ رکوع کرے جبتک کہ صف مین نہ ملجاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا - کہا محمد رح نے روایت ہے حسن بصری سے کہ رکوع کیا ابوبکرہ (نفیع بن حارث بن کلدہ ثقفی صحابی) نے باہر صف کے پہر چلے یہانتک کہ مل گئے صف مین پہر جب فارغ ہوئے نماز سے تو اسبات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا گیا فرمایا آپ نے بڑہا دے اللہ جل شانہ حرص تیری اور پہر مت کر ایسا کام - کہا محمد رح نے ہم بہی ایسا ہی کہتے ہین کہ نماز ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ نہ کرے **ف** مرقاۃ مین ہے کہ جمہور کے

نزدیک مکروہ ہے اور نخعی حماد ابن ابی لیلی وکیع اور احمد کے نزدیک ٹوٹ جاتی ہے واللہ اعلم **اخبرنا**
مالك اخبرنا نافع مولی ابن عمر عن ابراهیم بن عبد الله حنین عن علی بن ابی طالب ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس القسی وعن لبس المعصفر وعن تختم بالذهب وعن
قراءة القرآن فی الرکوع **قال** محمد وبهذا ناخذ نکره القراءة فی الرکوع والسجود وهو
قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی روایت ہے حضرت علی رض سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ریشم کے کپڑے اور کسنبہ کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگشتری سے اور رکوع میں
قرآن پڑھنے سے۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا رکوع اور سجود میں قرارت پڑھنا مکروہ ہے اور
یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** نہایہ اور تنویر میں ہے کہ قس نام ہے ایک جگہ قریب تنیس کے مصر کے
ملک میں اور وہاں جو ریشم اور کتان سے گلدار کپڑا بنا جاتا ہے اسکو قسی کہتے ہیں واللہ اعلم **باب**
الرجل یصلی وهو یحمل الشیء کسی چیز کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنی
عامر بن عبد الله بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادة السلمی ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم کان یصلی وهو حامل امامة بنت زینب بنت رسول الله صلی الله
علیه وسلم ولابی العاص بن الربیع فاذا سجد وضعها واذا قام حملها روایت ہے ابی قتادہ سے
کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے زینب اور ابی العاص کی بیٹی امامہ کو اٹھا کر جب سجدہ
کرتے رکھہ لیتے اسکو زمین پر اور جب کھڑے ہوتے اٹھا لیتے **ف** مسلم اور طبرانی میں ہے کہ نماز پڑھائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی امامہ بنت زینب کو اٹھا کر اور زینب بڑی بیٹی تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کرائی تھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر جب مسلمان ہوئے
ابی العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف تو پھیر دی آپ نے ابی العاص کو اور
فوت ہوئی سنہ ۸ ہجری میں اور نکاح کیا تھا حضرت علی نے امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو بعد فوت ہو جانے حضرت فاطمۃ الزہرا کے پھر جب شہید کیے گئے حضرت علی تو نکاح کیا انکو مغیرہ بن نوفل بن
حارث بن عبد المطلب نے (استیعاب) مسوی میں ہے اتفاق کیا ہے علما نے کہ عمل یسیر سے نماز نہیں ٹوٹتی اور
فتاوی عالمگیری میں ہے کہ بچے اور کپڑے کے اٹھانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی واللہ اعلم **باب** المرأة تکون
بین الرجل یصلی وبین القبلة وهی نائمة او قائمة نمازی کے آگے عورت کے

سونے آگے نمازی کے کا بیان **أخبرنا** مالك أخبرني أبو النضر مولى عمر بن عبيد الله عن أبي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن عائشة زوج النبي صلعم أنها أخبرته قالت كنت أنام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في القبلة فإذا سجد غمزني فقبضت رجلي وإذا قام بسطتهما والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح **قال** محمد لا بأس بأن يصلي الرجل والمرأة نائمة أو قائمة أو قاعدة بين يديه أو إلى جنبه أو تصلي إذا كانت تصلي في غير صلاته إنما يكره أن تصلي إلى جنبه أو بين يديه وهما في صلوة واحدة أو يصليان مع إمام واحد فإن كانت كذلك فسدت صلوته وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رض سے کہا سو جاتی تھی میں آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پاؤں سجدہ کی جگہ پر ہوتے جب سجدہ کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو چوک لگاتے مجھکو اور میں سنکوڑ لیتی پاؤں اپنے پھر جب کھڑے ہوتے پھیلا دیتی اور اس زمانے گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے کہا محمد رح نے کچھ عیب نہیں کہ عورت نمازی کے آگے سو جاوے یا کھڑی رہے یا بیٹھ جاوے یا اسکے پاس کھڑی ہو کر نماز پڑھے جب نماز انکی الگ الگ ہو اور آگے کھڑا ہونا عورت کا یا ملکر کھڑا ہونا عورت اور مرد کا ایک نماز میں جائے ایسے میں امام مقتدی ہوں یا اور امام کے ساتھ نماز پڑھیں مکروہ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا

باب صلوة الخوف نماز خوف کا بیان

أخبرنا مالك حدثنا نافع أن ابن عمر كان إذا سئل عن صلوة الخوف قال يتقدم الإمام وطائفة من الناس فيصلي بهم سجدة ويكون طائفة منهم بينه وبين العدو ولم يصلوا فإذا صلى الذين معه سجدة استأخروا مكان الذين لم يصلوا ولا يسلمون ويتقدم الذين لم يصلوا فيصلون معه سجدة ثم ينصرف الإمام وقد صلى سجدتين ثم تقوم كل واحدة من الطائفتين فيصلون لأنفسهم سجدة سجدة بعد انصراف الإمام فيكون كل واحد من الطائفتين قد صلوا سجدتين فإن كان خوفا هو أشد من ذلك صلوا رجالا قياما على أقدامهم أو ركبانا مستقبلي القبلة أو غير مستقبليها قال نافع ولا أرى عبد الله بن عمر إلا حدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** محمد وبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله وكان مالك ابن

اہنین کا یاخذ بہ روایت ہی نافع سے کہ پوچھے گئے ابن عمر نماز خوف سے تو کہا کہ کہڑا ہو جاوے ایک گروہ ساتہہ امام کے اور دوسرا مقابل دشمن کے ہو جب ایک رکعت پڑہی جاوے تو جنہون نے نہین پڑہی تہی وہ امام کے ساتہہ ملجاوین اور یہ انکی جگہہ پر چلے جاوین مگر سلام نہ پہیرین پہر جب امام دو رکعت پڑہ کر فارغ ہو جاوے تو دونو گروہ ایک ایک رکعت اور پڑہین تو سب کی دو دو رکعت نماز ہو جاویگی اور جب خوف زیادہ ہو تو نماز پڑہین چلتے پہرتے سوار اور پیدل اور قبلہ کیطرف متوجہ ہون یا غیر قبلہ کے اور کہا نافع نے نہین جانتا ہون کہ ابن عمر نے اپنے آپ سے کہدیا ہو بلکہ روایت کیا ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہے کہ اتفاق کیا ہے اہل نے اس بات پر کہ نماز خوف کی جتنی صورتون پر آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے سب ہی ٹہیک اور درست ہے نہین خلاف اسمین بلکہ اختلاف ترجیح مین ہے واللہ اعلم **باب** وَضعِ الیَمِینِ عَلَی الیَسَارِ فِی الصَّلٰوۃِ ہاتہہ باندہ کر نماز پڑہنے کا بیان **اَخبَرَنَا** مَالِکٌ حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ عَن سَھلِ بنِ سَعدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤمَرُونَ اَن یَّضَعَ اَحَدُھُم یَدَہُ الیُمنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الیُسرٰی فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَبُو حَازِمٍ وَلَا اَعلَمُ اِلَّا اَنَّہٗ یَنمِی ذٰلِکَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ یَنبَغِی لِلمُصَلِّی اِذَا قَامَ فِی صَلٰوتِہٖ اَن یَّضَعَ بَاطِنَ کَفِّہِ الیُمنٰی عَلٰی رُسغِہِ الیُسرٰی تَحتَ سُرَّتِہٖ وَیَرمِی بِبَصَرِہٖ اِلَی مَوضِعِ سُجُودِہٖ وَھُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے کہا امر کیے جاتے تہے لوگ اس بات کا کہ داہنا ہاتہہ بائین بازو پر رکہکر نماز پڑہین ابو حازم نے کہا کہ میرے خیال مین سہل بن سعد مرفوع کرتے تہے اس حدیث کو کہا محمد رح چاہیے نمازی کو کہ رکہے داہنی ہتہیلی اپنی اوپر بائین گسنی اپنی کے ناف کے نیچے اور دیکہتا رہے جگہہ سجدہ کرنے کی اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** اثر سہل بن سعد مین تو اسطرح آیا ہے کہ داہنا ہاتہہ بائین بازو پر رکہے نہ یہ کہ گسنی پر رکہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے بخاری نے اور جب بازو پر ہاتہہ رکہا جاوے تو خواہ مخواہ ناف کے اوپر ہوتے ہین اور روایت کیا ابن خزیمہ نے وائل بن حجر سے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینے پر ہاتہہ رکہکر اور صحیح کہا اسکو اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام مالک اور ابن الزبیر اور امام جعفر صادق رض کے نزدیک ارسال بہی جائز ہے اور امام احمد کے نزدیک کشائش ہے اسمین کہ جسطرح جی چاہے کرے اور ناف کے نیچے ہاتہہ رکہنے کی کوئی حدیث نہین واللہ اعلم **باب** الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نماز مین درود

پڑہنے کا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا عبد الله ابن ابی بکر عن ابیه عن عمرو بن سليم الزرقی اخبرنی ابو حمید الساعدی قالوا یا رسول الله کیف نصلی علیك قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما صلیت علی آل ابراهیم وبارك علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید روایت ہے ابو حمید ساعدی رضی سے کہ عرض کیا لوگون نے یا رسول الله کسطرح درود پڑہیں ہم آپ پر فرمایا کہو اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما صلیت علی ابراهیم وبارك علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید **اخبرنا** مالك اخبرنا نعيم بن عبد الله بن المجمر مولى عمر بن الخطاب ان محمد بن عبد الله بن زيد الانصاری اخبره وهو عبد الله بن زيد الذی اری النداء فی النوم علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا مسعود اخبره فقال اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم نجلس معنا فی مجلس سعد بن عبادة فقال بشیر ابن سعد ابو النعمان امرنا الله ان نصلی علیك فکیف نصلی علیك قال فصمت رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی تمنینا انا لم نساله فقال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم وبارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم فی العالمین انك حمید مجید والسلام کما قد علمتم قال محمد کل هذا حسن روایت ہے ابی مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ انصاری بدری سے کہ آئے رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ہمارے پاس سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ انصاری خزرجی کی بیٹھک میں تو عرض کیا بشیر بن سعد نے کنیت جنکی ابو نعمان ہے کہ حکم دیا ہے ہمکو اللہ جل جلالہ نے آپ پر درود پڑہنے کا ہم درود پڑہیں آپ پر یا رسول اللہ پہر خاموش رہے آپ یہانتک کہ ہم پچہتائے سوال کرنے سے پہر فرمایا کہو اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم وبارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم فی العالمین انك حمید مجید اور سلام جیسا کہ تم معلوم کر چکے ہو کہا محمد رح نے سب طرح درود پڑہنا اچہا ہے

باب الاستسقاء[۴]

اخبرنا مالك اخبرنا عبد الله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انه سمع عباد بن تمیم المازنی یقول سمعت عبد الله بن زید المازنی یقول خرج رسول الله صلعم

---

[۴] استسقا کی نماز کے بیان میں

الی المصلی فاستسقا وحول رداءہ حین استقبل القبلۃ **قال محمد** اما ابو حنیفۃ
رحمہ اللہ تعالی کان لا یری فی الاستسقاء صلوۃ واما فی قولنا فان الامام یصلی بالناس
رکعتین ثم یدعو ویحول رداءہ فیجعل الایمن علی الایسر والایسر علی الایمن ولا یفعل
ذلک احد الا الامام روایت ہی عبد اللہ بن زید مازنی سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عیدگاہ کیطرف اور استسقاء کی نماز پڑہی اور الٹائی چادر اپنی جب متوجہ ہوئے قبلہ کو کہا محمد رح نے ابو
حنیفہ کے نزدیک طلب بارش کے لیے مطلق دعا ہی نماز نہیں ہمارے نزدیک امام لوگوں کے ساتھ جاکر
دو رکعت نماز پڑہے اور چادر کو بھی اسطور پر الٹا وے کہ داہنا پلہ اسکا بائیں ہو جاوے مگر امام کے سوا
اور کسیکو چادر الٹنے کی ضرورت نہیں **باب** الرجل یصلی ثم یجلس فی موضعہ الذی صلی
فیہ نماز پڑہکر پھر اسی جگہہ پر بیٹھنا **اخبرنا** مالک اخبرنا نعیم بن عبد اللہ المجمر انہ سمع ابا
ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم ثم جلس فی مصلاہ
لم تزل الملائکۃ تصلی علیہ اللہم صل علیہ اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ فان قام
من مصلاہ فجلس فی المسجد ینتظر الصلوۃ لم یزل فی صلاۃ حتی یصلی روایت ہے
ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز پڑہتا ہے ایک تمہارا پھر بیٹھہ جاتا ہی
اسیجگہہ پر ہمیشہ دعا کرتے رہتی ہیں ملائکہ واسطی اسکے پھر جب وان سے کہڑا ہو کر مسجد میں کسی اور جگہہ پر بیٹھہ
جاتا ہے منتظر نماز کا تو نماز ہی میں ہے یہانتک کہ پڑہے دوسری نماز **باب** صلوۃ التطوع بعد
الفریضۃ فرض کے پیچھے نفل پڑہنے کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا نافع عن ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعد الظہر
رکعتین وبعد صلوۃ المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد صلوۃ العشاء رکعتین وکان
لا یصلی بعد الجمعۃ فی المسجد حتی ینصرف فیسجد سجدتین **قال محمد** ہذا تطوع
وہو حسن وقد بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر اربعا اذا
زالت الشمس فسالہ ابو ایوب الانصاری عن ذلک فقال ان ابواب السماء تفتح فی
ہذہ الساعۃ فاحب ان یصعد لی فیہا عمل فقال یا رسول اللہ ایفصل بینہن
بسلام فقال لا اخبرنا بذلک بکیر بن عامر البجلی عن ابراہیم الشعبی عن ابی ایوب

الا تفصل ذلک روایت ہی ابن عمر رضی سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفل پڑہتے تہی دو رکعتیں
قبل ظہر کے اور دو پیچہے اسکے اور دو رکعتیں بعد مغرب کے گہر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور نہیں پڑہتے
تہے مسجد میں بعد جمعہ کے پہر بہی یہانتک کہ گہر آجاتے پڑہتے دو رکعتیں - کہا محمد رح نے یہ نفلی نماز ہی
اور اچہی ہے اور پہنچا ہے ہمکو کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفل پڑہتے چار رکعتیں قبل ظہر کے
ڈہلی سورج پہر پوچہا آپ سے ابو ایوب نے فرمایا کہل جاتے ہیں اسوقت دروازے آسمان کے اور پسند آتی
ہے مجھکو یہ بات کہ چڑہا سے جاویں عمل میرے اس ساعت میں پہر عرض کیا ابی ایوب نے کیا فرق جاوے
انمیں ساتہ تفصل سلام کے یعنی دو دو رکعت پر سلام پہیرا جاوے فرمایا نہ کہا محمد نے خبر دی ہمکو ساتہ کی
بکیر بن عامر بجلی نے ابراہیم نخعی سے اور شعبی نے ابی ایوب انصاری سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین **باب**
الرجل یمس القرآن وہو جنب وعلی غیر وضوء جنبی اور بے وضو کا قرآن کو ہاتہ لگانا **اخبرنا**
مالک اخبرنا عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قال ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم لا یمس القرآن الا طاہر روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو
بن حزم سے کہا اس خط میں کہ جو لکہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لیے نہ ہاتہ
لگاوے قرآن کو مگر طاہر **ف** یہ مرسل ہے نہیں ملاقات کی عبد اللہ نے پردادا اپنے عمرو بن حزم کو
اخبرنا مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر انہ کان یقول لا یسجد الرجل ولا یقرأ القرآن
الا وہو طاہر **قال** محمد وبہذا کلہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ الا انہ فی
خصلۃ واحدۃ لا بأس بقراءۃ القرآن علی غیر طہر الا ان یکون جنبا روایت ہی ابن عمر رض
سے کہا نہ سجدہ کرے آدمی اور نہ قرآن پڑہے مگر جبکہ ہو طاہر **ف** مراد اس سے طہارت کبرے ہی یعنی جنبی
نہ سجدہ کرے اور نہ قرآن پڑہے اور نہ قرآن کو ہاتہ لگاوے اور بے وضو قرآن پڑہنا اور سجدہ کرنا جائز ہے
جیسا کہ روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے سعید بن جبیر سے کہ اترے ابن عمر سواری اپنی سے اور بول کیا
پہر سوار ہوئے اور پڑہی آیت سجدہ کی پہر سجدہ کیا بغیر وضو کے اور ایسا ہی روایت کیا ہی بخاری نے
فعل ابن عمر کا تعلیقاً اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نیند سے اٹہکر ان فی خلق السموات تا آخر سورۂ آل عمران کا
پڑہنا تمام کتب حدیث میں موجود ہے واللہ اعلم - کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ
کا مگر ایک بات میں وہ یہ ہے کہ بے وضو قرآن پڑہنا جائز ہے اور جنبی کو جائز نہیں ہے **باب** الرجل

يجرّ ثوبه والمرأة تجرّ ذيلها فيعلق به قذر وما يكره من ذلك پلید جگهه پر دامن رگڑ کر چلنے کا
بیان **اخبرنا** مالك اخبرني محمد بن عمارة بن عامر بن عمرو بن حزم عن محمد بن ابراهيم
ابن الحارث التيمي عن ام ولدٍ لابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف انها سالت ام سلمة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم فقالت اني امرأة اطيل ذيلي وامشي في المكان القذر فقالت ام
سلمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهره ما بعده **قال** محمد لا باس بذلك
ما لم يعلق بالذيل قذر فيكون اكثر من قدر الدرهم الكبير المثقال فاذا كان كذلك
فلا يصلين فيه حتى يغسله وهو قول ابي حنيفة رحمه الله روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رض
سے کہا میں عورت ہوں اور دامن لٹکا کر چلتی ہوں نجاست کی جگہہ پر پہر کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے پاک کرتا ہے اسکو پیچھے اسکے مکان پاک۔ کہا محمد رح نے کچھ عیب نہیں اسمین جب تک کہ
نہ لگے پلیدی قدر درہم کبیر کا جسکو مثقال کہتے ہیں پس جب اسقدر نجاست لگجاوے تو نہ نماز پڑہے اس کپڑے
مین یہانتک کہ پاک کرے اسکو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** نووی نے کہا ہی مراد قذر سے
خشک نجاست ہی کہ ایک جگہہ پر گرنے سے لگجاتی ہے اور دوسری جگہہ پر گرجاتی ہے اور کپڑا صاف
ہوجاتا ہے نہ یہ کہ بول یا خانہ یا اور تر نجاست ہو اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا اور تقدیر درہم کی بلا دلیل ہے
بلکہ امام شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک نجاست قلیل ہو یا کثیر دہو کر نماز پڑہنے چاہیے واللہ اعلم **باب**
فضل الجهاد جہاد کی فضیلت کا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن
ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم
القائم الذي لا يفتر من صيام ولا صلوة حتى يرجع روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال غازی کی مثال اس روزہ دار نمازی کی ہے جو کبہی نماز اور روزہ سے تہک
کر نہ بیٹھے یعنے ہر وقت روزہ رکہے نماز پڑہتا رہے یہانتک کہ واپس آتا ہے گہر اپنے **اخبرنا**
مالك حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والذي نفسي بيده لوددت اني اقاتل في سبيل الله فاقتل ثم احيى فاقتل ثم احيى
فاقتل فكان ابو هريرة يقول ذلك ثلاثا اشهد لله روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ہے جان میری البتہ دوست رکہتا ہوں

مین اسباب کو کہ جہاد کرون مین بیچ رستے اللہ جل جلالہ کے پہر قتل کیا جاؤن پہر زندہ کیا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن پہر زندہ کیا جاؤن پہر قتل کیا جاؤن پہر قسم کہا کر کہتے تہے ابی ہریرہ کہ تین دفعہ آپ نے السیا ہی فرمایا ہے **بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَوْتِ شَهَادَةً** شہادت کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ اَبُوْ اُمِّهٖ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهٖ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا وَمَا الْوُجُوْبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا مَاتَ قَالَتِ ابْنَتُهٗ وَاللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا فَاِنَّكَ قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهٗ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ روایت ہے جابر بن عتیک سے کہا آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کی بیمار پرسی کے لیے او ر پایا اونکو سخت تکلیف مین پہر پکارا آپنے تو نہ جواب دے سکے عبد اللہ ثابت پہر پڑہا آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون اور فرمایا تمہارا کچہہ بس نہین چل سکتا ای ابو الربیع پہر شور کیا عورتون نے اور رونے لگین تو شروع کی ابن عتیک نے چپ کراتے تہے اونکو پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چہوڑ انکو جب وجوب ہوگیا تو نہ روے کوئی رونے والی لوگون نے عرض کیا کہ وجوب اسکا کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا فوت ہونا اسکا پہر اسکی بیٹی نے کہا مجہے یہ امید ہے کہ تم شہید کہی جاؤ گے کیونکہ تیار کر رکہا تہا تمنے اسباب اپنا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اللہ جل جلالہ نے تیار کر رکہا ہے اجر انکا انکی نیت کی برابر اور کس چیز کو شہادت جانتے ہو تم لوگون نے عرض کیا کہ قتل کیا جانا بیچ رستے اللہ جل جلالہ کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے سوا اور سات قسم کی شہادت ہے جو طاعون سے مر جاوے وہ شہید ہے اور جو دریا مین ڈوب کر مر جاوے وہ شہید ہے

اور جو ذات الجنب سے مرجاوے وہ شہید ہے اور جو آگ سے جل کر مرجاوے وہ شہید ہے اور جو دیوار کے نیچے دب کر مرجاوے وہ شہید ہے اور جو عورت جننے کی حالت مین مرجاوے وہ شہید ہے اور جو دستون سے مرجاوے وہ شہید ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنِیْ سُمَیٌّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَی الطَّرِیْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ وَقَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَبْطُوْنُ شَهِیْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ شَهِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص چلا جاتا تہا اور سنے لوگونکی راہ پر ایک کانٹا دیکھا تو اوٹہا کر پہینک دیا اسکو پہر قدر کی اسکی اللہ جل جلالہ نے اور اسکو بخشدیا اور فرمایا کہ یہ پانچ شخص شہید ہین جو دستون سے مرجاوی وہ شہید ہے اور جو طاعون سے مرجاوی وہ شہید ہی اور جو پانی مین ڈوب کر مرجاوے وہ شہید ہے اور جو دیوار کے نیچے دبکر مرجاوے وہ شہید ہے اور جو خدا کی راہ مین قتل کیا جاوے وہ شہید ہی اور فرمایا اگر جانتے لوگ کہ اذان کہنے مین اور اول صف مین کہڑا ہونیکا کسقدر اجر ہوتا ہے پہر نہ موقع ملتا اونکو تو پہر قرعہ ڈالتے اور اگر جانتے مسجدون مین پہلی آنیکا ثواب تو ایک دوسرے سے جلدی کرا اور اگر جانتے کہ عشا اور صبح کی جماعت کا کسقدر ثواب ہوتا ہے اور گہٹنونکے بل چلکر آنا پڑتا تو بہی حاضر ہوتے **ف** طاعون ایک پہوڑے کا نام ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ سب امراض وبائیہ کو طاعون کہا جاتا ہے اور شہید تین قسم کے ہوتی ہین ایک وہ ہین جنکو دنیا اور آخرت دونون مین شہید کہا جاتا ہے اور ایک وہ ہین جنکو دنیا مین تو شہید کہا جاتا ہے لاکن آخرت مین انکا کچہہ حصہ نہین اور ایک وہ جنکو دنیا مین تو شہید نہین کہا جاتا ہے لیکن آخرت مین انکو شہیدون کے برابر اجر ملتے ہین پس اول وہ شخص ہے جو خلوص نیت سی خدا کی راہ مین قتل کیا جاوے یا ظلما مارا جاوے بشرطیکہ اسکا اعتقاد خراب نہ ہو وہ دنیا اور آخرت دونو مین شہید ہے یعنی دنیا مین اسکو غسل دینے کی ضرورت نہین اور آخرت مین مواخذہ نہین کیا جاوے گا اور دوسرا وہ شخص ہے جو شجاعت کی غرض سے لڑکر قتل کیا جاوی یا بد اعتقادی کیحالت مین مارا جاوے جاہے کفار کے ہاتہ سے ہو یا بغیر کفار کے اسکو فقط

دنیا ہی مین شہید کہا جاویگا یعنے غسل نہین دیا جاویگا کیونکہ ہمکو یہ معلوم نہین کہ اسکے دل مین کیا اعتقاد
تھا اور کس ارادہ پر قتل کیا گیا مگر آخرة کے اجر مین اسکا کچھ حصہ نہین اور تیسرا وہ شخص ہے جسکے اعتقاد مین
کوئی خلل نہین اور ان امراض مذکورہ سے جا ہی کسی ایک مین مبتلا ہو کر مر جاوے اسکو آخرة مین شہید کا ثواب
ملیگا لاکن دنیا مین اسکو شہید نہین کہا جاویگا یعنے اس سے غسل نہین ساقط ہوگا واللہ اعلم **اَبْوَابُ**
الْجَنَائِزِ - بَابُ الْمَرْءَةِ تَغْسِلُ زَوْجَهَا اپنے مرد کو غسل دینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ
ابْنُ اَنَسٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ امْرَاَةَ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ غَسَّلَتْ
اَبَا بَكْرٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَةٌ وَاِنَّ
هٰذَا یَوْمٌ شَدِیْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَیَّ مِنْ غُسْلٍ قَالُوْا لَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ
تَغْسِلَ الْمَرْءَةُ زَوْجَهَا اِذَا تُوُفِّیَ وَلَا غُسْلَ عَلٰی مَنْ غَسَّلَ الْمَیِّتَ وَلَا وُضُوْءَ اِلَّا اَنْ یُّصِیْبَهٗ شَیْءٌ
مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَیَغْسِلُهٗ روایت ہی عبداللہ بن ابی بکر سے کہ جب فوت ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ تو انکو اسماء بنت عمیس نے جو آپکی بی بی تہی غسل دیا اور غسل سے فارغ ہوکر ان مہاجرین سے پوچہا جو اسوقت حاضر
تہے کہ مین روزہ سے ہون اور آجکے دن بڑی سردی ہی مجھے بھی غسل کرنا واجب ہے تو کہا انہون نے کہ
نہین - کہا محمد رحمہ نے اسپر ہے عمل ہمارا کہ عورت مرد متوفی اپنے کو نہلا دے تو کچھ قباحت نہین اور نہین ہے
غسل اوپر اس شخص کے جو نہلاوے میت کو اور نہ وضو مگر دہو ڈالے وہ جگہہ جہان غسل کا پانی لگا ہو ف
ابن منذر نے نقل کیا ہے کہ اسپر اجماع است کا ہی کہ نہلا دے عورت مرد کو اور اختلاف ہے اسکی عکس مین
تو شافعی اور مالک اور احمد وغیرہ اہل علم کے نزدیک دونو صورتون مین کچھ قباحت نہین اور کہا ابو حنیفہ
اور ثوری اور اوزاعی نے کہ نہ نہلا دے مرد عورت اپنی کو (عینی) مترجم کہتا ہے کہ مانعین کی کوئی دلیل
نہین اور مجوزین کی یہ دو حدیثین دلیل ہین کہ غسل دیا علی ابن ابی طالب نے فاطمة الزہرا کو اور فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین عائشہ کو کہ اگر فوت کی گئی تو پہلے میرے تو غسل دونگا مین تجھکو
(ابن ماجہ) اور نزدیک امام احمد اور اسحاق کے مستحب ہے غسل کرنا واسطے اس شخص کے جو نہلا دے میت کو
اور امام مالک کے دو قول ہین ایک استحباب کا اور دوسرا وجوب کا اور ابو حنیفہ اور ابن مبارک اور ابو یوسف
کے نزدیک نہ غسل ہے اور نہ وضو جیسا کہ امام محمد رحمہ نے کہا ہے اور روایت کیا ہے ابو داؤد اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے ابی ہریرہ سے اور امام احمد اور بیہقی نے ابی سلمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

جو غسل دیوے میت کو وہ غسل کرے اور جو اٹھا وے اسکو وضو کرے اور کہا عبد الحی لکھنوی نے تعلیق الممجد میں کہ یہ امر استحبابی ہے واللہ اعلم **بَابٌ** مَا يُكَفَّنُ بِهِ الْمَيِّتُ میت کو کفن دینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ الْمَيِّتُ يُقَمَّصُ وَيُؤَزَّرُ وَيُلَفُّ بِالثَّوْبِ الثَّالِثِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ كُفِّنَ بِهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْاِزَارُ يُجْعَلُ لِفَافَةً مِثْلَ الثَّوْبِ الْاٰخَرِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ اَنْ يُؤَزَّرَ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يُنْقَصَ الْمَيِّتُ فِيْ كَفَنِهِ مِنْ ثَوْبَيْنِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رض سے کہا کفن دیا جاوے میت کو قمیص اور تہ بند اور لفافہ میں اگر تین کپڑے نہوں تو ایک ہی کافی ہے۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا تہ بند لفافہ کیطرح پہنایا جاوے زندہ کیطرح تہ بند باندھا جاوے نہیں پسند ہے ہمارے نزدیک یہ بات کہ کم کیا جاوے کفن میت کا تین کپڑوں سے مگر ضرورت کے وقت اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** روایت کیا ہی بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور احمد نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رض سے کہ کفن دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین کپڑوں میں نہ ان میں قمیص تھا نہ پگڑی اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا واللہ اعلم

بَابٌ الْمَشْيِ بِالْجَنَائِزِ وَالْمَشْيِ مَعَهَا جنازہ اٹھا کر چلنے اور جنازہ کے ساتھ چلنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ خَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهُ اِلَيْهِ اَوْ شَرٌّ تُلْقُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ السُّرْعَةُ بِهَا اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنَ الْاِبْطَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہا جلدی کیا کرو جنازہ کے لیجانے میں پس اگر نیک ہے تو جلدی پہنچاؤ گے تم اسکو طرف نیکی کے اور اگر برا ہے تو اپنی گردنوں سے بوجھ اتار دو گے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور جلدی کرنا بہتر ہے نزدیک ہمارے دیر کرنے سے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ رح کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَالْخُلَفَاءُ هَلُمَّ جَرًّا وَابْنُ عُمَرَ روایت ہی ابن شہاب زہری سے کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے چلتے تھے جنازہ کے اور یہی حال تھا خلفاء راشدین کا پیچھے ایک دوسرے کے اور یہی فعل تھا ابن عمر رض کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُدَيْرٍ اَنَّهُ رَاَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقْدُمُ النَّاسَ اَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمَشْيُ اَمَامَهَا حَسَنٌ وَالْمَشْيُ خَلْفَهَا اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
روایت ہو ربیعہ بن عبد اللہ بن ہدیر رضہ سے کہ دیکھا ہوں نے عمر رضہ کو آگے چلاتے تھے لوگوں کو جنازے
زینب بنت جحش کے کہا محمد رح نے آگے چلنا جنازے کے اچھا ہے اور پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ رح کا **بَابُ** الْمَيِّتِ لَا يُتْبَعُ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ مِجْمَرَةٍ فِيْ جَنَازَتِهٖ میت کے ساتھ آگ
لیجانے اور دھونی جلانیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ
اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ نَهٰى اَنْ يُّتْبَعَ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ بِمِجْمَرَةٍ فِيْ جَنَازَتِهٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہو سعید بن سعید مقبری سے کہا منع کرتے تھے ابو ہریرہ رضہ
میت کے ساتھ آگ لیجانے اور خوشبو جلانے سے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے
ابی حنیفہ رح کا **ف** مجمر بالفتح انگیٹھی کو کہتے ہیں جہاں آگ جلائی جاتی ہے اور بالکسر اس چیز کو کہتے
ہیں جسمیں عود وعنبر خوشبو جلاتے ہیں (مجمع البحار) **بَابُ** الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ جنازہ دیکھ کر کھڑے
ہونیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
الْاَنْصَارِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
نَاْخُذُ لَا نَرَى الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ كَانَ هٰذَا شَيْئًا فَتُرِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
روایت ہی حضرت علی علیہ السلام سے کہا کھڑے ہو جاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازہ دیکھ پھر ترک
کر دیا آپ نے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور کچھ ضرورت نہیں کھڑا ہونیکی یہ ابتدا اسلام میں تھا
پھر ترک کر دیا گیا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** مختلف ہیں اس باب میں اخبار مرفوعہ اور
آثار صحیحہ مگر آخر امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترک ہے واللہ اعلم **بَابُ** الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ
وَالدُّعَاءِ جنازہ کی نماز پڑھنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ
اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا
فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَ
ابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ لَا

تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ قال محمد وبھذا ناخذ لا قراءۃ علی الجنازۃ وھو قول
ابی حنیفۃ رحمہ اللہ عنہ روایت ہے ابی سعید مقبری سے کہ پوچھا انہون نے ابی ہریرہ سے کہ جنازہ
کی نماز کسطرح پڑھنی چاہیے تو کہا قسم کہا کر خبر دیتا ہون تجھکو سنت کے گھر سے ہمراہ جاتا ہون پھر جب
رکھا جاوے جنازہ تو تکبیر کہے کہ حمد کرتا ہون اللہ جل جلالہ کی اور درود کہتا ہون اسکے رسول پر پھر یہہ
دعا پڑھتا ہون اللھم عبدک وابن عبدک وابن امتک کان یشھد ان لا الہ الا انت
وان محمدا عبدک ورسولک وانت اعلم بہ ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان
مسیئا فتجاوز عنہ اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا
کہ نہین قرات جنازہ مین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا ف روایت کیا ہے شافعی نے جابر رض
سے اور ترمذی وابن ماجہ اور حاکم نے ابن عباس رض سے کہ پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ
کی نماز مین سورہ فاتحہ الحمد روایت کیا ہے بخاری ترمذی نسائی حاکم اور ابن حبان نے عبداللہ ابن عباس
سے کہ پڑہی انہون نے سورہ فاتحہ جنازہ کی نماز مین اور کہا یہ سنت ہے اور زیادہ کیا ہے ابن
ابی شیبہ اور ابو یعلی نے اور سورۃ اور روایت کیا ہے ابن ماجہ نے ام شریک سے کہ حکم دیا ہمکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاتحہ پڑھنے کا جنازہ کی نماز مین اور روایت کیا ہے نسائی
اور عبدالرزاق رح نے ابی امامہ رض سے جنازہ مین فاتحہ پڑھنی سنت ہے اور کہا ابن حجر نے فتح الباری
مین کہ روایت کیا ہے سعید بن منصور اور ابن منذر نے ابن مسعود سے کہ وہ سورہ فاتحہ پڑھتے تھے
جنازہ کی نماز مین اور کہا مجاہد نے کہ پوچھا مینے سترہ صحابیون کو تو کہا انہون نے پڑہی سورہ فاتحہ
کی نماز مین (الا ترجمہ) اور کہا عبدالحی لکھنوی نے کہ ہر دو نفی کرنے امام محمد سے نفی لزوم ہے
مشروعیۃ اور کہا تصریح کی ہے متاخرین حنفیہ نے کہ دعا کی غرض سے ہمیشہ پڑہی جاوے تو
نہی کچھ عیب نہین (التعلیق الممجد ص ۱۶۵) اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد کا واللہ اعلم
اخبرنا مالک حدثنا نافع ان ابن عمر کان اذا صلی علی جنازۃ سلم حتی
یسمع من یلیہ قال محمد وبھذا ناخذ یسلم عن یمینہ و یسارہ و یسمع من
یلیہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ روایت ہے نافع سے کہ ابن عمر سلام پھیرتے جنازہ کی
نماز مین اسقدر ہادی کرتے کہ سن لیتا پاس والا کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا دونو طرف سلام

پہرنا چاہیے اسقدر او سمجھا کسی نے باس الا اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح کا **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ إِذَا صُلِّيَتَا لِوَقْتِهِمَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي تَيْنِكَ السَّاعَتَيْنِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ أَوْ تَتَغَيَّرِ الشَّمْسُ بِصُفْرَةٍ لِلْمَغِيبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

روایت ہے نافع سے کہ ابن عمر رض جنازہ کی نماز پڑھ لیتے تھے بعد صبح اور عصر کے جب وقت سے پڑھی جاتیں دونو نمازیں۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا صبح اور عصر کے پیچھے جنازہ پڑھنے میں کچھ عیب نہیں جب تک نہ نکلے آفتاب اور نہ بدل جاوے رنگ اسکا بسبب قریب ہونے غروب کے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح کا **ف** فتح الباری میں ہے کہ ابن عمر خاص طلوع اور غروب کے وقت جنازہ پڑھنا مکروہ جانتے تھے اور یہی مذہب ہے مالک اور اوزاعی اور احمد اور اسحق کا واللہ اعلم

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں جنازہ پڑھنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَا صُلِّيَ عَلَى عُمَرَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ لَا يُصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَكَذَلِكَ بَلَغَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَوْضِعُ الْجَنَازَةِ بِالْمَدِينَةِ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ فِيهِ

روایت ہے ابن عمر رض سے کہ حضرت عمر رض کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا ہے۔ کہا محمد رح نے نہ پڑھی جاوے مسجد میں نماز جنازہ کی ایسا ہی پہونچا ہے ہمکو ابی ہریرہ رض سے اور مدینہ میں جنازہ کی جگہہ مسجد سے علیحدہ تھی جہاں پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جنازہ کی **ف** روایت کیا ہے ابن شیبہ نے کہ حضرت عمر رض نے ابوبکر صدیق رض کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا اور صہیب نے حضرت عمر کا جیسا کہ اس اثر میں ہے اور روایت کیا مالک نے حضرت عائشہ رض سے کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ سہل بن بیضا کا مسجد میں اور مسلم میں ہے کہ سہل بن بیضا اور اسکے دوسرے بھائی کا۔ جائز ہے جنازہ پڑھنا مسجد میں اور یہی مذہب ہے شافعی مالک احمد اور اسحاق کا

بَابُ يَحْمِلُ الرَّجُلُ الْمَيِّتَ أَوْ يُحَنِّطُهُ أَوْ يُغَسِّلُهُ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ وُضُوءَهُ میت کو اٹھانے اور خوشبو لگانے اور غسل دینے سے وضو ٹوٹنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَنَّطَ ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ ثُمَّ

دخل المسجد فصلی ولم یتوضا **قال** محمد وبھذا ناخذ لا وضوء علی من حمل جنازۃ ولا
من حنط میتا او کفنہ او غسلہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی روایت ہے ابن عمر رض سے
کہ خوشبو لگائی انہوں نے عبدالرحمن بن سعید بن زید رض کو اور اٹھایا اسکو پھر مسجد میں جاکر نماز پڑھی اور وضو نہ
کیا۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا نہیں وضو اوپر اس شخص کے جو خوشبو لگاوے یا نہلاوے یا کفن
پہناوے میت کو اور یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا **ف** میت کی غسل دینے اور اٹھانے سے غسل اور وضو
کرنا مسنون ہے جسکا ذکر باب الغسل میں ہم پہلے کر چکے ہیں **باب** الرجل تدرکہ الصلوۃ علی
الجنازۃ وھو علی غیر وضوء تیمم سے نماز جنازہ پڑھنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا
نافع عن ابن عمر انہ کان یقول لا یصلی الرجل علی جنازۃ الا وھو طاھر **قال** محمد و
بھذا ناخذ لا ینبغی ان یصلی علی الجنازۃ الا طاھر فان فاجئتہ وھو علی غیر طھور
تیمم وصلی علیھا وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ روایت ہے ابن عمر رض سے کہا انہوں نے
کہ نہ جنازہ پڑھے مگر وضو سے۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا نہ پڑھے نماز جنازہ کی مگر وضو سے
اور جسکو اچانک جنازہ حاضر ہو جاوے وہ تیمم کر لے **ف** یہی مذہب ہے ابن عباس رض کا جیسا کہ روایت
کیا ہے نسائی ابن ابی شیبہ اور طحاوی اور یہی قول ہے عطا سالم زہری نخعی ربیعہ لیث اور احمد کا تعلیق
الممجد میں مترجم کہتا ہے کہ مرفوع حدیث اس باب میں کوئی صحیح نہیں اور مختلف ہیں آثار صحابہ اور اقوال ائمہ کے لیکن
آیہ لم تجدوا ماء سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز قضا کرنے سے تیمم بہتر ہے واللہ اعلم **باب** الصلوۃ
علی المیت بعد ما یدفن دفن کے بعد جنازہ پڑھنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن
شھاب عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی الیوم الذی
مات فیہ وخرج بھم الی المصلی فصف بھم وکبر علیہ اربع تکبیرات روایت ہے سعید بن مسیب سے
کہ خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوت نجاشی شاہ حبشہ کی جسدن کہ وہ فوت ہوئی اور نکلے عیدگاہ
کیطرف پھر صفیں باندھ کر جنازہ پڑھا چار تکبیریں **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شھاب ان ابا امامۃ
بن سھل بن حنیف اخبرہ ان مسکینۃ مرضت فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمرضھا
قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المساکین ویسأل عنھم قال فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا ماتت فاذنونی بھا قال فاتی بجنازتھا لیلا فکرھوا ان یؤذنوا

رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فلما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبر بالذي
كان من شأنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الم آمركم ان تؤذنوني فقالوا يا رسول
الله كرهنا ان نخرجك ليلا او نوقظك قال فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى
صف بالناس على قبرها فصلى على قبرها فكبر اربع تكبيرات قال محمد وبهذا نأخذ
التكبير على الجنازة اربع تكبيرات ولا ينبغي ان يصلى على جنازة قد صلي عليها وليس
النبي صلى الله عليه وسلم في هذا كغيره الا ترى انه صلى على النجاشي بالمدينة وقد
قد مات بالحبشة فصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بركة وطهور فليست كغيرها من
الصلوات وهو قول ابي حنيفة رحمه الله ۔ روایت ہے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہا
خبر دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماری کی ایک مسکینہ عورت کے اور آپ اس مسکین کی عیادت کیا کرتے
تھے تو فرمایا آپ نے مجھکو ضرور اس عورت کی فوت ہونے سے مطلع کرنا پھر لایا گیا جنازہ اسکا رات کو اور مکروہ سمجھا لوگون
نے اسوقت مین تکلیف دینا آپکا پھر صبح معلوم ہوا آپکو حال اسکا تو فرمایا کیا نہین حکم دیا تھا مین نے کہ مجھکو ضرور
خبر کرنا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ایسے وقت مین بیدار کرنا اور تکلیف دینا
اچھا نہین جانتے تھے کہا ابی امامہ نے پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکی قبر پر صفین باندھ کر جنازہ پڑھا
چار تکبیرین ۔ کہا محمد رحمہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا جنازہ کی چار تکبیرین ہین اور نہ پڑھے جنازہ اسکا جسکا ایک دفعہ
پڑھا گیا ہو اور آپ اس بارہ مین لوگون کیطرح نہین کیا نہین دیکھا جاتا کہ جنازہ پڑھا آپ نے نجاشی کا مدینہ مین
اور وہ حبشہ مین فوت ہوا تھا پس نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت اور پاکی ہے لوگون کیطرح
نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا ف اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ غائب کا جنازہ پڑھنا چاہیے برابر
ہے کہ پڑھا گیا ہو جنازہ اسکا یا نہ اور یہی مذہب ہے شافعی احمد اسحاق اور اکثر متقدمین کا (زرقانی) اور
کبیری مین ہے یہ خاصہ آنحضرت صلعم کا کہ جنازہ پڑھا آپ نے نجاشی کا اور معاویہ بن معاویہ اور زید اور جعفر کا
باوجود غائب ہونیکی اور یہی مذہب ہے اکثر علماء حنفیہ کا مترجم کہتا ہے کہ خاصہ کہنے کی کوئی دلیل نہین کیونکہ
خاصہ اس فعل کو کہا جاتا ہے جو خاص آنحضرت صلعم کا ہو اور دوسرون کو منع کر دیا جاوے اور یہ خاص فعل آنحضرت
نہین بلکہ صحابہ نے بھی آپکے ساتھ پڑھا تھا اور آپ سے اسکے منع مین بھی کچھ ثابت نہین واللہ اعلم ف
اس حدیث سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص نے پہلے جنازہ نہین پڑھا تھا وہ قبر پر جا کر جنازہ پڑھے

اور جو پڑھ چکے تھے وہ بھی اسکی ساتھ شریک ہو جاوین تو کچھ عیب نہین اور مسوی مین ہی کہ حنفیہ کے نزدیک قبر
پر جنازہ پڑھنا تین دن تک جایز ہے بشرطیکہ پہلے جنازہ اسکا نہ پڑھا گیا ہو اور شافعیہ کے نزدیک کوئی شرط
نہین ہاں ایکدفعہ پڑھا گیا ہو یا نہ ہو اور مدت مین چار قول ہین تین دن ایک ماہ جب تک کوئی چیز میت کی باقی
ہو یعنی تمام خاک نہ ہو جاوے اور چوتھا یہ کہ کوئی مدت معین نہین جب چاہے پڑھے مترجم کہتا ہے تقدیر مدت
کی کچھ ٹھیک نہین اور نہ یہ بات کہ پڑھا گیا ہو ایکدفعہ جنازہ اسکا کیونکہ روایت کیا ہی ترمذی نے سعید بن مسیب سے
کہ فوت ہوئی ماں سعد بن عبادہ کی اور رسول اللہ صلعم حاضر نہ تھے جب تشریف لائی تو جنازہ پڑھا آپ نے اسکی
قبر پر ایک ماہ کے پیچھے (اور تعلیق الممجد مین ہی) کہ کہا امام احمد رحمہ نے قبر پر جنازہ پڑھنا آنحضرت کا چھہ حدیثون
سے ثابت ہی اور وہ سب حسن ہین اور کہا ابن عبد البر نے نو حدیثون سے اور سنداً بیان کیا ہی ان سب حدیثون کو
نو صحابیون سے ابی ہریرہ عامر بن ربیعہ ابن عباس سہل بن حنیف اور زید بن ثابت سے اس مسکینہ عورت کی قبر پر اور
سعد بن عبادہ سے ام سعد کی قبر پر اور حصین بن وحوح سے طلحہ بن براء کی قبر پر اور ابی امامہ بن ثعلبہ سے ام
ابی امامہ کی قبر پر جنگ بدر سے واپس آکر اور انس بن مالک سے ایک عورت کی قبر پر اور نہین لیا نام اسکا اور روایت
کیا بیہقی نے بریدہ سے مجنہ کی قبر پر انتہے روایت کیا ہے دارقطنی اور طحاوی نے علی ابن ابیطالب علیہ
السلام سے کہ بدریون کے جنازہ مین چھہ تکبیرین کہتے تھے اور باقی صحابہ پر پانچ تکبیرین اور عام لوگون پر چار
تکبیرین اور روایت کیا ہی عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی علیہ السلام سے کہ جنازہ پڑھا انہون
نے سہل بن حنیف پر چھہ تکبیرین اور فرمایا یہ بدری ہے اور اصل اسکا بخاری مین ہے اور ایسا ہی روایت
کیا ہے برقانی اور ترکمانی نے اور روایت کیا ہے ابن عبد البر نے استذکار مین ابی حثمہ سے کہ جنازہ
پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار تکبیرین اور پانچ اور چھہ اور سات اور آٹھ اور کہا حازمی نے روایت
کیا گیا ہے ابن مسعود زید بن ارقم اور حذیفہ سے پانچ تکبیرین اور علی ابن ابیطالب اور زر بن حبیش سے سات تکبیرین
اور انس بن مالک اور جابر سے تین تکبیرین اور روایت کیا ہے دارقطنی نے ابن عباس سے کہ جنازہ پڑھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر حمزہ کا دس تکبیرین پھر ایک کے بعد دوسرا رکھا جاتا تھا ساتھ امیر حمزہ کے
یہانتک کہ انکی ستر تکبیرین ہو گئین اور کہا (عبد الحی لکھنوی نے تعلیق الممجد) مختلف ہین سلف مین احادیث
مرفوعہ اور آثار واسعہ سے کوئی تعیین نہین واللہ اعلم

باب ما روی ان المیت یعذب ببکاء الحی

میت پر رونیکا بیان اخبرنا مالک اخبرنا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر انہ قال

على موتاكم فان الميت يعذب ببكاء اهله عليه روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ منع کرتے تھے میت پر رونے
سے اور کہتے تھے کہ اہل کے رونے سے میت کو عذاب کیا جاتا ہے **اخبرنا** مالك حدثنا عبد الله بن
ابي بكر عن ابيه عن عمرة ابنة عبد الرحمن انها اخبرته انها سمعت عائشة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم وذكر لها ان عبد الله بن عمر يقول ان الميت يعذب ببكاء الحي فقالت
عائشة يغفر الله لابن عمر اما انه لم يكذب ولكنه قد نسي او اخطأ انما مر رسول الله صلى
الله عليه وسلم على جنازة يبكى عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها
قال محمد وبقول عائشة رضي الله عنها ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى روایت
ہے ام المومنین عائشہ رضہ سے کہ سنا انہوں نے قول ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا کہ زندوں کے رونے سے میت
کو عذاب کیا جاتا ہے تو کہا معاف کرے اللہ جل شانہ ابن عمر کو جھوٹ نہیں کہا انہوں نے بلکہ بھول گئے ہیں
گذرے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جنازہ پر کہ رو رہے تھے اسپر فرمایا یہ روتے ہیں اسکی موت پر اور وہ عذاب
کیا جاتا ہو قبر مین **ف** بخاری مین ہے کہ وہ ایک یہودن کا جنازہ تھا اور پڑھی حضرت عائشہ رضہ نے آیت
ولا تزر وازرة وزر اخرى اور اتفاق کیا ہے اسپر اصحاب نے کہ جو شخص رونے پیٹنے کی وصیت کر جاوے اسکو
عذاب کیا جاتا ہے کہا محمد رحمہ نے حضرت عائشہ رضہ کے قول پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ کا

باب القبر يتخذ مسجدا او يصلى اليه او يتوسد — قبر پر مسجد بنانیکا بیان

اخبرنا مالك حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال قاتل الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا لعنت کرے یہود کو انبیا کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا انہوں نے
ف نسائی مین ہے کہ یہود مین جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنا لیتے اور بخاری مسلم مین
ابو مرثد غنوی سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ قبروں پر بیٹھو یعنے مجاورت کرو اور
نہ انکی طرف نماز پڑھو **اخبرنا** مالك قال بلغني ان علي بن ابي طالب كان يتوسد عليها
ويضطجع عليها قال بشر يعني القبور روایت ہے مالک سے کہا پہونچا ہمکو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام
تکیہ لگاتے اور سو جاتے تھے اسپر کہا بشر نے یعنے قبر پر **ف** ایسا ہی روایت کیا ہے طحاوی نے فعل
حضرت علیہ السلام کا اور راوی اسکے سب ثقہ ہین اور بخاری مین نافع سے مروی ہی کہ ابن عمر قبروں پر بیٹھتے تھے

کشف الغمہ میں ہے کہ ابن عمر نے ... ابن ... سعد بن ... قبر پر بیٹھے تھے اور کہتے تھے کرامات انکی بعد مرنے کی ظاہر ہوتی ہے

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ بَابُ زَکٰوۃِ الْمَالِ نقدی مال کی زکوٰۃ کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ حَتّٰى تَحْصُلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْا مِنْهَا الزَّكٰوةَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ مَالٌ فَلْيَدْفَعْ دَيْنَهُ مِنْ مَالِهِ فَاِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِمَّا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ زَكٰوةٌ وَتِلْكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ اَوْ عِشْرُوْنَ مِثْقَالًا ذَهَبًا فَصَاعِدًا وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ بَقِيَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَدْفَعُ مِنْ مَالِهِ الدَّيْنَ فَلَيْسَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہے حضرت عثمان بن عفان سے کہتے تھے کہ یہ مہینہ زکوٰۃ کا ہے پس جس کسی پر قرض ہے پہلے اسکو ادا کرے یہانتک کہ الگ ہو جاویں مال تمہارے پھر اس بچے ہوئے مال سے زکوٰۃ دو **ف** کہا بعضوں نے کہ رمضان میں کہتے تھے اور بعض کے نزدیک محرم تہا اور یہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ شریعت میں سال ابتدا اسی سے شروع ہوتا ہے واللہ اعلم کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا پہلے قرضہ ادا کرے پھر اگر بچے اسقدر مال کہ جسمیں زکوٰۃ ہے یعنے دوسو درہم یا بیس مثقال سونا یا کچھ اوپر تو اس سے زکوٰۃ ادا کرے اور اگر بچا ہوا مال اس سے کم ہو تو اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ اَنَّهُ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الدَّيْنِ اَعَلَيْهِ الزَّكٰوةُ فَقَالَ لَا **قَالَ** وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی روایت ہے یزید بن خصیفہ رض سے پوچھا انہوں نے سلیمان بن یسار کو اس شخص سے کہ جسکے پاس مال ہے اور اسی قدر قرضدار ہے کیا اسپر بھی زکوٰۃ واجب ہے کہا نہیں کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **بَابُ** مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ جس چیز میں زکوٰۃ واجب ہے اسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَأْخُذُ بِذٰلِكَ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْمَا اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الْعُشْرُ مِنْ قَلِيْلٍ

أَوْ كَثِيْرٌ إِنْ كَانَتْ تَشْرَبُ سَيْحًا أَوْ تَسْقِيْهَا السَّمَاءُ وَإِنْ كَانَتْ تَشْرَبُ بِغَرْبٍ أَوْ دَالِيَةٍ فَفِيْهِ نِصْفُ
عُشْرٍ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ روایت ہی ابی سعید خدری رض سے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نہ پانچ وسق سے کم کھجور مین صدقہ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مضروب مین صدقہ ہے اور
نہ پانچ اونٹ سے کم اونٹون مین **ف** وسق ساٹھہ صاع کی ہوتی ہے اور صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کی
اور رطل انتالیس تولہ یعنے تولہ کم آدھ سیر انگریزی کی ہوتی ہے تو اس حساب سے دو تولہ کم پونے تین سیر
انگریزی کا ایک صاع اور تین من چہتیس سیر کی ایک وسق اور ساڑہے اٹہارہ من کے پانچ وسق ہوتے
ہین اور ورق مضروب کو کہتے ہین اور اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے اور درہم چھہ ماشہ کا تو اس حساب سے پانچ
اوقیہ کے پچاس روپیہ چہرہ شاہی ہوئے اور دو دگلہ کو عجلہ کو کہتے ہین واللہ اعلم کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل
ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا مگر ایک بات مین فرق ہی وہ کہتے تھے کہ جو کچھ پیدا ہو سب مین عشر ہے
قلیل ہو یا کثیر بشرطیکہ نہر یا بارش سے سیراب ہوئی ہو اور جسکو بوکی یا چکل وار گندین سے پانی دیا جاوے
تو اس مین نصف عشر کا ہی اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور مجاہد کا **ف** اتفاق کیا ہی اصحاب ستہ نے کہ پانچ
وسقون سے کم غلہ مین عشر نہین اور روایت کیا ہے اس حدیث کو بخاری مسلم احمد ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ
طحاوی وغیرہ محدثین نے ابی سعید جابر اور ابن عمر سے اور یہی مذہب ہے ابو یوسف و زفر کا اور محمد کا واللہ اعلم

بَابُ الْمَالِ مَتٰى تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

مال مین کب زکوۃ واجب ہوتی ہے **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا
نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَجِبُ فِيْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَكْتَسِبَ مَالًا فَيَجْمَعَهُ إِلَى مَالٍ عِنْدَهُ مِمَّا يُزَكّٰى فَإِذَا وَجَبَتِ الزَّكٰوةُ
فِي الْمَالِ الْأَوَّلِ زَكَّى الثَّانِيَ مَعَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ روایت ہے ابن عمر رض سے کہا جس
مال پر ایک برس کامل نہ گذر جاوے اسمین زکوۃ واجب نہین - کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو
حنیفہ رح کا مگر جس شخص کو نیا مال دستیاب ہوا اور جمع کرے اسکو ساتھہ مال کے پہر جب پہلے مال کی زکوۃ کا وقت
آجاوے تو اسکی بہی ساتھہ ہی ادا کرے یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور نخعی کا **ف** روایت کیا ہی بیہقی نے ابن
علی اور عائشہ سے موقوفا اور ترمذی اور دارقطنی - اور بیہقی نے ابن عمر سے اور ابو داؤد نے علی بن ابی طالب
سے مرفوعا کہ جس مال پر ایک برس کامل نہ گذر جاوے اسمین زکوۃ نہین

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الدَّيْنُ هَلْ عَلَيْهِ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

جسکی کسی پر قرض لینا ہو اسکی زکوۃ دینے کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتَبٍ لَهُ قَاطَعَهُ بِمَالٍ عَظِيمٍ قَالَ قُلْتُ فِيهِ زَكٰوةٌ قَالَ الْقَاسِمُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالٍ صَدَقَةً حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَعْطَى النَّاسَ عَطِيَّاتِهِمْ سَأَلَ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ قَدْ وَجَبَ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ أَخَذَ مِنْ عَطَائِهِ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَإِنْ قَالَ لَا أَسْلَمَ إِلَيْهِ عَطَاءَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى روایت ہی محمد بن عقبہ سے پوچھا اُسنے قاسم بن محمد کو بیچ حق مکاتب اپنے کی کہ مقاطعہ کیا تھا انہون نے ساتھ اُسکے بہت مال کے عوض مین (مکاتب سے مدت معینہ کے پہلے قیمت وصول کرنے کو مقاطعہ کہتے ہین) کہا پوچھا مین نے کیا اسمین بھی زکوۃ ہے تو کہا قاسم نے کہ تھے ابی بکر نہین صدقہ لیتے تھے اس مال سے جسپر سال نہ گذر چکا ہو اور جب تنخواہین دیتے تو لوچھتے کیا تیرے پاس اسقدر مال ہے کہ جسمین زکوۃ ہو اگر کہتا ہان تو لے لیتے اس مال سے شمار کر کے اور اگر انکار کرتا تو پورا دیتے اسکو۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ عَنْ أَبِيهَا قَالَ كُنْتُ إِذَا قَبَضْتُ عَطَائِي مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَأَلَنِي هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَإِنْ قُلْتُ نَعَمْ أَخَذَ مِنْ عَطَائِي زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَإِلَّا دَفَعَ إِلَيَّ عَطَائِي روایت ہی قدامہ بن مظعون سے کہا جب تنخواہ دیتے مجھکو عثمان بن عفان تو پوچھ لیتے مجھ سے کیا تیرے پاس اسقدر مال ہے کہ جسمین زکوۃ ہو اگر مین ہان کرتا تو اسی مال سے شمار کر کے لے لیتے اور اگر انکار کرتا تو پورے دیدیتے مجھکو **ف** مصفی مین ہے کہ تنخواہون سے زکوۃ لینی بدعت ہے اور سنت یہ ہے کہ جس مال پر سال گذر چکا ہو اسمین سے زکوۃ لیجاوے اور یہ بدعت پہلے معاویہ بن ابی سفیان سے شروع ہوئی ہے اور حضرت ابو بکر اور عثمان تنخواہون سے اس مال کی زکوۃ لیتے تھے کہ جسپر سال گذر چکا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی رح کا واللہ اعلم

بَابُ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ زیور کی زکوۃ کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلِي بَنَاتِ أَخِيهَا يَتَامٰى فِي حَجْرِهَا لَهُنَّ حُلِيٌّ فَلَا تُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ روایت ہے قاسم بن محمد سے کہ پرورش کرتی تھین حضرت عائشہ رض اپنے بھائیون کے بیٹون سے یتیم لڑکیون کی اور انکے زیورون سے زکوۃ نہین دیتی تھین **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ وَجَوَارِيَهُ فَلَا يُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ

الزکوٰۃ **قال** محمد اما ما کان من حلی جوھر ولؤلؤ فلیست فیہ الزکوٰۃ علی کل
حال واما ما کان من حلی ذھب او فضۃ ففیہ الزکوٰۃ الا ان یکون ذلک لیتیم او لیتیمۃ
لم یبلغا فلا یکون فی مالہما زکوٰۃ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ روایت ہی نافع سے کہ ابن عمر
اپنی لڑکیوں اور غلاموں کو زیور پہناتے تھے اور اسکی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔ کہا محمد رح نے جو زیور جواہر
اور موتی کے ہوں ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں اور جو سونے چاندی کے ہوں ان میں زکوٰۃ ہے مگر یتیم نابالغ
کے مال سے نہ دینی چاہیئے یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** زیور اور تجارت کے مال اور یتیم کے مال
کی زکوٰۃ دینے میں علماء کا بہت اختلاف ہے اور روایت کیا ہے ابو داؤد اور حاکم نے ام سلمہ اور عائشہ
سے اور ابو داؤد اور دارقطنی اور بیہقی نے اسماء بنت یزید سے اور احمد اور دارقطنی نے فاطمہ بنت قیس
سے اور الفاظ ان سب حدیثوں کے متقارب ہیں کہا انہوں نے آئی ایک عورت پاس آنحضرت صلعم کے
اور اسکے ساتھ ایک لڑکا تھا جسکے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے تھے آپنے دیکھ فرمایا کیا اسکی زکوٰۃ ادا کرتے
ہو اس عورت نے کہا نہیں فرمایا قیامت کے دن انکے عوض میں آگ کے کڑے تجھکو پہننے پسند ہیں
تو پھینک دیے اس عورت نے اتار کر۔ کہا ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ سند اسکی قوی ہے اور صحیح کہا
اسکو حاکم نے اور روایت کیا ہے ابو داؤد اور دارقطنی اور بزار نے سمرہ بن جندب سے کہا حکم دیا ہمکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجارت کے مال سے زکوٰۃ دینے کا اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے
انفقوا من طیبات ما کسبتم کہا مجاہد نے یہ آیت تجارت کے مال میں نازل ہوئی ہے اور کہا ابن منذر نے
تجارت کے مال سے زکوٰۃ دینے پر اجماع امت کا ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا اور روایت کیا ہے
ترمذی احمد دارقطنی اور طبرانی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جو شخص متولی ہو مال یتیم کا تو اسمال سے تجارت کرے ایسا نہ ہو کہ کھا جاوے اسکو زکوٰۃ
اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد کا اور مانعین کی کوئی دلیل نہیں واللہ اعلم **باب**
العشر عشر کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا الزھری عن سالم بن عبد اللہ عن عبد
اللہ بن عمر ان عمر کان یاخذ من النبط من الحنطۃ والزیت نصف العشر یرید
ان تکثر الحمل الی المدینۃ ویاخذ من القطنیۃ العشر **قال** محمد من اہل الذمۃ
مما اختلفوا فیہ للتجارۃ من قطنیۃ او غیر قطنیۃ نصف العشر فی کل سنۃ

وَمِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ اِذَا دَخَلُوْا اَرْضَ الْاِسْلَامِ بِاَمَانٍ الْعُشْرُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَكَذٰلِكَ اَمَرَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ وَاَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ حِيْنَ بَعَثَهُمَا عَلٰى عُشُوْرِ الْكُوْفَةِ وَالْبَصْرَةِ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی روایت ہی ابن عمر سے کہا تہے عمر بن خطاب بیسوان حصہ لیتے انباط
سے گیہون اور زیتون کا **ف** انباط جمع نبط کی ہے اور نبط اس گروہ کو کہتے تہے جنکی زمینیں بہت دور
تہین اور وہان سے غلہ اٹہا کر مدینہ مین لاتے اور فروخت کرتے تو آپ نے نصف عشر کا محال کے
عوض مین انکو معاف کر دیا تہا اور باقی سب غلون مین عشر لیتے تہے۔ کہا محمد رح نے ذمی لوگون سے
سب غلون مین سے بیسوان حصہ لینا چاہیے جسمین تجارت کیجاتی ہے گیہون ہو یا غیر اسکا سال مین ایک
دفعہ جب امان مانگ کر دار الاسلام مین داخل ہو سب غلون مین اس سے دسوان حصہ لینا چاہیے اور یہی
حکم دیکر بہیجا تہا حضرت عمر رضی نے زیادہ بن حدیر اور انس بن مالک کو کوفہ اور بصرہ کے عشر وصول کرنے مین
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **بَابُ الْجِزْيَةِ** جزیہ لینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا
الزُّهْرِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ الْجِزْيَةَ وَاَنَّ عُمَرَ اَخَذَهَا
مِنْ مَجُوْسِ فَارِسَ وَاَخَذَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنَ الْبَرْبَرِ روایت ہی ابن شہاب زہری سے کہا جزیہ
لیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحرین کے مجوسون سے اور حضرت عمر رض نے فارس کے مجوسون سے
اور عثمان بن عفان رض نے بربر کے مجوسون سے **ف** یہ حدیث مرسل ہے اور ایسا ہی روایت کیا عبد الرحمن
بن عوف سے مرفوعًا اور مجوسی آتش پرستون کو کہتے ہین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اَسْلَمَ
مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ
دَنَانِيْرَ وَمَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ روایت ہے اسلم مولی عمر بن خطاب رض
سے کہ جزیہ مقرر کیا تہا حضرت عمر رض نے اہل درہم پر چالیس درہم اور اہل دینار پر چار دینار اور رزق مسلمانون
کا اور تین دن کی ضیافت **ف** رزق مسلمانون کا یعنے تین دن کی ضیافت کے سوا جو اور ضرورت اور
حاجت کسی مسلمان کی ہو وہ بہی روا کیا کرین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ نَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُؤْتٰى بِنَعَمٍ كَثِيْرَةٍ مِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ قَالَ مَالِكٌ اَرَاهُ تُؤْخَذُ مِنْ اَهْلِ
الْجِزْيَةِ فِيْ جِزْيَتِهِمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَلسُّنَّةُ اَنْ تُؤْخَذَ الْجِزْيَةُ مِنَ الْمَجُوْسِ مِنْ غَيْرِ اَنْ
تُنْكَحَ نِسَاؤُهُمْ وَلَا تُؤْكَلَ ذَبَائِحُهُمْ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ

الجزية على اهل سواد الكوفة على المعسر اثنى عشر درهما وعلى الوسط اربعة وعشرين
درهما وعلى الغني ثمانية واربعين درهما واما ما ذكره مالك بن انس من الابل فان
عمر بن الخطاب لم يأخذ الابل في جزيته علمناها الا من بني تغلب فانه اضعف
عليهم الصدقة فجعل ذلك جزيتهم فاخذ من ابلهم وبقرهم وغنمهم روایت ہے
اسلم مولی عمر بن خطاب سے کہ حضرت عمر رض کے پاس بہت سے اونٹ جزیہ کے آتے تھے کہا مالک رض نے مین دیکھتا
ہون کہ انہون نے جزیہ مین اہل جزیہ سے لیے تھے کہا محمد رح نے مجوس سے جزیہ لینا سنت ہے اور نہ عورت
انکی نکاح کیجاوے اور نہ ذبیحہ انکی کہائی جاوے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی پہونچا ہے
اور جزیہ لینا مقرر کیا تہا حضرت عمر نے اہل کوفہ مسکین سے بارہ درہم اور متوسط حال سے چوبیس درہم اور
غنی آدمی سے اڑتالیس درہم اور یہ جو مالک نے اونٹ کا ذکر کیا ہے سو ہماری علم مین حضرت عمر جزیہ مین اونٹ
نہین لیتے تھے مگر ایک دفعہ بنی تغلب پر جرمانہ کے طور پر جزیہ دگنا کر دیا تہا جب بہت ہو گیا تو اونٹ گائے
بکری سے کچھ لیکر پورا وصول کیا **ف** بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے اسطرح روایت کیا ہے کہ بنی تغلب ایک
قوم تھی نصاری کی انہون نے حضرت عمر کے زمانہ مین جزیہ دینے سے انکار کیا تو آپنے انپر جرمانہ کے طور
پر دوگنا کر دیا اور انکے اونٹ بکری سب چیزین جمع کر کے پورا وصول کر لیا واللہ اعلم **باب** زكوة الخيل
والرقيق والبراذين غلام اور گہوڑے اور ٹٹو کی زکوۃ کا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا عبد
الله ابن دينار قال سألت سعيد بن المسيب عن صدقة البراذين فقال او في الخيل صدقة
روایت ہے عبد اللہ بن دینار رض سے کہا پوچھا مینے سعید بن مسیب کو ترکی گھوڑے کی زکوۃ سے تو کہا کیا گہوڑون
مین بھی زکوۃ ہے **اخبرنا** مالك حدثنا عبد الله بن دينار عن سليمان بن يسار عن
عراك بن مالك عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم
في عبده ولا في فرسه صدقة **قال محمد** وبهذا ناخذ ليس في الخيل صدقة سائمة
كانت او غير سائمة واما في قول ابي حنيفة رحمه الله فاذا كانت سائمة يطلب نسلها
ففيها الزكوة ان شئت في كل فرس دينار وان شئت فالقيمة ثم في كل مائتي درهم
خمسة دراهم وهو قول ابراهيم النخعي روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان کے غلام اور گہوڑے کی زکوۃ واجب نہین۔ کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا گہوڑے

کوتل ہو یا سواری کا زکوۃ نہین اور کہا ابو حنیفہ رحمۃ نے کوتل جو نسل بڑہانے کی غرض سے چھوڑ دیا جاوے اسمین زکوۃ ہے چاہے ایک ایک گھوڑے سے ایک ایک دینار دلوے یا قیمت کر کے ہر دو سو درم سے پانچ درم ادا کرے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ لَا نَاْخُذَ مِنَ الْخَيْلِ وَلَا الْعَسَلِ صَدَقَةً **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَمَّا الْخَيْلُ فَهِيَ عَلٰى مَا وَصَفْتُهُ لَكَ وَاَمَّا الْعَسَلُ فَفِيْهِ الْعُشْرُ اِذَا اَصَبْتَ مِنْهُ الشَّيْءَ الْكَثِيْرَ خَمْسَةَ اَفْرَاقٍ فَصَاعِدًا وَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ فِيْ قَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ الْعُشْرُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَعَلَ فِي الْعَسَلِ الْعُشْرَ روایت ہے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے جو قاضی مدینہ کے تھے عمر بن عبد العزیز کے زمانہ مین لکھا تھا انکو عمر بن عبد العزیز نے کہ گھوڑے اور شہد کی زکوۃ نلیا کرین کہا محمد رحمۃ نے گھوڑے کا وہی حکم ہے جو بتلایا مینے اور شہد جب پانچ فرقون سے زیادہ ہو تو اسمین بھی عشر ہے **ف** روایت کیا ہے ترمذی اور طبرانی نے ابن عمر سے اور عقیلی نے ابی ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی ہر دس مشکون مین ایک مشک ہے اور اگر اس سے کم ہو تو اس مین کچھ صدقہ نہین اور افراق جمع فرق کی ہے فرق تین صاع کی ہوتی ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَهْلَ الشَّامِ قَالُوْا لِاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَرَقِيْقِنَا صَدَقَةً فَاَبٰى ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اِنْ اَحَبُّوْا فَخُذْهَا مِنْهُمْ وَارْدُدْهَا عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ وَارْزُقْ رَقِيْقَهُمْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَلْقَوْلُ فِيْ هٰذَا الْقَوْلُ الْاَوَّلُ لَيْسَ فِيْ فَرَسِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ روایت ہے سلمان بن یسار سے کہ شام کے لوگون نے ابو عبیدہ بن جراح کو اپنے گھوڑون اور غلامون کی زکوۃ دینی چاہی تو انکار کیا انہون نے پہر لکھا یہ حال عمر بن خطاب کو عمر رضہ نے جواب مین یہ لکھا کہ جو لوگ خوشی سے دین انسے لیکے انکی فقیرون اور غلامون کو بانٹ دو۔ کہا محمد رحمۃ نے پہلی بات صحیح ہے کہ گھوڑے اور غلامون مین سوائے صدقہ فطر کے اور کچھ زکوۃ نہین

بَابُ الرِّكَازِ کہان اور دفینہ کی زکوۃ کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ ابْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ مِنْ مَعَادِنِ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ اِلَى الْيَوْمِ لَا

علیہ وآلہ وسلم سے کہ انہون نے شہد مین عشر مقرر کیا

يؤخذ منها إلا الزكاة **قال محمد** الحديث المعروف أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في الركاز الخمس قيل يا رسول الله وما الركاز قال المال الذي خلقه الله تعالى في الأرض يوم خلق السموات والأرض في هذه المعادن ففيها الخمس وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا روایت ہی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے اور اور لوگون سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو ایک معدن جاگیر دی تھی فرع کے میدان مین پھر اس معدن سے آج تک زکوۃ لیجاتی ہے یعنے خمس کہا محمد رح نے یہ مشہور حدیث ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکاز مین خمس ہے لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ رکاز کس چیز کو کہتے ہین فرمایا وہ مال ہے جو پیدا کیا اللہ جل شانہ نے زمین مین جب سے بنایا زمین اور آسمان کو بیچ ان معدنون کے اور یہی قول ہے ابیحنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب صدقة البقر گائے کی زکوۃ کا بیان

أخبرنا مالك أخبرنا حميد بن قيس عن طاؤس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذ بن جبل إلى اليمن فأمره أن يأخذ من كل ثلاثين بقرة تبيعا ومن كل أربعين مسنة فأتي بما دون ذلك فأبى أن يأخذ منه شيئا وقال لم أسمع فيه من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا حتى أرجع إليه فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل أن يقدم معاذ **قال محمد** وبهذا نأخذ ليس في أقل من ثلاثين من البقر زكوة فإذا كانت ثلاثين ففيها تبيع أو تبيعة والتبيع الجذع الحولي إلى أربعين فإذا بلغت أربعين ففيها مسنة وهو قول أبي حنيفة رحمه الله والعامة روایت ہی طاؤس سے کہا بہیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کیطرف اور گائی کی زکوۃ مین یہ حکم دیا کہ تیس گائی مین سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی لینی چاہیے اور چالیس مین دو سال کا بچھیڑا یا بچھیڑی پہر کسی نے تیس سے کم مین بھی زکوۃ دینی چاہی تو آپ نے انکار کیا اور کہا نہین سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مین کوئی حکم پہر معاذ بن جبل ابہی واپس نہین آئے تھے کہ فوت ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور تیس سے کم گائی مین کچھ زکوۃ نہین اور تیس سے لیکر انتالیس تک ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی دینی چاہیے اور جب چالیس ہو جاوین تو ان مین دو سال کی بچھڑی ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عام علماء کا **ف** ایسا ہی روایت کیا ہے احمد ابو داؤد اور

نسائی اور ابن ماجہ نے معاذ بن جبل سے اور یہی مذہب ہے شافعی مالک احمد کا **باب** الکنز کنز کا
بیان **اخبرنا** مالک حدثنا نافع قال سئل ابن عمر عن الکنز فقال هو المال الذی
لا تؤدی زکوته روایت ہے نافع سے کہ پوچھے گئے ابن عمر رض کنز تو کہا اس مال کو کہتے ہین جسکی زکوۃ نہ
ادا کی جاوے **اخبرنا** مالک حدثنا عبد الله بن دینار عن ابی صالح عن ابی
هریرة قال من کان له مال ولم یؤد زکوته مثل له یوم القیمة شجاعا اقرع له
زبیبتان یطلبه حتی یمکنه فیقول انا کنزك روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا جس شخص کے پاس
کچھ مال ہو اور اسکی زکوۃ نہ ادا کرے تو وہ قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنکر اسکے پاس آوے گا اور
کہیگا مین وہی مال ہون جسکی تو زکوۃ نہین دیتا تھا **ف** اقرع اس سانپ کو کہتے ہین جسکا سر سفید ہو اور
زبیب نقطہ کو کہتے ہین **باب** من تحل له الصدقة صدقہ کسکو دینا چاہیے **اخبرنا**
مالک حدثنا زید بن اسلم عن عطاء بن یسار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا تحل الصدقة لغنی الا لخمسة لغاز فی سبیل الله او لعامل علیها او لغارم
او لرجل اشتراها بماله او لرجل له جار مسکین تصدق علی المسکین فاهدی
الی الغنی **قال** محمد وبهذا ناخذ والغازی فی سبیل الله اذا کان له عنها غنی
یقدر بغناه علی الغزو فی سبیل الله لم یستحب له ان یاخذ منها شیئا وکذلك
الغارم اذا کان عنده وفاء لدینه وفضل تجب فیه الزکوة لم یستحب له ان
یاخذ منها شیئا وهو قول ابی حنیفة رحمه الله روایت ہے عطاء بن یسار رض سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال صدقہ لینا مگر پانچ آدمیون کو مجاہد اور عامل اور قرضدار
کو اور اس شخص کو جو قیمتاً کسی مسکین سے خرید کرے یا اسکو جسکے ہمسایہ مین کسی مسکین کو صدقہ دیا
جاوے اور وہ ہدیہ کے طور پر اسکو دیوے - کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور غازی کے پاس
اگر اپنی ضرورت کے موافق مال ہو تو اسکو بھی صدقہ لینا بہتر نہین اور یہی حکم ہے قرضدار کا جب
اسکے پاس اسقدر مال ہو جو قرض ادا کرکے پھر بھی قدر نصاب کا بچ جاوے تو اسکو بھی صدقہ
لینا بہتر نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب** زکوة الفطر صدقہ فطر کا بیان
اخبرنا مالک حدثنا نافع عن ابن عمر کان یبعث بزکوة الفطر الی الذی

تجمع عنده قبل الفطر بيومين او ثلثة **قال محمد** وبهذا ناخذ يعجبنا تعجيل زكوة
الفطر قبل ان يخرج الرجل الى المصلى وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى روایت ہے
نافع سے کہ ابن عمر صدقۂ فطر کو دو تین دن عید کے پہلے عامل کیطرف بھیجدیتے تھے کہا محمد رح
نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی بہتر ہے کہ صدقۂ فطر کا عیدگاہ میں جانے سے پہلے ادا کردیا
جاوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح کا **باب** صدقة الزيتون زیتون کی زکوۃ کا بیان
اخبرنا مالك عن ابن شهاب قال صدقة الزيتون العشر **قال محمد** و
بهذا ناخذ اذا اخرج منه خمسة اوسق فصاعدا ولا يلتفت في هذا الى الزيت
انما ينظر في هذا الى الزيتون واما في قول ابي حنيفة رحمه الله ففي قليله و
كثيره العشر روایت ہے ابن شہاب زہری سے کہا صدقۂ زیتون کا دسواں حصہ ہے
کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب پانچ وسق سے زائد ہو پھل اسکا اور زکوۃ دینے میں پھل کا
اندازہ کرنا معتبر ہے تیل کا نہیں اور ابوحنیفہ رح کے نزدیک قلیل ہو یا کثیر سب میں عشر ہے

ابواب الصيام

باب الصوم لرؤية الهلال والافطار لرؤيته چاند
دیکھکر روزہ رکھنے اور افطار کرنیکا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا نافع وعبد الله بن
دينار عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر رمضان فقال لا تصوموا
حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له **قال محمد**
وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى روایت ہے ابن عمر رض سے کہا ذکر
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کا پھر فرمایا روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک
چاند کو نہ دیکھ لو اور اگر بادل ہو جاوے تو اندازہ کرلو یعنے شعبان کے تیس دن پورے کرلو پھر روزہ
رکھو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا **باب** متى يحرم الطعام على الصائم
روزہ دار پر کسوقت کھانا حرام ہوتا ہے **اخبرنا** مالك حدثنا عبد الله بن دينار
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا ينادي بليل فكلوا
واشربوا حتى ينادي ابن ام مكتوم روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے بلال رات کو اذان کہتا ہے تم کھاؤ اور پیو جب اذان کہے ابن ام مکتوم **اخبرنا** مالك

حدثنا الزهری عن سالم مثله قال وکان ابن ام مکتوم لا ینادی حتی یقال له قد اصبحت **قال محمد** کان بلال ینادی بلیل فی شھر رمضان لسحور الناس وکان ابن ام مکتوم ینادی بالصلوٰۃ بعد طلوع الفجر فلذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم خبر دی ہمکو مالک نے کہا حدیث کی ہمکو زہری نے سالم سے مانند ابن عمر کی اور کہا سالم نے ابن ام مکتوم نہیں اذان کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاوے انکو کہ صبح ہوگئی ہے کہا امام محمد رح نے حضرت بلال رمضان میں رات کو اذان کہتے تھے کہ لوگ سحری کریں اور ابن ام مکتوم نماز کے لئے طلوع فجر کے بعد اذان کہتے تھے اسی واسطے فرمایا آپ نے کہ کھاؤ اور پیو ابن ام مکتوم کی اذان تک

باب من افطر متعمدا فی شھر رمضان جان بوجھ کر فرض روزہ توڑنے کا بیان

اخبرنا مالک حدثنا الزھری عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان رجلا افطر فی شھر رمضان فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفر بعتق رقبۃ او صیام شھرین متتابعین او اطعام ستین مسکینا قال لا اجد فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرق من تمر فقال خذ ھذا فتصدق بہ فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ ما احد احوج الیہ منی قال کلہ **قال محمد** وبھذا ناخذ اذا افطر الرجل متعمدا فی شھر رمضان باکل او شرب او جماع فعلیہ قضاء یوم مکانہ وکفارۃ الظھار ان یعتق رقبۃ فان لم یجد فصیام شھرین متتابعین فان لم یستطع اطعم ستین مسکینا لکل مسکین نصف صاع من حنطۃ او صاع من تمر او شعیر روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا افطار کیا ایک شخص نے رمضان میں تو امر کیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ پے درپے روزہ رکھے یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلادے تو کہا اس شخص نے میرے پاس کچھ نہیں پھر لایا گیا ایک ٹوکرا کھجور کا پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا لے جا اسکو اور صدقہ کر اسکو کہا یا رسول اللہ مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں تو فرمایا تو ہی کھالے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب افطار کرے رمضان میں جان بوجھ کر کھانے پینے کی چیز سے یا جماع کرنے سے تو قضا کرے روزہ اپنا اور ظہار کا کفارہ ادا کرے یعنے غلام آزاد کرے یہ نہ ہوسکے

تو دو ماہ پے در پے روزے رکھے اگر روزہ بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلا وے نصف صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور اور جو سے **ف** اصل اس مسئلہ مین یہی حدیث ابی ہریرہ کی ہے اور روایت کیا اس حدیث کو بخاری مسلم۔ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ اور احمد نے ابی ہریرہ سے کہ جماع کیا اس شخص نے یعنے جماع سے روزہ توڑنے مین کفارہ دینے کا حکم دیا تھا آپنے اور کھانے پینے کی چیز سے روزہ توڑنے مین قضا ہے کفارہ نہین اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد وغیرہ محدثین کا اور حنفیہ نے کھانے پینے کو بھی جماع پر قیاس کیا ہے لیکن قیاس سے کسی چیز کی فرضیت ثابت نہین ہوسکتی واللہ اعلم **بَابُ** الرَّجُلِ يَطْلُعُ عَلَيْهِ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ جنب کیحالت مین صبح ہو جانے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي يُونُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَاَنَا اَسْمَعُ اِنِّي اُصْبِحُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ اَغْتَسِلُ فَاَصُوْمُ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِي روایت ہے ام المومنین عائشہ رض سے سوال کیا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دروازہ پر کھڑا ہوکر کہ مین جنبی تھا اور صبح ہوگئی مجھکو اب روزے کا کیا حکم ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بھی ایسا اتفاق ہوجاتا ہے پھر صبح نہا کر روزہ رکھہ لیتا ہون تو کہا اس شخص نے آپ کو ہمسے کیا مشابہت ہے آپ کے سب گناہ معاف کردیے گئے ہین جو آنے والے تھے اور جو گذر چکے تو غضب مین آگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور فرمایا قسم اللہ کی امید کرتا ہون کہ ہمسے دلمین سب سے بڑھکر خشیت ہے اور خوب جانتا ہون اس کام کو جس مین پرہیزگاری کیجاتی ہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اس حدیث مین صاف دلیل ہے اس بات پر کہ آپکے سب فعلون پر عملون کرنا واجب ہے جب تک خصوصیت کی کوئی علیحدہ دلیل قائم نہ ہو اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور تمام محدثین کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ

كنت انا وابي عند مروان ابن الحكم وهو امير المدينة فذكر ان ابا هريرة قال من اصبح جنبا
افطر فقال مروان اقسمت عليك يا عبد الرحمن لتذهبن الى ام المؤمنين عائشة وام
سلمة تسألهما عن ذلك قال فذهب عبد الرحمن وذهبت معه حتى دخلنا على
عائشة فسلمنا عليها ثم قال عبد الرحمن يا ام المؤمنين كنا عند مروان ابن الحكم آنفا
فذكر ان ابا هريرة يقول من اصبح جنبا افطر ذلك اليوم قالت ليس كما قال ابو هريرة
يا عبد الرحمن اترغب عما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال لا والله
قالت فاشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يصبح جنبا من جماع غير احتلام
ثم يصوم ذلك اليوم قال ثم خرجنا حتى دخلنا على ام سلمة فسألها
عن ذلك فقالت كما قالت عائشة فخرجنا حتى جئنا مروان فذكر له عبد
الرحمن ما قالتا فقال اقسمت عليك يا ابا محمد لتركبن دابتي هذه فانها بالباب
فلتذهبن الى ابي هريرة فانه بارضه بالعقيق فلتخبرنه ذلك قال فركب
عبد الرحمن وركبت معه حتى اتينا ابا هريرة فتحدث معه عبد
الرحمن ساعة ثم ذكر له ذلك فقال ابو هريرة لا علم لي بذلك انما
اخبرنيه مخبر **قال** محمد وبهذا نأخذ من اصبح جنبا من جماع
من غير احتلام في شهر رمضان ثم اغتسل بعد ما طلع الفجر فلا بأس بذلك
وكتاب الله تعالى يدل على ذلك قال الله عز وجل احل لكم ليلة الصيام
الرفث الى نسائكم هن لباس لكم وانتم لباس لهن علم الله انكم كنتم
تختانون انفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم فالآن باشروهن يعني الجماع و
ابتغوا ما كتب الله لكم يعني الولد وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط
الابيض من الخيط الاسود من الفجر يعني حتى يطلع الفجر واذا كان الرجل
قد رخص له ان يجامع ويبتغي الولد ويأكل ويشرب حتى يطلع الفجر
فمتى يكون الغسل الا بعد طلوع الفجر فهذا لا بأس به وهو قول ابي
حنيفة رحمه الله تعالى والعامة ترجمہ روایت ہے ابوبکر بن عبدالرحمن سے کہ میں اور

میرے باپ عبدالرحمن دونو بیٹھے تہے مروان بن حکم کے پاس اور مروان اُن دنونمین حاکم تہے مدینہ
کے تو اُنسے ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہ کہتے ہین جو شخص جنب ہوا اور صبح ہوجاوے تو اُسکا روزہ نہ ہوگا۔
مروان نے کہا قسم دیتا ہون مین تمکو اے عبدالرحمن تم جاؤ ام المومنین عائشہ اور ام المومنین ام سلمہ
پاس اور پوچھو اُنسے یہ مسئلہ تو گئے عبدالرحمان اور گیا مین ساتہ اُنکے یہانتک کہ پہونچے ہم
ام المومنین عائشہ پاس تو سلام کیا انکو عبدالرحمن نے پہر کہا اے ام المومنین ہم بیٹھے تہے مروان
بن حکم کے پاس اُنسے ذکر ہوا کہ ابوہریرہ رضہ کہتے ہین جس شخص کو صبح ہوجاوے اور وہ جنب ہو
تو اُسکا روزہ نہ ہوگا فرمایا حضرت عائشہ رضہ نے ایسا نہین ہے جیسا کہا ابوہریرہ نے اے عبدالرحمن
کیا تو منہ پہیرتا ہے اسکام سے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تہے کہا عبدالرحمن نے نہین قسم
خدا کی فرمایا حضرت عائشہ نے مین گواہی دیتی ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ انکو صبح
ہوجاتی تہی اور وہ جنب ہوتے تہے جماع سے نہ احتلام سے پہر روزہ رکہتے تہے اسدن کہا ابوبکر رضہ
نے پہر نکلے ہم یہانتک کہ پہونچے ام المومنین ام سلمہ پاس اور پوچہا ہمنے اُنسے اس مسئلہ کو انہون نے
بہی یہی کہا جو حضرت عائشہ نے کہا تہا کہا ابوبکر نے پہر نکلے ہم اور آئے مروان بن حکم پاس اُن سے
عبدالرحمان نے بیان کیا قول حضرت عائشہ اور ام سلمہ کا تو کہا مروان نے قسم دیتا ہون مین تمکو اے
ابومحمد تم سوار ہوکر جاؤ میرے جانور پر جو دروازہ پر کہڑا ہے ابوہریرہ پاس کیونکہ وہ اپنی زمین مین
ہے عقیق مین **ف** عقیق ایک مقام کا نام ہے جو تہوڑے فاصلہ پر ہے مدینہ سے **ت**
اور اطلاع کروان کو اس مسئلہ سے تو سوار ہوئے عبدالرحمان اور مین بہی انکے ساتہہ سوار ہوا یہان
تک کہ آئے ہم ابوہریرہ پاس تو ایک ساعت تک باتین کی اُنسے عبدالرحمن نے پہر بیان کیا اُنسے
اس مسئلہ کو تو ابوہریرہ نے کہا مجہے علم نہین تمہارے اس مسئلہ کا بلکہ ایک شخص نے مجہسے بیان کیا
تہا **ف** یعنے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلاواسطہ اس مسئلہ کو نہین سُنا اسواسطے
غلطی ہوی **م** کہا امام محمد رحمہ نے جس شخص کو صبح ہوجاوے اور وہ جنب ہو جماع سے نہ احتلام سے
پہر غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو اسمین کچہہ عیب نہین اور قرآن بہی اسپر دلالت کرتا ہے فرمایا اللہ عزو
جل نے حلال کی گئی واسطے تمہارے رات روزے کی رغبت کرنا طرف بی بیون اپنی کے وہ
پردہ ہین واسطے تمہارے اور تم پردہ ہو واسطے اُنکے جانا اللہ نے یہ کہ تم تہے خیانت کرتے جانون

اپنی کو پس پھر آیا اور پر تمہارے اور معاف کیا تم سے پس اب ملا کرو انکے یعنے جماع کیا کرو اور ڈھونڈو جو لکھہ دیا اللہ نے واسطے تمہارے یعنے اولاد اور کہا ہو اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے تاگا سفید تاگے کالے سے فجر سے یعنے یہانتک کہ ٹھیک فجر ہو جاوے جب اس شخص کو فجر تک جماع کرنے اور کہانے پینے کی رخصت دی گئی تو غسل اسکا خواہ مخواہ فجر کے بعد ہی ہوگا پس اسمین کچھہ عیب نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا

باب القُبلة للصائم روزہ دار کے بوسہ لینے کا بیان

اَخبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيدُ بنُ اَسلَمَ عَن عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلاً قَبَّلَ امرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِن ذٰلِكَ وَجداً شَدِيداً فَاَرسَلَ امرَأَتَهُ تَسئَلُ لَهُ عَن ذٰلِكَ فَدَخَلَت عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاَخبَرَتهَا اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَت اِلَيهِ فَاَخبَرَتهُ بِذٰلِكَ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا فَقَالَ اِنَّا لَسنَا مِثلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ فَرَجَعَتِ المَرأَةُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَت عِندَهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ المَرأَةِ فَاَخبَرَتهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَخبَرتِهَا اِنِّي اَفعَلُ ذٰلِكَ قَالَت قَد اَخبَرتُهَا فَذَهَبَت اِلٰى زَوجِهَا فَاَخبَرَتهُ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا وَقَالَ اِنَّا لَسنَا مِثلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَتقَاكُم لِلّٰهِ وَاَعلَمُكُم بِحُدُودِهِ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بوسہ لیا اپنی عورت کا اور وہ روزہ دار تہا رمضان مین سو اسکو بڑا رنج ہوا **ف** اس خیال سے کہ شاید یہ بڑا گناہ ہے **ف** اور اسنے اپنی عورت کو بہیجا ام المومنین ام سلمہ پاس تاکہ پوچہے انسے اس مسئلہ کو تو آئی وہ عورت ام سلمہ پاس اور بیان کیا اس سے ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ لیتے ہین روزے مین تب وہ اپنے خاوند پاس گئی اور اسکو یہ خبر دی پس اور زیادہ رنج ہوا اسکے خاوند کو اور کہا اسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے نہین ہین اللہ اپنے رسول کے لیے جو چاہتا ہے حلال کر دیتا ہے پھر آئی اسکی عورت ام سلمہ پاس اور دیکہا کہ رسول اللہ صلعم

بھی وہین موجود تھے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو تو بیان کیا
آپ سے ام سلمہ رضی نے سو فرمایا آپ نے تو نے کیون نہ کہدیا اس عورت کو کہ مین بھی یہ کام کرتا ہون (یعنی
روزے مین بوسہ لیتا ہون) ام سلمہ نے کہا مینے کہدیا لیکن وہ گئی اپنے خاوند پاس اور اسکو خبر
کی سو اسکو اور زیادہ رنج ہوا اور وہ بولا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے سے نہین حلال
کرتا ہے اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے اپنے رسول کے لیے پس غصے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا آپ نے قسم خدا کی مین تم سے زیادہ ڈرتا ہون اللہ سے اور تم سب سے
زیادہ پہچانتا ہون اسکی حدون کو **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰے عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ
اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هُنَالِكَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْنُوَ اِلٰى اَهْلِكَ تُقَبِّلُهَا وَ
تُلَاعِبُهَا قَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَنَا صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ
اِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ عَنِ الْجِمَاعِ فَاِنْ خَافَ اَنْ لَا يَمْلِكَ نَفْسَهُ فَالْكَفُّ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہو کہ وہ ام المومنین
عائشہ رض پاس بیٹھی تھین تنے مین انکا خاوند عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق (یعنی
حضرت عائشہ رض کے) آئے اور وہ روزہ دار تھے تو کہا اُنسے حضرت عائشہ رضی نے تم کیون نہین
جاتے اپنی بی بی پاس پس بوسہ لو انکا اور کھیلو اُنسے تو کہا عبد اللہ نے بوسہ لون مین انکا اور
مین روزہ دار ہون حضرت عائشہ رض نے کہا ہان مرکہا محمد رح نے کچھ عیب نہین کہ روزہ دار
بوسہ لے بی بی اپنی کا جب تھام سکے آپکو جماع کرنے سے اور جو نہ تھام سکے اسکے لیے ترک افضل
ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ وہ منع
کرتے تھے روزہ دار کو بوسہ و مباشرت سے **بَابُ** اَلْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ روزہ دار کو سنگی
لگانیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ
صَائِمٌ ثُمَّ اَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت

ہے کہ وہ پہلے پچھنی لگا لیتے تھے روزے میں پھر وہ پچھنی لگاتے تھے بعد غروب آفتاب کے
أخبرنا مالك حدثنا الزهري أن سعدا وابن عمر كانا يحتجمان
وهما صائمان قال محمد لا بأس بالحجامة للصائم وإنما كرهت من أجل
الضعف فإذا أمن ذلك فلا بأس وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى زہری
سے روایت ہے کہ سعد اور ابن عمر روزے میں پچھنی لگاتے تھے کہا محمد رح نے روزہ دار کے پچھنی
لگانے سے کچھ عیب نہیں بلکہ ضعف کے ڈر سے مکروہ ہے جب یہ خوف نہ ہو تو کچھ عیب نہیں ہے اور
یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا أخبرنا مالك أخبرنا هشام بن عروة قال
ما رأيت أبي قط احتجم إلا وهو صائم قال محمد وبه نأخذ وهو
قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہا کبھی نہیں دیکھا میں نے
باپ اپنے عروہ کو پچھنی لگاتے ہوئے مگر وہ روزے سے ہوتے تھے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور
یہی قول ہے ابی حنیفہ رح کا باب الصائم يذرعه القيء أو يتقيأ جان بوجھ
قے کر لی اور خود بخود قے ہو جانے کا بیان أخبرنا مالك أخبرنا نافع أن ابن
عمر كان يقول من استقاء وهو صائم فعليه القضاء ومن ذرعه القيء
فليس عليه شيء قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہتے تھے جو شخص قصداً قے کرے روزے میں تو اس پر قضا واجب ہے
اور جسکو خود بخود آ جاوے اس پر کچھ نہیں ف ایسا ہی روایت کیا ہے احمد ابو داود ترمذی۔
نسائی ابن ماجہ دارقطنی دارمی اور حاکم نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً باب الصوم في السفر
سفر میں روزہ رکھنے کا بیان أخبرنا مالك أخبرنا نافع أن ابن عمر كان
لا يصوم في السفر نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر روزہ نہیں رکھتے تھے سفر میں
أخبرنا مالك حدثنا الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج عام فتح مكة في رمضان فصام
حتى بلغ الكديد ثم أفطر فأفطر الناس معه فتح مكة في رمضان قال و
كانوا يأخذون بالأحدث فالأحدث من أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ شَاءَ صَامَ فِي السَّفَرِ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَالصَّوْمُ اَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ حِيْنَ سَافَرَ اِلَى مَكَّةَ لِاَنَّ النَّاسَ شَكَوْا اِلَيْهِ الْجَهْدَ مِنَ الصَّوْمِ فَاَفْطَرَ لِذٰلِكَ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے جس سال کہ فتح ہوا ہے رمضان مین تو روزہ رکھا یہانتک کہ پہونچے کدید کو

ف کدید ایک مقام ہے سات منزل پر مدینہ سے وہان سے مکہ تین منزل رہجاتا ہے

ت پھر افطار کیا تو لوگون نے بھی افطار کیا اور صحابہ کا یہ قاعدہ تھا کہ نئے کام کو لیتے تھے پھر اس نئے کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامون مین کہا امام محمد نے جو چاہے سفر مین روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے اور روزہ رکھنا افضل ہے اس شخص کے لیے جسکو طاقت ہو اور ہمکو پہنچا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کی راہ مین اسلیے روزہ کھولڈالا تھا کہ لوگون نے آپ سے تکلیف کی شکایت کی تھی اور یہ بھی ہمکو پہنچا ہے کہ حمزہ اسلمی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا روزہ رکھنے کا سفر مین آپنے فرمایا تیرا جی چاہے روزہ رکھہ جی چاہے نہ رکھہ کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور عامہ علماء متقدمین کا۔ **بَابُ** قَضَاءِ رَمَضَانَ هَلْ يُفَرَّقُ (رمضان کے قضاء روزے یکلخت رکھنے کا بیان) **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُفَرَّقُ قَضَاءُ رَمَضَانَ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے رمضان کے قضاء روزے متفرق نہ رکھے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَا فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ قَالَ اَحَدُهُمَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** اَلْجَمْعُ بَيْنَهُ اَفْضَلُ وَاِنْ فَرَّقْتَهُ وَاَحْصَيْتَ الْعِدَّةَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا ابن شہاب سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس رضہ اور ابی ہریرہ رضہ نے اختلاف کیا رمضان کی قضاء مین ایک نے کہا کہ رمضان کے روزے مین قضاء پے در پے رکھنا ضرور نہین دوسرے نے کہا پے در پے رکھنا ضرور ہے۔ کہا محمد رح نے لگا تار رکھنا

افضل ہے اور الگ رکہنے مین بہی کچہ قباحت نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ علماء متقدمین کا **ف** زرقانی مین ہے ابن عبد البر نے کہا کہ معلوم نہین ہے کہ ابن شہاب نے یہ روایت کس سے سنی ابن عباس اور ابو ہریرہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ انہون نے رمضان کی قضا کو جدا جدا رکہنا جائز کیا ہے اسواسطے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ اور متتابعات کی قید نہین لگائی حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ پہلے یون اترا تہا فعدۃ من ایام اخر متتابعات پہر متتابعات کا لفظ ساقط ہوگیا

باب مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ نفلی روزے کی قضا کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ اَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِيَ لَهُمَا طَعَامٌ فَاَفْطَرَتَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرَتْنِي بِالْكَلَامِ وَكَانَتِ ابْنَةَ اَبِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِيَا يَوْمًا مَكَانَهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ اور ام المومنین حفصہ صبح کو انہین نفلی روزہ رکہکر سبہ کہانے کا ہدیہ آیا تو انہون نے روزہ کہولڈالا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے عائشہ رض فرماتی ہین کہ حفصہ نے کہنا شروع کردیا مجہے بولنے نہ دیا آخر اپنے باپ کی بیٹی تہین (یعنے جیسے انکے باپ دین کی بات پوچہنے مین دیر نکرتے تہے ویسی ہی انکی بیٹی بہی تہی) یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور عائشہ صبحکو ہمین نفلی روزہ رکہکر تو ہمارے پاس تحفہ آیا کہانے کا سو ہمنے روزہ کہولڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکے عوض مین ایک روزہ قضا کا رکہو **ف** یعنے نفلی روزہ رکہکر توڑ ڈالنے سے قضا اسکی واجب ہوجاتی ہے اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور اسحق کے نزدیک قضا واجب نہین ہوتی بلکہ مستحب ہے (زرقانی) **ف** کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو شخص نفلی روزہ رکہکر توڑ ڈالے اسپر قضا ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ علماء متقدمین کا یہ حدیث مرسل ہے ابن شہاب کی ام المومنین عائشہ رض سے ملاقات نہین ط

بَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ روزہ جلدی افطار کرنیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْاِفْطَارَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ تَعْجِيلُ الْاِفْطَارِ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اَفْضَلُ مِنْ تَاخِيْرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ سہل بن سعد سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اچھے رہینگے اپنے دین میں جب تک روزہ جلدی افطار کرینگے **ف** ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے زیادہ کیا اسلیے کہ یہود و نصاریٰ دیر کرتے ہیں روزہ کھولنے میں تا تارے دکھائی دینے تک شرحم کہتا ہے یہ پیش گوئی آپکی بہت ٹھیک تھی کیونکہ جب سے لوگوں نے اسکے خلاف عمل شروع کیا تو دین میں بھی سست ہو گئے کہا محمد نے روزے کے افطار کرنے میں اور مغرب کی نماز پڑھنے میں جلدی کرنی تاخیر کرنے سے افضل ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عام علما کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ يَنْظُرَانِ اللَّيْلَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَا ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فِيْ رَمَضَانَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ وَاسِعٌ فَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ بَعْدَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ لَا بَاْسَ بِهِ حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہو کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رض نماز پڑھتے تھے مغرب کی رمضان میں جب سیاہی رات کی دیکھ لیتے پھر بعد نماز کے روزہ کھولتے کہا محمد رح نے یہ سب جائز ہے جسکا جی چاہے نماز پڑھے اور جسکا جی چاہے پہلے پڑھ لے دونو صورتوں میں کچھ قباحت نہیں **ف** روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے انس رض سے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے مغرب کی قبل افطار کے اگرچہ ایک ہی گھونٹ پانی کا ہو پس پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدم ہے حضرت عمر اور عثمان رض کی پیروی سے اور شاید یہ فعل انکا کسی عذر کے سبب سے ہو **بَابُ** الرَّجُلِ يُفْطِرُ قَبْلَ الْمَسَاءِ وَيَظُنُّ اَنَّهُ قَدْ اَمْسٰى جو قبل غروب کے افطار کرے اس گمان سے کہ غروب ہو گیا ہے اسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَفْطَرَ فِيْ يَوْمِ رَمَضَانَ فِيْ يَوْمٍ غَيْمٍ وَرَاٰى اَنَّهُ قَدْ اَمْسٰى اَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ طَلَعَتِ

الشَّمْسُ قَالَ الْخَطْبُ يَسِيْرٌ وَقَدِ اجْتَهَدْنَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** مَنْ اَفْطَرَ وَهُوَ يَرَى اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهَا لَمْ تَغِبْ لَمْ يَاْكُلْ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَلَمْ يَشْرَبْ وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رض نے ابر کے دن روزہ کھول ڈالا اس گمان پر کہ غروب ہوگیا ہے پھر آیا ایک شخص اور کہا اے امیر المومنین ابھی آفتاب نکلا ہے فرمایا آپ نے عوض اسکا سہل ہے اور ہمنے بڑی کوشش کی ہے **ف** یعنے قضا اسکی کچھ مشکل نہیں کہا محمد نے جو شخص غروب سمجھکر روزہ کھول ڈالے پھر اسکو معلوم ہو جاوے کہ ابھی غروب نہیں ہوا تو جسقدر دن باقی ہے اسمین کھانا پینا ترک کردے اور قضا کرے اسکو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** روایت کیا ہے بخاری نے اسمار سے کہا افطار کیا ہمنے دن ابر کے بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر نکلا آفتاب تو آپ نے قضا کرنیکا حکم دیا اور یہی مذہب ہے مالک شافعی احمد اور اسحاق کا

بَابُ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

روزون کے ملانے کی ممانعت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا تہ کے روزے رکھنے سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ رکھتے ہین فرمایا مین تمہاری طرح نہین ہون مین کھلایا جاتا ہون اور پلایا جاتا ہون

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ اكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا لَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَلْوِصَالُ مَكْرُوْهٌ وَهُوَ اَنْ يُّوَاصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَوْمَيْنِ فِي الصَّوْمِ لَا يَاْكُلُ فِي اللَّيْلِ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچو تم تہ کے روزے رکھنے سے لوگون نے کہا آپ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا مین تمہاری طرح نہین ہون مجھے رات کو میرا رب کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے **ف** مراد اس سے جنت کے کھانے اور پانی ہین یا یہ مراد ہے کہ مجھے غذا روحانی جو ذکر الٰہی اور محبت الٰہی سے حاصل ہے اسوجہ سے مجھکو ضعف نہین

ہوتی ہے یا بیقدر توجیہہ ان شاء اللہ تم جسکی طاقت ہو کہا محمد رحمہ نے یہی ہے قول ہمارا اور وصال
کرنا مکروہ ہے اور وصال اسکو کہتے ہیں کہ رات کو روزہ رکھے یعنے رات کو افطار نکرے اور پھر دوسرے
دن کو بھی روزہ رکھے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ کا **باب صوم یوم عرفۃ** عرفہ کے دن
روزہ رکھنے کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا سالم ابو النضر عن عمیر مولی ابن عباس
عن ام الفضل ابنۃ الحارث ان ناسا تماروا فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یوم عرفۃ فقال بعضهم صائم وقال آخرون لیس بصائم فارسلت ام
الفضل بقدح من لبن وهو واقف بعرفۃ فشرب **قال** محمد من شاء صام یوم عرفۃ و
من شاء افطر انما صومه تطوع فان کان اذا صامه یضعفه ذلک عن الدعاء
فی ذلک الیوم فالافطار افضل من الصوم ام الفضل سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے
شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزے میں عرفہ کے دن بعضوں نے کہا آپ روزے
سے ہیں بعضوں نے کہا نہیں تو ام الفضل نے ایک پیالہ دودھ کا آپکے پاس بھیجا اور آپ عرفات
میں تھے تو پی لیا اسکو آپ نے کہا امام محمد رحمہ نے جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے
افطار کرے کیونکہ یہ روزہ نفلی ہے اور جسکو روزہ رکھنے سے ضعف کا خوف ہو اسکے لیے افطار
کرنا افضل ہے **ف** روایت کیا ہے ابو داؤد و نسائی و ابن خزیمہ اور حاکم نے ابی ہریرہ رض سے
کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے اور روایت کیا ہے مسلم
ابو داؤد اور ترمذی نے ابی قتادہ رض سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفہ کے دن
روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں علماء نے تطبیق ان دو حدیثوں کی
اسطرح پر کی ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا درست ہے مگر حاجی کو نہ رکھنا افضل ہے تا کہ طاقت
رہے دعا اور استغفار کی اور ابن عبد البر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ میں نے صحبت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ کوئی ان میں سے عرفہ کے دن
روزہ نہیں رکھتا تھا اور نہ میں رکھتا تھا **باب الایام التی یکرہ فیہا الصوم** جن دنوں
میں روزہ رکھنا مکروہ ہے **اخبرنا** مالک حدثنا ابو النضر مولی ابن عمر بن عبید
اللہ عن سلیمان بن یسار ان رسول اللہ صلعم نہی عن صیام ایام منی سلیمان بن

بن یسار سے روایت کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا منا کے دنون مین روزہ رکہنے سے
یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی حجہ کے روزہ رکہنے سے **اخبرنا** یزید بن عبد اللہ
ابن الہاد عن ابی مرۃ مولی عقیل بن ابی طالب ان عبد اللہ بن عمرو بن العاص دخل
علی ابیہ فی ایام التشریق فقرب لہ طعاما فقال کل فقال عبد اللہ لابیہ انی
صائم قال کل اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا بالفطر
فی ہذہ الایام **قال** محمد وبہذا ناخذ لا ینبغی ان یصام ایام التشریق لمتعۃ ولا
لغیرہا لما جاء من النہی عن صومہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو قول ابی حنیفۃ
والعامۃ من فقہائنا وعن قبلنا وقال مالک بن انس یصومہا المتمتع الذی
لا یجد الہدی او فاتہ الایام الثلاثۃ قبل یوم النحر عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے
روایت ہے کہ وہ گئے اپنے باپ عمرو بن عاص پاس تشریق کے دنون مین یعنے گیارہوین بارہوین
تیرہوین ذی حجہ مین اور لایا گیا تہا کہانا انکا تو کہا عبد اللہ کو تم بہی کہاؤ عبد اللہ نے کہا مین
روزہ سے ہون انہون نے کہا کہاؤ تم نہین جانتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حکم کیا ہمکو ان دونون مین افطار کرنیکا - کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا تشریق کے دنون مین
کسیکو روزہ نہین رکہنا چاہیے متمتع ہو یا دوسرا کیونکہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ علماء متقدمین کا اور کہا مالک بن انس نے کہ روزہ رکہے متمتع جب
نہ ملے اسکو ہدی اور فوت ہو جاوین قربانی سے تین دن پہلے کے یعنی ۷-۸-۹ کے روزہ نہ
رکہہ سکے تو تشریق کے دنون مین بہی اسکو روزہ رکہنا جائز ہے **ف** روایت کیا ہے بخاری
ابن جریر بیہقی اور دارقطنی نے عائشہ اور عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تشریق کے دنون مین روزہ رکہنا منع ہے مگر متمتع کو جب ہدی نہ ملے تو جائز ہے
اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد کا **باب** النیۃ فی الصوم من اللیل رات کو
روزے کی نیت کرنیکا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا نافع ان ابن عمر قال لا
یصوم الا من اجمع الصیام قبل الفجر **قال** محمد ومن اجمع ایضا علی الصیام
قبل نصف النہار فہو صائم وقد روی ذلک غیر واحد وہو قول ابی حنیفۃ

رحمہ اللہ والعامۃ قبلنا عبداللہ عمر رضہ سے روایت ہے کہا روزہ کسی شخص کا درست نہیں
ہوتا جب تک کہ نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے کہا محمد رح نے جو شخص دوپہر سے پہلے نیت کرے
اسکا روزہ بھی صحیح ہے اور بہت لوگوں نے ایسا ہی روایت کیا ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور
علماء متقدمین کا ف نفلی روزہ میں بھی حکم ہے مگر اس سے بھی آسان ہے جس وقت چاہے
روزہ رکھ لے اور فرضی میں وہی حکم ہے جو کہا عبداللہ نے کیونکہ روایت کیا ابوداؤد ترمذی -
نسائی ابن ماجہ ابن خزیمہ احمد اور دارقطنی نے ام المؤمنین حفصہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اسکا روزہ نہیں واللہ اعلم باب
المداومۃ علی الصیام (ہمیشہ روزے رکھنے کا بیان) اخبرنا مالک حدثنا
ابو النضر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصوم حتی یقال لا یفطر ویفطر حتی یقال لا یصوم وما رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رأیتہ فی شہر
اکثر صیاما منہ فی شعبان حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ کہا جاتا نہ افطار کرینگے اس ماہ میں اور کبھی نہیں دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ روزے رکھتے سالم ماہ سوا رمضان کے اور یہی کبھی نہیں
دیکھا شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے رکھتے ہوں آپ باب صوم یوم عاشوراء
(عاشورہ کے روزے کا بیان) اخبرنا مالک اخبرنا ابن شہاب عن حمید بن عبد
الرحمن بن عوف انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان عام حج وہو علی المنبر یقول
یا اہل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہذا
الیوم ہذا یوم عاشوراء لم یکتب اللہ علیکم صیامہ وانا صائم فمن شاء
فلیصم ومن شاء فلیفطر قال محمد صیام عاشوراء کان واجبا قبل ان یفترض
رمضان ثم نسخہ شہر رمضان فہو تطوع من شاء صامہ ومن شاء لم یصمہ
وہو قول ابی حنیفۃ والعامۃ قبلنا حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں
نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہتے تھے جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اسکے

اہل مدینہ کہاں ہیں علماء تمہارے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے اسدن کو
کہ یہ دن عاشورا کا ہے اسدن روزہ تمہارے اوپر فرض نہیں کیا اللہ نے اور میں روزہ سے ہوں سو
جسکا جی چاہے روزہ رکھو اور جسکا جی چاہے نہ رکھو کہا محمد رح نے عاشوراکے روزے ابتداء
اسلام میں فرض تھے پھر منسوخ کیا انکو رمضان نے اب نفلی ہیں جسکا جی چاہے رکھے اور جسکا جی
چاہے نہ رکھے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح اور عامہ علماء متقدمین کا **بَابُ لَیْلَةِ الْقَدْرِ** شب
قدر کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو تم شب قدر کو رمضان
کی اخیر کی سات راتوں میں **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ
عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو تم شب قدر کو رمضان
کی آخر دس راتوں میں **بَابُ الْاِعْتِکَافِ** اعتکاف کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَکَفَ یُدْنِیْ اِلَیَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَکَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ
اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا یَخْرُجُ الرَّجُلُ اِذَا اعْتَکَفَ اِلَّا
لِلْغَائِطِ اَوِ الْبَوْلِ وَاَمَّا الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ فَیَکُوْنُ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے
تو جھکا دیتے سر مبارک طرف میری سو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت ضروری کے واسطے کہا
محمد رح نے اسی پر عمل ہمارا نہ نکلے معتکف مگر کھانے پینے یا پاخانہ بول کرنیکے لیے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح
کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ
اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْوَسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاعْتَکَفَ عَامًا حَتّٰی اِذَا کَانَ لَیْلَةُ
اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَهِیَ اللَّیْلَةُ الَّتِیْ یَخْرُجُ فِیْهَا مِنْ اِعْتِکَافِهٖ قَالَ مَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیَ

فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مِنْ صَبِيْحَتِهَا اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمُطِرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ سَقْفُهُ عَرِيْشًا فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اوسط دہے مین رمضان کے تو ایک سال اعتکاف کیا جب اکیسوین رات آئی جسکی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو چاہیے اور دس اخیر دہے مین اعتکاف کرے اور مین نے شب قدر کو معلوم کیا تھا پھر مین بھلا دیا گیا مین خیال کرتا ہون مین نے دیکھا کہ شب قدر کی صبح کو سجدہ کرتا ہون کیچڑ اور پانی مین پس ڈھونڈو تم اسکو اخیر دہے ہر طاق رات مین ابوسعید نے کہا کہ اس رات پانی برسا اور مسجد کی چھت تھی اور شاخون کی تھا تو ٹپکی مسجد ابوسعید نے کہا میری دونون آنکھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نماز سے فارغ ہوئے اور پیشانی اور ناک پر آپکے مٹی اور پانی کا نشان تھا اکیسوین شب کی صبح کو **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ الْمُعْتَكِفِ يَذْهَبُ لِحَاجَتِهٖ تَحْتَ سَقْفٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ لِلْمُعْتَكِفِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْضِيَ الْحَاجَةَ مِنَ الْغَائِطِ اَوِ الْبَوْلِ اَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ اَوْ اَنْ يَمُرَّ تَحْتَ السَّقْفِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى امام مالک سے روایت ہے انہون نے پوچھا ابن شہاب زہری سے کہ معتکف کو چھتے ہوی مکان مین حاجت ضروری کو جانا درست ہے بولے ہان درست ہے کچھ حرج نہین۔ کہا محمد رحہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا اسمین کچھ حرج نہین کہ معتکف اپنی حاجت کے لیے گھر کو جاوے یا چھتے ہوئے مکان سے گذرے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رحہ کا **ف** یہی مذہب ہے مالک شافعی احمد اسحاق کا

كِتَابُ الْحَجِّ بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

کتاب الحج احرام باندھنے کے میقاتون کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنْ

وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھیں اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے کہا عبداللہ بن عمر نے لوگ کہتے ہیں کہ فرمایا آپ نے احرام باندھیں اہل یمن کے یلملم سے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّهِلُّوْا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَمَّا هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثُ فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَّا اَهْلُ الْيَمَنِ فَيُهِلُّوْنَ مِنْ يَلَمْلَمَ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا اہل مدینہ کو ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا اور اہل شام کو جحفہ سے اور اہل نجد کو قرن سے عبداللہ بن عمر نے کہا ان تینوں کو تو سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مجھے خبر پہونچی کہ آپ نے فرمایا احرام باندھیں اہل یمن یلملم سے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَحْرَمَ مِنَ الْفُرْعِ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الثِّقَةُ عِنْدِيْ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَحْرَمَ مِنْ اِيْلِيَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَوَاقِيْتُ وَقَّتَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجَاوِزَهَا اِذَا اَرَادَ حَجًّا اَوْ عُمْرَةً اِلَّا مُحْرِمًا فَاَمَّا اِحْرَامُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مِنَ الْفُرْعِ وَهُوَ دُوْنَ ذِي الْحُلَيْفَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَاِنَّ اَمَامَهَا وَقْتًا اٰخَرَ وَهُوَ الْجُحْفَةُ وَقَدْ رُخِّصَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّحْرِمُوْا مِنَ الْجُحْفَةِ لِاَنَّهَا وَقْتٌ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَمْتِعَ بِثِيَابِهٖ اِلَى الْجُحْفَةِ فَلْيَفْعَلْ امام مالک نے ایک معتبر شخص سے سنا عبداللہ بن عمر رضہ نے احرام باندھا بیت المقدس سے **ف** یعنے میقات سے پہلے احرام باندھ لیا اور یہ امر افضل ہے ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک **ت** کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا میقات یہی ہیں جو مقرر کیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسکا ارادہ حج یا عمرہ کا ہو تو احرام کے ان میقاتوں سے بغیر گزرنا چاہیے اور احرام باندھنا ابن عمر کا

فرع سے حالانکہ بہ نسبت ذوالحلیفہ کے بہت قریب ہے کہ گویا سو اسطے تھا کہ ذوالحلیفہ سے آگے ایک وقت ہی جسکا
نام جحفہ ہے اور رخصت دی ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مدینہ کو کہ احرام باندہیں جحفہ سے کیونکہ وہ
بھی ایک بات ہی سقاتیوں سے اور ہمکو پہنچا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو تم میں
سے پسند ہو کہ جحفہ تک کپڑے پہنکر چلا جاوے تو کرے **أخبرنا** بذالك أبو يوسف عن إسحٰق
ابن راشد عن أبي جعفر محمد بن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم خبر دی ہمکو اسبات کی ابو
یوسف نے اسحق بن راشد سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **باب**
الرجل يحرم في دبر الصلوٰة وحيث ينبعث به بعيره نماز کے بعد یا اونٹ پر اسوار ہوکر
احرام باندہنے کا بیان **أخبرنا** مالك أخبرنا نافع عن ابن عمر أنه كان يصلي في
مسجد ذي الحليفة فإذا انبعثت به راحلته أحرم نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر نماز
پڑہتے ذوالحلیفہ کی مسجد میں پھر نکل کر جب سوار ہوتے اوسوقت احرام باندہتے **أخبرنا** مالك أخبرنا
موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله أنه سمع ابن عمر يقول بيداؤكم هذه التي
تكذبون على رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها وما أهل رسول الله صلى الله عليه
وسلم إلا من عند المسجد يعني مسجد ذي الحليفة **قال محمد** وبهذا نأخذ
يحرم الرجل إن شاء في دبر صلوته وإن شاء حين ينبعث به بعيره وكل حسن
وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا روایت ہی سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے سنا باپ
اپنے عبد اللہ بن عمر سے کہتے تھے کہ یہ میدان ہے جسمیں جھوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر آپ نے احرام باندہا وہاں سے حالانکہ نہیں لبیک کہی آپ نے مگر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے کہا محمد رحمہ
نے یہی ہے عمل ہمارا جسکا جی چاہے نماز سے فارغ ہو کر احرام باندہے اور جسکا جی چاہے اونٹ
پر سوار ہو کر لبیک کہے یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ تعالی کا **باب** التلبية
لبیک کہنے کا بیان **أخبرنا** مالك حدثنا نافع عن عبد الله بن عمر أن تلبية النبي
صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك
والملك لا شريك لك قال وكان عبد الله بن عمر يزيد فيها لبيك لبيك وسعديك
والخير بيديك لبيك والرغباء إليك والعمل **قال محمد** وبهذا نأخذ التلبية هي

التلبية الأولى التي روى عن النبي صلعم وما زدت فهو حسن وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لبیک تھی لبیک اللهم لبیک الخ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا لبیک یہی ہے جو روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور جو زیادہ کیا جاوے وہ بھی بہتر ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

باب متى يقطع التلبية لبیک موقوف کرنیکا بیان **أخبرنا** مالك أخبرنا محمد بن أبي بكر الثقفي أنه أخبره أنه سأل أنس بن مالك وهما غاديان إلى عرفة كيف كنتم تصنعون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم قال كان يهل المهل فلا ينكر عليه ويكبر المكبر فلا ينكر عليه محمد بن ابوبکر سے روایت ہے کہ پوچھا انہوں نے انس بن مالک سے جب وہ دونو صبح کو منا سے عرفہ کیطرف جا رہے تھے تم کیا کرتے تھے آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ بولے بعض لوگ ہم میں سے آج کے دن لبیک کہتے تھے پکار کر تو کوئی منع نہ کرتا اور بعض لوگ تکبیر کہتے تھے تو کوئی منع نہ کرتا **أخبرنا** مالك أخبرنا ابن شهاب عن عبيد الله ابن عمر قال كل ذلك قد رأيت الناس يفعلونه فأما نحن فنكبر **قال** محمد بذلك نأخذ على أن التلبية هي الواجبة في ذلك اليوم إلا أن التكبير لا ينكر على حال من الحالات والتلبية لا ينبغي أن تكون إلا في موضعها عبد اللہ بن عمر رض سے کہ دیکھا میں نے لوگوں کو لبیک اور اللہ اکبر دونو کہتے اور ہم بھی تکبیر کہتے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا آج کے دن لبیک کہنا واجب ہے اور کسی وقت تکبیر بھی کہے تو بھی منع نہیں لیکن لبیک اپنی جگہہ پر ضرور کہا جاوے گا

أخبرنا مالك أخبرني نافع أن عبد الله بن عمر كان يدع التلبية في الحج إذا انتهى إلى الحرم حتى يطوف بالبيت وبالصفا والمروة ثم يلبي حتى يغدو من منى إلى عرفة فإذا غدا ترك التلبية نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر موقوف کرتے تھے لبیک کہنی کو حج میں جب پہنچتے حرم میں طواف اور سعی تک پھر لبیک کہنے لگتے یہانتک کہ صبح کو منا سے عرفات کو چلتے لبیک موقوف کرتے **أخبرنا** مالك أخبرنا عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه أن عائشة كانت تترك التلبية إذا راحت إلى الموقف قاسم محمد سے روایت ہے کہ ام المؤمنین موقوف کرتی تھیں لبیک کو جب عرفات کو جاتی تھیں **أخبرنا**

مالك حدثنا علقمة بن ابي علقمة ان امه اخبرته ان عائشة كانت تنزل بعرفة بنمرة ثم تحولت فنزلت في الاراك فكانت عائشة تهل ما كانت في منزلها ومن كان معها فاذا ركبت وتوجهت الى الموقف تركت الاهلال وكانت تقيم بمكة بعد الحج فاذا كان قبل هلال المحرم خرجت حتى تاتي الجحفة فتقيم بها حتى ترى الهلال فاذا رأت الهلال اهلت بالعمرة **قال محمد** من احرم بالحج او قرن لبى حتى يرمي الجمرة باول حصاة رمى يوم النحر فعند ذلك يقطع التلبية ومن احرم بعمرة مفردة لبى حتى يستلم الركن للطواف بذالك جاءت الآثار عن ابن عباس وعن غيره وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا ام المومنين عائشہ رض سے

روایت ہے کہ وہ جب عرفات میں آتیں تو نمرہ میں اترتیں پھر اراک میں اترنے لگیں اور عائشہ جب تک اپنے مکان میں ہوتیں تو وہ بھی اور انکے ساتھی لبیک کہا کرتے جب سوار ہوتیں تو لبیک کہنا موقوف کرتیں اور بعد حج کے مکہ میں ٹھہرتیں پھر محرم کے چاند سے پہلے جحفہ میں آکر ٹھہرتیں یہانتک کہ محرم کا چاند دیکھیں جب چاند ہوتا تو عمرہ کا احرام باندھتیں۔ کہا محمد رح نے جو احرام باندھے حج مفرد یا قران کا تو لبیک کہتا رہے یہانتک کہ رمی کرے جمرہ کی دن نحر کے پھر وہاں موقوف کردے اور جو احرام باندھے صرف عمرہ کا تو لبیک کہتا رہے یہانتک کہ استلام کرے رکن یمانی کا طواف کے لیے اور اسمیں بہت سی آثار ہیں ابن عباس اور اور صحابہ سے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ رح کا **ف** روایت کیا ہے بخاری نے ام الفضل سے کہ لبیک کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ رمی کرتے جمرہ عقبہ کی اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور

باب رفع الصوت بالتلبية

لبیک بلند آواز سے کہنے کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا عبد الله بن ابي بكر ان عبد الملك بن ابي بكر بن الحارث بن هشام اخبره ان خلاد بن السائب الانصاري ثم من بني الحارث بن الخزرج اخبره ان اباه اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتاني جبرئيل عليه السلام فامرني ان امر اصحابي ومن معي ان يرفعوا اصواتهم بالاهلال بالتلبية **قال محمد** وبهذا ناخذ رفع الصوت بالتلبية افضل من اخفائه وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا

خلاد بن سائب تابعی سے اور سائب بن خلاد انصاری خزرجی کے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور کہا کہ حکم کرو ان میں اپنے اصحاب کو بلند آواز سے
لبیک پکارنے کا کہا امام محمد رح نے اسی پر عمل ہمارا آہستہ کہنے سے پکار کر لبیک کہنا افضل ہے اور یہی
قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **باب القِرَانِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ** قران کا بیان ۵۵

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِيُّ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ
اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَانَ مِنْ اَصْحَابِهِ مَنْ اَهَلَّ
بِالْحَجِّ وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَحَلَّ مَنْ كَانَ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ
وَاَمَّا مَنْ كَانَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلُّوْا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے
سال میں انکے بعض اصحاب نے احرام باندھا حج کا اور بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا سو جنہوں
صرف عمرہ کا احرام باندھا عمرہ کرکے احرام کھولڈالا اور جنہوں نے صرف حج اور عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا تھا
نہ کھولا - کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور عامہ علماء کا **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ
الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ
وَسَارَ حَتّٰى اِذَا ظَهَرَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ
اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ وَطَافَ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَاٰى ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَاَهْدٰى نافع
سے روایت ہے کہ نکلے عبد اللہ بن عمر فتنہ کے زمانہ میں یعنے حجاج بن یوسف جب عبد اللہ بن زبیر سے
لڑنے کو آیا تھا عمرہ کرنے کو اور کہا اگر میں روکا جاؤنگا خانہ کعبہ سے تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ کیا تھا میں بھی ویسا ہی کرونگا کہا نافع نے پھر نکلے اور لبیک کہا ساتھ عمرہ کے یہانتک کہ
آئے بیدا میں پھر ساتھیوں کیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ حج اور عمرہ کا حال ایک ساں ہے میں تمکو گواہ کرتا ہوں
کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کرلی پھر نکلے یہانتک کہ آئے بیت اللہ کو اور طواف کیا صفا مروہ میں
سات بار اور نہ زیادہ کیا اسپر یعنے اسی ایک طواف کو کافی سمجھا اور نحر کا ہدی **کیف** قران میں شافعی

مالک کے نزدیک ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی درکار ہیں

قال مالک حدثنا صدقة بن يسار المكي قال سمعت عبد الله بن عمر ودخلنا عليه قبل يوم التروية بيومين او ثلاثة ودخل عليه الناس يسألونه فدخل عليه رجل من اهل اليمن ثائر الراس فقال يا ابا عبد الرحمن انی ضفرت راسی واحرمت بعمرة مفردة فماذا ترى قال ابن عمر لو كنت معك حين احرمت امرتك ان تهل بهما جميعا فاذا قدمت طفت بالبيت وبالصفا والمروة وكنت على احرامك لا تحل من شیء حتى تحل منهما جميعا يوم النحر وتنحر هديك وقال له ابن عمر خذ ما تطاير من شعرك واهد فقالت له امرأة في البيت وما هديه يا ابا عبد الرحمن قال هديه ثلاثا كل ذلك يقول هديه قال ثم سكت ابن عمر حتى اذا اردنا الخروج قال اما والله لو لم اجد الا شاة لكان ان اذبحها احب الى من ان اصوم **قال** محمد وبهذا ناخذ القران افضل كما قال عبد الله بن عمر فاذا كانت العمرة وقد حضر الحج فطاف لها وسعى فليقصر ثم ليحرم بالحج فاذا كان يوم النحر حلق وشاة تجزيه كما قال عبد الله عمر وهو قول ابی حنيفة والعامة من فقهائنا صدقہ بن یسار مکی سے روایت ہے کہا گیا میں عبد اللہ بن عمر کے پاس ترویہ کے دن دو تین روز پہلے اور اکثر لوگ انکے پاس مسائل پوچھنے کو آتے تھے تو آیا ایک شخص یمن کا بکھرے ہوئے تھے بال اوسکے کہا اے ابا عبد الرحمن بٹ لیے ہیں میں نے بال اپنے اور احرام باندھا صرف عمرہ کا اب میرے واسطے کیا حکم ہے عبد الرحمن نے کہا اگر میں تیرے ساتھ احرام کے وقت ہوتا میں تجھکو حج قران کا حکم کرتا جب تو آتا طواف کرتا بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی پھر حلال ہوتا یہانتک کہ تو فارغ ہوتا دونوں سے دن نحر کے اور ہدی اپنی کو نحر کرتا اور کہا عبد اللہ نے کہ جتنے بال تیرے پریشان ہیں انکو کتر ڈال اور ہدی دے ایک عورت نے گھر سے سوال کیا کہ اے ابا عبد الرحمن کیا ہے ہدی اسکی انہوں نے کہا جو ہدی ہے اسکی تین دفعہ اس عورت نے تکرار کیا اور آپ یہی جواب دیتے تھے پھر چپ کیے رہے ابن عمر یہانتک کہ ہمنے نکلنے کا ارادہ کیا تو کہا عبد اللہ نے خدا کی قسم اگر مجھے سوا ایک بکری کے اور کچھ نہ ملے تو بھی بکری ذبح کرنی میرے نزدیک روزہ رکھنے سے بہتر ہے **ف** یعنے تمتع میں

روزہ رکھنے کا اسوقت حکم ہے جب ہدی نہ ملے اور بکری بھی ہدی ہو سکتی ہے پھر بکری ملتے ہوئے روزے رکھنا کیا ضرور ہے **ق** کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور حج قران افضل ہے جیسے کہا عبداللہ نے اور جب عمرہ کا احرام باندھ کر تمتع کا ارادہ کرے تو طواف اور سعی کرکے بال کترا ڈالے یعنے حلال ہو جاوے پھر نیا احرام باندھکر حج کرے اور نحر کے دن ایک بکری ذبح کرے تو بھی جائز ہے جیسا کہا عبداللہ نے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهٗ **قَالَ** مُحَمَّدٌ الْقِرَانُ عِنْدَنَا اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَاِفْرَادِ الْعُمْرَةِ وَاِذَا قَرَنَ طَافَ بِالْبَيْتِ لِعُمْرَتِهٖ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافَانِ وَسَعْيَانِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَسَعْيٍ وَّاحِدٍ ثَبَتَ ذٰلِكَ بِمَا جَآءَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ اَمَرَ الْقَارِنَ بِطَوَافَيْنِ وَسَعْيَيْنِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا محمد بن عبداللہ بن حارث سے روایت ہے انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ہے اور وہ دونو ذکر کر رہے تھے تمتع کا تو ضحاک بن قیس نے کہا کہ تمتع وہی کرے گا جو خدا کے احکاموں سے ناواقف ہو سعد نے کہا بری بات کہی تو نے متعہ کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کیا ہمنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا محمد رح نے قران افضل ہے نزدیک ہمارے حج مفرد اور صرف عمرہ سے اور قارن ایک طواف اور ایک سعی عمرہ کی کرے اور دوسری حج کی کیونکہ ایک سے دو بہتر ہیں نزدیک ہمارے اور ایسا ہی روایت کیا گیا ہے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے کہ آپ نے قارن کو دو طواف اور دو سعی کا حکم دیا اسیپر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَفْصِلُوْا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ اَتَمُّ لِحَجِّ اَحَدِكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِهٖ اَنْ يَّعْتَمِرَ فِيْ غَيْرِ

أشهر الحج **قال** محمد يعتمر الرجل ويرجع إلى أهله ثم يحج ويرجع إلى أهله فيكون
ذلك في سفرين أفضل من القران ولكن القران أفضل من الحج مفردا والعمرة من
مكة والتمتع والحج من مكة لأنه إذا قرن كانت عمرته وحجته من بلده و
إذا تمتع كانت حجته من مكة وإذا أفرد بالحج كانت عمرته مكية والقران أفضل
وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرماتے
تھے جدا کرو حج اور عمرہ میں تاکہ حج بھی پورا ادا ہو اور عمرہ بھی پورا ادا ہو اور وہ اسطرح ہے کہ عمرہ
حج کے مہینوں میں نہ کرے بلکہ اور دنوں میں کرے **ف** حج کے تین مہینے ہیں شوال ذی
قعدہ ذی حجہ **ت** کہا محمد نے جو شخص عمرہ کرکے گھر چلا جاوے پھر دوبارہ آکر حج کرے تو یہ
دو سفروں سے ایک حج کرنا قران سے افضل ہے اور حج مفرد اور عمرہ مکہ اور تمتع مکے سے قران افضل
ہے کیونکہ جب قارن ہو تو عمرہ اور حج گھر سے آکر کرے گا اور جب تمتع کیا تو حج اسکی مکی ہوگی اور
حج مفرد ہو تو عمرہ اسکا مکیہ ہوگا ان سب صورتوں میں قران افضل ہوگا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عام
فقہاء حنفیہ کا

باب من أهدى هديا وهو مقيم گھر سے ہدی بھیجنے کا بیان

أخبرنا مالك حدثنا عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم أن عمرة بنت عبد الرحمن
أخبرته أن زياد بن أبي سفيان كتب إلى عائشة أن ابن عباس قال من أهدى هديا
حرم عليه ما يحرم على الحاج وقد بعثت بهديي فاكتبي إلي بأمرك أو مري صاحب
الهدي قالت عمرة قالت عائشة ليس كما قال ابن عباس أنا فتلت قلائد هدي
رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيده وبعث بها مع أبي ثم لم يحرم على رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء كان
أحله الله حتى نحر الهدي **قال** محمد وبهذا نأخذ إنما يحرم على الذي يتوجه
مع هديه يريد مكة وقد ساق بدنه وقلدها فهذا يكون محرما حين يتوجه
مع بدنه المقلدة بما أراد من حج أو عمرة فأما إذا كان مقيما في أهله لم يكن
محرما ولم يحرم عليه شيء حل له وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى عمرہ بنت عبد الرحمن
سے روایت ہے کہ زیاد بن ابی سفیان نے لکھا ام المومنین عائشہ رض کو کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں جو

شخص ہدی روانہ کرے تو اسپر حرام ہوگئیں وہ چیزیں جو حرام ہیں محرم پر سو مینے بھی ہدی روانہ کی ہے تم مجھے
لکھ بھیجو اپنا فتوے یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اسکی بابت کہلا بھیجو عمرہ نے کہا عائشہ رضہ بولیں ابن عباس
جو کہتے ہیں ویسا نہیں ہے مینے خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہار بٹی تھے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لٹکائے اور اسکو روانہ کیا میرے باپ کیساتھ سو آپ
پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی ان چیزوں سے جنکو حلال کیا تھا اللہ تعالے نے انکے لیے یہانتک کہ ذبح ہوگئی ہدی
کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ صرف ہدی روانہ کرنے سے محرم نہیں ہوتا بلکہ اگر خود حج کے ارادہ سے
اسکے ساتھ جاوے تو محرم ہوجاتا ہی اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب** تَقْلِيدِ الْبُدْنِ وَ
اِشْعَارِهَا ہدی کے گلے میں ہار لٹکانے اور اشعار کرنیکا بیان **اخبرنا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا
نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَهْدٰى هَدْيًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَهُ وَاَشْعَرَهُ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ يُقَلِّدُهُ قَبْلَ اَنْ يُشْعِرَهُ وَذٰلِكَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ وَهُوَ مُوَجِّهُهُ اِلَى الْقِبْلَةِ يُقَلِّدُهُ
بِنَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهُ مِنْ شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ يُسَاقُ مَعَهُ حَتّٰى يُوْقَفَ بِهِ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ
ثُمَّ يَدْفَعُ بِهِ مَعَهُمْ اِذَا دَفَعُوْا فَاِذَا قَدِمَ مِنًى مِنْ غَدَاةِ يَوْمِ النَّحْرِ نَحَرَهُ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ
اَوْ يُقَصِّرَ وَكَانَ يَنْحَرُ هَدْيَهُ بِيَدِهِ يَصُفُّهُنَّ قِيَامًا وَيُوَجِّهُهُنَّ لِلْقِبْلَةِ ثُمَّ يَاْكُلُ وَ
يُطْعِمُ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب ہدی لیجاتے مدینہ سے تو تقلید کرتے اسکی (تقلید کے
معنے گلے میں کچھ لٹکانے کے ہیں) اور اشعار کرتے اسکا ذو الحلیفہ میں (اشعار کہتے ہیں ایک طرف سے
اونٹ کا کوہان چیر کر خون بہا دینا) مگر تقلید اشعار سے پہلے کرتے لیکن دونوں ایک ہی مقام میں کرتے
اسطرح پر کہ پہلے ہدی کا منہ قبلہ کیطرف کر کے پہلے اسکے گلے میں دو جوتیاں لٹکا دیتے پھر اشعار کرتے
بائیں طرف سے اور ہدی کو اپنے ساتھ لیے جاتے یہانتک کہ عرفہ کے دن عرفات میں بھی سب لوگوں
کے ساتھ رہتے پھر جب لوگ لوٹتے تو ہدی بھی لوٹ کر آتی جب منے میں صبح کو نحر کے دن پہونچتے تو اسکو
نحر کرتے سر منڈانے یا بال کترانے سے پہلے اور عبد اللہ بن عمر اپنی ہدی کو آپ نحر کرتے انکو کھڑا کرتے
صف باندھ کر منہ انکا قبلہ کیطرف ہوتا پھر انکو نحر کرتے اور انکا گوشت آپ بھی کھاتے اوروں کو بھی
کھلاتے **اخبرنا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا وَخَزَ فِي
سَنَامِ بَدَنَتِهِ وَهُوَ يُشْعِرُهَا قَالَ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض

اخبرنا مالك جب اپنی ہدی کی کوہان مین زخم لگاتے شعار کے لیے تو کہتے بسم اللہ واللہ اکبر
حدثنا نافع ان ابن عمر کان یشعر بدنته فی الشق الایسر الا ان تکون صعابا مقرنة
فاذا لم یستطع ان یدخل بینهما اشعر من الشق الایمن واذا اراد ان یشعرها وجهها
الی القبلة قال فاذا اشعرها قال بسم الله والله اکبر وکان یشعرها بیده وینحرها
بیده قیاما **قال محمد** وبهذا ناخذ التقلید افضل من الاشعار والاشعار حسن
والاشعار من الجانب الایسر الا ان تکون صعابا مقرونة لا یستطیع ان یدخل
بینهما فلیشعرها من الجانب الایسر والایمن نافع سے روایت ہی کہ ابن عمر ہدی کی بائین طرف شعار
کرتے مگر جب تکلیف ہوتی یعنے ہدیون کے ملکر چلنے کے لیے گھسنا مشکل ہوتا تو دا ہنے طرف کرلیتے اور
جب چاہتے کہ اشعار کرین تو ہدی کا منہ قبلہ کیطرف کرلیتے اور کہتے بسم اللہ واللہ اکبر اور اپنے ہاتھ سے شعار
کرتے اور اپنے ہاتھ سے نحر کرتے ہدی کو کھڑا کرکے کہا محمد نے اسی پر عمل ہمارا اور تقلید شعار سے
افضل ہے اور شعار بائین طرف کرنا چاہیے مگر جب بائین طرف کرنے مین کسی قسم کی تکلیف ہو تو داہنے
ہی جائز ہے **باب** من تطیب قبل ان یحرم احرام سے پہلے خوشبو لگانے کا بیان ۵

اخبرنا مالك حدثنا نافع عن اسلم مولی عمر بن الخطاب ان عمر بن الخطاب
وجد ریح طیب وهو بالشجرة فقال ممن ریح هذا الطیب فقال معاویة ابن
ابی سفیان منی یا امیر المؤمنین قال منك لعمر الله قال یا امیر المؤمنین ان ام
حبیبة طیبتنی قال عزمت علیك لترجعن فلتغسلنه اسلم سے جو مولی ہین عمر بن
خطاب کے روایت ہی کہ عمر بن خطاب کو خوشبو آئی اور وہ شجرہ مین تھے (چھ میل ہے مدینہ سے)
سو کہا یہ کس شخص سے آتی ہے معاویہ بن ابی سفیان بولے مجھ سے اے امیر المومنین حضرت عمر نے کہا
ہان تم ہی سے قسم ہے خداوند کریم کی بقا کی معاویہ بولے ام المومنین ام حبیبہ نے مجھکو خوشبو لگادی
ہے اے امیر المومنین حضرت عمر نے کہا مین تمہین قسم دیتا ہون کہ تم دھوڈالو ابھی جاکر **اخبرنا**
مالك اخبرنا الصلت بن زبید عن غیر واحد من اهله ان عمر بن الخطاب رضی الله
عنه وجد ریح طیب وهو بالشجرة والی جنبه کثیر بن الصلت قال ممن ریح هذا
الطیب فقال کثیر منی لبدت راسی واردت ان لا احلق قال عمر رضی الله عنه فاذهب

الی شربۃ فادلک منہا رأسک حتی تنقیہ ففعل کثیر بن الصلت **قال** محمد
وبہذا ناخذ لا اری ان یتطیب المحرم حین یرید الاحرام الا ان یتطیب ثم یغتسل
بعد ذلک واما ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فانہ کان لا یری بہ باسا صلت بن زبید
سے روایت ہے انہون نے کہی ایک اپنے عزیزون سے سنا کہ حضرت عمر رض کو خوشبو آئی اور آپ شجرہ مین
تھے اور آپکے پہلو مین کثیر بن صلت تھے تو کہا عمر رض نے کس شخص سے یہ خوشبو آتی ہے کثیر نے کہا مجھ سے
مینے اپنے بال جمائے تھے کیونکہ میرا ارادہ سر منڈانے کا نہ تہا حضرت عمر رض نے کہا شربہ کے پاس جا اور
سر کو ملکر دہو ڈال تو ایسا ہی کیا کثیر بن صلت نے **ف** شربہ اس گہرائی کو کہتے ہین جو کسی درخت کی
پرورش کے لیے اسکے پاس کھودا جاتا ہے تاکہ اسمین پانی بہر رہے اور روایت کیا ہے مالک اور بخاری
اور مسلم نے حضرت عائشہ سے کہ مین خوشبو لگاتی تہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے وقت قبل احرام
باندہنے کے اور احرام کہولنے وقت قبل طواف زیارت کے **ت** کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا
کہ جب احرام باندہنے کا ارادہ کرے تو خوشبو نہ لگاوے مگر جو شخص خوشبو لگا کر نہالے اسکو منع نہین
لیکن ابو حنیفہ رح کے نزدیک خوشبو لگانے مین کچھ قباحت نہین **ف** یہی مذہب ہے ائمہ
اربعہ کا بلکہ احرام سے پہلے خوشبو لگانا سنت ہے واللہ اعلم **باب** من ساق الهدی فعطب
فی الطریق او نذر بدنۃ جب رستہ مین ہدی چلنے سے عاجز ہو جاوے اسکا بیان

اخبرنا مالک حدثنا ابن شہاب عن سعید بن المسیب انہ کان یقول من
ساق بدنۃ تطوعا ثم عطبت فنحرها فلیجعل قلائدها ونعلها فی دمها ثم
یترکها للناس یاکلونها ولیس علیہ شیء فان هو اکل منها او امر باکلها فعلیہ الغرم
سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا جو شخص ہدی کا اونٹ لیجاوے پہر وہ تلف ہونے لگے اور وہ اسکو
نحر کرکے چھوڑ دے کہ لوگ اسمین سے کہاوین تو پہر کچھ الزام نہین ہے البتہ اگر خود اسمین سے کہاوے
یا کسیکو کہانیکا حکم کرے تو تاوان لازم ہوگا **اخبرنا** مالک اخبرنا هشام بن عروة عن
ابیہ ان صاحب هدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ کیف نصنع بما
عطب من الهدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انحرها والق قلادتها
ونعلها فی دمها وخل بینها وبین الناس یاکلونها ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہدی لیجانے والے نے پوچھا آپ سے یا رسول اللہ جو ہدی رستے
میں ہلاک ہونے لگے اسکو کیا کرون آپ نے فرمایا جو اونٹ ہدی کا ہلاک ہونے لگے اسکو نحر کر اور اسکے گلے
میں جو لٹکا ہوا ہے وہ اسکے خون میں ڈال دے پھر چھوڑ دے کہ لوگ کھالیں اسکو **اخبرنا**
مالکٌ حدثنا عبدُ اللہِ بنُ دینارٍ قال کنتُ اری بنُ عمرَ بنِ الخطاب یُھدی فی
الحجِّ بدنتینِ بدنتینِ وفی العمرۃِ بدنۃً بدنۃً قال ورأیتُه فی العمرۃِ ینحرُ بدنۃً
وھی قائمۃٌ فی حرفِ دارِ خالدِ بنِ اسیدٍ وکان فیھا منزلُه وقال لقد رأیتُه طعن
فی لبّۃِ بدنتِه حتی خرجت سنۃُ الحربۃِ من تحتِ کتفِھا عبد اللہ بن دینار سے روایت
کہ عبد اللہ بن عمر ہدی بھیجتے تھے حج میں دو اونٹ اور عمرہ میں دو اونٹ اور دیکھا میں نے کہ نحر کی
انہون نے ہدی اپنی طرف مکان خالد بن اسید کی حالانکہ وہ کھڑے تھے اور انکا ڈیرہ ان دنون
میں خالد کے مکان میں تھا اور برچھا مارا انہون نے ہدی کی گردن میں اس زور کا کہ پھل اسکا ہدی
کے بازو سے نکل گیا **اخبرنا** ابو جعفرٍ القاریُّ انہ رأی عبدَ اللہِ بنَ عیاشِ بنِ
ابی ربیعۃَ اھدی عامًا بدنتینِ احدٰھما بختیۃٌ **قال** محمدٌ وبھذا ناخذُ کلُّ
ھدیٍ تطوعٍ عطبَ فی الطریقِ صُنعَ بہ کما صُنعَ وخلّی بینَه وبینَ الناسِ یاکلونَه
ولا یُعجبنا ان یاکلَ منہ الا من کان محتاجًا الیہ ابو جعفر قاری سے روایت ہے دیکھا انہون
نے عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کو کہ ہدی بھیجی انہون نے ایک سال میں جنمین ایک بختی تھا۔ کہا محمد
نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو ہدی نفلی رستے میں ہلاک ہونے لگے تو اسکے ساتھ ایسا ہی کرے جیسا کہ ہوا
اور چھوڑ دے کہ لوگ کھالیں اسکو اور محتاج کے سوا کھانا اسکا بہتر نہیں **اخبرنا** مالکٌ
حدثنا نافعٌ عن ابنِ عمرَ کان یقولُ الھدیُ ما قُلّد او اُشعرَ واُوقفَ بہ بعرفۃَ نافع
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے ہدی وہ جانور ہے جسکی تقلید کرے اور اشعار
کرکے عرفات میں کھڑا کیا جاوے **اخبرنا** مالکٌ حدثنا نافعٌ عن ابنِ عمرَ انہ
قال من نذرَ بدنۃً فانہ یقلدُھا نعلًا ویُشعرُھا ثم یسوقُھا فینحرُھا عند
البیتِ او بمنی یومَ النحرِ لیس لہ محلٌّ دونَ ذلک ومن نذرَ جزورًا من
الابلِ والبقرِ فانہ ینحرُھا حیثُ شاءَ **قال** محمدٌ ھو قولُ بنِ عمرَ وقد جاءَ

عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن غيره من اصحابه انهم رخصوا في نحر البدنة حيث شاء وقال بعضهم الهدي بمكة لان الله تعالى يقول هديا بالغ الكعبة ولم يقل ذلك في البدنة فالبدنة حيث شاء الا ان ينوي الحرم فلا ينحرها الا فيه وهو قول ابي حنيفة وابراهيم النخعي ومالك بن انس انهسے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص نذر کی ہدی بھیجے تو اسکے گلے مین جوتیون کا ہار ڈالے اور شعار کرے پھر نحر کرے اسکو قریب بیت اللہ کے یا منا مین قربانی کے دن کیونکہ اسکے نحر کا وہی مکان ہے اور جو شخص اونٹ یا گائے روانہ کرے اسکی کوئی قید نہین جسجگہ چاہے نحر کرے کہا محمد رح نے یہ قول ابن عمر کا ہے اور روایت کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اکثر صحابہ سے کہ رخصت دی انہون نے اونٹ کے نحر کرنے مین جسجگہ چاہے اور کہا بعض نے کہ ہدی کو مکہ مین نحر یا ذبح کرنا چاہیے کیونکہ فرمایا اللہ جل جلالہ نے ہدیا بالغ الکعبۃ اور بدنہ مین یعنے اونٹ گائے مین یہ قید نہین فرمائی تو اس سے معلوم ہوا کہ جسجگہ چاہے نحر کرے مگر جو نیت کرے حرم کی تو اسکو حرم ہی مین کرنا چاہیے اور یہ قول ہے ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی اور انس بن مالک کا **اخبرنا** مالك اخبرني عمرو بن عبد الله الانصاري انه سال سعيد بن المسيب عن بدنة جعلتها امراة عليها قال فقال سعيد البدن من الابل ومحل البدن البيت العتيق الا ان تكون سمت مكانا من الارض فلتنحرها حيث سمت فان لم تجد بدنة فبقرة فان لم تكن بقرة فعشرة من الغنم قال ثم سالت سالم بن عبد الله فقال مثل ما قال سعيد بن المسيب غير انه قال ان لم تجد بقرة فسبع من الغنم قال ثم جئت خارجة ابن زيد بن ثابت فسالته فقال مثل ما قال سالم قال ثم جئت عند عبد الله بن محمد فقال مثل ما قال سالم بن عبد الله **قال** محمد البدن من الابل والبقر ولها ان تنحرها حيث شاءت الا ان تنوي الحرم فلا تنحرها الا في الحرم ويكون هديا والبدنة من الابل والبقر تجزئ عن سبعة ولا تجزئ عن اكثر من ذلك وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد اللہ بن عمر انصاری سے روایت ہی کہ انہون نے پوچھا سعید بن مسیب کو بدنہ سے جو اسکی بی بی نے نذر کیا

تھا تو کہا سعید نے اونٹ ہے اور اسکے نحر کرنے کی جگہہ بیت العتیق ہے مگر جب نذر کرنیکے وقت کوئی جگہہ مقرر کرے تو اسجگہہ نحر کرنا چاہیے اور اگر اونٹ نہ ملے تو گائے اگر وہ بھی نہ ملے تو سات بکریں عبد اللہ نے کہا پوچھا مینے سالم بن عبد اللہ کو تو انہوں نے ایسا ہی کہا جیسا کہ سعید بن مسیب نے کہا تھا یعنے گائے نہ ملے تو سات بکریں پھر آیا میں پاس زید بن ثابت کی تو انہوں نے بھی حکم دیا پھر پوچھا مینے عبد اللہ بن محمد بن علی سے ابیطالب کو تو انہوں نے بھی وہی حکم دیا جو سالم نے دیا تھا کہا محمد رح نے بدنہ اونٹ اور گائے کو کہا جاتا ہے اور نحر کرے اسکو جس جگہہ چاہے مگر جو شخص حرم کی نیت کرے اسکو حرم میں ہی نحر کرنا چاہیے تو پھر ہوگی ہدی اسکی اور اونٹ اور گائے سات آدمیوں سے کافی ہے زیادہ سے نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** روایت کیا ہے مسلم اور ابن خزیمہ نے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ دس آدمیوں سے بھی کافی ہے اور یہی مذہب ہے اسحاق اور اکثر محدثین کا واللہ اعلم

بَابُ الرَّجُلِ يَسُوْقُ بُدْنَةً فَيَضْطَرُّ اِلٰى رُكُوْبِهَا ہدی پر سوار ہونے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلٰى بُدْنَتِكَ فَارْكَبْهَا رُكُوْبًا غَيْرَ قَادِحٍ ہشام بن عروہ سے روایت ہی کہ میرے باپ عروہ کہتے تھے اگر تجھکو احتیاج پڑے اپنی ہدی پر سوار ہونے کی تو سوار ہو جا مگر نہ ایسا کہ اسکی کمر ٹوٹ جاوے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَسُوْقُ بُدْنَةً فَقَالَ لَهٗ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بُدْنَةٌ فَقَالَ لَهٗ فِيْ الثَّالِثَةِ اَوِ الثَّانِيَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ابی ہریرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو ہانکتا تھا اونٹ ہدی کا آپ نے فرمایا سوار ہو جا اسپر وہ بولا کہ ہدی ہے یا رسول اللہ پھر آپ نے فرمایا تیسری مرتبہ میں کہ سوار ہو جا خرابی ہو تیری

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا نُتِجَتِ الْبُدْنُ فَلْيُحْمَلْ وَلَدُهَا مَعَهَا حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا فَاِنْ لَمْ يَجِدْ لَهَا مَحْمَلًا فَلْيُحْمَلْ عَلٰى اُمِّهٖ حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جب بچہ جنے اونٹنی ہدی کی تو اسکے بچہ کو بھی ساتھ لے چلیں اور اپنی ماں کے ساتھ قربانی کریں اگر اسکے چلنے کے کوئی سواری نہ ہو تو اپنی ماں پر سوار کر دیا جاوے یہانتک کہ

اسکے ساتھ نحر کیا جاوے **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَوْ عُمَرَ شَكَّ مُحَمَّدٌ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَهْدَى بَدَنَةً فَضَلَّتْ أَوْ مَاتَتْ فَإِنْ كَانَتْ نَذْرًا أَبْدَلَهَا وَإِنْ كَانَتْ تَطَوُّعًا فَإِنْ شَاءَ أَبْدَلَهَا وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَمَنِ اضْطُرَّ إِلَى رُكُوبِ بَدَنَتِهِ فَلْيَرْكَبْهَا فَإِنْ نَقَصَهَا ذَلِكَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِمَا نَقَصَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر یا عمر بن خطاب یہ شک محمد نے کیا ہے کہتے تھے جو شخص ہدی بھیجے پھر گم ہو جاوے یا مر جاوے اگر نذر کی تھی تو بدلہ دے اسکا اور اگر نفلی تھی تو اسکو اختیار ہے چاہے بدلہ دے یا نہ دے کہا محمد رح نے اسی پر عمل ہے اور جسکو اسکی سواری کی ضرورت ہو سوار ہو جاوے لیکن جسقدر نقصان ہو اسکا بدلہ دے

بَابُ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ قَمْلَةً أَوْ غَيْرَهَا أَوْ يَنْتِفُ شَعْرًا جو کام محرم کو درست نہیں اسکا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْتِفَ مِنْ شَعْرِهِ شَيْئًا وَلَا يَحْلِقُهُ وَلَا يُقَصِّرُهُ إِلَّا أَنْ يُصِيبَهُ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُقَلِّمَ أَظْفَارَهُ وَلَا يَقْتُلَ قَمْلَةً وَلَا يَطْرَحَهَا مِنْ رَأْسِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَلَا مِنْ جِلْدِهِ وَلَا مِنْ ثَوْبِهِ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَأْمُرُ بِهِ وَلَا يَدُلُّ عَلَيْهِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى نافع سے روایت ہے کہا محرم نہ بال چنکاوے اور نہ سر منڈاوے اور نہ کترا وے مگر جسکو بیماری ہو اسکو منع نہیں اور فدیہ دے جیسا کہ حکم دیا ہے اللہ جل جلالہ اور نہ ناخن قلم کرا دے نہ جون مارے اور نہ اسکو سر یا کپڑے سے پکڑ کر زمین پر پھینکے اور نہ خود شکار کرے نہ دوسرے سے کرائے اور نہ کسیکو شکار مین مدد کرے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا

بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ محرم کو پچھنے لگانیکا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا بَأْسَ بِأَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَكِنْ لَا يَحْلِقُ شَعْرًا بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صلعم أَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ فَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے محرم پچھنے نہ لگاوے مگر جب لاچار ہو کسی ضرورت سے کہا محمد رح نے محرم کو پچھنے لگانے مین کچھ قباحت

نہیں لیکن بانٹ منڈا دے اور ہمکو یہ پہنچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے سے احرام میں
پچھنے لگائی تھی اور یہی ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح کا **ف** روایت کیا ہے مرسل سلیمان
بن یسار سے اور بخاری نے ابن عباس رض سے اور بخاری مسلم نے عبداللہ بن بحینہ سے اور ابوداؤد
نسائی اور حاکم نے انس بن مالک سے کہ پچھنے لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام میں واللہ اعلم

باب الْمُحْرِمِ يُغَطِّي وَجْهَهُ محرم کے منہ ڈھانپنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ قَدْ غَطَّى وَجْهَهُ بِقَطِيفَةِ أُرْجُوَانٍ ثُمَّ أُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ فَقَالَ كُلُوا قَالُوا أَلَا تَأْكُلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنَّمَا صِيدَ مِنْ أَجْلِي عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عثمان بن عفان کو عرج میں گرمی کے روز انہوں نے ڈھانپ لیا تھا منہ اپنا سرخ کملی سے اتنے میں شکار کا گوشت آیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کھاؤ انہوں نے کہا آپ نہیں کھاتے آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں میرے واسطے تو شکار ہوا ہے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَا فَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّأْسِ فَلَا يُخَمِّرْهُ الْمُحْرِمُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے ٹھوڑی سے اوپر کا بدن سر سے ہے محرم اسکو نہ ڈھانپے کہا امام محمد رح نے ابن عمر کے قول پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ حنفیہ رح کا

باب الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ أَوْ يَغْتَسِلُ محرم کے سر دھونے اور نہانے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ إِلَّا مِنَ الِاحْتِلَامِ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر احرام میں غسل نہیں کرتے تھے مگر احتلام سے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ تَمَارَيَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا فَأَرْسَلَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ يَسْأَلُهُ فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الثَّوْبِ

وطأطأه حتى بدا لي رأسه ثم قال لإنسان يصب الماء عليه أصبب فصب على
رأسه ثم حرك رأسه بيديه فأقبل بهما وأدبر فقال هكذا رأيته يفعل قال
محمد وبقول أبي أيوب نأخذ لا نرى بأسا أن يغسل المحرم رأسه بالماء وهل يزيده
الماء إلا شعثا وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد اللہ بن حنین سے روایت
ہے کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابواء میں (جو ایک مقام ہے درمیان حرمین کے)
تو کہا عبد اللہ بن عباس نے بھیجا مجھکو عبد اللہ بن عباس نے ابو ایوب انصاری کے پاس تو پایا میں نے انکو غسل کرتے
ہوئے دو لکڑیوں بیچ میں جو کنوئیں پر لگی ہوتی ہیں اور پردہ کیا ہوا تھا انہوں نے ایک کپڑے سے تو
سلام کیا میں نے انکو پوچھا انہوں نے کہا کون ہے میں نے کہا عبد اللہ بن حنین ہوں مجھکو بھیجا ہے عبد اللہ
بن عباس نے تاکہ پوچھوں تم سے کس طرح غسل کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وہ محرم ہوتے
تھے تو ابو ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھکر سر سے کپڑا اٹھا لیا یہاں تک کہ انکا سر مجھکو دکھائی دینے
لگا پھر کہا انہوں نے ایک آدمی سے جو پانی ڈالتا تھا انپر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا اسنے انکے سر پر اور انہوں
نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا آگے سے لائے پھر پیچھے لیگئے اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا تھا میں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے ہوئے کہا محمد رح ابی ایوب کے قول پر ہے عمل ہمارا کچھ عیب نہیں کہ دھووے محرم پانی سے
سر اپنا کیونکہ پانی ڈالنے سے اور کچھ نہ ہوگا مگر بال اور زیادہ پریشان ہونگے **أخبرنا** مالك
أخبرنا حميد بن قيس المكي عن عطاء بن أبي رباح أن عمر بن الخطاب قال ليعلى بن
منية وهو يصب على عمر ماء وعمر يغتسل أصبب على رأسي قال له يعلى أتريد
أن تجعلها بي إن أمرتني صببت قال أصبب فلم يزده الماء إلا شعثا **قال** محمد
لا نرى بهذا بأسا وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا عطا بن ابی رباح سے
روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا یعلی بن منیہ کو اور وہ پانی ڈالا کرتے تھے جب غسل کریں حضرت عمر نے کہا
پانی ڈال میرے سر پر یعلی نے کہا تم چاہتے ہو کہ گناہ مجھپر ہو اگر تم حکم کرو تو میں ڈالونگا حضرت عمر نے
کہا ڈال کیونکہ پانی ڈالنے سے اور کچھ نہ ہوگا مگر بال اور زیادہ پریشان ہونگے کہا محمد نے اسمیں کچھ
عیب نہیں نزدیک ہمارے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب ما يكره للمحرم أن يلبس من الثياب

جن کپڑوں کا احرام میں پہننا ممنوع ہے انکا بیان

أخبرنا

بماؔ اِيكٰ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ عبداسد بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محرم کون سے کپڑے پہنے تو فرمایا آپ نے نہ پہنے قمیصین اور نہ پگڑیان باندہین اور نہ پہنے پاجامے اور نہ ٹوپی اور نہ موزہ مگر جب اسکو جوتی نہ ملے تو وہ اپنے موزون کو پہن لیوے اور انکو کاٹ ڈالے اسقدر کہ ٹخنے کہلے رہین اور نہ پہنو ان کپڑون کو جنمین زعفران لگی ہو اور ورس **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے کہ محرم رنگا ہوا کپڑا زعفران یا ورس کا پہنے اور فرمایا آپنے جسکو چپل نہ ملین وہ موزے پہن لے مگر اسکو ٹخنون کے نیچے تک کاٹ ڈالے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے جو عورت احرام مین ہو وہ منہ پر برقعہ نہ لے اور دستانے نہ پہنے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْلَمَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى عَلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ مَا هٰذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ يَا طَلْحَةُ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا هُوَ مِنْ مَدَرٍ قَالَ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الرَّهْطُ اَئِمَّةٌ يَقْتَدِيْ بِكُمُ النَّاسُ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاهِلًا رَاٰى هٰذَا الثَّوْبَ يَقُوْلُ اِنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ فِي الْاِحْرَامِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ الْمُشْبَعَ بِالْعُصْفُرِ وَالْمَصْبُوْغَ بِالْوَرْسِ اَوِ الزَّعْفَرَانِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ قَدْ غُسِلَ فَذَهَبَ رِيْحُهُ وَصَارَ لَا يَنْفَضُ فَلَا بَاْسَ بِلُبْسِهٖ وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَنْتَقِبَ فَاِنْ اَرَادَتْ اَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا فَلْتُسْدِلْ

الثوب سدلا من فوق خمارها علی وجهها تجافیه عن وجهها وهو قول ابی حنیفة
والعامة من فقهائنا ۔ نافع سے روایت ہے انہوں نے اسلم سے جو مولی تھے عمر بن خطاب کے حدیث بیان کی
انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ عمر بن خطاب نے دیکھا طلحہ بن عبید اللہ کو رنگین کپڑا پہنے ہوئے احرام میں تو پوچھا
عمر نے کہا یہ کپڑا رنگا ہوا ہے اہی طلحہ نے کہا امیر المومنین یہ مٹی کا رنگ ہے حضرت عمر نے کہا تم لوگ پیشوا
ہو لوگ تمہاری پیروی کرتے ہیں اگر کوئی جاہل جو اس رنگ سے واقف نہو اس کپڑے کو دیکھے تو یہی کہیگا
کہ طلحہ بن عبید اللہ رنگین کپڑے پہنتے تھے احرام میں کہا محمد رح نے محرم کو رنگین کپڑا پہننا مکروہ ہے جو ہو
کسم سے رنگا ہوا ہو یا ورس اور زعفران سے مگر کسم کا ایسا رنگا ہوا جسکے دہونے سے باقی رہے اسکا کچھ
عیب نہیں اور عورت کو احرام میں منہ چھپانا منع ہے چادر لٹکا دے اسطرح پر منہ سے الگ رہے
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** سعید بن منصور سے قاسم بن محمد سے روایت کیا
ہے کہ ام المومنین عائشہ کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تھیں احرام میں روایت کیا ہے مالک نے
کہ اسماء بنت ابی بکر بھی رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تھیں احرام میں لیکن انمیں زعفران نہ ہوتی جمہور
علماء کا یہی مذہب ہے کہ کسم کے رنگے ہوئے کپڑے محرمہ عورت کے لیے منع نہیں **اخبرنا**
مالک حدثنا حمید بن قیس المکی عن عطاء بن ابی رباح ان اعرابیا جاء الی رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم وهو بحنین وعلی الاعرابی قمیص به اثر صفرة فقال رسول
اللہ انی اهللت بعمرة فکیف تامرنی اصنع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انزع
قمیصک واغسل هذه الصفرة عنک وافعل فی عمرتک مثل ما تفعل فی حجک
قال محمد وبهذا ناخذ ینزع قمیصه ویغسل الصفرة التی به ۔ عطا بن ابی رباح
سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ حنین میں تھے اور وہ اعرابی ایک
کرتہ پہنے ہوئے تھا جسمیں زرد رنگ کا نشان تھا تو کہا اسنے یا رسول اللہ میں نے نیت کی ہے عمرہ کی اب
میں کیا کروں آپنے فرمایا اپنا کرتہ اتار اور زردی دہو ڈال اپنے بدن سے اور جو حج میں کرتا ہے وہ عمرہ
میں کر کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا رنگا ہوا کپڑا اتارے اور زردی دہو ڈالے **باب** ما رخص للمحرم
ان یقتل من الدواب محرم کو کونسے جانور مارنا درست ہیں **اخبرنا** مالک حدثنا
عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال خمس من الدواب

لَیْسَ عَلَی الْمُحْرِمِ فِی قَتْلِھِنَّ جُنَاحٌ اَلْغُرَابُ وَالْفَارَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَاۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جنکا قتل کرنا محرم کو منع نہیں کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کتا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَھُنَّ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَلْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَ الْحِدَاۃُ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو کوئی انکو احرام کیحالت میں مارڈالے تو اسکو کچھ گناہ نہیں ہے ایک بچھو دوسرے چوہا تیسرے کتا کاٹنے والا چوتھے کوا پانچویں چیل **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ فِی الْحَرَمِ ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے حکم کیا سانپوں کے مارنے کا حرم میں **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ کَانَ یَقُوْلُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ ابن شہاب سے روایت کیا پہنچا ہمکو کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے کہ حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کے قتل کرنیکا کہا محمد نے ان سب حدیثوں پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

بَابُ الْمُحْرِمِ یَفُوْتُہُ الْحَجُّ جس شخص کو حج نہ ملے اسکی ہدی کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ ھَبَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ جَاءَ یَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ یَنْحَرُ بُدْنَہٗ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْطَاْنَا فِی الْعِدَّۃِ کُنَّا نَرٰی اَنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ عَرَفَۃُ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اِذْھَبْ اِلٰی مَکَّۃَ فَطُفْ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعًا اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ وَانْحَرْ ھَدْیًا اِنْ کَانَ مَعَكَ ثُمَّ احْلِقُوْا اَوْ قَصِّرُوْا وَارْجِعُوْا فَاِذَا کَانَ قَابِلٌ فَحُجُّوْا وَ اَھْدُوْا فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃٍ اِذَا رَجَعْتُمْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَائِنَا اِلَّا فِیْ خَصْلَۃٍ وَاحِدَۃٍ لَا ھَدْیَ عَلَیْہِ فِیْ قَابِلٍ وَّلَا صَوْمَ وَکَذٰلِكَ رَوَی الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیْ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ الَّذِیْ یَفُوْتُہُ الْحَجُّ فَقَالَ یَحِلُّ بِعُمْرَۃٍ وَّعَلَیْہِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَلَمْ یَذْکُرْ ھَدْیًا ثُمَّ سَاَلْتُ

زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عُمَرُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَكَيْفَ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْهَدْيُ
فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالصِّيَامُ وَهُوَ لَمْ يَتَمَتَّعْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ہبار بن اسود
آئے دن نحر کے اور عمر بن خطاب نحر کر رہے تھے اپنی ہدی کو تو کہا انہون نے ای امیر المومنین ہم نے
تاریخ کی گنتی مین غلطی کہائی ہم سمجھے کہ آج عرفہ کا دن ہے (یعنی آج نوین تاریخ ہے) حضرت عمر نے کہا کہ
جاؤ اور تم اور تمہارے ساتھی سب طواف کرو اگر کوئی ہدی تمہارے ساتھ ہو تو اسکو نحر کرو پھر حلق
یا قصر کرا کر اپنے وطن کو لوٹ جاؤ پھر آئندہ سال آؤ حج کرو اور ہدی دو جسکو ہدی نہ ملے وہ تین روزے
حج کے دنون مین اور جار گہر مین جا کر رکہے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہا حنفیہ رح کا مگر ایک بات مین وہ یہ ہے کہ آئندہ سال ہدی یا روزے
انپر واجب نہین ایسا ہی روایت کیا ہے اعمش نے ابراہیم نخعی سے انہون نے اسود بن مدینہ سے کہا پوچھا
مینے عمر بن خطاب کو اس شخص سے جسکی حج فوت ہو جاوے فرمایا عمرہ کر کے حلال ہو جاوے
اور آئندہ سال پہر حج کرے اور نہین ذکر کیا ہدی کا پہر پوچھا مینے زید بن ثابت سے تو انہون
نے بہی ایسا ہی کہا جیسا حضرت عمر رض نے کہا تہا کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور کسطرح ہدی
اور ہدی نہ ملے تو روزے اسکے ذمہ لگ سکتی نہین جب حج کے مہینون مین اسنے تمتع نہین کیا
ف امام شافعی اور مالک کے نزدیک آئندہ سال ہدی نحر کرے اگر ہدی نہ ملے تو روزے رکہے
وجب ہین واللہ اعلم **بَابُ** الْحُلْمَةِ وَالْقُرَادِ يَنْزِعُهُ الْمُحْرِمُ محرم کو اونٹ کی جون لیکہہ
نکالنے کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ
يَنْزِعَ الْمُحْرِمُ حُلْمَةً أَوْ قُرَادًا عَنْ بَعِيْرِهٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فِي هٰذَا أَعْجَبُ إِلَيْنَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض مکروہ جانتے
تھے اپنے اونٹ کی جون لیکہہ نکالنے کو کہا محمد رح نے اسمین کچھ عیب نہین اور قول حضرت عمر کا اس مسئلہ
مین ہمکو بہت پسند ہی ابن عمر کے قول سے **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ
عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ
بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَرِّدُ بَعِيْرَهٗ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ
يَجْعَلُهٗ فِي طِيْنٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ

ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے بھیجا انکو ابان بن عثمان کے پاس اور ابان ان دنون مین امیر تھے حاجیون
کے اور دونو احرام باندھے ہوے تھے کہلا بھیجا کہ مین چاہتا ہون کہ نکاح کردون طلحہ بن عمر کا شیبہ
بن جبیر کی بیٹی سے سو تم بھی آؤ ابان نے انکار کیا اور کہا سنا مینے عثمان بن عفان سے انہون نے
کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے آپ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ غیر کا
اور نہ پیغام بھیجے نکاح کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا يَنْكِحُ
الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا عَلٰى غَيْرِهٖ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے نہ نکاح
کرے محرم اور نہ پیام بھیجے اپنا اور نہ غیر کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا غَطَفَانُ بْنُ طَرِيفٍ
اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ طَرِيفًا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِكَاحَهٗ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَ
قَدْ جَاءَ فِي هٰذَا اخْتِلَافٌ فَاَبْطَلَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ نِكَاحَ الْمُحْرِمِ وَاَجَازَهٗ اَهْلُ مَكَّةَ وَ
اَهْلُ الْعِرَاقِ نِكَاحَهٗ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ اَعْلَمَ
بِتَزَوُّجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِهَا
فَلَا نَرٰى بِتَزَوُّجِ الْمُحْرِمِ بَاْسًا وَلٰكِنْ لَا يُقَبِّلُ وَلَا يَمَسُّ حَتّٰى يَحِلَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ابو غطفان بن طریف سے روایت ہے کہ انکے باپ طریف
نے نکاح کیا ایک عورت سے احرام مین تو باطل کر دیا اسکو حضرت عمرؓ نے کہا محمد رح نے اسمین بہت
اختلاف ہے اور باطل کیا ہے نکاح محرم کا اہل مدینہ نے اور جائز کہا ہے اسکو اہل مکہ اور اہل عراق
اور روایت کیا ہے ابن عباس نے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ بنت
حارث کو احرام مین اور نہین جانتے کسیکو زیادہ واقف ہو میمونہ کے نکاح کا ابن عباس سے
کیونکہ یہ ام المؤمنین میمونہ کے بھانجے ہین اور ہمارے نزدیک محرم کے نکاح کرنے مین کچھ
قباحت نہین لیکن بوسہ مباشرت نہ کرے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور عامہ فقہاء
حنفیہ رحمہم اللہ کا **ف** روایت کیا ہے ابو داؤد ترمذی مسلم ابو یعلی وغیرہ محدثین نے خود
میمونہ رضہ سے کہ نکاح کیا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال ہوکر اور یہ بہت
واقف ہین نکاح اپنے کی ابن عباسؓ وغیرہ سے اور چونکہ حج کے سفر مین آپ نے نکاح کیا تھا

اسمیں بعض صحابہ نے غلطی کہائی اور روایت کیا ہے ترمذی احمد ابن حبان اور ابن خزیمہ نے ابی
رافع سے جو مولی تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طحاوی نے یزید سے کہ نکاح
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین میمونہ سے حلال ہو کر اور باطل ہے نزدیک شافعی
و مالک و احمد و اسحاق و لیث و اوزاعی وغیرہ محدثین کے نکاح محرم کا واللہ اعلم **باب** الطواف
بعد الفجر وبعد العصر دوگانہ طواف ادا کرنا بعد نماز صبح یا نماز عصر کے **اخبرنا**
مالك اخبرنا ابو الزبير المكي انه كان يرى البيت يخلو بعد العصر وبعد الفجر
ما يطوف به احد **قال** محمد انما كان يخلو لانهم كانوا يكرهون الصلوة
في تينك الساعتين والطواف لا بد له من صلوة الركعتين فلا باس بان
يطوف سبعا ولا يصلي الركعتين حتى ترتفع الشمس وتبيض كما صنع عمر
بن الخطاب او يصلي المغرب وهو قول ابي حنيفة ابو زبیر مکی سے روایت ہے کہ وہ
دیکھتے تھے خانہ کعبہ کو خالی ہو جاتا طواف کرنیوالوں سے بعد نماز صبح اور عصر کے کوئی طواف
نہ کرتا کہا امام محمد رح نے اسواسطے خالی ہو جاتا کہ وہ ان دو وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ جانتے اور
ہمارے نزدیک طواف کرنے میں کچھ قباحت نہیں لیکن دوگانہ نہ پڑھے یہانتک کہ آفتاب
بلند ہو جاوے اور سفید ہو جیسا کہ کیا عمر بن خطاب رض نے یا مغرب کے بعد پڑھے اور یہی
قول ہے ابو حنیفہ رح کا **اخبرنا** مالك اخبرنا ابن شهاب ان حميد بن عبد
الرحمن اخبره ان عبد الرحمن اخبره انه طاف مع عمر بن الخطاب بعد
صلوة الصبح بالكعبة فلما قضى طوافه نظر فلم ير الشمس فركب ولم
يسبح حتى اناخ بذي طوى فسبح ركعتين **قال** محمد وبهذا ناخذ ينبغي
ان لا يصلي ركعتي الطواف حتى تطلع الشمس وتبيض وهو قول ابي حنيفة
والعامة من فقهائنا عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ انہوں نے طواف
کیا خانہ کعبہ کا عمر بن خطاب کے ساتھ بعد نماز فجر کے تو جب حضرت عمر طواف سے فارغ ہو چکے
دیکھا تو آفتاب نہ پایا پھر سوار ہوئے یہانتک کہ بٹھایا اونٹ کو ذی طوی میں اور وہاں جا کر
دوگانہ ادا کیا کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا نہ دوگانہ پڑھے طواف کا یہانتک کہ بلند ہو

آفتاب اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** عطا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ان وقتوں مین دوگانہ پڑہنا منع نہین اور ماخذ انکا یہ حدیث ہے جو روایت کی ہے شافعی اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے جبیر بن مطعم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے اولاد عبد مناف کی مت روکو کسی شخص کو بیت اللہ کا طواف کرنے سے اور نماز پڑہنے سے جسوقت جی چاہے اسکا اور صحیح اور حسن کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ترمذی نے واللہ اعلم

باب الحَلالِ يَذبحُ الصَّيدَ اَو يَصيدُهُ هَل يَاكُلُ مِنهُ المُحرِمُ اَم لا

جس شکار کا محرم کو کہانا درست نہین اسکا بیان

اخبرنا مَالِكٌ اَخبَرَنَا ابنُ شِهَابٍ عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عُتبَةَ بنِ مَسعُودٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعبِ بنِ جَثَّامَةَ اللَّيثِيِّ اَنَّهُ اَهدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ صلعم حِمَارًا وَحشِيًّا وَهُوَ بِالاَبوَاءِ اَو بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِي وَجهِي قَالَ اِنَّا لَم نَرُدَّهُ عَلَيكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ صعب بن جثامہ اللیثی سے روایت ہے کہ انہون نے تحفہ بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ ابوا یا ودان مین تہے (دونو مقامون کے نام ہین) آپنے پہیر دیا صعب کہتے ہین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے چہرہ کا حال دیکہا (یعنے پہیر دینے کی وجہ سے جو مجہکو ملال ہوا تہا آپنے چہرہ کا حال دیکہکر دریافت کرلیا) تو آپ نے فرمایا مینے اسواسطے پہیر دیا ہے کہ ہم احرام مین ہون **اخبرنا** مَالِكٌ اَخبَرَنَا ابنُ شِهَابٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيرَةَ يُحَدِّثُ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ اَنَّهُ مَرَّ بِهِ قَومٌ مُحرِمُونَ بِالرَّبَذَةِ فَاستَفتَوهُ فِي لَحمِ صَيدٍ وَجَدُوا اُحِلَّةً يَاكُلُونَهُ فَاَفتَاهُم بِاَكلِهِ ثُمَّ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ فَسَاَلَهُ عَن ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ بِمَ اَفتَيتَهُم قَالَ اَفتَيتُهُم بِاَكلِهِ قَالَ عُمَرُ لَو اَفتَيتَهُم بِغَيرِهِ لَاَوجَعتُكَ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سنا انہون نے ابو ہریرہ رضہ سے وہ کہتے تہے عبد اللہ بن عمر سے کہ مجہکو ملے کچہ لوگ احرام باندہے ہوے ربذہ مین تو پوچہا انہون نے فتوے کہانیکا دیا پہر آیا حلال لوگون کے پاس ہو وہ کہاتے ہون اسکو ابو ہریرہ نے جب مدینے مین آیا مدینہ مین پاس عمر رضہ کے اُسی بیان کیا انہون نے کہا تو نے کیا فتوے دیا کہا کہانے کا

حضرت عمر نے کہا اگر تو اور کسی بات کا فتوے دیتا تو مین تجھے سزا دیتا **اخبرنا** مالک اخبرنا

ابو النضر مولی عمر بن عبید اللہ عن نافع مولی ابی قتادۃ عن ابی قتادۃ انہ کان مع رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض الطریق تخلف مع اصحاب لہ

محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ فسال اصحابہ

ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالھم ان یناولوہ رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد

علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی

بعضھم فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالوہ عن ذلک فقال انما ھی

طعمۃ اطعمکموھا اللہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک راستے مین تک کے پیچھے رہگئے اپنے چند ساتھیون کے ساتھ جو

احرام باندہے ہوئے تھے لیکن ابو قتادہ احرام مین نہین تھے اور انہون نے ایک گورخر دیکھا

تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیون سے کوڑا مانگا انہون نے انکار کیا پھر برچھا

مانگا انہون نے انکار کیا آخر انہون نے خود برچھا لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اسکو تو بعض

صحابہ نے وہ گوشت کھایا اور بعضون نے انکار کیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ملے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا جو کھلایا تمکو اللہ جل جلالہ نے

اخبرنا مالک حدثنا زید بن اسلم عن عطاء بن یسار ان کعب الاحبار

اقبل من الشام فی رکب محرمین حتی اذا کانوا ببعض الطریق وجدوا لحم

صید فافتاھم کعب باکلہ فلما قدموا علی عمر بن الخطاب ذکروا ذلک لہ

فقال من افتاکم بھذا فقالوا کعب قال فانی امرتہ علیکم حتی ترجعوا ثم لما

کانوا ببعض الطریق طریق مکۃ مرت بھم رجل من جراد فافتاھم کعب

ان یاکلوہ ویاخذوہ فلما قدموا علی عمر ذکروا ذلک لہ فقال ما حملک علی

ان تفتیھم بھذا قال یا امیر المومنین والذی نفسی بیدہ ان ھو الا نثرۃ

حوت ینثرہ فی کل عام مرتین کعب حبار سے روایت ہے جب آئے وہ شام سے

تو چند سوار انکے ساتھ تھے احرام باندہے ہوئے رستے مین انہون نے شکار کا گوشت دیکھا

تو کعب نے انکو کہانے کی اجازت دی جب مدینہ مین آئے تو انہون نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا آپ نے کہا تمہین کسنے فتوے دیا بولے کعب نے حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے کعب کو تمہارے اوپر حاکم کیا تھا یہانتک کہ تم لوٹو پہر ایک روز مکہ کی راہ مین ٹڈیون کا جھنڈ ملا کعب نے فتوے دیا کہ پکڑ کر کہا وین جب وہ لوگ حضرت کے پاس آئے انسے بیان کیا آپ نے کعب سے پوچھا کہ تمنے یہ فتوے کیسے دیا کعب بولے اے امیر المومنین قسم ہی ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ ٹڈی ایک مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہے جو ہر سال مین دو بار چھینکتی ہے **اخبرنا** مالک حدثنا زید بن اسلم ان رجلاً سأل عمر بن الخطاب فقال انی اصبت جرادات بسوطی فقال اطعم قبضة من طعام زید بن اسلم سے روایت ہے کہ پوچھا ایک شخص نے عمر بن خطاب کو کہ مینے ایک ٹڈی مار ڈالی ہے آپنے کوڑے سے فرمایا کفارہ دے ایک مٹھی گیہون کی **اخبرنا** مالک اخبرنا هشام بن عروة عن ابیه ان الزبیر بن العوام کان یتزود صفیف الظبا فی الاحرام **قال** محمد وبهذا ناخذ اذا اصاد الحلال الصید فذبحه فلا باس بان یاکل المحرم من لحمه ان کان صیده من اجله او لم یصد من اجله لان الحلال صاد وذبح وذلک له حلال فخرج من حال الصید وصار لحما فلا باس بان یاکل المحرم منه واما الجراد فلا ینبغی ان یصیده فان فعل کفر وتمرة خیر من جرادة کذالک قال عمر بن الخطاب وهذا کله قول ابی حنیفة رح والعامة من فقهائنا عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام ناشتہ کرتے تھے ہرن کے بھونے ہوئے گوشت کا احرام مین **ف** صفیف بھونے ہوئے گوشت کو کہتے ہین **ق** کہا محمد رح نے ہمارا ان سب حدیثون پر عمل ہے جب حلال شکار کرے تو محرم کو اسکے کھانے مین کچھ قباحت نہین اگرچہ اسکے لیے شکار کیا ہو یا کسی اور کے لیے کیونکہ حلال نے شکار کیا ہے اور حلال نے ہی ذبح کیا ہے تو محرم کے لیے گوشت ہے شکار نہین سو کہانے محرم تو کچھ عیب نہین اور ٹڈی کا شکار بھی منع ہے جو کرے کفارہ دے اور کھجور کا دانہ ٹڈی سے بہتر ہے اور ایسا ہی کہا ہے عمر بن خطاب رضؓ نے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ

ف روایت کی ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن عدی اور طحاوی نے جابر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگل کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جبکہ تم نہ خود شکار کرو اور نہ تمہارے لیے شکار کیا جاوے یعنی جو شکار محرم کے لیے کیا جاوے محرم کو اسکا کھانا منع ہے اور یہی مذہب ہے مالک شافعی احمد ابو ثور اور اسحق کا

باب الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهِ مِنْ غَيْرِ حَجٍّ جو شخص عمرہ کرے بیچ مہینوں حج کے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ اِسْتَاْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَعْتَمِرَ فِيْ شَوَّالٍ فَاَذِنَ لَهٗ فَاعْتَمَرَ فِيْ شَوَّالٍ ثُمَّ قَفَلَ اِلٰى اَهْلِهِ وَلَمْ يَحُجَّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَلَا مُتْعَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ عمر بن ابی سلمہ نے اجازت مانگی حضرت عمر سے عمرہ کرنے کی شوال میں تو اجازت دی آپ نے اور وہ عمرہ کر کے لوٹ آئے اپنے گھر کو اور حج نہ کیا کہا محمد رح نے یہی ہے عمل ہمارا اور قربانی تمتع کی اسکے ذمہ لازم نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَاَنْ اَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَاُهْدِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ الْحَجِّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ كُلُّ هٰذَا حَسَنٌ وَاسِعٌ اِنْ شَاءَ فَعَلَ وَاِنْ شَاءَ قَرَنَ وَاَهْدٰى فَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ مجھکو قبل حج کے عمرہ کرنا اور ہدی لیجانی بہتر معلوم ہوتا ہے اس بات سے کہ عمرہ کروں بعد حج کے ذی الحجہ میں کہا محمد رح نے سب طرح بہتر ہے اور فراخی ہے اگر چاہے تمتع کرے یا جدا سفر کرے اور اگر چاہے قران کرے اور ہدی لیجاوے تو یہ سب سے افضل ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَمِرْ اِلَّا ثَلٰثًا اِحْدٰهُنَّ فِيْ شَوَّالٍ وَثِنْتَيْنِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں عمرہ کیا مگر تین بار ایک شوال میں اور دو ذیقعدہ میں اور تیسرا ذی حج میں

باب فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

أنه سمع مولاة لأبي بكر بن عبد الرحمن يقول جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم
فقالت إني كنت تجهزت للحج فاعترض لي فقال لها رسول الله صلى الله
عليه وسلم اعتمري في رمضان فإن عمرة فيه كحجة ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت
ہے کہتے تھے ایک عورت آئی پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا کہ میں نے تیاری کی
تھی حج کی پھر کوئی عارضہ مجھکو ہو گیا تو حج ادا نہ کر سکی آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کر لے ایک عمرہ
رمضان میں ایک حج کے برابر ہے

باب المتمتع ما يجب عليه من الهدي متمتع پر ہدی
واجب ہونے کا بیان

أخبرنا مالك حدثنا عبد الله بن دينار قال سمعت
ابن عمر يقول من اعتمر في أشهر الحج في شوال أو في ذي القعدة أو ذي
الحجة فقد استمتع ووجب عليه الهدي أو الصيام إن لم يجد هديا عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے کہتے تھے جس شخص نے عمرہ کیا حج کے مہینوں میں شوال یا ذیقعدہ یا ذی
الحجہ میں وہ متمتع ہے اور اسپر ہدی واجب ہے اگر ہدی نہ ملے تو روزے رکھے **أخبرنا**
مالك حدثنا ابن شهاب عن عروة ابن الزبير عن عائشة أنها كانت تقول
الصيام لمن تمتع بالعمرة إلى الحج فمن لم يجد هديا ما بين أن يهل بالحج إلى
يوم عرفة فإن لم يصم صام أيام منى حضرت عائشہ رض سے روایت ہے وہ کہتی
تھیں کہ روزے اس شخص کے لیے ہیں جو عمرہ سے حج کا نفع اٹھاوے پس جسکو حج کے احرام
سے لیکر عرفہ کے دن تک ہدی نہ ملے اور روزے بھی نہ رکھے تو اسکو منی کے دنوں میں
روزے رکھنے چاہییں **أخبرنا** مالك حدثنا ابن شهاب عن سالم بن عبد
الله عن ابن عمر مثل ذلك سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر بھی
ایسا ہی کہتے جیسے حضرت عائشہ نے کہا **أخبرنا** مالك أخبرنا يحيى بن سعيد
أنه سمع سعيد بن المسيب يقول من اعتمر في أشهر الحج في شوال أو في ذي
القعدة أو في ذي الحجة ثم أقام حتى يحج فهو متمتع قد وجب عليه ما
استيسر من الهدي أو الصيام إن لم يجد هديا ومن رجع إلى أهله ثم حج فليس
بمتمتع **قال** محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے ہیں جسنے عمرہ کیا حج کے مہینون مین شوال یا ذیقعدہ یا ذی الحجہ مین پہر ٹہیر رہا یہانتک کہ حج کی وہ متمتع ہے اسپر ہدی لازم ہوگی اگر میسر ہے ورنہ روزے رکہے اور جو عمرہ کرکے گہر چلا آیا اور پہر جاکر حج کی تو وہ متمتع نہیں کہا محمد رہ نے ان سب چیزون پر عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ کا **باب** الرَّمَلِ بِالْبَيْتِ طواف مین رمل کرنیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَامِيِّ[له] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الرَّمَلُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَشْوَاطٍ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ رمل کی آپ نے حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک **ف** جلدی سے مونڈہے ہلاکر چلنے کو رمل کہتے ہین **ق** کہا محمد رہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا رمل تین دفعہ کرنی چاہیے حجر اسود سے پہر حجر اسود تک اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ رح کا **باب** الْمَكِّيِّ وَغَيْرِهٖ يَحُجُّ اَوْ يَعْتَمِرُ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّمَلُ مکی اور غیر مکی سب پر طواف مین رمل کرنی واجب ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يَسْعٰى حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى طَافَ الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الرَّمَلُ وَاجِبٌ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ دیکہا انہون نے عبد اللہ بن زبیر کو احرام باندہا انہون نے عمرہ کا تنعیم سے پہر دیکہا کہ وہ دوڑکر چلتے تہے پہلی تین گردشون مین گرد خانہ کعبہ کے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا حج اور عمرہ دونو مین رمل کرنا واجب ہے مکی ہو یا اور کسی جگہہ کا رہنے والا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **باب** الْمُعْتَمِرِ وَالْمُعْتَمِرَةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا مِنَ التَّقْصِيْرِ وَالْهَدْيِ عمرہ مین قربانی اور قصر کرنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ مَوْلَاةً لِعَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلٰى مَكَّةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَمْرَةُ مَكَّةَ يَوْمَ

التَّرْوِيَةِ وَاَنَا مَعَهَا قَالَتْ فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلَتْ صُفَّةَ
الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ اَمَعَكِ مِقْصَّانِ فَقُلْتُ لَا قَالَتْ فَالْتَمِسِيْهِ لِيْ فَالْتَمَسْتُهُ حَتّٰى
جِئْتُ بِهٖ فَاَخَذَتْ مِنْ قُرُوْنِ رَأْسِهَا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَتْ شَاةً قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِلْمُعْتَمِرِ وَالْمُعْتَمِرَةِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُقَصِّرَ مِنْ شَعْرِهٖ اِذَا طَافَ وَسَعٰى
فَاِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فُقَهَائِنَا عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک آزاد لونڈی عمرہ بنت عبدالرحمن کی جسکا
نام رقیہ تھا مجھسے کہتی تھی کہ مین نکلی عمرہ بنت عبدالرحمن کے ساتھ مکہ کو تو آٹھوین تاریخ ذی حجہ
کی عمرہ مکہ مین پہنچین اور مین بھی انکے ساتھ تھی طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی پھر عمرہ
مسجد کے اندر گئین اور مجھسے کہا کہ تیرے پاس قینچی ہے مینے کہا نہین عمرہ نے کہا کہین سے
ڈھونڈھ کر لا سو مین ڈھونڈھ کر لائی عمرہ نے اپنی لٹین بالون کی اس سے کاٹین جب نحر کا دن
ہوا تو ایک بکری ذبح کی کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو عمرہ کرے اسپر واجب ہے کہ جب طواف
اور سعی سے فارغ ہو تو نحر کے دن قصر کرے اور جو میسر ہو اسکو ہدی کے نحر کرے اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ
اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ حضرت علی سے روایت ہے کہتے تھے
کہ مراد فما استیسر من الہدی سے مراد بکری ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَعِيْرٌ اَوْ بَقَرَةٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ بِقَوْلِ عَلِيٍّ نَاْخُذُ
مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا نافع سے روایت
ہے کہ ابن عمر کہتے تھے کہ مراد فما استیسر من الہدی سے اونٹ اور گائی ہے کہا محمد رح نے عمل ہمارا
حضرت علی کے قول پر ہے کہ مراد اس سے بکری ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ
کا

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ احرام کے سوا مکہ مین داخل ہونیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اعْتَمَرَ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ
جَاءَهٗ خَبَرٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
مَنْ كَانَ فِي الْمَوَاقِيْتِ اَوْ دُوْنَهَا اِلٰى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَكَّةَ وَقْتٌ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ

الَّتِیْ وُقِّتَتْ فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّۃَ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ وَاَمَّا مَنْ کَانَ خَلْفَ الْمَوَاقِیْتِ اَیْ وَقْتٍ مِّنَ الْمَوَاقِیْتِ الَّتِیْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَکَّۃَ فَلَا یَدْخُلُ مَکَّۃَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَائِنَا۔ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض نے عمرہ کیا پھر چلے مدینہ کو یہانتک کہ آئے قدید مین (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) خبر پہونچی انکو مدینہ سے تو واپس آئے اور داخل ہوئے مکہ مین سوا احرام کے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو شخص میقاتون کے اندر ہو یا قریب ہو مکہ کے جہان کوئی میقات نہین تو اسکو بغیر احرام کے داخل ہونے مین کوئی قباحت نہین اور جو شخص میقاتون سے باہر آجاوے اسکو بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **باب** فَضْلِ الْحَلْقِ وَمَا یُجْزِئُ مِنَ التَّقْصِیْرِ سر کے منڈانے کی فضیلت کا اور جسقدر کترانا جائز ہو اسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ضَفَرَ فَلْیَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّھُوْا بِالتَّلْبِیْدِ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص بال گوندھے وہ سر منڈاوے اور اسطرح بال نہ گوندے کہ تلبید کے مشابہ ہو جاوے **ف** کیونکہ حضرت عمر رض کے نزدیک جو شخص تلبید کرے اسکو قصر درست ہی مگر جو بال گوندے اسکو منڈانا ضرور ہے تو فرمایا اسطرح سر نہ گوندو کہ تلبید معلوم ہو حلق سے بچنے کیلیے (گوند وغیرہ خوشبوئی سے بال جما دینے کو تلبید کہتے ہین) **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ مَنْ ضَفَرَ فَلْیَحْلِقْ وَالْحَلْقُ اَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِیْرِ وَالتَّقْصِیْرُ یُجْزِئُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَائِنَا۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے حلق کرنیوالونپر صحابہ نے کہا اور قصر کرنیوالونپر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ رحم کرے حلق کرنیوالونپر صحابہ نے کہا اور قصر کرنیوالون پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور قصر کرنیوالونپر کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو سر گوندے ہے وہ حلق کرے اور حلق قصر سے افضل ہے لیکن قصر بھی جائز ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہا حنفیہ رح کا

والمقصرین: یا رسول اللہ قال اللھم ارحم المحلقین

اخبرنا مالك حدثنا نافع ان ابن عمر كان اذا حلق في حج او عمرة اخذ من لحيته ومن شاربه قال محمد ليس هذا بواجب من شاء فعله ومن شاء لم يفعله نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جب حلق کرتے حج یا عمرہ میں تو ڈاڑھی اور مونچھ کے بال بھی لیتے۔ کہا محمد نے یہ واجب نہیں جسکا جی چاہے لے اور جسکا جی چاہے نہ لے

باب المرأة تقدم مكة بحج او بعمرة فتحيض قبل قدومها او بعد ذلك

جسعورت کو مکہ میں داخل ہو کر یا داخل ہونے سے پہلے حیض ہو جاوے اسکا بیان

اخبرنا مالك حدثنا نافع ان ابن عمر كان يقول المرأة الحائض التي تحل بالحج او عمرة تهل بحجها او بعمرتها اذا ارادت ولكن لا تطوف بالبيت ولا بين الصفا والمروة حتى تطهر وتشهد المناسك كلها مع الناس غير انها لا تطوف ولا بين الصفا والمروة ولا تقرب المسجد ولا تحل حتى تطوف بالبيت وبين الصفا والمروة نافع سے روایت ہے ابن عمرؓ کہتے تھے کہ عورت حیض والی جسنے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہے تلبیہ کرے جب ارادہ کیا اسنے لیکن طواف و سعی نہ کرے یہانتک کہ پاک ہو جاوے اور حاضر ہو سب مناسک کو ساتھ لوگوں کے مگر نہ طواف کرے بیت اللہ کا اور نہ سعی صفا مروہ کی اور نہ مسجد کے قریب جاوے اور نہ حلال ہو جبتک کہ نہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی اخبرنا مالك حدثني عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت قدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال افعلي ما يفعل الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت حتى تطهري ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں آئی مکہ میں حالت حیض میں اور میںنے طواف نہ کیا خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا مروہ میں تو میںنے شکوہ کیا اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کام حاجی کرتے ہیں وہ تو بھی کر فقط طواف بیت اللہ کا نہ کر جبتک پاک نہ ہوے اخبرنا مالك حدثنا ابن شهاب عن عروة ابن الزبير عن عائشة انها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله

عليه وسلم عام حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدى فليهلل بالحج والعمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا قالت فقدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انقضى راسك وامتشطى واهلى بالحج ودعى العمرة قالت ففعلت فلما قضيت الحج ارسلنى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابى بكر الى التنعيم فاعتمرت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه مكان عمرتك وطاف الذين حلوا بالبيت وبين الصفا والمروة ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منى واما الذين كانوا جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا **قال محمد** وبهذا ناخذ الحائض تقضى المناسك كلها غير ان لا تطوف ولا تسعى بين الصفا والمروة حتى تطهر فان كانت اهلت بعمرة فخافت فوت الحج فلتحرم بالحج وتقف بعرفة وترفض العمرة فاذا فرغت من حجها قضت العمرة كما قضتها عائشة وذبحت ما استيسر من الهدى بلغنا ان النبى صلى الله عليه وسلم ذبح عنها بقرة وهذا كله قول ابى حنيفة رح الا من جمع الحج والعمرة فانه يطوف طوافين ويسعى سعيين ام المومنين عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے سال مین تو احرام باندھا ہمنے عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کے ساتھہ ہدی ہے تو وہ احرام حج اور عمرہ کا ساتھہ باندہے پھر احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونون سے فارغ ہو حضرت عائشہ رض نے کہا کہ مین آئی مکہ مین حیض کی حالت مین تو مینے نہ طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی مینے ہکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا اپنا سر کھولڈال اور کنگھی کر اور عمرہ چھوڑدے اور حج کا احرام باندہ لے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ کا احرام باندہکر جب کوئی عذر ہو اسکو ترک کرکے حج کا احرام باندہ سکتے ہین اور عذر یہان یہ تہا کہ عمرہ مین سردست طواف کرنا پڑتا تہا اور وہ حالت حیض مین متعذر رہا برخلاف حج کے اسمین سردست طواف کرنے کی ضرورت نہین **ت** مینے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلعم

تنے مجھکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھہ تنعیم کو بہیجا **ف** تنعیم ایک مقام ہے مکہ سے چار میل پر مدینہ کیطرف وہین سے عمرہ کا احرام باندہا کرتے ہین **ت** مینے عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ عوض ہے تیرے اس عمرہ کا تو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ طواف اور سعی کر کے حلال ہو گئی پہر حج کے واسطے دوسرا طواف کیا جب آئے لوٹ کر منا سے اور جن لوگون نے حج کا احرام باندہا تہا یا حج اور عمرہ کا ایک ساتھہ باندہا تہا انہون نے ایک ہی طواف کیا **ف** کیونکہ قران مین ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور یہی قول ہے اکثر صحابہ اور ائمہ مجتہدین کا **ت** کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا حائضہ سب مناسک ادا کرے بغیر طواف اور سعی کے یہانتک کہ پاک ہو اور جسنے عمرہ کا احرام باندہا اور اب حج کے فوت ہو جانی کا خوف کرتی ہے تو صرف حج کا احرام باندہے اور ٹہیرے عرفہ مین اور توڑ دے احرام عمرہ کا اور جب حج سے فارغ ہو تو عمرہ قضا کرے جیسا کہ حضرت عائشہ رض نے کیا اور جو میسر ہو ہدی سے ذبح کرے بغیر طواف اور سعی کے یہانتک کہ پاک ہو اور جسنے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور اب حج کے فوت ہو جانی کا خوف کرتی ہے تو صرف حج کا احرام باندہے اور ٹہیرے عرفہ مین اور توڑ دے احرام عمرہ کا اور جب حج سے فارغ ہو تو عمرہ قضا کرے جیسا کہ حضرت عائشہ نے کیا اور جو میسر ہو ہدی سے ذبح کرے ہمکو پہنچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی حضرت عائشہ کی طرف سے ہدی ذبح کی تہی اور یہ سب قول ابی حنیفہ کا ہے مگر وہ ایک بات اور کہتے تہے کہ جو شخص حج قران کرے اسکو دو طواف اور دو سعی کرنی بہتر ہین **باب** الْمَرْأَةِ تَحِيضُ فِي حَجِّهَا قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ طواف زیارت سے پہلے جسکو حیض ہو جاوے اسکا بیان **اخبرنا** مَالِكٌ أَخْبَرَنِي أَبُو الرِّجَالِ أَنَّ عَمْرَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ تَخَافُ أَنْ يَحِضْنَ قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَفَضْنَ فَإِنْ حِضْنَ بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْ تَنَفُّرَ بِهِنَّ وَهُنَّ حُيَّضٌ إِذَا كُنَّ قَدْ أَفَضْنَ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عائشہ جب حج کرتین عورتون کے ساتھہ اور خوف ہوتا انکو حیض ہو جانیکا تو نحر کے دن انکو روانہ کر دیتین طواف افاضہ کے لیے جب وہ طواف افاضہ کر لیتین اب اگر انکو حیض آتا تو انکے

پاک ہونیکا انتظار نہ کریں بلکہ چل کھڑی ہوویں **اخبرنا** مالك حدثنا عبد الله بن ابی بکر
ان اباه اخبره عن عمرة ابنت عبد الرحمن عن عائشة قالت قلت یا رسول الله
ان صفیة بنت حیی قد حاضت لعلها تحبسنا قال الم تکن طافت معکن
بالبیت قلن بلی قال فاخرجن ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی انہون نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا رسول اللہ صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا شاید وہ ہمکو روکے کہ آپ نے
فرمایا کیا اسنے طواف نہین کیا خانہ کعبہ کا عورتون نے کہا ہان کیا ہے آپ نے فرمایا چلی جاوی
اخبرنا مالك حدثنا عبد الله بن ابی بکر عن ابیه ان اباسلمة بن عبد
الرحمن بن عوف اخبره عن ام سلیم ابنت ملحان قالت استفتیت رسول
الله صلی الله علیه وسلم فیمن حاضت او ولدت بعد ما افاضت یوم النحر
فاذن لها رسول الله صلی الله علیه وسلم فخرجت **قال** محمد وبهذا ناخذ
ایما امرأة حاضت ان تطوف یوم النحر طواف الزیارة ثم حاضت او ولدت
قبل ذلك فلا تنفرن حتی تطوف طواف الزیارة وان کانت طافت طواف الزیارة
ثم حاضت او ولدت فلا بأس بان تنفر قبل ان تطوف طواف الصدر وهو
قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا ام سلمہ بنت ملحان سے روایت ہے کہا پوچھا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب مجھکو حیض آیا یا مین جنی ہوئی تھی بعد طواف افاضہ کے
نحر کے دن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی اور وہ چلی گئی کہا امام محمد رح نے اسی
پر ہے عمل ہمارا جس عورت کو حیض آجاوے یا بچہ جنے قبل طواف افاضہ کے تو اسکو نہ جانا چاہیے
یہانتک کہ طواف کرے اور جسکو طواف افاضہ کے بعد حیض آجاوے یا بچہ جنے تو اسکو قبل طواف
الصدر یعنے طواف وداع کے جانے مین بھی کچھ قباحت نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح
اور عامہ فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ کا **باب** المرأة ترید الحج والعمرة فتلد او تحیض
قبل ان تحرم احرام باندھنے سے پہلے جسکو حیض آجاوے یا بچہ جنے اوسکا بیان ﷺ
اخبرنا مالك اخبرنا عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه ان اسماء بنت
عمیس ولدت محمد بن ابی بکر بالبیداء فذکر ذلك ابو بکر لرسول الله صلعم

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مُرها فلتغتسل ثم لتُهل **قال محمد**
وبهذا نأخذ بالنفساء والحائض جميعًا وهو قول أبي حنيفة رح والعامة من
فقهائنا قاسم بن محمدؒ سے روایت ہے کہ بچہ جنا اسماء بنت عمیس نے محمدؐ بیٹا ابی بکرؓ کا بیداء میں (ذی
الحلیفہ کے آگے جو میدان ہے اسکو بیداء کہتے ہیں) تو ذکر کیا اسکا حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا انکو کہدو کہ غسل کر کے پہر احرام باندہے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل
ہمارا حائضہ اور نفسا دونو کے حق میں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہا حنفیہ کا **باب**
المستحاضة في الحج حج میں جسکو استحاضہ ہو جاوے اسکا بیان **أخبرنا** مالك
أخبرنا أبو الزبير المكي أن أبا ماعز عبد الله بن سفيان أخبره أنه كان جالسًا
مع عبد الله بن عمر فجاءته امرأة تستفتيه فقالت إني أقبلت أريد أن أطوف
بالبيت حتى إذا كنت عند باب المسجد أهرقت فرجعت حتى ذهب ذلك عني
ثم أقبلت حتى إذا كنت عند باب المسجد أهرقت فرجعت حتى ذهب ذلك
عني ثم رجعت إلى باب المسجد أيضًا فقال لها ابن عمر إنما ذلك ركضة من
الشيطان فاغتسلي ثم استثفري بثوب ثم طوفي **قال محمد** وبهذا نأخذ هذه
المستحاضة فلتتوضأ وتستثفر بثوب ثم تطوف وتصنع ما تصنع الطاهرة
وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا ایک عورت آئی مسئلہ پوچھنے کو انسے تو کہا
اس عورت نے کہ میں نے قصد کیا خانہ کعبہ کے طواف کا مسجد کے دروازے پر آئی تو مجھے خون آنے لگا
سو میں چلی گئی جب خون موقوف ہوا تو پہر آئے مسجد کے دروازے پر پہونچی خون آنے لگا تو میں چلی
گئی جب خون موقوف ہوا پہر آئی مسجد کے دروازے پر پہونچی تیسرے دفعہ پہر خون آنے لگا
عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا یہ ایک لات ہے شیطان کی تو غسل کر پہر کپڑے سے شرم گاہ کو باندہ
اور طواف کر کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا مستحاضہ کے حق میں وضو کرے اور کپڑے سے شرم گاہ
کو باندہ کر طواف کرے پہر جو کچھہ پاک عورت کرتی ہے وہ بھی کرے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح
اور فقہاء حنفیہ کا **باب** دخول مكة وما يستحب من الغسل قبل الدخول غسل
کرکے مکہ میں داخل ہونیکا بیان **أخبرنا** مالك حدثنا نافع عن ابن عمر أنه كان

إِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بَاتَ بِذِي طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُ الثَّنِيَّةَ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ وَلَا يَدْخُلُ مَكَّةَ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا حَتَّى يَغْتَسِلَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ إِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بِذِي طُوًى وَيَأْمُرُ مَنْ مَعَهُ فَيَغْتَسِلُوا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلُوا ۔ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نزدیک ہوتے مکہ کے ٹھیر جاتے ذی طوے مین (وہ ایک جگہ ہے قریب باب مکہ کے) دو گھاٹیون کے درمیان مین یہانتک کہ صبح ہو جاتی تو نماز پڑھتے صبح کی پھر داخل ہوتے مکہ مین اس گھاٹی کیطرف سے جو مکہ کے اوپر کی جانب مین ہے اور جب حج یا عمرہ کے ارادے سے آتے تو مکہ مین داخل نہ ہوتے جب تک غسل کر لیتے ذی طوے مین اور جو لوگ انکے ساتھہ ہوتے انکو بھی غسل کا حکم کرتے قبل داخل ہونے کے مکہ مین

اخبرنا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ أَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَيْلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُؤَخِّرُ الْحِلَاقَ حَتَّى يُصْبِحَ وَلٰكِنَّهُ لَا يَعُودُ إِلَى الْبَيْتِ فَيَطُوفُ بِهِ حَتَّى يَحْلِقَ وَرُبَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَوْتَرَ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَقْرَبِ الْبَيْتَ

قال مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ إِنْ شَاءَ لَيْلًا وَإِنْ شَاءَ نَهَارًا فَيَطُوفُ وَيَسْعٰى وَلٰكِنْ يُعْجِبُنَا لَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الطَّوَافِ حَتَّى يَحْلِقَ أَوْ يُقَصِّرَ كَمَا فَعَلَ الْقَاسِمُ وَأَمَّا الْغُسْلُ حِيْنَ يَدْخُلُ فَهُوَ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ ۔ عبد الرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ باپ اونکے قاسم بن محمد رات کو مکہ مین داخل ہوتے تھے جب عمرہ کرتے اور طواف کرتے تھے بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی اور حلق نہ کرتے یہانتک کہ صبح ہو جاتی لیکن دوبارہ طواف نہ کرتے یہانتک کہ حلق کرا دین اور کبھی آخر رات کو مسجد مین داخل ہوتے اور وتر کی نماز پڑھتے لیکن طواف اور استلام نہ کرتے کہا محمد رہ نے کچھ عیب نہین کہ داخل ہو چاہے رات مین اور چاہے دن مین پھر طواف اور سعی کرے لیکن نہین پسند ہمکو کہ حلق یا قصر سے پہلے دوسرا طواف کرے قاسم بن محمد کیطرح اور غسل کرکے مکہ مین داخل ہونا بہتر ہے اور واجب نہین

باب السعي بين الصفا والمروة

صفا اور مروہ مین سعی کرنیکا بیان

اخبرنا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ حَتّٰى

يبدو له البيت وكان يكبر ثلث تكبيرات ثم يقول لا اله الا الله وحده لا شريك
له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير يفعل ذلك سبع مرات
فذالك احدى وعشرون تكبيرة وسبع تهليلات ويدعوا فيما بين ذلك
ويسأل الله تعالى ثم يهبط فيمشي حتى اذا جاء بطن المسيل سعى حتى يظهر
منه ثم يمشي حتى يأتي المروة فيرقى ويصنع عليها مثل ما صنع على الصفا يصنع
ذلك سبع مرات حتى يفرغ من سعيه وسمعته يدعوا على الصفا اللهم
انك قلت ادعوني استجب لكم وانك لا تخلف الميعاد واني اسألك كما
هديتني للاسلام ان لا تنزعه مني حتى تتوفاني وانا مسلم نافع سے روایت
ہے کہ ابن عمر جب طواف کرتے صفا اور مروہ میں تو چڑھ جاتے اسقدر کہ دکھائی دیتا انکو بیت اللہ پھر
اللہ اکبر کہتے تین دفعہ پڑھتے لا الہ الا اللہ الخ سات مرتبہ کہیں اکیس تکبیرین اور سات تہلیلین ہوئی ہیں
اور دعا کرتے درمیان سکے اور سوال کرتے پروردگار سے پھر اترتے آرام سے چلتے ہوئے
یہانتک کہ آجاتے وادی کے پیٹ میں پھر دوڑاتے یہانتک کہ وادی سے نکل جاتے پھر
آرام سے چلتے یہانتک کہ پہونچ جاتے مروہ کو پھر چڑھ جاتے اور پھر بھی ایسا ہی کرتے
جیسا صفا پر کیا سات مرتبہ یہانتک کہ فارغ ہوتے سعی اپنی سے اور سنا میں نے انسے کہ صفا پر
یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انک الخ **اخبرنا** مالك اخبرنا جعفر بن محمد عن ابيه
عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين هبط من الصفا
مشى حتى اذا انصبت قدماه في بطن المسيل سعى حتى ظهر منه قال وكان يكبر
على الصفا والمروة ثلاثا ويهلل واحدة يفعل ذلك ثلاث مرات **قال** محمد و
بهذا كله نأخذ اذا صعد الرجل الصفا كبر وهلل ودعا ثم هبط ماشيا حتى
يبلغ بطن الوادي فيسعى فيه حتى يخرج منه ثم يمشي متشيا على هيئته
حتى يأتي المروة فيصعد عليها فيكبر ويهلل ويدعو يصنع ذلك بينهما سبعا
يسعى في بطن الوادي في كل مرة منهما وهو قول ابي حنيفة والعامة جابر بن عبد الله
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صفا سے اترتے تو معمولی چال سے چلتے جب

وادی کے اندر اپنی قدم آتے تو دوڑ کر چلتے یہانتک کہ وادی سے نکل جاتے اور کہا جابر نے کہ آپ
صفا اور مروہ پر تین تین تکبیرین اور ایک ایک تہلیل کہتے اور تین مرتبہ ایسا ہی کرتے کہا امام محمد رحمہ نے
ان حدیثون پر ہمارا عمل ہے جب صفا پر چڑہے تو تکبیر اور تہلیل کہے اور دعا کرے پہر آرام سے
اترے یہانتک کہ وادی کے پیٹ مین آجاوے پہر دوڑے یہانتک کہ اس سے نکل جاوے پہر
مروہ تک آرام سے چلے اور مروہ پر آکر پہر تکبیرین اور تہلیلین کہے اور دعا کرے سات دفعہ ایسا ہی
کرے اور ہر بار وادی کے پیٹ سے دوڑ کر نکلے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ علمار کا

بَابُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ رَاكِبًا أَوْ مَاشِيًا

پیدل اور سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کرنیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ
اشْتَكَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ
النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى
جَانِبِ الْبَيْتِ وَيَقْرَءُ بِالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ
لِلْمَرِيْضِ وَذِي الْعِلَّةِ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ مَحْمُوْلًا وَّلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ام سلمہ بی بی آنحضرتؐ کی کہتی
ہین کہ بیمار ہوگئی ہین اور ذکر کیا مینے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بیماری کا تو آپنے فرمایا
کہ طواف کر پیچھے پیچھے لوگون کے سوار ہو کر کہا ام سلمہ نے طواف کیا مینے اور آپ بیت اللہ کے پاس
دوگانہ مین سورہ والطور وکتاب مسطور پڑہ رہے تھے کہا امام محمد رحمہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا مریض
اور معذور آدمی کو سوار ہو کر طواف کرنے مین کچھ قباحت نہین اور نہ اسپر کفارہ ہے اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہار حنفیہ کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ
ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلَى امْرَاَةٍ مَّجْذُوْمَةٍ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ
فَقَالَ يَا اَمَةَ اللّٰهِ اقْعُدِيْ فِيْ بَيْتِكِ وَلَا تُؤْذِي النَّاسَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
اَتَتْ مَكَّةَ فَقِيْلَ لَهَا هَلَكَ الَّذِيْ كَانَ يَنْهَاكِ عَنِ الْخُرُوْجِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اُطِيْعُهٗ
حَيًّا وَّاَعْصِيْهِ مَيِّتًا زبیر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ گذرے عمر بن

یہ دوگانہ صبح کی جماعت تھی ۱۲

خطاب ایک مجذومہ عورت پر (اعاذنا اللہ عنہا) کہ طواف کرتی تھین آپ نے فرمایا اسے گولی خدا کی گھر مین بیٹھ اور لوگون کو ایذا مت دے پھر جب فوت ہو گئے حضرت عمر تو آئی وہ عورت مکہ مین لوگون نے کہا کہ وہ شخص فوت ہو گیا جو تجھکو نکلنے سے روکتا تھا کہنے لگی خدا کی قسم مین وہ نہین ہون کہ زندگی مین اطاعت اور فوت مین بے فرمانی کرون **باب** استلام الرکن **اخبرنا** مالک حدثنا سعید بن ابی سعید المقبری عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ ابن عمر یا ابا عبد الرحمن رأیتک تصنع اربعا ما رأیت احدا من اصحابک یصنعہا قال ما ہن یا ابن جریج قال رأیتک لا تمس من الارکان الا الیمانیین ورأیتک تلبس النعال السبتیۃ ورأیتک تصبغ بالصفرۃ ورأیتک اذا کنت بمکۃ اہل الناس اذا رأوا الہلال ولم تہلل انت حتی یکون یوم الترویۃ قال عبد اللہ اما الارکان فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استلم الا الیمانیین واما النعال السبتیۃ فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیہا شعر ویتوضأ فیہا فانی احب ان البسہا واما الصفرۃ فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بہا فانا احب ان اصبغ بہا واما الاہلال فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہل حتی تنبعث بہ راحلتہ **قال** محمد ہذا کلہ حسن ولا ینبغی ان یستلم من الارکان الا الرکن الیمانی والحجر وہما اللذان استلمہما ابن عمر وہو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا

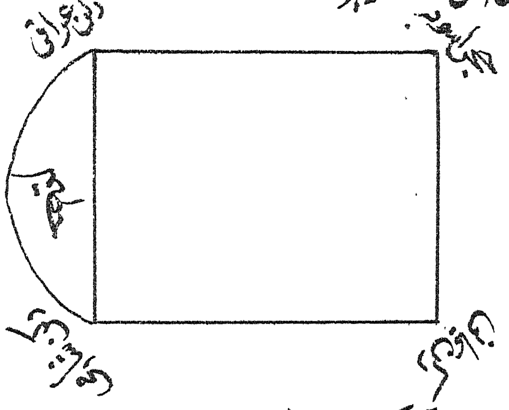
عبید بن جریج سے روایت ہے انہون نے کہا عبد اللہ بن عمر سے اے ابا عبد الرحمن مینے تمکو چار باتین ایسی کرتے ہوے دیکھین جو تمہارے ساتھیون مین سے کوئی نہین کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتین بتاؤ اے ابن جریج انہون نے کہا مینے دیکھا تمکو نہین چھوتے ہو تم طواف مین مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور مینے دیکھا تمکو پہنتے ہو تم جوتیان ایسے چمڑے کی جسمین بال نہین رہتے اور مینے دیکھا تمکو خضاب کرتے ہو تم زرد اور مینے دیکھا تم کو جب تم مکہ مین ہوتے ہو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہین اور تم نہین باندھتے مگر آٹھوین تاریخ کو عبد اللہ بن عمر نے کہا ارکان کا یہ حال ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی رکن کو چھوتے نہین

دیکہا سواے حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیون کا یہ حال ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکو
پہنتے دیکہا جوتیان سبتی جنمین بال نہین ہوتے تہے اور آپ انہین مین وضو کرلیتے تہے تو مین بہی
انکو پہننا پسند کرتا ہون اور زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زرد
رنگ کا خضاب کیے ہوئے دیکہا تو مین بہی اسکو پسند کرتا ہون اور احرام کا یہ حال ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم لبیک نہین پکارتے تہے یہانتک کہ اونٹ آپکا سیدہا کہڑا ہوجاتا چلنے کے واسطے
ف یعنے احرام آٹہوین تاریخ کو ہوتا ہے سو آپکو بہی آٹہوین تاریخ احرام باندہنا ہوتا
کہا امام محمد رح نے یہ سب کام اچہے ہین اور نہ استلام کرے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کا اور ابن عمر رض انہی
دونو کا استلام کرتے تہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عام فقہا حنفیہ کا **اخبرنا** مالک اخبرنا

ابْنُ شِہَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَخْبَرَ
عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ
قَوْمَکِ حِیْنَ بَنَوا الْکَعْبَۃَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاہِیْمَ قَالَتْ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ
قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ کَانَتْ عَائِشَۃُ سَمِعَتْ ہٰذَا مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ اسْتِلَامَ
الرُّکْنَیْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تیری قوم نے بنایا
کعبہ کو تو ابراہیم علیہ السلام نے جیسا بنایا تہا اسمین کمی کی حضرت عائشہ رض نے یا رسول اللہ تو ابراہیم
علیہ السلام نے جیسا بنایا تہا ویسا کیون نہین بنا دیتے آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کا کفر قریب نہ ہوتا
تو مین بناتا **ف** یعنے تہوڑا زمانہ گذرا کہ قریش کافر تہے اسلام انکا قدیم نہین ہے اسوجہ سے خیال
ہے کہ مین کعبہ کو درست کرنیکے واسطے توڑون اور وہ کچہہ اور خیال کرین **ف** عبد اللہ بن عمر نے
کہا اگر ام المومنین عائشہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے تو اسی وجہ سے شاید
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکن شامی اور عراقی کا جو حطیم کے متصل استلام نہین کرتے تہے
کیونکہ خانہ کعبہ ابراہیم ع کی بنا پر نہین تہا **ف** ابراہیم علیہ السلام کے وقت حطیم کعبہ مین داخل
تہا اب کعبہ سے حطیم خارج ہے لیکن طواف مین شریک ہے تو جسقدر دیوار کعبہ کی حطیم سے

متصل ہے وہ درحقیقت اپنے اصلی مقام پر نہین ہے اور دونو کونے اسکے یعنے رکن شامی
اور عراقی اپنے مقام پر نہین ہین اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استلام (یعنے ہاتھہ
سے چھونا یا بوسہ دینا) نہین کرتے تھے اور رکن یمانی اور حجر اسود جو اصلی مقام پر ہین انکا استلام
کرتے رہی کعبہ کی اصلی صورت یہ ہی



باب الصَّلوٰۃِ فِی الْکَعْبَۃِ وَدُخُوْلِہَا بیت اللہ کے اندر داخل ہونے ورسمین نماز
پڑہنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ الْحَجَبِیُّ
فَاَغْلَقَہَا عَلَیْہِ فَمَکَثَ فِیْہَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِیْنَ خَرَجُوْا مَا ذَا صَنَعَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ یَسَارِہٖ وَعَمُوْدَیْنِ عَنْ
یَمِیْنِہٖ وَثَلٰثَۃَ اَعْمِدَۃٍ وَرَآءَہٗ ثُمَّ صَلّٰی وَکَانَ الْبَیْتُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی سِتَّۃِ اَعْمِدَۃٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٰذَا نَاْخُذُ الصَّلوٰۃُ فِی الْکَعْبَۃِ حَسَنَۃٌ جَمِیْلَۃٌ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ
حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَہَآئِنَا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور انکے ساتھہ اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ
تھے تو دروازہ بند کرلیا اور وہان ٹہیرے رہی عبد اللہ نے کہا مینے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ
کیا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کہا انہون نے ایک ستون کو بائین طرف کیا اور
دو ستون داہنے طرف اور تین ستون پیچھے اپنے پھر نماز پڑہی اور خانہ کعبہ ان دنون مین چھہ
ستونون پر تہا کہا محمد رحمہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا خانہ کعبہ مین نماز پڑہنے ایک نیکی ہے اور یہی قول

ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ وَعَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ

دوسرے کیطرف سے حج کرنیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ قَالَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ قَالَ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ سوار تھے اتنے مین ایک عورت آئی خثعم سے (خثعم ایک قبیلہ کا نام ہے) مسئلہ پوچھنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو فضل اس عورت کیطرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کیطرف دیکھنے لگی رسول اللہ فضل کا مونھہ اور طرف پھیرنے لگے اس عورت نے کہا یارسول اللہ حج اللہ جل جلالہ کا فرض ہوا میرے باپ پر ایسے وقت مین کہ میرا باپ بڈھا ہے اونٹ پر بیٹھہ نہین سکتا کیا مین اسکی طرف سے حج کرون فرمایا آپنے ہان اور یہ قصہ حجۃ الوداع میں ہوا ہے

ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص خود معذور ہو تو دوسرا اسکی طرف سے حج کرسکتا ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ امْرَاَةٌ كَبِيْرَةٌ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّحْمِلَهَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَاِنْ رَبَطْنَاهَا خِفْنَا اَنْ تَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ آیا ایک مرد پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور کہا ماں میری بڈھی ہے اور اونٹ پر سوار نہین ہوسکتی اگر اونٹ پر اسکو جکڑ دیا جاوے تو مرجانیکا خوف ہے کیا مین اسکی طرف سے حج کرسکتا ہون آپنے فرمایا ہان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اَحَدٌ مِّنْ وَّلَدِهِ الْحَلَبَ فَيَحْلُبَ فَيَسْقِيَهُ اِلَّا حَجَّ وَحَجَّ بِهٖ قَالَ فَبَلَغَ رَجُلٌ مِّنْ وَّلَدِهِ الَّذِيْ قَالَ وَقَدْ كَبِرَ الشَّيْخُ فَجَاءَ ابْنُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ

فَقَالَ إِنَّ أَبِي قَدْ كَبِرَ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَ
بِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ وَعَنِ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ إِذَا بَلَغَا مِنَ الْكِبَرِ مَا لَا يَسْتَطِيعَانِ
أَنْ يَحُجَّا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ مَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ لَا أَرَى أَنْ يَحُجَّ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ ابن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص کی اولاد اونٹنی دینے کے
قابل نہیں ہوتی تھی کہ مرجاتی تھی اس نے نذر کی اس شرط پر کہ جب کوئی بیٹا میرا جیئے گا تو اسکو دو کر دونگا
سکے تو وہ بھی حج کریگا اور میں بھی اسکے ساتھ حج کرونگا تو ایک بیٹا اسکا اس قابل ہوگیا لیکن وہ ضعیف
ہو گیا تھا تو آیا بیٹا اسکا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ذکر کیا کہ میرا باپ حج نہیں کر سکتا کیا میں
اسکی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں کہا محمد رح نے یہی ہے عمل ہمارا کہ میت اور اس عورت یا مرد کی طرف
سے جو خود بڑھاپے سے حج کرنے کے قابل نہ رہے حج کرے تو اسمیں کچھ قباحت نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ
اور عامہ فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ تعالی کا اور مالک بن انس کہتے تھے کہ میں نہیں دیکھتا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی
طرف سے حج کر سکے **بَابُ** الصَّلٰوةِ بِمِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ منے میں آٹھویں تاریخ کو نماز پڑھنے کا
بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى ثُمَّ يَغْدُو إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلٰى عَرَفَةَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَهٰكَذَا السُّنَّةُ
فَإِنْ عَجَّلَ أَوْ تَأَخَّرَ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نماز پڑھتے تھے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی منی میں
پھر جب آفتاب نکلتا تو عرفات کو جاتے کہا محمد رح نے یہی سنت ہے اگر جلدی کرے یا تاخیر کچھ قباحت نہیں
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **بَابُ** الْغُسْلِ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ عرفہ کے دن غسل کرنے کا بیان
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ
يُرِيْدُ أَنْ يَرُوْحَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ هٰذَا حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر
غسل کرتے عرفہ کے دن جب جبل رحمت کیطرف جاتے کہا محمد رح نے یہ غسل سنت ہے واجب نہیں
بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ عرفہ سے واپس لوٹنے کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا
هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَيْرِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ فَقَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ حَتّٰى إِذَا

وجد فجوۃ نص قال ہشام والنص ارفع من العنق **قال** محمد بلغنا انہ قال صلی
اللہ علیہ وسلم علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بایضاع الابل وایجاف الخیل
وبہذا ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ سے لوٹتے تو اونٹ کو ذرا تیز چلاتے تھے پھر جب جگہہ پاتے تھے تو خوب دوڑا کر
چلاتے تھے ہشام کہتے تھے کہ نص عنق سے تیز چال کو کہتے ہین کہا محمد رح نے ہمکو پہونچا ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آرام سے چلو اونٹ اور گھوڑیون کے تھکانے مین نیکی نہین اور
اسیپر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا **ف** ایسا ہی روایت کیا ہے بخاری
نے ابن عباس رض سے **باب** بطن محسر وادی محسر مین چلنے کا بیان **اخبرنا**
مالک اخبرنا نافع ان ابن عمر کان یحرک راحلتہ فی بطن محسر قدر رمیۃ
بحجر **قال** محمد ہذا کلہ واسع ان شئت حرکت وان شئت سرت علی ہینتک
بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی السیرین جمیعا علیکم بالسکینۃ حین
من عرفۃ وحین افاض من المزدلفۃ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رض محسر مین سواری کو تیز
چلاتے تھے تیر پھینکنے کیطرح کہا محمد رح نے ہمین فراخی ہے جسکا جی چاہے تیز چلے اور جسکا جی
چاہے آرام سے چلے ہمکو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو سیرون مین آرام
سے چلنے کا ارشاد فرمایا ہے یعنے عرفہ اور مزدلفہ سے لوٹنے وقت **باب** الصلوۃ
بالمزدلفۃ مزدلفہ مین نماز پڑہنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع ان عبد
اللہ بن عمر کان یصلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا نافع سے روایت ہے کہ ابن
عمر مغرب اور عشاء کو مزدلفہ مین جمع کرکے پڑہتے تھے **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید
عن عدی بن ثابت الانصاری عن عبد اللہ بن یزید الانصاری الخطمی عن ابی
ایوب الانصاری قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب والعشاء بالمزدلفۃ
جمیعا فی حجۃ الوداع **قال** محمد وبہذا ناخذ لا یصلی الرجل المغرب حتی
یاتی المزدلفۃ وان ذہب نصف اللیل فاذا اتاہا اذن واقام فیصلی المغرب والعشاء
باذان واقامۃ واحدۃ وہو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا ابو ایوب انصاری سے

روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز کو مزدلفہ مین حجۃ الوداع مین جمع کی نہین کہا محمد رحمہ اللہ نے اسی پر ہمارا عمل ہے جب تک مزدلفہ مین نہ جاوے مغرب کی نماز نہ پڑہے اگرچہ آدہی رات ہو جاوے پہر جب وہان جا پہونچے تو ایک اذان اور ایک اقامت سے مغرب اور عشا کی نماز جمع کر کے پڑہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

بَابُ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ بَعْدَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ جو کام بعد رمی جمرہ عقبہ کے حاجی کو منع ہین انکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ فَعَلَّمَهُمْ اَمْرَ الْحَجِّ وَقَالَ لَهُمْ فِيْمَا قَالَ ثُمَّ اِذَا جِئْتُمْ مِنًى فَمَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ لَا يَمَسُّ اَحَدٌ نِسَاءً وَلَا طِيْبًا حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ عمر بن خطاب نے خطبہ پڑہا عرفات مین اور سکہایا انکو ارکان حج اور کہا جب تم آؤ منے مین اور کنکریان مار چکو تو سب چیزین درست ہو گئیں تمہاری وہ جو حرام تہین احرام مین مگر عورتون سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا کوئی شخص تم مین سے صحبت نکرے اور خوشبو نہ لگاوے جبتک طواف نکرلے خانہ کعبہ کا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ وَنَحَرَ هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَهٗ حَلَّ لَهٗ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ جو شخص کنکریان مارے اور سر منڈاوے یا بال کترا دے اور اسکے ساتھ ہدی ہو تو اسکو نحر کرے تو حلال ہو جاوینگی اسپر وہ چیزین جو حرام ہین مگر صحبت کرنا عورتون سے اور خوشبو لگانا درست نہ ہوگا طواف زیارت تک

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ وَنَحَرَ هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَهٗ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ خِلَافَ ذٰلِكَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ هَاتَيْنِ بَعْدَ مَا حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَزُوْرَ الْبَيْتَ فَاَخَذْنَا

يقولها وعليه ابو حنيفة والعامة من فقهائنا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کہتے
جو شخص کنکریاں مارے اور سر منڈاوے یا بال کتراوے اور جو ہدی اس کے ساتھ ہے نحر کرے تو اس پر وہ چیزیں
حلال ہو گئیں جو حج میں حرام تھیں مگر عورتوں سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا درست نہ ہوگا طواف زیارت
تک کہا محمد رح نے یہ قول ابن عمر اور عمر رض کا ہے اور روایت کیا ہے حضرت عائشہ رض نے کہ خوشبو لگائی
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ہاتھوں سے حلق کرانے کے بعد اور پہلے طواف زیارت کے
اور حضرت عائشہ کے قول پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

اخبرنا مالك حدثنا عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة قالت كنت
اطيبه رسول الله صلى الله عليه وسلم لاحرامه قبل ان يحرم ولحله قبل
ان يطوف بالبيت **قال** محمد وبهذا ناخذ في الطيب قبل زيارة البيت و
ندع ما روى عمر وابن عمر وهو قول ابي حنيفة رح والعامة من فقهائنا حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبل احرام اور بعد حلال ہو
جانے کے اس سے پہلے کہ طواف زیارۃ کریں کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا طواف سے پہلے
خوشبو لگانے میں اور ترک کر دیا ہم نے قول ابن عمر رض اور عمر رض کا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور
عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب من اي موضع يرمي الجمار رمی جمار کس جگہ پر کھڑا ہو کر کرے

اخبرنا مالك قال سألت عبد الرحمن بن القاسم من اين كان القاسم بن
محمد يرمي جمرة العقبة قال من حيث تيسر **قال** محمد افضل ذلك ان
يرمي من بطن الوادي ومن حيث ما رمى فهو جائز وهو قول ابي حنيفة
والعامة امام مالک نے پوچھا عبد الرحمن بن قاسم سے کہ قاسم بن محمد کہاں سے رمی کرتے تھے جمرہ
عقبہ کی بولے جہاں سے ممکن ہوتا کہا امام محمد رح نے وادی کے پیٹ سے رمی کرنی افضل ہے اور
جہاں سے کرے جائز ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب تاخير رمي الجمار من علة او من غير علة وما يكره من ذلك عذر سے رمی کی
تاخیر کرنے کا بیان

اخبرنا مالك حدثنا عبد الله بن ابي بكر ان اباه اخبره
ان ابا البداح بن عاصم بن عدي اخبره عن ابيه عاصم بن عدي عن رسول الله

صلى الله عليه وسلم انه رخص لرعاء الابل في البيتوتة يرمون يوم النحر
ثم يرمون من الغد او من بعد الغد ليومين ثم يرمون يوم النفر قال محمد وبهذا نأخذ ان
جمع رمي يومين في يوم من علة او غير علة فلا كفارة عليه الا انه يكره له
ان يدع ذلك من غير علة حتى الغد وقال ابو حنيفة اذا ترك ذلك حتى الغد
فعليه دم عاصم بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی اونٹ
والون کو رات کو باہر کہین بسر کرنے کی سوا منے کے **ف** کیونکہ انکو اپنے اونٹ چرانے اور اونٹون
کی محافظت کرنیکی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ منے مین راتکو رہین تو اونٹ چوری ہوجانی کا خوف
ہے اور اگر اپنے پاس رکھین تو ہجوم مین بڑی تکلیف ہوتی ہے اسواسطے آپ نے اجازت دیدی **ف**
وہ لوگ رمی کرین یوم النحر کو پھر دوسرے دن یا تیسرے دونون کی کرین پھر اگر رہین تو چوتھے دن
بھی رمی کرین کہا امام محمد رہ نے جو دو دن کی رمی بلا عذر یا کسی عذر سے ایک دن مین کرے تو اسپر
کوئی کفارہ نہین لیکن بلا عذر کرنا مکروہ ہے اور ابو حنیفہ کہتے تھے کہ جو شخص دوسرے دن کی صبح تک
دیر کرے تو اسپر کفارہ واجب ہے

باب رمي الجمار راكبا سوار ہوکر رمی کرنے کا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا عبد الرحمن القاسم عن ابيه انه قال ان الناس كانوا
اذا رموا الجمار مشوا ذاهبين وراجعين واول من ركب معاوية بن ابي سفيان
قال محمد المشي افضل ومن ركب فلا باس بذلك قاسم بن محمد سے روایت ہے
کہ لوگ پیدل چلکر رمی کرتے تھے اور سوار ہوکر رمی کرنے معاویہ بن ابی سفیان کی بدعت ہے کہا امام محمد رہ
نے پیدل ہوکر رمی کرنا افضل ہے اور ضرورت سے سوار ہونے مین بھی کچھ قباحت نہین

باب ما يقول عند الجمار والوقوف عند الجمرتين رمی کے وقت تکبیر کہنی اور اول دو جمرون کے پاس کھڑا ہونیکا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا نافع ان ابن عمر كان يكبر
كلما رمى الجمرة بحصاة **قال** محمد وبهذا نأخذ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر
جب رمی کرتے تو ہر کنکر کے ساتھ تکبیر کہتے کہا امام محمد رہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا

اخبرنا مالك اخبرنا نافع عن ابن عمر انه كان يقف عند الجمرتين الاوليين
وقوفا طويلا يكبر الله ويسبحه ويحمده ويدعو الله ولا يقف عند العقبة **قال**

محمد وبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة ۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر جمرہ اولی
اور وسطی پاس ٹھہرتے تھے بڑی دیر تک اور تسبیح اور تحمید پڑھتے اور دعا مانگتے اللہ جل جلالہ سے
اور جمرہ عقبے کے پاس نہ ٹھہرتے کہا محمد رحمہ نے اسی پہ ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ کا

باب رمي الجمار قبل الزوال أو بعده ۔ زوال سے پہلے یا پیچھے رمی کرنے کا بیان

أخبرنا مالك أخبرنا نافع عن ابن عمر أنه كان يقول لا ترمى الجمار حتى
تزول الشمس في الأيام الثلاثة التي بعد يوم النحر **قال** محمد وبهذا نأخذ
نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے یوم النحر کے بعد تینوں دنوں میں رمی بعد زوال کے
کیجاوے **ف** یعنے ۱۱ ۱۲ ۱۳ کو اور دسویں تاریخ زوال سے اول کرے تو بھی جائز ہے کہا
امام محمد رحمہ نے اسی پہ ہے عمل ہمارا

باب البيتوتة وراء عقبة منى وما يكره من ذلك

منا کی راتوں میں جمرہ عقبہ کے ادہر رہنا مکروہ ہونے کے بیان میں **أخبرنا** مالك
أخبرنا نافع قال زعموا أن عمر بن الخطاب كان يبعث رجالا يدخلون الناس
من وراء العقبة إلى منى قال نافع قال عبد الله بن عمر قال عمر بن الخطاب
لا يبيتن أحد من الحاج ليالي منى وراء العقبة **قال** محمد وبهذا نأخذ
لا ينبغي لأحد من الحاج أن يبيت إلا بمنى ليالي الحج فإن فعل ذلك فهو مكروه
ولا كفارة عليه وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا ۔ نافع سے روایت ہے کہ
لوگوں نے کہا کہ حضرت عمر چند آدمیوں کو مقرر کرتے اسبات پر کہ لوگوں کو پہیر دیں منا کی طرف جمرہ
عقبہ کے پیچھے سے کہا نافع نے عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ حضرت عمر رضہ نے فرمایا کوئی حاجی
منے کی راتوں میں جمرہ عقبہ کے ادہر نہ رہے کہا امام محمد رحمہ نے اسی پہ ہے عمل ہمارا کسی حاجی کو
مناسب نہیں کہ منے کی راتوں میں جمرہ عقبہ کے ادہر رہے کیونکہ مکروہ ہے اور جو رہا اسپر کوئی کفارہ
نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

باب من قدم نسكا قبل نسك ۔ ایک منسک سے دوسرا منسک بھول کر پہلے کرنیکا بیان

أخبرنا مالك
حدثنا ابن شهاب عن عيسى بن طلحة بن عبيد الله أنه أخبره عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف للناس بمنى عام

حجة الوداع يسئلونه فجاء رجل فقال يا رسول الله لم اشعر فنحرت قبل ان
ارمي قال ارم ولا حرج قال اخر يا رسول الله صلعم لم اشعر فحلقت قبل ان
انحر قال اذبح ولا حرج فما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شيء
يومئذ قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹہیرے منے میں حجۃ الوداع میں اور لوگ مسئلے پوچھتے تھے آپ
سے سو ایک شخص آیا اور اسنے کہا یا رسول اللہ میں نے نادانی سے سر منڈالیا قبل نحر کے آپ نے فرمایا
اب ذبح کر لے کچھ حرج نہیں پھر دوسرا شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے نادانی
سے نحر کر لیا قبل رمی کے آپ نے فرمایا رمی کرلے کچھ حرج نہیں عبد اللہ بن عمرو نے کہا جب
سوال ہوا آپ سے کسی چیز کو مقدم یا موخر کرنے کا آپ نے فرمایا کرلے اور کچھ حرج نہیں **اخبرنا**
مالك حدثنا ايوب السختياني عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه كان
يقول من نسي من نسكه شيئا او تركه فليهرق قال ايوب لا ادري اقال ترك
ام نسي **قال** محمد وبالحديث الذي روي عن النبي صلى الله عليه وسلم ناخذ
انه قال لا حرج في شيء من ذلك وقال ابو حنيفة لا حرج في شيء من ذلك و
لم ير في شيء من ذلك كفارة الا في خصلة واحدة المتمتع والقارن اذا حلق
قبل ان يذبح قال عليه دم واما نحن فلا نرى عليه شيئا سعید بن جبیر سے روایت
ہے کہ ابن عباس نے کہا جو شخص اپنے کاموں میں سے کوئی کام بھول جاوے یا چھوڑ دے تو ایک
دم دے ایوب نے کہا مجھے یاد نہیں سعید نے بھول جاوے کہا یا چھوڑ دے کہا کہا محمد رح نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر ہمارا عمل ہے اور ہمیں کچھ حرج نہیں اور نہ کفارہ ہے
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا مگر ایک بات میں وہ یہ ہے کہ ابو حنیفہ کہتے ہیں متمتع اور قارن جب
ذبح سے پہلے سر منڈاوے تو اسپر کفارہ واجب ہے لیکن ہمارے نزدیک اسپر بھی کوئی کفارہ
نہیں

باب جزاء الصيد شکار کا بدلہ دینے کا بیان

اخبرنا مالك
اخبرنا ابو الزبير عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قضى في الضبع
بكبش وفي الغزال بعنز وفي الارنب بعناق وفي اليربوع بجفرة **قال**

مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ لِاَنَّ هٰذَا مِثْلُهُ مِنَ النَّعَمِ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت
عمر بن خطاب نے حکم کیا بجو کے مارنے میں ایک مینڈھے کا اور ہرن میں ایک بکرے کا اور خرگوش
میں ایک بکری کے بچے کا جو سال بھر کا ہو اور جنگلی چوہے میں بکری کے چار مہینے کے بچے کا کہا امام محمد رحمہ اللہ نے
اس سب پر ہمارا عمل ہے کیونکہ یہ ایک دوسرے کی مثل ہیں جانوروں سے **بَابُ كَفَّارَةِ الْاَذٰى**
بیماری سے تنگ آکر کفارہ دینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَاٰذَاهُ الْقُمَّلُ فِيْ رَاْسِهِ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْلِقَ رَاْسَهُ وَقَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ
اَوِ انْسُكْ شَاةً اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
تھے احرام باندھے ہوئے انکے سر میں جوئیں پڑ گئیں اور بہت تکلیف دی آپ نے حکم دیا انکو کہ سر منڈا
ڈالیں اور تین روزے رکھیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاویں یا ایک بکری ذبح کریں ان تین
کاموں سے جو کام کریں وہی کافی ہے کہا محمد رحمہ اللہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ
اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **بَابُ مَنْ قَدَّمَ الضَّعَفَةَ مِنْ مُزْدَلِفَةَ** ضعفاء کو مزدلفہ سے منا کی طرف
پہلے روانہ کر دینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سَالِمٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ صِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى
حَتّٰى يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِمِنًى **قَالَ** مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّقَدِّمَ الضَّعَفَةَ وَيُوْعَزُ اِلَيْهِمْ اَنْ
لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا
رَحِمَهُمُ اللّٰهُ سالم اور عبید اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر لڑکے کو مزدلفہ سے منا کی طرف
پہلے روانہ کر دیتے تھے یہاں تک کہ صبح کی نماز منا میں جا کر پڑھتے کہا محمد رحمہ اللہ نے کچھ قباحت نہیں
کہ ضعفاء کو پہلے روانہ کر دیا جاوے اور تاکید کیجاوے انکو کہ نہ رمی کریں یہاں تک کہ نکلے
آفتاب اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **بَابُ جِلَالِ الْبُدْنِ** ہدی کو جھول
پہنانے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَشُقُّ جِلَالَ بُدْنِهِ

وَكَانَ لَا يُجَلِّلُهَا حَتَّى يَغْدُوَ بِهَا مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ وَكَانَ يُجَلِّلُهَا بِالْحُلَلِ وَالْقَبَاطِيِّ وَالْأَنْمَاطِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِجِلَالِهَا فَيَكْسُوهَا الْكَعْبَةَ قَالَ فَلَمَّا كُسِيَتِ الْكَعْبَةُ هٰذِهِ الْكِسْوَةَ أَقْصَرَ مِنَ الْجِلَالِ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر ہدی کی جھولین نہین کاٹتے تھے اور نہ انکو پہناتے تھے یہانتک کہ صبح کرین منا سے واپس آکر عرفہ مین اور جھولین پہناتے تھے انکو مصر کے کپڑے اور چار جامے اور جوڑے پہران کپڑون کو بھیج دیتے تھے کعبہ شریف اوڑہانی کو نافع نے کہا جب کعبہ شریف پر ایسا ہی غلاف اوڑہایا گیا تب کعبہ کو جھولین اوڑہانی موقوف ہوئین **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِينَارٍ مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ بِجِلَالِ بُدْنِهِ حِينَ أَقْصَرَ عَنْ تِلْكَ الْكِسْوَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يَنْبَغِي أَنْ يَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ وَبِخُطُمِهَا وَأَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَا مِنْ لُحُومِهَا بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِهَدْيٍ فَأَمَرَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِجِلَالِهِ وَبِخُطُمِهِ وَأَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْ خُطُمِهِ وَجِلَالِهِ شَيْئًا مالک سے روایت ہے کہا پوچھا مینے عبد اللہ بن دینار سے کہ عبد اللہ بن عمر اونٹ کی جھولون کو کیا کرتے تھے جب کعبہ شریف کا غلاف بن گیا تھا انہون نے کہا تصدق کر دیتے تھے کہا محمد رہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا قربانی کی نکیل اور رسی اور جھول تصدق کیجاوے اور قصاب کی اجرت مین نہ دیجاوے اور نہ گوشت اوسکا اور ہمکو پہنچا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابیطالب کو آپ نے ہدیون کے ساتھ بھیجا تھا اور انکو حکم دیا تھا کہ جھولین اور نکیلین سب تصدق کرین اور قصاب کی اجرت مین اوسمے کوئی چیز نہ دین

بَابُ الْمُحْصَرِ جو شخص سوا دشمن کے کسی مرض سے یا کسی اور سبب سے رک جاوے اسکا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أُحْصِرَ دُونَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَتَدَاوَى بِمَا اضْطُرَّ إِلَيْهِ وَيَفْتَدِي **قَالَ** مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ جَعَلَ الْمُحْصَرَ بِالْوَجَعِ كَالْمُحْصَرِ بِالْعَدُوِّ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اعْتَمَرَ حَبَّةٌ فَلَمْ يَسْتَطِعِ الْمُضِيَّ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِيَبْعَثْ بِهَدْيٍ وَيُوَاعِدْ أَصْحَابَهُ يَوْمَ

إِمَّا بِرٍ فَإِذَا نُحِرَ عَنْهُ الْهَدْيُ حَلَّ وَكَانَتْ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ مَكَانَ عُمْرَتِهِ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا انہوں نے
جو شخص کعبہ شریف تک نہ جا سکے بیماری کی وجہ سے تو احرام نہ کھولے یہانتک کہ طواف
کرے بیت اللہ کا اور اپنی مرض کا علاج کرلے اور فدیہ دیوے کہا محمد رح نے ہمکو پہنچا ہے کہ
عبداللہ بن مسعود کہتے تھے جو مرض سے بند کیا جاوے اسکا بھی وہی حکم ہے جو حکم دشمن کے
بند کیے ہوئی کا ہے ایک شخص کے حال سے سوال کیے گئے تھے جسکو سانپ نے کاٹا تھا اور وہ
کے قابل نہ رہا آپنے فرمایا کہ ہدی روانہ کرے اور ساتھیون سے پتہ مقرر کرلے جب وہ ہدی اسکی
نحر کرین حلال ہو جاوے اور اس عمرہ کے عوض مین پھر عمرہ کرے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** شافعی مالک اور احمد کے نزدیک جو دشمن سے بند کیا
جاوے اسکا یہی حکم ہے اور جو مرض وغیرہ سے ہو اسکا وہی حکم ہے جو عبداللہ بن عمر نے کہا واللہ اعلم

بَابُ تَكْفِيْنِ الْمُحْرِمِ محرم کو کفن دینے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَفَّنَ ابْنَهُ وَاقِدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَاتَ مُحْرِمًا بِالْجُحْفَةِ وَخَمَّرَ رَأْسَهُ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ إِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ الْإِحْرَامُ عَنْهُ نافع سے
روایت ہی کہ کفن دیا عبداللہ بن عمر رض نے بیٹے اپنے واقد بن عبداللہ کو جو احرام مین فوت ہوگئے
تھے جحفہ مین اور آپنے ڈھانپ دیا تھا سر انکا کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ رح کا کہ جب انسان مرجاتا ہے تو احرام اسکا ٹوٹ جاتا ہے **ف** مسلم وغیرہ محدثین
نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص احرام باندھے ہوے مرگیا تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کفن دو اسکو انہین کپڑون سے جنمین فوت ہوا ہے اور خوشبو مت لگاؤ اور اسکا سر کھلا رہنے
دو کیونکہ قیامت کی دن احرام باندھے ہوی لبیک لبیک پکارتا اٹھایا جاویگا اور صحیح حدیث مین
آیا ہے کہ جسحالت مین انسان فوت کیا جاتا ہے اسی مین حشر کرے گا واللہ اعلم

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ جو شخص مزدلفہ کی رات عرفہ مین آجاوے اس کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ
لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ أَدْرَكَ الْحَجَّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

ابی حنیفۃ والعامۃ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے جو شخص جو مزدلفہ کی رات کو عرفہ میں ٹہیر
طلوع فجر سے پہلے تو پالیا اسنے حج کو کہا امام محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور
عامہ علماء حنفیہ کا **باب** من غربت لہ الشمس فی النفر الاول وھو بمنی جس شخص کو
منے میں غروب ہو جاوے سے اسکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر انہ
کان یقول من غربت لہ الشمس من اوسط ایام التشریق وھو بمنی لا ینفرن حتی
یرمی الجمار من الغد **قال** محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ نافع
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن کہتے تھے جسکو آفتاب ڈوب جاوے بارہوین تاریخ منا مین تو وہ
نہ جاوے جبتک تیرہوین تاریخ رمی نہ کرے **ف** منا سے بارہوین تاریخ بعد رمی
کے نکلے سے چلا آنا درست ہے لیکن اگر بارہوین کو ٹہیر گیا اور آفتاب ڈوب گیا منا مین تو پھر نہیں
آسکتا جب تک تیرہوین تاریخ رمی نہ کرلے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ رح اور عامہ متقدمین کا **باب** من نفر ولم یحلق جو شخص قبل سر منڈانے کے
طواف افاضہ کے لیے چلا آوے اسکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع ان عبد
اللہ بن عمر لقی رجلا من اھلہ یقال لہ المجبر قد افاض ولم یحلق راسہ ولم یقصر
جھل ذلک فامرہ عبد اللہ ان یرجع فیحلق راسہ ولم یقصر ثم یرجع الی البیت
فیفیض **قال** محمد وبھذا ناخذ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر اپنے عزیزون میں
سے ایک شخص سے ملے جسکا نام مجبر تہا **ف** وہ بھتیجے تھے عبد اللہ بن عمر کے عبد الرحمن
بن عمر کے بیٹے انہون نے طواف افاضہ کر لیا تہا اور نہ حلق اور نہ قصر نادانی سے تو حکم کیا
انکو عبد اللہ بن عمر رض نے لوٹ جانیکا اور حلق یا قصر کرکے آنے سے اور طواف زیارت
دوبارہ کرنے کا کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا **باب** الرجل یجامع امرأتہ
بعرفۃ قبل ان یفیض **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الزبیر المکی عن عطاء
ابن ابی رباح عن ابن عباس انہ سئل عن رجل وقع علی امرأتہ قبل
ان یفیض فامرہ ان ینحر بدنۃ **قال** محمد وبھذا ناخذ قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من وقف بعرفۃ فقد ادرک الحج فمن جامع بعد ما وقف

بعرفۃ لم یفسد حجہ ولکن علیہ بدنۃ لجماعہ وحجہ تام واذا جامع قبل ان یطوف طواف الزیارۃ لا یفسد وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا عطاء بن ابی رباح سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عباس سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت کی اپنی بی بی سے قبل طواف زیارۃ کے تو حکم کیا اسکو عبد اللہ بن عباس نے ایک اونٹ نحر کرنے کا کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص ٹھیرا عرفہ مین تو اُسنے حج کو پا لیا اور جسنے عرفہ پر ٹھیرنے کے بعد جماع کیا تو اسکا حج نہین ٹوٹتا لیکن جماع کے عوض مین ایسا اونٹ کی ہدی واجب ہوتی ہے اور حج اسکا ناقص نہین ہوتا اور جب طواف زیارۃ سے پہلے جماع کرے تو بھی یہی حکم ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

اخبرنا مالک حدثنا عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ ان عمر بن الخطاب قال یا اھل مکۃ ما شان الناس یاتون شعثا وانتم مدھنون اھلوا اذا رایتم الھلال **قال محمد** تعجیل الاھلال افضل من تاخیرہ اذا ملکت نفسک و ھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا حضرت عمر رض سے روایت ہے فرمایا اے اہل مکہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ پریشان بالوں سے آتی ہین یعنے احرام باندھ کر اور تم تیل لگائے ہوا احرام باندھا کرو جب چاند دیکھو کہا امام محمد رح نے کہ جلدی احرام باندھنا تاخیر سے افضل ہے جب ہو سکے تجھ سے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب القفول من الحج او العمرۃ

حج اور عمرہ سے واپس ہونیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلعم کان اذا قفل من حج او عمرۃ او غزوۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر ائبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حج یا عمرہ یا غزوہ سے واپس ہوتے تو ہر اونچی جگہ پر تین بار اللہ اکبر کہتے پھر پڑھتے لا الہ الا اللہ وحدہ الخ

باب الصدر

الصدر کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صدر من الحج او العمرۃ اناخ بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ فیصلی بھا ویھلل قال فکان عبد اللہ بن عمر یفعل ابن عمر رض سے روایت ہے

۷ باب تعجیل الاھلال جلدی احرام باندھنے کا بیان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ٹہلاتے اونٹنا بیٹا لبطحا میں وہ جو ذوالحلیفہ میں ہے اور نماز پڑھتے تھے نعلیلین کہتے کہا نافع نے کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے

اخبرنا مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر ان عمر ابن الخطاب قال لا یصدرن احد من الحاج حتی یطوف بالبیت فان اخر النسک الطواف بالبیت **قال** محمد وبھذا ناخذ طواف الصدر واجب علی الحاج ومن ترکہ فعلیہ دم الا الحائض والنساء فانھا تنفر ولا یطوف ان شاءت وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کہتے تھے کہ کوئی حاجی جانا نہ پاوے پہلے اسلیے کہ طواف وداع کرے کیونکہ آخر مناسک حج کا یہی طواف ہے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا طواف الصدر واجب ہے اوپر حاجی کے اور جو ترک کرے اسکو اسپر دم ہے یعنے ایک بکری ذبح کرے مگر حیض اور نفاس والی عورت چلی جاوے اور نہ طواف کرے اگر چاہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ رح کا

باب المرأۃ یکرہ لھا اذا حلت من احرامھا ان تمتشط حتی تاخذ من شعرھا

حج کرنے والی عورت کو حلال ہو کر قصر کے پہلے کنگھی کرنا مکروہ ہے **اخبرنا** مالک حدثنا نافع عن عبداللہ بن عمر انہ کان یقول المرأۃ المحرمۃ اذا حلت لا تمتشط حتی تاخذ من شعر راسھا وان کان لھا ھدی لم تاخذ من شعرھا شیئا حتی تنحر **قال** محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ عورت محرمہ جب حلال ہو تو نہ کنگھی کرے یہانتک کہ قصر کرے اور اگر اسکے پاس ہدی ہو تو نحر سے پہلے قصر نہ کرے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

باب النزول بالمحصب محصب میں اتر کر نماز پڑھنے کا بیان

اخبرنا مالک حدثنا نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی الظھر والعصر والمغرب والعشاء بالمحصب ثم یدخل من اللیل فیطوف بالبیت قال محمد ھذا حسن ومن ترک النزول بالمحصب فلا شیء علیہ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا محصب میں پڑھتے پھر مکہ میں جاتے رات کو اور طواف کرتے خانہ کعبہ کا **ف** محصب ایک مقام ہے مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر **ت**

کہا امام محمد رحمہ نے یہ بہتر ہے اور اگر کھصب میں نہ اترے تو اسپر کوئی کفارہ نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ

باب الرَّجُلِ یُحْرِمُ مِنْ مَکَّۃَ ھَلْ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ مکہ سے احرام باندہکر طواف کرنے کا حکم

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَکَّۃَ لَمْ یَطُفْ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ حَتّٰی یَرْجِعَ مِنْ مِنًی وَلَا یَسْعٰی اِلَّا اِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَیْتِ

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ نَفْعَلْ ھٰذَا اَجْزَاہٗ وَاِنْ طَافَ وَرَمَلَ وَسَعٰی قَبْلَ اَنْ یَخْرُجَ اَجْزَاہٗ ذٰلِكَ کُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّا نُحِبُّ لَہٗ اَنْ لَا یَتْرُكَ الرَّمَلَ بِالْبَیْتِ فِی الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَۃِ الْاُوَلِ اِنْ عَجَّلَ اَوْ اَخَّرَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر جب مکہ سے احرام باندہتے تو نہ طواف کرتے بیت اللہ کا اور نہ سعی صفا مروہ کی یہانتک کہ منا سے نہ ہو آتے اور نہ سعی کرتے مگر جب طواف کرتے بیت اللہ کا کہا محمد رحمہ نے اگر ایسا کرے تو بہی جائز ہے اور اگر طواف اور سعی منا کی طرف جانے سے پہلے کرے تو بہی جائز ہے بلکہ یہ سب طرح بہتر ہے مگر ہمکو یہ بات بہت پسند ہے کہ طواف میں پہلے تین دفعہ اکڑ کر چلنا نہ ترک کرنے چاہیے کہ منا کیطرف جانے سے پہلے طواف کرے یا پیچہے کرے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ

باب الْمُحْرِمِ یَحْتَجِمُ محرم کو پچہنے لگانیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَوْقَ رَاْسِہٖ وَھُوَ یَوْمَئِذٍ مُحْرِمٌ بِمَکَانٍ مِنْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ یُقَالُ لَہٗ لَحْیُ جَمَلٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ یَحْتَجِمَ الرَّجُلُ وَھُوَ مُحْرِمٌ اِضْطُرَّ اِلَیْہِ اَوْ لَمْ یُضْطَرَّ اِلَّا اَنَّہٗ لَا یَحْلِقُ شَعْرًا سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پچہنی لگائی اپنے سر پر اور آپ اسدن محرم تہے مکہ کی راہ میں ایک مقام پر جسکا نام لحی جمل ہے کہا محمد رحمہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا محرم کو سنگی لگانے میں کچہہ عیب نہیں چاہے ضرورت سے لگاوے یا بغیر ضرورت کے مگر بال نہ منڈاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا یَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا اَنْ یُضْطَرَّ اِلَیْہِ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تہے کہ محرم بغیر ضرورت کے پچہنے نہ لگاوے

باب دُخُوْلِ مَکَّۃَ بِسِلَاحٍ مکہ میں ہتہیار باندہ کر داخل ہونیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اُقْتُلُوْهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ حِيْنَ فَتَحَهَا غَيْرَ مُحْرِمٍ وَلِذٰلِكَ دَخَلَ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّهُ حِيْنَ اَحْرَمَ مِنْ حُنَيْنٍ قَالَ هٰذِهِ الْعُمْرَةُ لِدُخُوْلِنَا مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ يَعْنِيْ يَوْمَ الْفَتْحِ فَكَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ فَلَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَّخْرُجَ فَيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ اَوْ حَجَّةٍ بِدُخُوْلِهِ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے مکے مین جس سال فتح ہوا آپکے سر پر خود تہا جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آیا ابن خطل (ایک مرتد تہا جسکا نام عبد العزے تہا آپ نے اسکا خون مباح کر دیا تہا) کعبہ کے پردے پکڑے ہوئے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اسکو مار ڈالو **ف** آپنے ابن خطل کے مار ڈالنے کا اسواسطے حکم کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو مصدق (زکوۃ وصول کرنیوالا) بنا کر بہیجا اور ایک غلام خدمت کیلیے اسکے ساتھ کر دیا ابن خطل ایک منزل مین اترا اور غلام سے کہانا پکانے کو کہا اور خود سو رہا جب اٹہا تو دیکہا غلام نے کہانا نہین پکایا ابن خطل نے اس غلام کو مار ڈالا اور اسلام سے پہر گیا اور مکہ مین جا کر دو لونڈیان رکہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تہین **ت** کہا امام محمد رح نے کہ رسول اللہ صلعم مکہ مین فتح مکہ کے دن بغیر احرام داخل ہوئے تہے اسیواسطے آپ کے سر پر خود تہا اور یہ بہی ہمکو پہنچا ہے کہ آپنے حنین سے جب احرام باندہا تو فرمایا یہ عمرہ داخل ہونیکا ہے جو فتح مکہ کے دن ہم بغیر احرام داخل ہوئے تہے اسیواسطے ہم کہتے ہین کہ جو شخص سوا احرام کے مکہ مین داخل ہو اسکو لازم ہے کہ مکہ سے نکلکر پہر حج یا عمرہ کا احرام باندہے بے احرام داخل ہونے کے عوض مین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عام علماء حنفیہ کا **ف** یہ حلت کا حکم خاص آپکو ایک ساعت کے لیے ہوا تہا اور کسیکو مکہ مین بغیر احرام باندہے ہوئے جانا درست نہین اور ابن خطل نے اگرچہ کعبہ کی پناہ لی تہی مگر جو شخص خون کرکے بہاگ آوے اسکو کعبہ پناہ نہین دیتا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک دیتا ہے وہ کہتے ہین کہ ابن خطل کا قتل اسی وقت مین ہوا جب تک قتال آپکو مباح ہوگیا تہا واللہ اعلم

کتاب النکاح

باب تَكُوْنُ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ كَيْفَ يُقَسِّمُ بَيْنَهُنَّ جس شخص کے

پاس ایک سے زیادہ عورتین ہون انمین کیونکر تقسیم کرے **اخبرنا** مالك حدثنا عبد الله بن ابی بكر عن عبد الملك بن ابی بكر بن الحارث بن هشام عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم حين بنى بام سلمة قال لها حين اصبحت عنده ليس بك على اهلك هوان ان شئت سبعت عندك وسبعت عندهن وان شئت ثلثت عندك و درت قالت ثلث **قال** وبهذا ناخذ ينبغي ان سبع عندها ان يسبع عندهن لا يزيد لها عليهن شيئا وان ثلث عندها ان يثلث عندهن وهو قول ابی حنيفة والعامة من فقهائنا ابی بکر بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا مین ایسا کام نہ کرونگا جسکے سبب سے تو اپنے لوگون مین ذلیل ہو اگر تجھکو منظور ہے تو سات دن تیرے پاس ہونگا پھر سات سات دن ہر ایک بی بی کے پاس رہونگا اور جو تو چاہے تو تین دن تیرے پاس رہون اور ایک ایک دن سب کے پاس پھرا کرون ام سلمہ نے کہا تین دن رہیے کہا محمد رحمہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا مناسب ہے کہ سات دن نئی عورت کے پاس رہے تو دوسریون کے پاس بھی سات سات دن ٹھیرے اور اگر تین دن ٹھیرے تو دوسریون کے پاس بھی تین دن رہے یعنے کچھ کم و بیش نہ کرے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

ف بخاری نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ سنت طریق یہ ہے کہ جس شخص کی کئی عورتین ہون پھر وہ نئی عورت کرے اگر بکر ہو تو سات دن اسکے پاس رہے اور اگر ثیبہ ہو تو تین دن اسکے پاس رہے پھر سب کو برابر اسکے بعد بھی رہے اور یہی مذہب ہے مالک شافعی احمد کا

باب

ادنے ما يتزوج الرجل عليه المراة کم سے کم کسقدر مہر پر نکاح کرے **اخبرنا** مالك حدثنا حميد الطويل عن انس بن مالك عن عبد الرحمن بن عوف جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم وعليه اثر صفرة فاخبره انه تزوج امراة من الانصار قال لم كم سقت اليها قال وزن نواة من الذهب قال اولم ولو بشاة **قال** محمد وبهذا ناخذ ادنى المهر عشرة دراهم ما يقطع فيه اليد وهو قول ابی حنيفة رحمه والعامة من فقهائنا انس بن مالک سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف آئے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور انپر زردی کا نشان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ

کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا کیا مہر دیا انہوں
نے کہا ایک گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو **ف** گٹھلی کا وزن پانچ درم ہوتا ہے
ت کہا امام محمدؒ نے اسی پر ہے عمل ہمارا مہر دس درم ہونا چاہیے جسمیں چور کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا ہے
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں جیسا کہ روایت کیا ہے
امام مالک اور بخاری وغیرہ محدثین نے سہل بن سعد الساعدی سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص
کا لوہے کی انگوٹھی پر نکاح کرنا چاہتا تھا ہر چند آیات قرآن کی تعلیم کے عوض میں کر دیا اور یہ قصہ تمام
کتب حدیث میں موجود ہے **بَابُ** لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا فِي النِّكَاحِ جمع نہ کرے
کہ نکاح میں جمع کرنا درست نہیں انکا بیان[ص] **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ
وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پھوپھی
اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی میں جمع نہ کرے کہا امام محمدؒ نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ
سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَنْهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا وَاَنْ يَّطَاَ الرَّجُلُ
وَلِيْدَةً فِيْ بَطْنِهَا جَنِيْنٌ لِغَيْرِهٖ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب کہتے تھے منع ہے نکاح کرنا بھتیجی
سے پھوپھی کے اوپر اور بھانجی سے خالہ کے اوپر اور منع ہے جماع کرنا اس لونڈی سے جو حاملہ
ہو کسی اور شخص سے کہا امام محمدؒ نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ علماء
حنفیہ کا **بَابُ** الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ نکاح کے پیام پر پیام بھیجنا منع
ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

[ص] یعنی پھوپھی اور خالہ کو جمع کرنے سے

فرمایا نہ پیغام بھیجے نکاح کا کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل
ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور فقہا حنفیہ کا **باب** الثیب احق بنفسہا من ولیہا ثیبہ پر
ولی کا جبر منع ہونیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ
عن عبد الرحمن و مجمع ابنی یزید بن جاریۃ الانصاری عن خنساء ابنۃ خدام ان
اباها زوجها وهی ثیب فکرهت ذلک فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرد نکاحہ **قال** محمد لا ینبغی ان تنکح الثیب ولا البکر اذا بلغتا الا
باذنهما فاما اذن البکر فصمتها واما اذن الثیب فرضاها بلسانها زوجها والد او غیرہ
وهو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقهائنا خنسا بنت خدام سے روایت ہے کہ اسکے باپ
نے اسکو نکاح کر دیا تھا اور وہ ناخوش تھی پھر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تو آپنے
اسکا نکاح باطل کر دیا کہا امام محمد رح نے نہ نکاح کیجاوے بکر اور نہ ثیبہ جب بالغ ہوں مگر انکے اذن سے
اور بکر کا اذن سکوت ہے اور ثیبہ جب تک زبان سے نہ کہے اسکا جائز نہیں اور نکاح کر دے باپ انکا
یا اور کوئی متولی یعنے بغیر ولی کے انکا نکاح نہیں ہو سکتا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء
حنفیہ کا **باب** الرجل یکون عندہ اکثر من اربع نسوۃ فیرید ان یتزوج جسکے پاس
چار عورتین سے بیش ہیں اور نکاح کرنا چاہے **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب قال بلغنا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل من ثقیف کان عندہ عشر نسوۃ
حین اسلم الثقفی فقال لہ امسک منهن اربعا وفارق سائرهن **قال** محمد
وبهذا ناخذ یختار منهن اربعا ایتهن شاء ویفارق ما بقی واما ابو حنیفۃ فقال
نکاح الاربع الاول جائز ونکاح من بقی منهن باطل وهو قول ابراهیم النخعی
ابن شہاب سے روایت ہے کہا ہمکو پہنچا کہ ایک مرد ثقفی مسلمان ہوا اور اسکے پاس دس عورتیں تھیں
تو حکم دیا اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چار عورتیں ان میں سے رکھے اور باقی عورتوں
کو جدا کرے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ جونسی چار عورتیں ان میں سے چاہے
رکھ لے اور باقی عورتوں کو جدا کرے لیکن ابو حنیفہ رح کہتے تھے کہ پہلی چار عورتیں رکھ لے
اور اخیر والیوں کو جدا کرے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی کا **اخبرنا** مالک حدثنا

ربیعة بن ابی عبد الرحمن ان الولید سال القاسم وعروة وكانت عنده اربع نسوة فاراد ان یبت واحدة ویتزوج اخری فقال نعم فارق ایتهن احببت ثلثا وتزوج قال القاسم فی مجالس مختلفة **قال محمد** لا یعجبنا ان یتزوج خامسة وان بت طلاق احداهن حتی تنقضی عدتها لانا لا یعجبنا ان یكون ماؤه فی رحم خمس نسوة حرائر وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ولید بن عبد الملک کے پاس چار عورتیں تھیں تو اسنے ایک کو طلاق دینا اور عورت کے نکاح کرنیکا ارادہ کیا پھر قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر سے پوچھا انہوں نے کہا کہ تین طلاق دے اور قاسم نے کہا مجلسوں میں تین طلاق دے یعنی یکبارگی تین طلاق دینے سے مطلقہ نہ ہوگی کہا محمد رح نے ہمکو یہ بات پسند نہیں کہ پانچویں عورت کو نکاح کرے قبل گذرنے عدت کے اگرچہ چوتھی کو بتہ طلاق دی ہو کیونکہ پانچ حرہ عورتوں کے رحم میں اسکا پانی ہونا ہمکو پسند نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب ما یوجب الصداق مہر جس چیز سے واجب ہوتا ہے اسکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن زید ابن ثابت قال اذا دخل الرجل بامرأته وارخیت الستور فقد وجب الصداق **قال محمد** وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا وقال مالك بن انس ان طلقها بعد ذلك لم یكن لها الا نصف المهر الا ان یطول مكثها ویتلذذ منها فیجب الصداق زید بن ثابت سے روایت ہے کہتے تھے کہ جب عورت پر داخل ہو کر اسکا پردہ اٹھاوے تو مہر واجب ہو جاتا ہے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ حنفیہ کا لیکن مالک نے کہا انس کہتے تھے کہ جب ایسی حالت میں اسکو طلاق دے تو نصف مہر دینا پڑیگا اور اگر اسکے پاس بہت دیر تک ٹھہر کر اس سے لذت اٹھاوے تو پورا مہر ادا کرے

باب نكاح الشغار نکاح شغار سے منع ہونیکا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن نكاح الشغار والشغار ان ینكح الرجل ابنته علی ان ینكحه الاخر ابنته لیس بینهما صداق عبد الله بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا شغار سے شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے اس شرط پر کر دے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دے

سوا اسکے اور کچھہ مہر نہو کہا اور محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ نکاح مہر نہیں ہو سکتا جب ایسا نکاح کرے مہر مثل اسکو دینا پڑے کا **ف** امام مالک شافعی اور احمد کے نزدیک یہ نکاح ہی بالکل باطل ہے اور یہی مذہب صحیح ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نکاح سے مطلقاً منع فرمایا ہے **باب** نِکَاحِ السِّرِّ چوری چھپی کے نکاح کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّ عُمَرَ اُتِیَ بِرَجُلٍ فِی نِکَاحٍ لَمْ یَشْهَدْ عَلَیْهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا نِکَاحُ السِّرِّ وَلَا اُجِیْزُهٗ وَلَوْ کُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِیْهِ لَرَجَمْتُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِاَنَّ النِّکَاحَ لَا یَجُوْزُ فِیْ اَقَلَّ مِنْ شَاهِدَیْنِ وَاِنَّمَا شَهِدَ عَلٰی هٰذَا الَّذِیْ رَدَّهٗ عُمَرُ رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ فَهٰذَا نِکَاحُ السِّرِّ لِاَنَّ الشَّهَادَةَ لَمْ تَکْمُلْ وَلَوْ کَمُلَتِ الشَّهَادَةُ بِرَجُلَیْنِ اَوْ رَجُلٍ وَّامْرَاَتَیْنِ کَانَ نِکَاحًا جَائِزًا وَّاِنْ کَانَ سِرًّا وَّاِنَّمَا یُفْسِدُ نِکَاحَ السِّرِّ اَنْ یَّکُوْنَ بِغَیْرِ شُهُوْدٍ فَاَمَّا اِذَا کَمُلَتْ فِیْهِ الشَّهَادَةُ فَهُوَ نِکَاحُ الْعَلَانِیَةِ وَاِنْ کَانُوْا اَسَرُّوْهُ ابی زبیر مکی سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن خطاب کے سامنے ایک نکاح کا ذکر آیا جسکا کوئی گواہ نہ تھا سوا ایک مرد اور ایک عورت کے آپنے فرمایا یہ چوری چھپی کا نکاح ہے ہم جائز نہیں رکھتے **ف** کیونکہ احمد اور طبرانی اور بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نکاح نہیں ہوتا بغیر ولی کے اور دو عادل گواہوں کے **ت** اگر مین پہلے سے اسکو کہہ چکا ہوتا تو اب مین رجم کرتا کہا امام محمد رح نے اسی پر عمل ہمارا جس نکاح مین دو گواہ نہ ہوں وہ چوری چھپی کا نکاح ہے اور حضرت نے اسواسطے اس نکاح کو رد کیا تھا کہ اسمین دوسرا گواہ عورت تھی اور اگر دو گواہ ہوں یا ایک مرد اور دو عورتین تو وہ نکاح ہے جائز ہے اگرچہ چوری سے پڑھا گیا تھا کیونکہ دو گواہ کا ہونا اسکو ظاہر کر دیتا ہے **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتَیْنِ فِی النِّکَاحِ وَالْفُرْقَةِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ کہا محمد نے خبر دی ہمکو محمد بن ابان نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے کہ حضرت عمر نکاح اور طلاق مین ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت جائز رکھتے تھے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب** الرَّجُلِ یَجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا وَبَیْنَ الْمَرْاَةِ وَاُخْتِهَا فِیْ مِلْكِ الْیَمِیْنِ

دو بہنوں کو یا ماں بیٹی کو ملک یمین سے رکھنے کا بیان **أخبرنا** مالك حدثنا الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابيه ان عمر سئل عن المرأة وابنتها مما ملكت اليمين اتوطأ احداهما بعد الأخرى قال لا احب ان اجيزهما جميعا ونهاه

عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے سوال ہوا کہ ماں بیٹی دونوں سے جماع کرنا آگے پیچھے ملک یمین کی وجہ سے درست ہے بولے میرے نزدیک اچھا نہیں اور منع کیا اسکو **أخبرنا** مالك عن الزهري عن قبيصة بن ذويب ان رجلا سأل عثمان عن الاختين مما ملكت اليمين هل يجمع بينهما فقال احلتهما آية وحرمتهما آية ما كنت لاصنع ذلك ثم خرج فلقي رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن ذلك فقال لو كان لي من الامر شيء ثم اتيت باحد فعل ذلك لجعلته نكالا قال ابن شهاب اراه عليا **قال** محمد وبهذا كله نأخذ لا ينبغي ان يجمع بين المرأة وابنتها ولا بين المرأة واختها في ملك اليمين قال عمار بن ياسر ما حرم الله تعالى من الحرائر شيئا الا وقد حرم من الاماء مثله الا ان يجمعهن رجل يعني بذلك انه يجمع ما شاء من الاماء ولا يحل له فوق اربع حرائر وهو قول ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه

قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عثمان بن عفان رض سے پوچھا کہ دو بہنوں کو ملک یمین کرکے رکھنا درست ہے یا نہیں حضرت عثمان نے فرمایا کہ درست ہے ایک آیت کے رو سے **ف** وہ آیت یہ ہے الا ما ملکت ایمانکم یا یہ ہے الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم **ت** اور نادرست ہے ایک آیت کے رو سے **ف** وہ یہ ہے وان تجمعوا بین الاختین **ت** مگر میں اس امر کو پسند نہیں کرتا پھر وہ شخص چلا گیا اور ایک اور صحابی سے ملا انسے یہی مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا اگر میں حاکم ہوتا اور کسیکو ایسا کرتے دیکھتا تو سخت سزا دیتا ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ صحابی حضرت علی رض تھے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کسی شخص کو جائز نہیں کہ ماں بیٹی اور دو بہنوں کو ملک یمین کی وجہ سے جمع کرے عمار بن یاسر رض کہتے تھے جو چیز حرہ عورتوں سے اللہ جل جلالہ نے حرام فرمائی ہے وہ لونڈیوں سے بھی حرام ہے سوا اسکے کہ یہ چار سے زیادہ بھی رکھ سکتا ہے

اور حرہ عورتوں کو چار سے زیادہ نہیں رکھہ سکتا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب**
الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ وَلَا يَصِلُ إِلَيْهَا لِعِلَّةٍ بِالْمَرْأَةِ أَوْ بِالزَّوْجِ جو شخص عورت کو نکاح کرے پھر
کسی مرض کیوجہ سے اسکے پاس نہ جاوے اسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَمَسَّهَا فَاِنَّهُ
يُضْرَبُ لَهُ اَجَلُ سَنَةٍ فَاِنْ مَسَّهَا وَاِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ اِنْ مَضَتْ سَنَةٌ وَلَمْ يَمَسَّهَا خُيِّرَتْ فَاِنِ اخْتَارَتْهُ فَهِيَ
زَوْجَتُهُ وَلَا خِيَارَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ
وَاِنْ قَالَ اِنِّي قَدْ مَسِسْتُهَا فِي السَّنَةِ اِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِينِهِ وَاِنْ
كَانَتْ بِكْرًا نَظَرَ اِلَيْهَا النِّسَاءُ فَاِنْ قُلْنَ هِيَ بِكْرٌ خُيِّرَتْ بَعْدَ مَا تَحْلِفُ بِاللّٰهِ مَا مَسَّهَا
وَاِنْ قُلْنَ هِيَ ثَيِّبٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِينِهِ لَقَدْ مَسِسْتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَ
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تھے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح
کرے پھر جماع پر قادر نہ ہو سکے تو اسکو ایک برس کی مدت دینی چاہیے اگر اس مدت میں جماع
کرے تو بہتر ورنہ دونوں میں جدائی کرنی چاہیے کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی
قول ہے ابو حنیفہ رح کا اگر سال تک بھی جماع نہ کرسکے تو اس عورت کو خیار دیا جاوے گا اگر
اُسنے خاوند کو اختیار کرلیا تو پھر کبھی اسکو خیار نہیں ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو یہ بائنہ
طلاق ہے اور اگر مرد کہے کہ مینے اس برس میں اسکے ساتھہ جماع کیا اور عورت ثیبہ ہے تو مرد
کی بات پر اعتبار ہوگا اور اگر بکر ہے تو اسکو عورتیں دیکھیں اور کہدیں کہ اب بھی بکر ہے اور وہ عورت
بھی حلف سے بیان کرے کہ اسنے مجھسے جماع نہیں کیا تو اس عورت کو خیار دیا جاوے گا اور اگر
وہ عورتیں کہدیں کہ اب باکرہ نہیں رہی اور مرد بھی حلفاً بیان کرے کہ مینے اس عورت سے جماع
کیا ہے تو مرد کی بات پر اعتبار ہوگا۔ اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ رح کا۔
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُجَبَّرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ
امْرَاَةً وَبِهِ جُنُونٌ اَوْ ضَرَرٌ فَاِنَّهَا مُخَيَّرَةٌ اِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ وَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ
قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا كَانَ اَمْرًا لَا يُحْتَمَلُ خُيِّرَتْ فَاِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ وَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ

وَلَا نَرَى الْخِيَارَ لَهَا إِلَّا فِي الْعِنِّينِ وَالْمَجْبُوبِ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے ہیں
کہ جس مرد نے نکاح کیا اور وہ دیوانہ ہے یا کوڑھی ہے تو عورت کو خیار ہوگا چاہے اسکے پاس رہے
اور چاہے جدا ہو جاوے کہا محمد رح نے اگر مرد ایسا مریض ہے کہ اسکے پاس رہنا ممکن نہیں تو
بھی عورت کو خیار ہوگا ورنہ خصی اور نامرد کے سوا کوئی وجہ خیار کی نہیں **بَابُ** الْبِكْرِ تُسْتَأْمَرُ
فِي نَفْسِهَا باکرہ عورت کے اذن لینے کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ
أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَذَاتُ الْأَبِ وَغَيْرُ الْأَبِ فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ ابن عباس رض
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ثیبہ زیادہ حقدار ہے اپنے
نفس پر ولی سے اور بکر سے اذن لیا جائیگا اور اذن اسکا سکوت ہے کہا محمد رح نے اسی پر
ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح کا ثیبہ اور باپ والی اس بات میں برابر ہیں
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَأْذَنُ الْأَبْكَارُ
فِي أَنْفُسِهِنَّ ذَوَاتِ الْأَبِ وَغَيْرِ الْأَبِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ سعید بن مسیب سے
روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باکرہ عورتوں سے اذن لیا جاوے
چاہے باپ انکے ہوں یا نہ ہوں ۔ کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا **بَابُ** النِّكَاحِ
بِغَيْرِ وَلِيٍّ ولی کے اذن سے نکاح کرنے کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَصْلُحُ امْرَأَةً أَنْ تُنْكَحَ إِلَّا
بِإِذْنِ وَلِيِّهَا أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَوِ السُّلْطَانِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ
فَإِنْ تَشَاجَرَتْ هِيَ وَالْوَلِيُّ فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ فَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ إِذَا
وَضَعَتْ نَفْسَهَا فِي كَفَاءَةٍ وَلَمْ تُقَصِّرْ فِي نَفْسِهَا فِي صَدَاقٍ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَمِنْ
حُجَّتِهٖ قَوْلُ عُمَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَنَّهٗ لَيْسَ بِوَلِيٍّ وَقَدْ أَجَازَ
نِكَاحَهٗ لِأَنَّهٗ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ لَا تُقَصِّرَ بِنَفْسِهَا فَإِذَا فَعَلَتْ هِيَ ذٰلِكَ جَازَ سعید بن مسیب رض سے

روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے فرمایا نہیں نکاح کیا جاویگا عورت کا مگر اسکے ولی کی اذن سے یا اسکے کنبہ میں جو شخص عقلمند ہو اسکے اذن سے یا بادشاہ کے اذن سے کہا امام محمد رح نے نہیں نکاح ہوتا مگر ولی کے اذن سے اور اگر ولی سے اس عورت کا جھگڑا ہو جاوے تو بادشاہ ولی ہے اسکا جسکا کوئی ولی نہ ہو لیکن امام ابو حنیفہ رح کہتے تھے کہ اگر عورت نے اپنا برابر والا ڈھونڈا اور صداق میں بھی کچھ نقصان نہ کرے تو نکاح اسکا جائز ہے اور حجت انکی یہی قول حضرت عمر رض کا ہے کہ کنبہ سے عقلمند شخص ہو اسکے اذن سے حالانکہ وہ ولی اسکا نہیں اور نکاح اسکا انہوں نے جائز کہا تو اس سے مراد حضرت عمر رض کی یہی تھی کہ اسکے صداق وغیرہ چیزوں میں نقصان نہ ہو جب خود ان باتوں کا بندوبست کر سکتی ہے تو نکاح اسکا جائز ہے

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَلَا يَفْرِضُ لَهَا صِدَاقًا جو شخص عورت سے نکاح کرے اور مہر مقرر نہ کیا ہو اسکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ بِنْتًا لِعُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ وَاُمُّهَا ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَمَاتَ وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صِدَاقًا فَقَامَتْ اُمُّهَا تَطْلُبُ صِدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ لَهَا صِدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صِدَاقٌ لَمْ نُمْسِكْهُ وَلَمْ نَظْلِمْهَا فَاَبَتْ اَنْ تَقْبَلَ ذٰلِكَ وَجَعَلُوْا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَضٰى اَنْ لَا صِدَاقَ لَهَا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا

اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صِدَاقًا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا صِدَاقُ مِثْلِهَا مِنْ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ فَلَمَّا قَضٰى قَالَ فَاِنْ يَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ وَاِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللهُ وَرَسُوْلُهٗ بَرِيْئَانِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ بَلَغَنَا اَنَّهٗ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ ابْنَةِ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُ اللهِ فَرْحَةً مَا فَرِحَ قَبْلَهَا مِثْلَهَا لِمُوَافَقَةِ قَوْلِهٖ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ لَا يَكُوْنُ مِيْرَاثٌ حَتّٰى يَكُوْنَ قَبْلَهٗ صِدَاقٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ

وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا ۔ ترجمہ ۔ روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کی بیٹی جنکی ماں زید بن خطاب کی بیٹی تھین عبداللہ بن عمر کے بیٹے کے نکاح مین آئین وہ مر گئے مگر انہوں نے انسے صحبت نہ کی اور نہ انکا مہر مقرر ہوا تھا تو انکی ماں نے مہر مانگا تو عبداللہ بن عمر نے کہا مہر کا انکو استحقاق نہین اگر ہوتا تو ہم رکھ نہ لیتے اور نہ ظلم کرتے انکی ماں نے زید بن ثابت کے کہنے پر رکہا زید نے یہ فیصلہ کیا کہ انکو مہر نہین ملیگا البتہ ترکہ ملے گا کہا امام محمد رح نے اسپر ہم عمل نہین کرتے خبر دی ہمکو ابو حنیفہ رح نے حماد سے انکو ابراہیم نخعی سے کہ ایک مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور مہر مقرر نہین کیا تھا پھر صحبت کرنے سے پہلے مر گیا تو کہا عبداللہ بن مسعود نے اسکو پورا مہر ملے سکتا ہے نہ کم اور نہ بیش اور جب فیصلہ کر چکے تو کہا اگر یہ فیصلہ صحیح ہے تو خدا کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو میرے اور شیطان کی طرف سے ہے اللہ اور اسکا رسول اس سے بیزار ہین تو اس مجلس سے ایک شخص کھڑے ہوگئے اور ہمکو پہونچا ہے کہ وہ شخص مالک بن سنان اشجعی تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا کی قسم قضا کی تو نے جو قضا کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ حق بروع ابن واشق اشجعیہ کے کہا ابراہیم نے پہر ایسے خوش ہوئے عبداللہ بن مسعود کہ پہلے اس سے ایسے کبھی خوش نہین ہوئے تھے واسطے موافقت کرنے قضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا مسروق بن اجدع نے کہ ترکہ مہر کے پیچھے ہوتا ہے ۔ کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا ۔

باب المرأة تتزوج فی عدتها

عدت کے اندر نکاح کرنے کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وسليمان ابن يسار انهما حدثا ان ابنة طلحة بن عبيد الله كانت تحت رشيد الثقفي فطلقها فنكحت في عدتها ابا سعيد بن منبه او ابا الجلاس بن منية فضربها عمر وضرب زوجها بالمخفقة ضربات وفرق بينهما وقال عمر ايما امرأة نكحت في عدتها فان كان زوجها الذي تزوج بها لم يدخل بها فرق بينهما واعتدت بقية عدتها من الاول ثم كان خاطبا من الخطاب وان كان قد دخل بها فرق بينهما ثم اعتدت بقية عدتها من الاول ثم اعتدت عدتها من

الآخر ثم لم ينكحها ابداً قال سعيد بن المسيب ولها مهرها بما استحل من فرجها

قال محمد بلغنا ان عمر بن الخطاب رجع عن هذا القول الى قول علي بن ابيطالب

سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ طلیحہ اسدیہ رشید ثقفی کے نکاح مین تہین انہون نے طلاق دی تو طلیحہ نے عدت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا حضرت عمرؓ نے دونو کو درّے سے مارا اور نکاح چھوڑا دیا پہر فرمایا کہ جو عورت عدت مین نکاح کرے اگر جماع نہ کیا ہو تو نکاح چھوڑا کر پہلے خاوند کے جسقدر عدت باقی ہو پوری کرے اب جس سے چاہے نکاح کرے اور جس سے نکاح کیا تہا اسکو اور ون سے زیادہ استحقاق نہو گا اور جو جماع کر چکا تو نکاح چھوڑا کر جسقدر پہلے خاوند کی عدت باقی ہے پوری کرے پہر دوسرے خاوند کی عدت پوری کرے پہر جس سے جی چاہے نکاح کرے مگر دوسرے خاوند سے زندگی بہر کبہی نکاح نہین ہو سکتا سعید بن مسیب نے کہا کہ وہ عورت دوسرے خاوند سے اپنا مہر لے سکتی ہے **ف** دوسرے خاوند سے زندگی بہر نکاح نہ ہو سکنا یہ صرف حضرت عمر کا قول ہے اور عامہ اہل علم کے نزدیک بعد عدت کے دوسرے خاوند سے نکاح درست ہے **ت** کہا امام محمد رح نے ہمکو پہنچا ہے کہ حضرت عمر رضنے اس قول سے حضرت علی کے قول کیطرف رجوع کر لیا تہا **اخبرنا** الحسن بن عمارة عن الحكم بن عيينة عن مجاهد قال رجع عمر بن الخطاب في التي تزوج في عدتها الى قول علي بن ابيطالب وذلك ان عمر قال اذا دخل بها فرق بينهما ولم يجتمعا ابداً واخذ صداقها فجعل في بيت المال فقال علي لها صداقها بما استحل من فرجها فاذا انقضت عدتها من الاول تزوجها الآخر ان شاء فرجع عمر الى قول علي بن ابيطالب **قال** محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا خبر دی ہمکو حسن بن عمارہ نے حکم بن عیینہ سے اس نے مجاہد سے کہا رجوع کیا تہا حضرت عمر رضنے معتدہ کے نکاح کے مسئلے مین طرف قول علی بن ابیطالب کے حضرت عمر کہتے تہے کہ جب عدت مین نکاح کر کے صحبت کر لے تو ان مین تفریق کیجاوے گی اور پہر وہ اپنی مین کبہی نکاح نہین کر سکین گے اور اسکا مہر بیت المال مین جمع کیا تہا تو فرمایا حضرت علی نے اسکو مہر ملے فرج کے حل سکتا ہے اور جب پہلے خاوند کی عدت گذر چکے تو دوسرے

سے نکاح بھی کر سکتی ہے اگر چاہے پھر رجوع کر لیا حضرت عمرؓ نے طرف قول علی علیہ السلام کی کہا امام محمد رحمہ اللہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

اخبرنا مالك اخبرنا يزيد بن عبد الله ابن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن سليمان بن يسار عن عبد الله بن ابي امية ان امرأة هلك عنها زوجها فاعتدت اربعة اشهر وعشرا ثم تزوجت حين حلت فمكثت عند زوجها اربعة اشهر ونصفا ثم ولدت ولدا تاما فجاء زوجها الى عمر بن الخطاب فدعا عمر نساء من نساء اهل الجاهلية قدماء فسألهن عن ذلك فقالت امرأة منهن انا اخبرك ان هذه المرأة فانها هلك زوجها حين حملت فاهريقت الدماء فحشف ولدها في بطنها فلما اصابها زوجها الذي نكحته واصاب الولد الماء تحرك الولد في بطنها وكبر فصدقها عمر بذلك وفرق بينهما وقال اما انه لم يبلغني عنكما الا خير والحق الولد بالاول **قال محمد** وبهذا ناخذ الولد ولد الاول لانها جاءت به عند الآخر لاقل من ستة اشهر ولا تلد المرأة ولدا تاما لاقل من ستة اشهر فهو ابن الاول ويفرق بينهما وبين الآخر ولها المهر بما استحل من فرجها الاقل مما سمى لها ومن مهر مثلها وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا

عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت ہے کہا ایک عورت کا خاوند مر گیا تو چار ماہ دس دن عدت کے گذار کر دوسرے شخص سے نکاح کر لیا پھر ساڑھے چار ماہ کے بعد کامل بچہ جنا پھر خاوند اسکا حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس مسئلہ پوچھنے کو آیا تو جمع کیا حضرت عمرؓ نے زمانہ جاہلیت کی عورتوں کو اور انسے پوچھا یہ ماجرا ایک عورت نے کہا میں بتلا سکتی ہوں اس عورت کو حمل تھا اور خاوند اسکا مر گیا پھر خون بہنے سے بچہ اسکا خشک ہو گیا پھر جب دوسرے خاوند نے صحبت کی اور بچے کو اسکا پانی پہنچا تو پھر اور بڑا ہو گیا تو سچا جانا اس عورت کو حضرت عمرؓ نے اور ان میں جدائی کرا کر فرمایا تمہارے کچھ شرارت نہیں اور بات یہ ہے کہ بچہ اول خاوند کا ہے کہا امام محمد رحمہ اللہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا بچہ پہلے خاوند کا ہے کیونکہ چھ ماہ سے پہلے پیدا ہوا ہے اور چھ ماہ سے پہلے کوئی عورت پورا بچہ نہیں جنتی اور ان دونوں میں

تفریق کرکے فرج کے عوض مین جو مہر مقرر ہے وہ یا مہر مثل دینا چاہیے اور یہی قول ہے ابو
حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا۔ **بَابُ** الْعَزْلِ عزل کے بیان مین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ
اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَعْزِلُ عامر
بن سعد سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص عزل کرتے تھے **اَخْبَرَنَا** سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اُمِّ وَلَدِ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ كَانَ
يَعْزِلُ ابو ایوب انصاری عزل کرتے تھے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ
الْمَازِنِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيَّةَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَجَاءَهُ
ابْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّ عِنْدِيْ جَوَارِيَ لَيْسَ نِسَاءٌ
اللَّاتِيْ كُنَّ بِاَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْهُنَّ وَلَيْسَ كُلُّهُنَّ يُعْجِبُنِيْ اَنْ تَحْمِلَ مِنِّيْ اَفَاَعْزِلُ قَالَ اَفْتِهِ
يَا حَجَّاجُ قَالَ قُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اِنَّمَا نَجْلِسُ اِلَيْكَ لِنَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ اَفْتِهِ قَالَ قُلْتُ
هُوَ حَرْثُكَ اِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَهٗ وَاِنْ شِئْتَ سَقَيْتَهٗ قَالَ وَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ ذٰلِكَ
مِنْ زَيْدٍ فَقَالَ زَيْدٌ صَدَقَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِالْعَزْلِ بَاْسًا عَنِ الْاَمَةِ
فَاَمَّا الْحُرَّةُ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا اِلَّا بِاِذْنِهَا وَاِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ زَوْجَةَ الرَّجُلِ فَلَا
يَنْبَغِيْ اَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ حجاج بن عمرو غزیہ سے روایت
ہے کہ وہ زید بن ثابت کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین ابن فہد ایک شخص یمن کا رہنے والا آیا
اور کہا اے ابا سعید (زید بن ثابت کی کنیت ہے) میرے پاس چند لونڈیان ہین جو میری
بی بیون سے بہتر ہین مگر مین یہ نہین چاہتا کہ یہ حاملہ ہون کیا مین انسے عزل کرون
زید نے حجاج سے کہا مسئلہ بتاؤ حجاج نے کہا اللہ تمہین بخشے ہم تو تمہارے پاس علم
سیکھنے کو آتے ہین زید نے کہا بتاؤ جب مینے کہا وہ تیری کھیتیان ہین تیرا جی چاہے انہیں
پانی پہنچا یا جی چاہے سوکھا رکھ اور مین ایسا ہی سنا کرتا تھا زید سے زید نے کہا سچ بولا
کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا لونڈیون سے عزل کرنے مین کچھ قباحت نہین
اور حرہ سے اذن لیکر عزل کرے اور جسکے نکاح مین لونڈی ہو وہ اس لونڈی کے مولی
سے اذن طلب کرے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَعْزِلُوْنَ عَنْ وَلَائِدِهِمْ لَا تَاتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ فَيَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنَّهُ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاعْزِلُوْا بَعْدُ اَوِ اتْرُكُوْا **قَالَ** مُحَمَّدٌ اِنَّمَا صَنَعَ هٰذَا عُمَرُ عَلَى التَّحْدِيْدِ لِلنَّاسِ اَنْ يُّضَيِّعُوْا وَلَائِدَهُمْ وَهُمْ يَطَئُوْنَهُنَّ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَطِئَ جَارِيَةً لَهٗ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ فَنَفَاهُ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَطِئَ جَارِيَةً لَهٗ فَحَمَلَتْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُلْحِقْ بِاٰلِ عُمَرَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ اَسْوَدَ فَاَقَرَّتْ اَنَّهُ مِنَ الرَّاعِيْ فَانْتَفٰى مِنْهُ عُمَرُ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ اِذَا اَحْصَنَهَا وَلَا يَدَعُهَا تَخْرُجُ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ لَمْ يَسَعْهُ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّنْتَفِيَ مِنْهُ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کہتے تھے لوگوں کا کیا حال ہے کہ اپنی لونڈیوں سے عزل کرتے ہیں میرے پاس اگر کوئی لونڈی آئی جسکا مالک مقر ہو کہ میں نے اُسکے ساتھ جماع کیا تھا تو بچہ اسکا مالک کے ساتھ کرونگا چاہے عزل کیا کریں یا ترک کریں کہا امام محمد رح نے حضرت عمر سے سنا یہ کہا تھا تاکہ جان بوجھ کر نطفہ کو ضائع نہ کیا کریں اور ہمکو پہنچا ہے کہ زید بن ثابت نے اپنی لونڈی سے جماع کیا جب بچہ پیدا ہوا تو بچے سے انکار کیا اور حضرت عمر نے اپنی لونڈی کے ساتھ جماع کیا تھا جب حاملہ ہوگئی تو کہنے لگے خدایا جو عمر کی اولاد سے نہیں اسکو اسکی اولاد سے نہ ملا پھر اس لونڈی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا اور اقرار کیا کہ ایالی سے ہے تو انکار کیا حضرت عمر نے بچے سے اور ابو حنیفہ کہتے تھے جب لونڈی نکاح کرے تو اسکو باہر نہ جانے دیا کرے اور جب بچہ جنے تو اسکو خدا کی طرف سے انکار کرنے کی گنجایش نہیں پھر ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَتْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُنَّ فَيَخْرُجْنَ وَاللّٰهِ لَا تَاتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ فَيَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنْ قَدْ وَطِئَهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ .... اَوْ اَمْسِكُوْهُنَّ صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کہتے تھے لوگوں کا کیا حال ہے کہ لونڈیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انکو باہر جانے کی اجازت دیدیتے ہیں خدا کی قسم میرے پاس جو لونڈی آئی اور اُسکے مالک نے بھی جماع کرنے کا اقرار کیا تو

نیچے اسکا مالک کے ساتھ ملا دونگا پہر چاہے اسکو نکالدینگے یا پاس رکہین گے **کتاب**

الطلاق - باب طلاق السنة سنت طلاق کا بیان **اخبرنا** مالك

حدثنا عبد الله بن دينار قال سمعت ابن عمر يقرأ يا ايها الذين امنوا اذا طلقتم

النساء فطلقوهن لقبل عدتهن **قال** محمد طلاق السنة ان يطلقها لقبل

عدتها طاهرا من غير جماع حين تطهر من حيضها قبل ان يجامعها وهو قول

ابي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہا سنا مینے ابن عمر رض

سے کہ پڑہتے تہے اے ایمان والو جب عورتون کو طلاق دو تم پس طلاق دو تم انکو وقت

عدت انکی کے کہا امام محمد رح نے طلاق مسنونہ یہ ہے کہ عدت کی لحاظ سے طلاق دے یعنے

پاکی مین ایک طلاق دے پہر جماع نہ کرے اور دوسری پاکی مین دوسری طلاق دے

پہر اسی طرح تیسری طلاق دے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا کہ

اخبرنا مالك اخبرنا نافع عن عبد الله بن عمر انه طلق امراته وهي حائض

في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأل عمر عن ذلك رسول الله صلى الله

عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مره فليراجعها ثم يمسكها

حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم ان شاء بعد امسكها وان شاء طلقها

قبل ان يمسها **قال** محمد وبهذا ناخذ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی نے

طلاق دی اپنی عورت کو حیض کی حالت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین حضرت

عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا انکو حکم کر رجعت

کرین پہر رہنے دین یہانتک کے حیض سے پاک ہو پہر حائضہ ہو پہر حیض سے پاک ہو اب اختیار

ہے خواہ رکہے یا طلاق دے اگر دے تو اس طہر مین صحبت نہ کرے۔ کہا امام محمد رح نے

اسی پر ہے عمل ہمارا - **باب** طلاق الحرة تحت العبد غلام کی طلاق کا بیان

اخبرنا مالك حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب ان نفيعا مكاتبا

لام سلمة كانت تحته امرأة حرة فطلقها تطليقتين فاستفتى عثمان بن

عفان فقال حرمت عليك سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نفیع جو مکاتب تہا ام سلمہ رض

اُسنے اپنی کنا بی بی کو دو طلاق دین پھر حضرت عثمان رضہ سے مسئلہ پوچھا انہون نے کہا حرام ہوگئی
تجھپر **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ نُفَيْعًا كَانَ
عَبْدًا لِاُمِّ سَلَمَةَ اَوْ مُكَاتَبًا وَكَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اَرَادَ
اَنْ يُرَاجِعَهَا فَاَمَرَهُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عُثْمَانَ فَسَاَلَهُ عَنْ
ذٰلِكَ فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ
جَمِيْعًا فَقَالَا حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفیع جو
ام سلمہ کا غلام تہا اُسکے نکاح مین ایک عورت آزاد تہی اسکو دو طلاق دی پہر رجعت کرنا چاہا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون نے اسکو حکم کیا کہ حضرت عثمان رض سے جاکر مسئلہ پوچہے
وہ حضرت عثمان سے جاکر ملا درج مین (ایک مقام ہے مدینہ مین) وہ زید کا ہاتہ پکڑے ہوئے
تہے جب اُسنے مسئلہ پوچھا دونون نے کہا وہ عورت تجہپر حرام ہوگئی **ف** کیونکہ غلام کو
دو ہی طلاق کا اختیار ہے اور آزاد کو تین طلاق کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهُ اثْنَتَيْنِ فَقَدْ حَرُمَتْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً
كَانَتْ اَوْ اَمَةً وَعِدَّةُ حُرَّةٍ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ وَعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ
قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا فَاَمَّا مَا عَلَيْهِ فُقَهَاؤُنَا فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ الطَّلَاقُ
بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِهِنَّ لِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ فَاِنَّمَا الطَّلَاقُ
لِلْعِدَّةِ فَاِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ وَزَوْجُهَا عَبْدٌ فَعِدَّتُهَا ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ وَطَلَاقُهَا ثَلَاثُ
تَطْلِيْقَاتٍ لِلْعِدَّةِ كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذَا كَانَ الْحُرُّ تَحْتَهُ اَمَةٌ فَعِدَّتُهَا
حَيْضَتَانِ وَطَلَاقُهَا لِلْعِدَّةِ تَطْلِيْقَتَانِ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نافع سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تہے جب غلام اپنی عورت کو دو طلاق دے تو وہ اسپر حرام ہو
جاویگی یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے خواہ لونڈی ہو یا آزاد اور آزاد عورت
کی عدت تین حیض ہین اور لونڈی کی عدت دو حیض ہین۔ کہا امام محمد رح نے اختلاف کیا
ہے لوگون نے اس مسئلہ مین اور ہمارے فقہا کا یہ قول ہے کہ طلاق اور عدت عورتون
کے متعلق ہے کیونکہ فرمایا اللہ جل جلالہ نے طلاق دو انکو انکی عدت مین اور طلاق عدت کے

لیے ہوتی ہے جب آزاد عورت غلام کے نکاح مین ہو تو اسکی تین طلاق ہین اور عدت اسکی تین حیض جو حکم پروردگار کا ہے اور اگر بونڈی آزاد کے نکاح مین ہو تو دو طلاق اور عدت اسکی دو حیض ہے جو حکم پروردگار کا ہے **قال** محمد اخبرنا ابراھیم بن یزید المکی قال سمعت عطاء بن ابی رباح یقول قال علی ابن ابیطالب الطلاق بالنسا والعدۃ بھن وھو قول عبد اللہ بن مسعود وابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا کہا امام محمد رح نے خبر دی ہمکو ابراہیم بن یزید مکی نے کہا سنا مینے عطا ابن ابی رباح سے کہتے تھے کہ فرمایا علی علیہ السلام نے طلاق اور عدت عورتون کے متعلق ہے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مسعود اور ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** مترجم کہتا ہے کہ یہی احوط ہے **باب** ما یکرہ للمطلقۃ المبتوتۃ والمتوفی عنھا من المبیت فی غیر بیتھا مطلقہ اور جسکا خاوند مرجاے انکو دوسرے گھر مین عدت کاٹنی مکروہ ہے **اخبرنا** مالک حدثنا نافع ان ابن عمر کان یقول لا تبیت المبتوتۃ ولا المتوفی عنھا زوجھا الا فی بیت زوجھا **قال** محمد وبھذا ناخذ اما المتوفی عنھا فانھا تخرج بالنھار فی حوائجھا ولا تبیت الا فی بیت زوجھا واما المطلقۃ مبتوتۃ کانت او غیر مبتوتۃ فلا تخرج لیلا ولا نھارا ما دامت فی عدتھا وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا نافع سے روایت ہی کہ ابن عمر کہتے تھے جس عورت کا خاوند مرجاوے یا طلاق دیدیوے وہ رات کو اپنے گھر رہا کرے عدت تک کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جسکا خاوند مرجاوے وہ دنکو اپنے ضروری کامون کے لیے چلی جاوے تو کچھ عیب نہین لیکن رات کو گھر مین رہا کرے اور مطلقہ رات دن گھر مین رہا کرے جب تک عدت مین ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** ضروری کام کے لیے وہ بھی چلی جاوے تو کچھ عیب نہین کیونکہ مسلم نے جابر سے روایت کیا ہے کہ جابر کی خالہ کو اسکے خاوند نے طلاق دی تو عدت مین اسنے اپنے باغ مین جانا چاہا اور لوگون نے اسکو منع کیا تو حکم دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر جانیکا اور فرمایا شاید تو اس جگہہ پر جاکر صدقہ یا کچھہ اور نیک کام کرےگی **باب** الرجل یاذن لعبدہ فی التزویج

هَلْ يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمَوْلٰى عَلَيْهِ جو شخص اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے تو طلاق غلام کے اختیار مین ہے مولی کے اختیار مین نہین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَذِنَ لِعَبْدِهٖ فِيْ اَنْ يَّنْكِحَ فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَتِهٖ طَلَاقٌ اِلَّا اَنْ يُّطَلِّقَهَا الْعَبْدُ فَاَمَّا اَنْ يَّاْخُذَ الرَّجُلُ اَمَةَ غُلَامِهٖ اَوْ اَمَةَ وَلِيْدَتِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے تو طلاق غلام کے اختیار مین ہوگی نہ اور کسی کے ہاتھ مین البتہ اگر آدمی اپنے غلام کی لونڈی یا لونڈی کی لونڈی کو چھین کر اس سے وطی کرے تو درست ہے۔ کہا امام محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدًا لِبَعْضِ ثَقِيْفٍ جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ سَيِّدِيْ اَنْكَحَنِيْ جَارِيَتَهٗ فُلَانَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَعْرِفُ الْجَارِيَةَ وَهُوَ يَطَاُهَا فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ مَا فَعَلَتْ جَارِيَتُكَ قَالَ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ هَلْ تَطَاُهَا فَاَشَارَ اِلَيْهِ بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ اَمَا وَاللّٰهِ لَوِ اعْتَرَفْتَ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهٗ عَبْدَهٗ اَنْ يَّطَاَهَا لِاَنَّ الطَّلَاقَ وَالْفُرْقَةَ بِيَدِ الْعَبْدِ اِذَا زَوَّجَهٗ مَوْلَاهُ وَلَيْسَ لِمَوْلَاهُ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ اَنْ زَوَّجَهَا فَاِنْ وَطِئَهَا بَعْدَمَا تَقَدَّمَ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّ عَلَيْهِ اَدَبًا اِلَّا اَنَّ عَلٰى قَدْرِ مَا يَرٰى مِنَ الْحَبْسِ وَالضَّرْبِ وَلَا يَبْلُغُ بِذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ سَوْطًا ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک غلام بنی ثقیف کا حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا کہ میرے مولی نے فلان لونڈی سے جسکو حضرت پہچانتے تھے میرے ساتھ نکاح کیا تھا پھر اسکو وطی کرتا ہے حضرت عمر نے ایک آدمی بھیجکر اس شخص کو بلایا اور کہا کہاں ہے غلام تیری اسنے کہا میرے پاس ہے پھر پوچھا تو اسکو وطی کرتا ہے لوگون نے جو حضرت عمر رض کے پاس بیٹھے تھے اسکو اشارہ کیا کہ اقرار نہ کرے تو اس شخص نے کہا نہین حضرت عمر رض نے کہا اگر اقرار کرتا تو مین اسکو حد مارتا کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب غلام کو اپنی لونڈی کا نکاح کردے تو اسکو وطی نہ کرے کیونکہ طلاق اور تفریق غلام کے اختیار مین

ہے مولے کے اختیار مین نہین جب نکاح کرچکا اُس غلام کا پہر اس لونڈی کو اگر رجمی کرے
تو تعزیر کیا جاویگا اور اگر دوبارہ کرے تو امام کے اختیار مین ہے قید کرے اسکو یا تعزیر کرے
لیکن چالیس کوڑے سے زیادہ نہ مارے **باب** اَلْمَرْءَۃُ تَخْتَلِعُ مِنْ زَوْجِھَا بِاَکْثَرَ
مِمَّا اَعْطَاھَا اَوْ اَقَلَّ مہر سے زیادہ لیکر خلع کرنے کا بیان - **اخبرنا** مَالِكٌ
اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ مَوْلَاۃً لِصَفِیَّۃَ اِخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِھَا بِکُلِّ شَیْءٍ لَھَا فَلَمْ یُنْکِرْہُ اِبْنُ عُمَرَ
قال مُحَمَّدٌ مَا اخْتَلَعَتْ بِہِ الْمَرْءَۃُ مِنْ زَوْجِھَا فَھُوَ جَائِزٌ فِی الْقَضَاءِ وَمَا نُحِبُّ لَہٗ
اَنْ یَاْخُذَ اَکْثَرَ مِمَّا اَعْطَاھَا وَاِنْ جَاءَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِھَا فَاَمَّا اِذَا جَاءَ النُّشُوْزُ مِنْ
قِبَلِہٖ لَمْ نُحِبَّ لَہٗ اَنْ یَاْخُذَ مِنْھَا قَلِیْلًا وَّلَا کَثِیْرًا وَاِنْ اَخَذَ فَھُوَ جَائِزٌ فِی الْقَضَاءِ
وَھُوَ مَکْرُوْہٌ لَہٗ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی
نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابی عبید کی لونڈی نے خلع کیا اپنے خاوند سے ساری
مال کے بدلے مین تو عبد اللہ بن عمر نے اسکو برا نہ جانا کہا امام محمد رہ نے جتنے مال سے
خلع کرے جائز ہے اور ہمکو یہ بات پسند نہین کہ دیے ہوئے مال سے زیادہ لیکر خلع
کرے بشرطیکہ ہو نشوز عورت کیطرف سے اور اگر مرد کیطرف سے ہو تو قلیل اور کثیر کچھ
بہی لیکر خلع کرنا ہمکو پسند نہین اگر لے چکا تو ظاہر فتوے مین جائز ہوگا لیکن خدا کے
نزدیک یہ اچھا کام نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **باب** اَلْخُلْعِ کَمْ یَکُوْنُ
مِنَ الطَّلَاقِ خلع کی طلاق کا بیان **اخبرنا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ جُمْھَانَ مَوْلَی الْاَسْلَمِیِّیْنَ عَنْ اُمِّ بَکْرٍ الْاَسْلَمِیَّۃِ اَنَّھَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِھَا
قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُسَیْدٍ ثُمَّ اَتَیَا عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ ھِیَ
تَطْلِیْقَۃٌ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ سَمَّیْتَ شَیْئًا فَھُوَ عَلٰی مَا سَمَّیْتَ **قال** مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا
نَاْخُذُ الْخُلْعُ تَطْلِیْقَۃٌ بَائِنَۃٌ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ سَمّٰی ثَلَاثًا اَوْ نَوَاھَا فَیَکُوْنُ ثَلَاثًا
ام بکر اسلمیہ سے روایت ہے کہ خلع کرایا اُسنے اپنے خاوند عبد اللہ بن اسید سے پہر خاوند اسکا
اور وہ دونون حضرت عثمان کے پاس آئے مسئلہ پوچھنے کو تو حضرت عثمان نے فرمایا یہ ایک
طلاق ہے مگر جب دو یا تین کا نام لے تو دو تین ہونگی - کہا امام محمد رہ نے اسی پر ہے

عمل ہمارا کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے مگر جب تین کا نام لے تو تین ہونگی **بَابُ** الرَّجُلِ يَقُوْلُ اِذَا نَكَحْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ نکاح سے پہلے طلاق دینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُجَبَّرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ اِذَا نَكَحْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ فَهِيَ كَذٰلِكَ اِذَا نَكَحَهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَهِيَ كَمَا قَالَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مجبر سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے جس شخص نے کہا جب فلانی عورت کو نکاح کرون تو اسکو طلاق ہے پھر نکاح کیا تو وہ عورت ویسی مطلقہ ہوگی جیسا ارادہ کیا تھا اس شخص نے ایک یا دو یا تین طلاق کا کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتَهَا فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تُكَفِّرَ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر سے پوچھا کہ مینے کہا تھا جب فلانی عورت کو نکاح کرون تو وہ مجھپر میری ماں کی پیٹھ کیطرح حرام ہے حضرت عمر نے کہا جب نکاح کرے تو نہ قریب جا جب تک کفارہ نہ ادا کرے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا جب اسکو نکاح کرے تو ظہار کا کفارہ دیکر صحبت کرے **ف** ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے اور ابن ماجہ نے مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہین اور حاکم نے مستدرک مین کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہین روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن عمر ابن عباس عائشہ معاذ بن جبل اور جابر نے اور دارقطنی نے ابن عمر اور ابی ثعلبہ خشنی سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح سے پہلے طلاق نہین ہوتی اور ملک سے پہلے کوئی غلام آزاد نہین ہوسکتا واللہ اعلم **بَابُ** الْمَرْاَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا تَطْلِيْقَةً اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ فَتَزَوَّجُ زَوْجًا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْاَوَّلُ جو شخص ایک یا دو طلاق سے پہلے عورت کو جدا کرے اسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اَنَّهُ اِسْتَفْتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِىْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ وَتَرَكَهَا حَتّٰى
تَحِلَّ ثُمَّ تَنْكِحُ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَيَمُوْتُ اَوْ يُطَلِّقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ عَلٰى كَمْ هِىَ قَالَ
عُمَرُ هِىَ عَلٰى مَا بَقِىَ مِنْ طَلَاقِهَا **قال** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ اِذَا عَادَتْ
اِلَى الْاَوَّلِ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ عَادَتْ عَلٰى طَلَاقٍ جَدِيْدٍ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ مُسْتَقْبِلَاتٍ
فِىْ اَصْلِ ابْنِ الصَّوَّافِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ انھوں نے
حضرت عمر رضہ سے پوچھا جو شخص ایک یا دو طلاق دیکر اپنی عورت کو جدا کرے پھر وہ دوسرے خاوند سے
نکاح کرے جب دوسرا مرجاوے یا اسکو طلاق دے اور پہلا خاوند نکاح کرنا چاہے تو کتنی
طلاق کا مالک ہوگا حضرت عمر نے جواب دیا کہ جو ایک باقی تھی کہا امام محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا
لیکن ابو حنیفہ کہتے ہیں جب دوسرے نے بعد دخول کے طلاق دی ہے تو پہلا از سر نو تین
طلاق کا مالک ہوگا بابت نکاح جدید کے اور ایسا ہی ابن صواف کی اصل میں ہے اور یہی قول
ہے ابن عباس اور ابن عمر کا **ف** امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا حضرت عمر کے قول پر
عمل ہے واللہ اعلم

باب الرَّجُلِ يَجْعَلُ اَمْرَ امْرَاَتِهٖ بِيَدِهَا اَوْ غَيْرِهَا

جو شخص اپنی عورت کو یا کسی اور شخص کو طلاق کا اختیار دے اسکا بیان **اخبرنا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَهٗ فَاَتَاهُ بَعْضُ بَنِىْ اَبِىْ
عَتِيْقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ قَالَ مَلَّكْتُ امْرَاَتِىْ اَمْرَهَا بِيَدِهَا
فَفَارَقَتْنِىْ فَقَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ الْقَدَرُ قَالَ لَهٗ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِرْتَجِعْهَا
اِنْ شِئْتَ فَاِنَّمَا هِىَ وَاحِدَةٌ وَاَنْتَ اَمْلَكُ بِهَا **قال** مُحَمَّدٌ هٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى مَا
نَوَى الزَّوْجُ فَاِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ وَاِنْ نَوٰى ثَلَاثًا
فَثَلَاثٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِىُّ
بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ وہ زید بن ثابت کے پاس
بیٹھے تھے کہ آیا ایک شخص بنی ابی عتیق سے روتا ہوا تو کہا زید نے کیا ہے حال تمہارا کہا میں نے
اپنی عورت کو طلاق کا اختیار دیا تھا اس نے مجھے جدا کردیا زید نے کہا تجھے اس بات پر کس چیز
نے آمادہ کیا تھا بولا تقدیر نے زید نے کہا جا رجوع کر اس عورت سے یہ ایک طلاق ہے اور تیرا

تیرا ملک باقی ہے کہا امام محمد نے ہمارے نزدیک یہ نیت پر موقوف ہے اگر ایک بائنہ طلاق کا
ارادہ تھا تو ایک ہی اگر تین کا ارادہ تھا تو تین ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ
کا اور کہا عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب نے قضاوہ ہے جو اس عورت نے کیا یعنے جو
اسکا ارادہ تھا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّهَا خَطَبَتْ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَرِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ فَزَوَّجُوْهُ ثُمَّ اَنَّهُمْ
عَتَبُوْا عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَقَالُوْا مَا زَوَّجْنَا اِلَّا عَائِشَةُ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَجَعَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَمْرَ قَرِيْبَةَ بِيَدِهَا فَاخْتَارَتْهُ وَقَالَتْ مَا كُنْتُ
لَاَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا فَقَرَّتْ تَحْتَهٗ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے انہوں نے اپنے بہائی عبدالرحمان کا پیام بہیجا قریبہ بنت ابی امیہ کے پاس اسکے لوگوں نے
نکاح کردیا اسکا عبدالرحمن سے کہا عبدالرحمن نے قریبہ کو اختیار دیا قریبہ نے اپنے خاوند کو
اختیار کیا اور کہا میں تجہپر کسی کو اختیار نہیں کرتی اور اپنے خاوند کے پاس رہی اور اسکو
طلاق نہ سمجہا **ف** جب عورت کو اختیار دیا جاوے اور وہ طلاق نہ دے بلکہ خاوند
کو اختیار کرے تو طلاق نہ پڑے گی **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُنْذِرَ بْنَ
الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَمِثْلِيْ يُصْنَعُ بِهٖ هٰذَا
وَيُفْتَاتُ عَلَيْهِ بِبَنَاتِهٖ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ فِيْ يَدِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا لِيْ رَغْبَةٌ عَنْهُ وَلٰكِنْ مِثْلِيْ لَيْسَ يُفْتَاتُ عَلَيْهِ بِبَنَاتِهٖ وَمَا
كُنْتُ لِاَرُدَّ اَمْرًا قَضَيْتِيْهِ فَقَرَّتْ تَحْتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ انہوں نے نکاح کیا حفصہ بنت عبدالرحمن کا یعنے (اپنی بہتیجی کا) منذر بن زبیر
سے اور عبدالرحمن لڑکی کے باپ شام کو گئے ہوئے تہے جب عبدالرحمن آئے تو انہوں نے کہا
کیا مجھسے ایسا کرنا تہا اور مجہی جلدی کرنا تہا **ف** یعنے عبدالرحمن اسبات سے ناراض ہوئے کہ انکی
بیٹی کا نکاح انکی غیبت میں کردیا **ت** حضرت عائشہ نے منذر بن زبیر سے بیان کیا
منذر نے کہا عبدالرحمن کو اختیار ہے عبدالرحمن نے کہا حضرت عائشہ سے جس کام کو تم کرچکیں

کے ساتھ بعد اسکے اس لڑکی کے لوگوں نے یہ نکاح حضرت عائشہ نے
کروا دیا حضرت عائشہ نے عبدالرحمن کے پیچھے اور یہ قصہ عبدالرحمن

اسکو مین توڑ نے والا نہین پہر رہین حفصہ منذر کے پاس اور اسکو طلاق نہ سمجہا **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا
فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ اِلَّا اَنْ يُّنْكِرَ عَلَيْهَا فَيَقُوْلُ لَمْ اُرِدْ اِلَّا تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً فَيَحْلِفُ
عَلٰى ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ اَمْلَكَ بِهَا فِيْ عِدَّتِهَا ابن عمر سے روایت ہے کہتے تہے جو شخص اپنی
عورت کو طلاق کا اختیار دے تو حکم اُس عورت کی نیت پر ہے مگر جب انکار کیا جاوے اُس
عورت سے اور خاوند سے حلفاً بیان کرایا جاوے کہ مینے ایک طلاق کا ارادہ کیا تہا تو وہ اسکا عدت تک
مالک ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ
قَالَ اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَلَمْ تُفَارِقْهُ وَقَرَّتْ عِنْدَهٗ فَلَيْسَ ذٰلِكَ
بِطَلَاقٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ
وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهُوَ مَا نَوَى الزَّوْجُ فَاِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَاِنْ نَوٰى ثَلٰثًا
فَثَلٰثٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ
کہتے تہے جب مرد اپنی عورت کو طلاق کا اختیار دے مگر عورت خاوند سے جدا ہونا منظور نہ کرے
اسکے پاس رہنا چاہے تو طلاق نہ ہوگی کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب خاوند کو اختیار
کرے تو کوئی طلاق نہین اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو مرد کی نیت پر فیصلہ ہوگا اگر اوسنے ایک
طلاق کا اختیار دیا تو ایک ہے اور اگر تین کا اختیار دیا تہا تو تین ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ
اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** یہ اختیار عورت کو اسی مجلس مین ہے جہان اُسکے خاوند نے
اسکو اختیار دیا تہا اگر وہ مجلس برخواست ہو جاوے اور وہ عورت طلاق نہ لے تو پہر اختیار
نہ ہیگا **بَابُ** الرَّجُلِ يَكُوْنُ تَحْتَهٗ اَمَةٌ فَيُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا جو شخص لونڈی کو
طلاق دے پہر قیمتاً خرید کر نکاح کرسکتا ہے یا نہین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ
عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهٗ وَلِيْدَةٌ فَاَبَتَّ
طَلَاقَهَا ثُمَّ اشْتَرَاهَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّمَسَّهَا فَقَالَ لَا يَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا زید بن ثابت
سے روایت ہے کہ سوال کیے گئے ایک شخص سے جسکے نکاح مین لونڈی تہی اور اسنے اسکو طلاق

ویدی پہر قیمتاً خرید کر نکاح کر سکتا ہے یا نہین فرمایا جب تک دوسرا خاوند نہ کرلے اول حلال
نہین ہوتی کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہا
حنفیہ کا **بَابُ** الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ جو لونڈی غلام کے نکاح مین ہووے
پہر آزاد کیجاوے اُسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي
الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمَسَّهَا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہتے ہے کہ لونڈی اگر غلام کے نکاح مین ہو پہر آزاد کیجاوے تو اسکو اختیار ہوگا جب تک بعد
آزاد ہونیکے اُسکا خاوند اس سے جماع نہ کرے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ عُرْوَةَ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَبْرَاءَ مَوْلَاةً لِبَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ
وَكَانَتْ اَمَةً فَاُعْتِقَتْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا حَفْصَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَتْ اِنِّي اُخْبِرُكِ خَبَرًا
وَمَا اُحِبُّ اَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا اِنَّ اَمْرَكِ بِيَدِكِ مَا لَمْ يَمَسَّكِ فَاِذَا مَسَّكِ فَلَيْسَ لَكِ
مِنْ اَمْرِكِ شَيْئًا قَالَتْ فَفَارَقْتُهُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ اِذَا عَلِمَتْ اَنَّ لَهَا خِيَارًا فَاَمْرُهَا
بِيَدِهَا مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا مَا لَمْ تَقُمْ مِنْهُ اَوْ تَاْخُذْ فِي عَمَلٍ اٰخَرَ اَوْ يَمَسَّهَا فَاِذَا
كَانَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا بَطَلَ خِيَارُهَا فَاَمَّا اِنْ مَسَّهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِالْعِتْقِ اَوْ عَلِمَتْ وَلَمْ تَعْلَمْ
اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ لَا يَبْطُلُ خِيَارُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عروہ بن
زبیر سے روایت ہے ایک لونڈی بنی عدی کی جسکا نام زبرا تہا ایک غلام کے نکاح مین تہی وہ
آزاد ہوگئی حضرت حفصہ نے اسکو بلایا اور کہا مین تجہے ایک بات کہتی ہون مگر یہ نہین چاہتی کہ
کچہہ کر بیٹہے تجہے اختیار ہے جب تک تیرا خاوند تجہہ سے جماع نہ کرے اگر جماع کرے گا پہر
تجہے اختیار نہ رہے گا زبرا بولی اگر ایسا ہے تو مینے اسکو جدا کر دیا۔ کہا امام محمد رح نے
جب اسکو خیار کا مسئلہ معلوم ہوجاوے تو اسی مجلس مین اسکو اختیار ہے جب تک وہان
سے کسی اور کام مین مشغول نہین ہوئی اور نہ اسکو اُسکے خاوند نے مس کیا ہو اگر ان باتون مین
سے کوئی بات کی تو خیار اُسکا ٹوٹ جاویگا اور اگر اُسکے خاوند نے اسکو مس کر لیا ہے لیکن
اسکو اپنے آزاد ہونے کا علم نہ تہا یا آزاد ہونا معلوم تہا مگر خیار کے مسئلہ سے ناواقف تہی
تو اس صورت مین اُسکا اختیار باقی ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہا حنفیہ کا

باب طلاق المريض بیماری کی طلاق کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا الزهري
عن طلحة بن عبد الله بن عوف ان عبد الرحمن بن عوف طلق امرأته وهو مريض
فورثها عثمان منه بعد ما انقضت عدتها عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ عبد الرحمن
بن عوف نے بیماری کی حالت میں اپنی عورت کو میں طلاق دی حضرت عثمان نے عبد الرحمن کے
ترکہ میں سے اسکو حصہ دلایا بعد عدت گزرنے کے **اخبرنا** مالك اخبرنا عبد الله
ابن الفضل عن الاعرج عثمان بن عفان انه ورث نساء ابن مكمل منه وكان
طلق نساءه وهو مريض **قال** محمد ترثه ما دمن في العدة فاذا انقضت
العدة قبل ان يموت فلا ميراث لهن وكذلك ذكره هشيم بن بشير عن المغيرة
الضبي عن ابراهيم النخعي عن شريح عن عمر بن الخطاب كتب اليه في رجل
طلق امرأته ثلاثا وهو مريض ان ورثها ما دامت في عدتها فاذا انقضت
العدة فلا ميراث لها وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد الرحمن بن
ہرمز اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے ابن مکمل کی عورتوں کو ترکہ دلایا اور
وہ بیماری میں طلاق دیکر مر گیا تھا **ف** زرقانی میں ہے کہ طلاق سے دو برس کے بعد مرا تو حضرت
عثمان نے ترکہ دلایا **ف** کہا امام محمد رح نے جب عدت میں ہوں انکو ترکہ ملیگا اور جب اس
بیمار کے مر جانے سے پہلے گذر جاوے تو انکو ترکہ نہیں ملیگا ایسا ہی ذکر کیا ہے ہشیم
بن بشیر نے مغیرہ ضبی سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے شریح سے اونہوں نے حضرت عمر بن خطاب
سے کہ انہوں نے اس شخص کے حق میں لکھا تھا جسنے مرض کی حالت میں اپنی عورت کو تین
طلاق دی تھی کہ جب تک عدت میں ہے اسکو ترکہ ملیگا اور جب عدت گذر چکی تو نہیں
ملیگا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **باب** المرأة تطلق او يموت
عنها زوجها وهي حامل جب حاملہ عورت کا خاوند مر جاوے یا طلاق دے اسکی عدت کا
بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا الزهري ان ابن عمر سئل عن المرأة يتوفى عنها
زوجها قال اذا وضعت فقد حلت قال رجل من الانصار كان عنده ان عمر
ابن الخطاب قال لو وضعت ما في بطنها وهو على سريره لم يدفن بعد حلت

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا زہری سے روایت ہے کہ ابن عمر سے سوال ہوا اگر حاملہ عورت کا خاوند مرجاوے تو اسکی عدت کیا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا جب وہ جنے اسکی عدت پوری ہوگی اتنے مین ایک شخص انصاری نے کہا عمر بن خطاب کہتے تھے اگر خاوند کا جنازہ تختہ پر رکھا ہو اور اسکی عورت بچہ جنے تو اسکی عدت گذر جاوے گی کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِي الطَّلَاقِ وَالْمَوْتِ جَمِيْعًا تَنْقَضِي عِدَّتُهَا بِالْوِلَادَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے جب بچہ جنے عدت گذر جائیگی کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا طلاق اور وفات دونوں مین کہ بچہ جننے سے عدت گذر جاتی ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا

بَابُ الْإِيْلَاءِ ایلاء کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ فَاءَ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ امْرَأَتُهُ لَمْ يَذْهَبْ مِنْ طَلَاقِهَا شَيْءٌ وَإِنْ مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ قَبْلَ أَنْ يَفِيْءَ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَهُوَ أَمْلَكُ بِالرَّجْعَةِ مَا لَمْ تَنْقَضِ عِدَّتُهَا قَالَ وَكَانَ مَرْوَانُ يَقْضِي بِهِ زہری سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب کہتے تھے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے پھر رجوع کرے قبل چار ماہ کے تو یہ اسکی عورت ہے کوئی طلاق نہین اور اگر رجوع کرنے سے پہلے چار ماہ گذر جاوین تو ایک طلاق ہے اور خاوند اسکا عدت تک رجوع کرسکتا ہے اور کہا مروان یہی فتوے دیتا تھا **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ فَإِنَّهُ إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ يُوْقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ أَوْ يَفِيْءَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا طَلَاقٌ وَإِنْ مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ حَتّٰى يُوْقَفَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ قَالُوْا إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ يَفِيْءَ فَقَدْ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ بَائِنَةٍ وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ وَكَانُوْا لَا يَرَوْنَ أَنْ يُوْقَفَ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْآيَةِ

الَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ قَالَ اَلْفَیْءُ اَلْجِمَاعُ فِی الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَعَزِیْمَةُ
الطَّلَاقِ انْقِضَاءُ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ فَاِذَا مَضَتْ بَانَتْ بِتَطْلِیْقَةٍ وَّلَا یُوْقَفُ بَعْدَهَا وَکَانَ عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَعْلَمَ بِتَفْسِیْرِ الْقُرْاٰنِ مِنْ غَیْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَآئِنَا نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے جب
چار ماہ گزر جاویں تو خاوند کو حاکم سامنے مجبور کریں طلاق دے یا رجوع کرے اور بغیر طلاق
دینے کے چار مہینے گذر جانے سے عورت پر طلاق نہ پڑیگی مگر چار ماہ کے اندر ضرور مجبور کیا
جاوے کہا محمد رح نے ہمکو پہنچا ہے عمر بن خطاب ۔ عثمان بن عفان ۔ عبد اللہ بن مسعود اور
زید بن ثابت سے وہ کہتے تھے جو شخص ایلا کرے اپنی عورت سے اور رجوع کرنے سے پہلے
چار مہینے گذر جاوین تو وہ عورت بائنہ ہو جاتی ہے یہ ٹھیک بائنہ طلاق ہے اور چار ماہ
کے بعد مجبور نہین کرتے تھے اور کہا ابن عباس اس آیت کی تفسیر مین واسطے اُن لوگون کے کہ
قسم کہاتے ہین عورتون اپنی سے انتظار کرنا ہے چار مہینے کا پس اگر پھر آوین پس تحقیق اللہ
بخشنے والا مہربان ہے اور اگر قصد کرین طلاق کا پس تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے
کہا پھرنے سے مراد جماع کرنا ہے پہلے گذرنے چار ماہ کے اور قصد طلاق سے مراد چار ماہ
کا گذر جانا ہے پھر جب چار ماہ گذر جاوین تو طلاق بائنہ ہو جاتی ہے پھر مجبور کرنے کی کچھ
ضرورت نہین اور ابن عباس تفسیر کے علم مین اعلم الناس تھے بہ نسبت باقی صحابہ کے اور
یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا ۔ **بَابُ** الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا
قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا دخول سے پہلے طلاق دینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ اَخْبَرَنَا
الزُّهْرِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِیَاسِ بْنِ بُکَیْرٍ قَالَ طَلَّقَ
رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ یَّنْکِحَهَا فَجَآءَ یَسْتَفْتِیْ
قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَسَاَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا یَنْکِحُهَا حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا
غَیْرَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَ طَلَاقِیْ اِیَّاهَا وَاحِدَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرْسَلْتَ مِنْ یَّدِکَ
مَا کَانَ لَکَ مِنْ فَضْلٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَ

وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لِاَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا جَمِيْعًا فَوَقَعْنَ عَلَيْهَا جَمِيْعًا مَعًا وَلَوْ فَرَّقَهُنَّ وَقَعَتِ الْاُوْلٰى خَاصَّةً لِاَنَّهَا بَانَتْ بِهَا قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِالثَّانِيَةِ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا فَتَقَعُ عَلَيْهَا الثَّانِيَةُ وَالثَّالِثَةُ مَادَامَتْ فِي الْعِدَّةِ محمد بن ایاس بکیر سے روایت ہو کہ ایک شخص اپنی بی بی کو تین طلاق دی قبل وطی کے پہر اس سے نکاح کرنا چاہا پہر مسئلہ پوچھنے مین بہی اُسکے ساتھہ گیا پہر پوچھا ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس سے دونون نے کہا کہ تجھکو نکاح اس عورت سے درست نہین جبتک عورت دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے وہ شخص بولا میری ایک طلاق سے وہ عورت بائنہ ہوگئی ابن عباس نے کہا تونے اپنے ہاتہ سے خود اختیار کہو دیا یعنے ایک طلاق کافی تہی تین طلاق بے فائدہ دین اب دے چکا تو کیا ہو سکتا ہے بغیر حلالہ کے درست نہین کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا کیونکہ اُسنے یکبارگی تین طلاق دی تہین اور یکبارگی ہی واقع ہوئین اور اگر جدا جدا کر کے طلاق دیتا تو خاص ایک ہی واقع ہوتی کیونکہ وہی ایک بائنہ ہو جاتی دوسری کہنے سے پہلے اور اس عورت پر کوئی عدت نہین اور دوسری اور تیسری عدت مین واقع ہو جاتی ہین **ف** امام محمد رح کا اس اثر سے یکبارگی تین طلاق واقع ہونے پر استدلال کرنا کچھہ ٹہیک نہین کیونکہ قبل دخول کے ایک ہی طلاق سے عورت جدا ہو جاتی ہے دوسری اور تیسری کی کچھہ ضرورت نہین

بَابُ الْمَرْاَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ

دوسرے خاوند سے قبل دخول طلاق لیکر پہلے سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہین اسکا بیان — اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيُّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سِمْوَالٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَمِيْمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَنَكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَعْرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّمَسَّهَا فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَمَسَّهَا فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَّنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ الَّذِيْ

طَلَّقَهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيْجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لِاَنَّ الثَّانِيَ لَمْ يُجَامِعْهَا فَلَا تَحِلُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى الْاَوَّلِ حَتّٰى يُجَامِعَهَا الثَّانِيْ زبیر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رفاعہ بن سموول قرظی نے تین طلاق دین اپنی بی بی تمیمہ بنت وہب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تو انہوں نے نکاح کیا عبد الرحمن بن زبیر سے مگر عبد الرحمن اسپر قادر نہ ہوسکے اور جماع نہ کرسکے اسواسطے عبد الرحمن نے اسکو چھوڑ دیا تب رفاعہ جو شوہر اول تھے انہوں نے پھر نکاح کرنا چاہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا ذکر ہوا آپ نے منع کیا اور فرمایا رفاعہ سے کہ وہ عورت تجھکو حلال نہیں جبتک دوسرے شخص سے جماع نہ کرلوے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا کیونکہ جبتک دوسرے سے جماع نہ کرے اول پر حلال نہیں ہوسکتی یعنے صرف نکاح کرنا دوسرے شوہر سے حلالہ کیواسطے کافی نہیں صحبت ضرور ہے

بَابُ الْمَرْأَةِ تُسَافِرُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا معتدہ کو سفر کرنا منع ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ الْاَعْرَجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَجِّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لَا يَنْبَغِيْ لِامْرَأَةٍ اَنْ تُسَافِرَ فِيْ عِدَّتِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ مِنْ طَلَاقٍ كَانَتْ اَوْ مَوْتٍ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب معتدہ کو بیدا سے واپس بھیج دیتے تھے حج سے یعنے حج کی بھی اجازت نہیں دیتے تھے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا کہ معتدہ کو سفر کرنا منع ہے چاہے طلاق سے ہو یا وفات سے دونوں کو منع ہے

بَابُ الْمُتْعَةِ متعہ کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ اِبْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ جَدِّهِمَا اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ علی بن ابیطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا متعہ سے جنگ

خیبر کے روز اور پالی گدہون کے گوشت کہانے سے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ دَخَلَتْ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ اِنَّ
رَبِيْعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ اِسْتَمْتَعَ بِاِمْرَاَةٍ مُوَلَّدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ فَزِعًا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ
هٰذِهِ الْمُتْعَةُ لَوْكُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهَا لَرَجَمْتُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَلْمُتْعَةُ مَكْرُوْهَةٌ فَلَا يَنْبَغِيْ
فَقَدْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَا جَاءَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ وَلَا اثْنَيْنِ وَقَوْلُ عُمَرَ
لَوْكُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهَا لَرَجَمْتُ اِنَّمَا تَضَعُ مِنْ عُمَرَ عَلَى التَّهْدِيْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر کے پاس گئین اور کہا
کہ ربیعہ بن امیہ نے متعہ کیا تہا ایک عورت مولدہ سے **ف** مولدہ اس عورت کو کہتے ہین جو
عرب مین پیدا ہوا اور مان باپ اسکے عرب نہ ہون **ت** وہ حاملہ ہے ربیعہ سے پہر نکلے حضرت
عمر گہبراکر چادر گہسیٹتے ہوئے اور کہا یہ متعہ ہے اگر مین پہلے اسکی ممانعت کر چکا ہوتا تو رجم کرتا کہا امام
محمد نے متعہ مکروہ ہے نہ کرنا چاہیے اور اسکی منع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت
حدیثین ہین اور حضرت عمر رضی کا یہ کہنا کہ رجم کرتا سیاست پر محمول ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ
فقہاء حنفیہ کا **ف** زرقانی مین ہے کہ اوائل اسلام مین متعہ درست تہا پہر خیبر کے روز حرام ہوا پہر عمرۃ القضا
مین درست ہوا پہر فتح مکہ کے روز حرام ہوا پہر جنگ اوطاس مین درست ہوا پہر حرام ہوا پہر
تبوک مین درست ہوا پہر حجۃ الوداع مین حرام ہوا اس بار کی حلت اور حرمت سے لوگون کو شبہ باقی
رہا بعض لوگ متعہ کرتے تہے بعض نہین کرتے تہے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت
ہوئے اور حضرت ابو بکر کی خلافت مین بھی ایسا ہی رہا اور حضرت عمر کی اوائل خلافت مین یہی حال رہا
بعد اسکے حضرت عمر نے اسکی حرمت بر سر منبر بیان کی جب سے لوگون نے متعہ کرنا چھوڑ دیا
(تعلیق الممجد علی موطاء امام محمد مطبوعہ مصطفائی ۲۹۱ کے حاشیہ نمبر ۲ مین ہے) وَمَا نُقِلَ فِي الْهِدَايَةِ عَنْ مَالِكٍ
اَنَّهُ اَجَازَ الْمُتْعَةَ فَهُوَ سَهْوٌ تعقبہ علیہ شراحہا اور کہا خطابی نے معالم مین متعہ مباح تہا ابتدا
اسلام مین پہر حرام ہوا پہر نہ رہا خلاف کسیکا مگر بعض روافض کا اور جو بعض صحابہ و تابعین مباح جانتے
تہے انکو حدیث منع کی نہ پہونچی تہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ عِنْدَهُ امْرَاَتَانِ فَيُؤْثِرُ اَحَدَهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى

جسکے پاس دو بیبیان ہون اور ایک کے ساتھ زیادہ

ف مکرر یہ نہیں کہ محض ہو تو ان عند محمول کر دہ حرام ہوا و اصرار کی ص ۲۶۱

صحبت کرے اسکا بیان **أخبرنا** مالك أخبرنا ابن شهاب عن رافع بن خديج أنه تزوج ابنة محمد بن مسلمة فكانت عنده حتى كبرت فتزوج عليها امرأة شابة فآثر الشابة عليها فناشدته الطلاق فطلقها واحدة ثم أمهلها حتى إذا كادت تحل راجعها ثم عاد فآثر الشابة فناشدته الطلاق فطلقها واحدة ثم أمهلها حتى إذا كادت أن تحل راجعها ثم عاد فآثر الشابة فناشدته الطلاق فقال ما شئت إنما بقيت واحدة فإن شئت استقررت على ما ترين من الأثرة وإن شئت طلقتك قالت بل أستقر على الأثرة فأمسكها على ذلك ولم ير رافع أن عليه في ذلك إثما حين رضيت أن تستقر على الأثرة **قال** محمد لا بأس بذلك إذا رضيت المرأة ولها أن ترجع عنه إذا بدا لها وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا ابن شہاب سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج نے نکاح کیا محمد بن سلمہ انصاری کی بیٹی سے وہ انکے پاس رہین جب بڈہی ہو گئین تو رافع نے ایک جوان عورت سے نکاح کیا اسکی طرف زیادہ مائل ہوئے بڈہی عورت نے طلاق مانگی رافع نے ایک طلاق دیدی پھر جب عدت اسکی گذرنے لگی رجعت کرلی اور جوان عورت کیطرف مائل رہے بڈہی نے پھر طلاق مانگی انہون نے ایک طلاق اور دیدی پھر جب عدت گزرنے لگی رجعت کرلی اور جوان عورت کیطرف مائل رہے بڈہی عورت نے پھر طلاق مانگی تب رافع نے کہا اب تجھے کیا منظور ہے ایک طلاق رہ گئی ہے اگر تو چاہتی ہے اسی حال سے میرے پاس رہ نہین تو مین چھوڑ دون اسنے کہا مجھے اسی حال سے رہنا منظور ہے رافع نے اسکو رکھ لیا اور اپنے اوپر کچھ گناہ نہ سمجھا جب اسنے اس حال پر رہنا منظور کرلیا۔ کہا امام محمد رح نے اسمین کچھ قباحت نہین جب عورت اسمین راضی ہو جاوے اور مرد کا جب جی چاہے رجوع کرسکتا ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب اللعان لعان کا بیان

أخبرنا مالك أخبرنا نافع عن ابن عمر أن رجلا لاعن امرأته في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فانتفى من ولدها ففرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما وألحق الولد بالمرأة **قال** محمد وبهذا نأخذ إذا نفى الرجل ولد امرأته ولاعن فرق بينهما ولزم الولد أمه وهو قول أبي حنيفة والعامة من فقهائنا

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین اور لڑکے سے انکار کیا کہ میرا نہین ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفریق کردی اُن دونون مین اور لڑکے کو ماں کے حوالہ کردیا **ف** خاوند اگر اپنی بی بی کو زنا کی تہمت کرے تو قاضی کے سامنے جورو اور خاوند دونون سے قسمین لیکر تفریق کردیتے ہین اسکو لعان کہتے ہین اور خاوند جورو کو متلاعنین کہا جاتا ہے **ق** کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب لڑکے سے انکار کرے اور لعان کرے تو لڑکا ماں کے سپرد کیا جاتا ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

باب مُتْعَةِ الطَّلَاقِ طلاق مین متعہ دینے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ اِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَلَيْسَتِ الْمُتْعَةُ الَّتِي يُجْبَرُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا اِلَّا مُتْعَةً وَاحِدَةً هِيَ مُتْعَةُ الَّتِي يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَهٰذِهِ الْمُتْعَةُ وَاجِبَةٌ يُؤْخَذُ بِهَا فِي الْقَضَاءِ وَاَدْنَى الْمُتْعَةِ لِبَاسُهَا فِي بَيْتِهَا الدِّرْعُ وَالْمِلْحَفَةُ وَالْخِمَارُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے ہر مطلقہ کو متعہ ملیگا مگر جسعورت کا مہر مقرر ہوگیا ہو اور قبل صحبت کے اسکو طلاق دیجاوے اسکو آدھا مہر دینا کافی ہے **ف** متعہ اسکو کہتے ہین جو خاوند عورت کو طلاق کے وقت سلوک کے طور پر کچھ دیتا ہے جس عورت کا مہر نہین مقرر ہوا اور قبل صحبت کے خاوند اسکو طلاق دیدے اس عورت کا متعہ دینا واجب ہے **ق** کہا امام محمد رح نے کوئی متعہ ایسا نہین جو جبر کرکے لیا جاے مگر اس عورت کا جسکے خاوند نے مہر مقرر نہ کیا ہو اور قبل صحبت کے اسکو طلاق دیدے اسکا متعہ ادا کرنا واجب ہے خوشی سے نہ دیوے تو نالش کرکے بھی لیا جاویگا اور نصف مہر یا کم و بیش کوئی حد اسکی مقرر نہین بلکہ ادنے حد متعہ کی لباس عورت کا ہے جو گھرمین پہنا کرتی تھی ایک اوڑھنی اور ایک کرتہ اور ایک تہ بند اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب مَا يُكْرَهُ لِلْمُحِدَّةِ مِنَ الزِّيْنَةِ فِي الْعِدَّةِ عدت مین سوگ والی عورت کو جو زینت کرنی منع ہے اسکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا وَهِيَ حَادٌّ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَا اَنْ تَرْمَضَا **قَالَ**

مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَكْتَحِلَ بِكُحْلِ الزِّيْنَةِ وَلَا تَدَّهِنَ وَلَا تَطَيَّبَ وَاَمَّا الذَّرُوْرُ
وَنَحْوُهُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ لِاَنَّ هٰذَا لَيْسَ لِزِيْنَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہی کہ وہ اپنے خاوند عبد اللہ بن عمر کے سوگ میں تھیں انہوں نے
سرمہ نہ لگایا اور آنکھیں انکی دکھتی تھیں یہانتک کہ چیپڑ آنے لگا کہا محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو عورت
سوگ میں ہو نہ سرمہ لگاوے اور تیل وغیرہ خوشبو لگاوے مگر ضرورت کے وقت آنکھوں میں ذرور دالے
تو کچھ عیب نہیں کیونکہ یہ زینت کے لیے نہیں ڈالی جاتی اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصَةَ اَوْ عَائِشَةَ اَوْ
عَنْهُمَا جَمِيْعًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ يَنْبَغِيْ
لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى زَوْجِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَلَا تَتَطَيَّبُ وَلَا تَدَّهِنُ لِزِيْنَةٍ وَلَا
تَكْتَحِلُ لِزِيْنَةٍ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ام المؤمنين

عائشہ یا حفصہ یا دونوں سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت ایمان لاوے
اللہ پر اور پچھلے دن پر اسکو درست نہیں سوگ کرنا کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر کہا امام
محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا عورت کو چاہیے کہ اپنے خاوند پر عدت تک سوگ کرے اور نہ تیل لگاوے
اور نہ سرمہ وغیرہ خوشبو لگاوے بلکہ زینت کا کوئی کام نہ کرے یہانتک کہ گذر جاوے عدت اسکی اور
یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

بَابُ الْمَرْاَةِ تَنْتَقِلُ مِنْ مَنْزِلِهَا قَبْلَ اِنْقِضَاءِ عِدَّتِهَا مِنْ مَوْتٍ اَوْ طَلَاقٍ

عدت میں خاوند کے گھر سے باہر جانیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ
اَنَّ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مَرْوَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ
اِلٰى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِيْ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ
الْقَاسِمِ اَوَمَا بَلَغَكِ شَاْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيْثَ
فَاطِمَةَ قَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ

وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَنْزِلِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فِيهِ زَوْجُهَا طَلَاقًا
بَائِنًا أَوْ غَيْرَهُ أَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيهِ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فُقَهَائِنَا قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے روایت ذکر کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید نے طلاق
دی عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق بتہ اسکے باپ عبدالرحمن نے اس مکان سے انکو اٹھا منگوایا
تو حضرت عائشہ نے مروان کے پاس کہلا بھیجا ان دنوں مین وہ حاکم تھا مدینے کا خدا سے ڈر
اور عورت کو اسی گھر مین پہنچا دے جس گھر مین طلاق ہوئی ہے سلیمان کی روایت مین ہے کہ مروان
نے حضرت عائشہ سے کہا کہ تمکو فاطمہ بنت قیس کی حدیث یاد نہین حضرت عائشہ نے کہا اگر
فاطمہ کی حدیث تم یاد نہ کرو تو کچھ ضرر نہین مروان نے کہا اگر تمہارے نزدیک فاطمہ کے نقل مکان کرنے
کی یہ وجہ تھی کہ جورو اور خاوند مین لڑائی تھی تو وہ وجہ یہان بھی موجود ہے کہا امام محمد رح نے اسی
پر ہے عمل ہمارا کہ معتدہ اپنے خاوند کے مکان مین عدت پوری کرے جسمین طلاق ہوئی ہے
یا اسکا خاوند مر گیا ہے طلاق بائنہ ہو یا غیر اسکا اسی گھر مین رہے اور عدت کے ختم ہونے تک
باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عام فقہاء حنفیہ کا۔ **اخبرنا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَةَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ نُفَيْلٍ طُلِّقَتِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ نافع سے روایت
ہے کہ سعید بن زید بن نفیل کی بیٹی کو بتہ طلاق دی گئی اور وہ اس مکان سے اٹھ گئی تو عبداللہ بن عمر نے اس
بات کو برا مانا **اخبرنا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ
زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا
فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجِي خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ
أَدْرَكَهُمْ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْذَنَ لِي أَنْ
أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ
فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْحُجْرَةِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَ مَنْ دَعَانِي فَدُعِيتُ لَهُ فَقَالَ
كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى
يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ أَمْرُ

عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَسَأَلَنِیْ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِکَ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰی بِهٖ زینب بنت کعب بن
عجرہ سے روایت ہے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان جو بہن ہین ابو سعید خدری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس آئین اور پوچھا کہ مجکو اپنے لوگون مین جانے کی اجازت ہے کیونکہ میرے خاوند کے چند
غلام بھاگ گئے تھے وہ انکے ڈھونڈھنے کو نکلے جب قدوم مین (مقام ہے مدینہ سے سات میل
پر) پہونچے وہان غلامون کو پایا مگر غلامون نے پھر ہی خاوند کو مار ڈالا اور میرا خاوند میرے لیے
نہ کوئی مکان اپنا چھوڑ گیا ہے نہ کچھ خرچ دے گیا ہے اگر آپ اذن دین تو مین اپنے کنبے والون مین
چلی جاؤن آپنے فرمایا چلی جا جب مین لوٹکر چلی حجرہ کے باہر نہین پہونچی تھی کہ پھر آپنے پکارا یا کسی
اور نے آپکے کہنے سے مجھکو پکارا اور مجھسے پوچھا تو نے کیا کہا تھا مینے پھر سارا قصہ بیان کیا آپنے
فرمایا اسی گھر مین رہ یہانتک کہ عدت پوری ہو مینے اس گھر مین عدت کی چار مہینے دس دن گذاری
کہا جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے انہون نے مجھسے یہ مسئلہ پوچھوایا اور اس کے موافق حکم کیا۔

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ
یُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهِیَ فِیْ بَیْتٍ بِکِرَاءٍ عَلٰی مَنِ الْکِرَاءُ قَالَ عَلٰی زَوْجِهَا قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَ
زَوْجِهَا قَالَ فَعَلَیْهَا قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَهَا قَالَ فَعَلَی الْاَمِیْرِ یحیی بن سعید سے روایت ہے سعید بن
مسیب سے سوال ہوا کہ اگر عورت گھر مین کرایہ سے ہو اور خاوند اسکو طلاق دیدے تو عدت تک کرایہ
کون دیگا سعید نے کہا خاوند دیگا اُسنے کہا اگر خاوند کے پاس نہو سعید نے کہا بی بی دیگی اور
اسنے کہا اگر بی بی کے پاس بھی نہو سعید نے کہا حاکم دیگا **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ
ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِیْ مَسْکَنِ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ
طَرِیْقُهٗ فِیْ حُجْرَتِهَا فَکَانَ یَسْلُکُ الطَّرِیْقَ الْاُخْرٰی مِنْ اَدْبَارِ الْبُیُوْتِ اِلَی الْمَسْجِدِ کَرَاهِیَةَ
اَنْ یَّسْتَاْذِنَ عَلَیْهَا حَتّٰی رَاجَعَهَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَنْتَقِلَ
مِنْ مَنْزِلِهَا الَّذِیْ طَلَّقَهَا فِیْهِ زَوْجُهَا اِنْ کَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا اَوْ غَیْرَ بَائِنٍ اَوْ مَاتَ عَنْهَا
فِیْهِ حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا نافع سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن عمر نے طلاق دی اپنی بی بی کو حضرت حفصہ کے مکان مین اور انکے گھر مین سے
ہوکر مسجد کو رستہ تھا عبداللہ بن عمر دوسرے رستے سے جاتے تھے گھرون کے پیچھے سے ہوکر کیونکہ مکروہ

جلت تھے مطلقہ عورت گھر مین جانے کو اذن لیکر بغیر رجعت کی کہا امام محمد رہ نے اسی پر ہے
عمل ہمارا معتدہ کو خاوند کے گھر سے باہر جانا منع ہے جہان پر طلاق ہوئی یا خاوند اسکا مرگیا
یہانتک کہ پوری ہو عدت اسکی **ف** حتے المقدور عورت کو عدت اس مکان مین کرنا چاہیے
جہان طلاق ہو یا موت ہو البتہ اگر کوئی عذر پیش آوے جیسے مکان کا اکیلا ہونا یا صاحب مکان
کا اٹھا دینا یا کرایہ مکان پر قادر نہ ہونا یا لڑائی جھگڑا ہونا تو اس مکان سے اٹھ جانا درست ہے۔

ت اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **باب** عدۃ ام الولد جب ام ولد
کا مالک مرجاوے اسکی عدت کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا نافع عن ابن عمر انہ کان
یقول عدۃ ام الولد اذا توفی عنہا سیدھا حیضۃ **قال** محمد بن الحسن اخبرنی
الحسن بن عمارۃ عن الحکم بن عیینۃ عن یحیی ابن الجزار عن علی بن ابی طالب انہ قال
عدۃ ام الولد ثلث حیض نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے ام ولد کا مولی جب مرجاوے
تو ایک حیض تک عدت کرے کہا امام محمد رہ نے خبر دی ہمکو حسن بن عمارہ نے حکم بن عیینہ سے انہون نے یحیی
بن جزار سے کہ حضرت علی کہتے تھے کہ ام ولد تین حیض عدت کرے۔ **اخبرنا** مالک عن
ثور بن یزید عن رجاء بن حیوۃ ان عمرو بن العاص سئل عن عدۃ ام الولد فقال لا تلبسوا
علینا فی دیننا ان تک امۃ فان عدتها عدۃ حرۃ **قال** محمد وبھذا ناخذ وھو قول
ابی حنیفۃ وابراھیم النخعی والعامۃ من فقہائنا رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے کہ عمرو بن
عاص ام ولد کی عدت سے سوال کیے گئے تو کہا ہمیر ہمارے دین مین خلل ڈالو اگرچہ لونڈی ہے مگر
عدت اسکی عدت حرہ کی ہے کہا امام محمد رہ نے اسی پر عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ابراہیم
نخعی اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** شافعی اور مالک کے نزدیک ایک حیض ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ
قرآن مین ہے ویذرون ازواجا اور یہ زوجہ نہین لونڈی ہے واللہ اعلم **باب** الخلیۃ
والبریۃ وما یشبہ الطلاق خلیہ اور بریہ اور انکے مشابہ الفاظونکا بیان **اخبرنا**
مالک اخبرنا نافع عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول الخلیۃ والبریۃ ثلث تطلیقات
کل واحدۃ منھما نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے خلیہ اور بریہ ہر ایک تین طلاق پڑیگی
ف خلیہ کے معنے خالی اور بریہ کے معنے پاک یہ الفاظ اور جو انکے مشابہ ہین کنایات کہلاتے

بین جنہین طلاق کی تصریح نہین | **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد
قال كان رجل تحته وليدة فقال لاهلها شانكم بها قال القاسم فرأى الناس انها
تطليقة **قال** محمد اذا نوى الرجل بالخلية والبرية ثلث تطليقات فهي ثلث تطليقات
وان اراد بها واحدة او اثنتين او لم يرد بها شيئا فهي واحدة بائنة دخل بامرأته
او لم يدخل بها وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ
ایک شخص کے نکاح مین لونڈی تھی اسنے لونڈی کے مالکون کو کہدیا تم جانو تمہارا کام جانے لوگون
نے اسکو ایک طلاق سمجھا کہا امام محمد رح نے خلیہ اور بریہ مین اگر تین طلاق کا ارادہ ہو تو تین مین اگر ایک
یا دو کا ارادہ ہو یا کچھ ارادہ نہ ہو تو ایک طلاق بائنہ ہو جاتی ہے چاہے اس عورت سے دخول کیا ہو یا
نہ اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** جو الفاظ قرآن مین نہین وہ سب کنایات سے
مین اور شافعی اور مالک کے نزدیک کنایہ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور حق یہی ہے اور جب
آزاد کرنیکا ارادہ نہ ہو تو ایک بھی نہین واقع ہوتی بلکہ صریح تین طلاق ایک مجلس مین کہی یا دین اسکا بھی
یہی حکم ہے واللہ اعلم

باب الرجل يولد له فيغلب عليه الشبه اپنے لڑکے پر جسکو شبہ ہو جاوے کہ میرا نہین اسکا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا ابن شهاب عن سعيد بن المسيب
عن ابي هريرة ان رجلا من اهل البادية اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان
امرأتي ولدت غلاما اسود فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لك من ابل
قال نعم قال ما الوانها قال حمر فهل فيها من اورق قال نعم قال فانى كان ذلك قال
اراه نزعه عرق يا رسول الله قال فلعل ابنك نزعه عرق **قال** محمد لا ينبغي
للرجل ان ينتفي من ولده بهذا واشباهه ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص اہل بادیہ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ میری عورت نے سیاہ رنگ کا
بچہ جنا ہے یعنی مجھے شبہ پڑتا ہے کہ میرا نہین کیونکہ اگر میرا ہوتا تو سیاہ رنگ کا نہ ہوتا آپ
نے فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہین عرض کیا ہان آپ نے فرمایا انکا کیا رنگ ہے بولا سرخ
رنگ کے ہین فرمایا آپ نے کوئی ان مین خاکستری رنگ کا بھی ہے اسنے عرض کیا ہان یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا یہ خاکستری کہان سے ہو گیا اس شخص نے کہا کسی رگ نے اسکو کھینچا ہوگا یا رسول

آپ نے فرمایا شاید تیرے بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہو کہا امام محمد رح ایسے شبہات اپنی اولاد کا انکار کرنا ہرگز مناسب نہین **باب** المرأۃ تسلم قبل زوجھا جو عورت اپنی خاوند سے پہلے مسلمان ہو جاوے اسکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب ان ام حکیم بنت الحارث ابن ہشام کانت تحت عکرمۃ بن ابی جہل فاسلمت یوم الفتح وخرج عکرمۃ ھاربا من الاسلام حتی قدم الیمن فارتحلت ام حکیم حتی قدمت علیہ فدعتہ الی الاسلام فاسلم فقدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما راٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وثب الیہ فرحا ورمی علیہ بردائہ حتی بایعہ **قال** محمد اذا اسلمت المرأۃ وزوجھا کافر فی دار الاسلام لم یفرق بینھما حتی یعرض علی الزوج الاسلام فان اسلم فھی امرأتہ وان ابی ان یسلم فرق بینھما وکانت فرقتھا تطلیقۃ بائنۃ وھو قول ابی حنیفۃ وابراھیم النخعی ابن شہاب سے روایت ہے کہ ام حکیم عکرمہ بن ابی جہل کی بی بی مسلمان ہوئی فتح مکہ کے روز اور خاوند اسکا عکرمہ بھاگ گیا یمن کو ام حکیم بھی وہان گئین اور انکو اسلام کیطرف بلایا وہ مسلمان ہوگئے اور پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے جب انکو دیکھا تو خوشی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور انکی طرف اپنی چادر پھینک دی اور کھڑے رہے یہانتک کہ انہون نے بیعت کی کہا محمد رح نے جب عورت مسلمان ہو جاوے اور خاوند اسکا کافر رہے دار اسلام مین تو ان مین تفریق نہ کیجاوے یہانتک کہ خاوند پر بھی اسلام پیش کیا جاوے اگر مسلمان ہوگیا تو یہ اسکی عورت ہے اور اگر انکار کیا تو یہ بائنہ طلاق ہوگی اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح اور ابراہیم نخعی کا **ف** موطا امام مالک وغیرہ کتب حدیث مین یہ قصہ مشہور ہے کہ عاتکہ ولید بن مغیرہ کی بیٹی صفوان بن امیہ کے نکاح مین تھی فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی اور صفوان بن امیہ پر اسلام پیش کیا گیا تو انہون نے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو چار ماہ کی مہلت دیکر اپنے پاس منگوایا اور وہ کفر کی حالت مین جنگ حنین اور طائف مین آپکے پاس رہے اور عورت انکی مسلمان رہی اور آپ نے انکی عورت انسے نہ چھوڑایا یہانتک کہ صفوان بھی مسلمان ہوگئے اور انکی عورت انکو پھیر دی گئی اور نیا نکاح کرنے کا کوئی حکم نہ دیا اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انکار سے کوئی طلاق واقع نہین ہوتی مگر باز نہ آوے تو فسخ ہو جاتا ہے اور یہی مذہب ہے امام ابو یوسف رح کا واللہ اعلم **باب** انقضاء الحیض عدۃ

ختم ہونیکا بیان **اَخۡبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا
اِنْتَقَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ وَقَدْ جَادَلَهَا فِيْهِ نَاسٌ وَقَالُوْا اِنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ فَقَالَتْ صَدَقْتُمْ وَتَدْرُوْنَ مَا الْاَقْرَاءُ اِنَّمَا الْاَقْرَاءُ
الْاَطْهَارُ ابن شہاب سے روایت ہے عروہ نے اس حدیث بیان کی حضرت عائشہ سے کہ انکی
بھتیجی حفصہ بنت عبدالرحمان عدت سے اٹھ گئیں جب تیسرا حیض شروع ہوا ابن شہاب نے کہا میں نے یہ
عمرہ سے بیان کیا عمرہ نے کہا عروہ نے سچ کہا ہے بلکہ حضرت عائشہ سے اسبارے میں لوگوں نے
جھگڑا کیا اور کہا اللہ تعالی فرماتا ہے مطلقہ عورتیں روک رکھیں اپنے نفوس کو تین قروء تک انہوں
نے کہا سچ کہتے ہو لیکن قروء سے جانتے ہو کیا مراد ہے قروء سے طہر مراد ہیں **اَخۡبَرَنَا**
مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ
مِثْلَ ذٰلِكَ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بھی ایسا ہی کہتے تھے ط
اَخۡبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا
مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ الْاَحْوَصُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثُمَّ مَاتَ حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ
الثَّالِثَةِ فَقَالَتْ اَنَا وَارِثَتُهُ وَقَالَ بَنُوْهُ لَا تَرِثِيْنَهُ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَسَاَلَ
مُعَاوِيَةُ فُضَالَةَ ابْنَ عُبَيْدٍ وَنَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ عِلْمًا فِيْهِ فَكَتَبَ اِلٰى
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ
فَاِنَّهَا لَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا وَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا سلیمان بن یسار سے روایت ہے
کہ ایک مرد شامی نے جسکا نام احوص تھا اپنی عورت کو طلاق دی جب تیسرا حیض اسکو شروع ہوا
احوص مرگئے تو عورت نے وراثت کا دعوی کیا اور احوص کی اولاد نے انکار کیا پھر جھگڑا لے گئے
معاویہ بن ابی سفیان پاس انہوں نے فضالہ بن عبید اور اکثر شامیوں سے یہ مسئلہ دریافت کیا مگر کسیکو
کچھ معلوم نہ تھا پھر لکھا زید بن ثابت کو کہ اسکا کیا حکم ہے زید بن ثابت نے جواب لکھا کہ جب اسکو تیسرا
حیض شروع ہوگیا تو خاوند کو اس سے علاقہ نہ رہا اور نہ اسکو خاوند سے نہ وہ اسکی وارث ہوگی اور نہ وہ اسکا
وارث ہوگا **اَخۡبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مِثْلَ

ذلك **قال** محمد انقضاء العدة عندنا الطهارة من الدم من الحيضة الثالثة اذا
اغتسلت منها نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کہتے تھے کہا امام محمد رح نے ہمارے نزدیک
جب تیسرے حیض سے پاک ہو تب عدت ختم ہوتی ہے **اخبرنا** ابو حنيفة عن حماد عن
ابراهيم ان رجلا طلق امرأته تطليقة يملك الرجعة ثم تركها حتى انقطع دمها
من الحيضة الثالثة ودخلت مغتسلها وادنت ماءها فاتاها فقال لها قد راجعتك
فسألت عمر بن الخطاب عن ذلك وعنده عبد الله بن مسعود فقال عمر قل فيها برأيك
فقال اراه يا امير المؤمنين احق برجعتها ما لم تغتسل من حيضتها الثالثة فقال عمر
وانا ارى ذلك ثم قال عمر لعبد الله بن مسعود كنيف ملئ علما خبر دی ہمکو ابو حنیفہ نے
حماد سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو رجعی طلاق دی پھر چھوڑ دیا یہانتک کہ تیسرا
حیض اسکا موقوف ہو چکا اور نہانے کی جگہ گئی اور پانی ڈالنے کو تیار تھی کہ اُسکے خاوند نے آکر
کہا میں نے تجھ سے رجوع کیا پھر عورت نے حضرت عمر سے مسئلہ پوچھا اور عبد اللہ بن مسعود بھی انکے پاس
بیٹھے تھے حضرت عمر رض نے ابن مسعود سے کہا کہ اپنے اجتہاد سے تم فتوے دو تو ابن مسعود
نے کہا اے امیر المؤمنین میرے نزدیک جب تک تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے رجوع ہو سکتا ہے
حضرت عمر نے کہا میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں پھر ابن مسعود سے کہا کہ تم علم سے پر کی ہوئی جھوٹری
ہو **اخبرنا** سفيان بن عيينة عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب قال قال
علي بن ابي طالب هو احق بها حتى تغتسل من حيضتها الثالثة خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ
نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے حضرت علی فرماتے تھے جب تک تیسرے حیض سے
غسل نہ کرلے رجوع ہو سکتا ہے **اخبرنا** عيسى بن ابي عيسى الخياط المدني عن
الشعبي عن ثلثة عشر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم قالوا الرجل
احق بامرأته حتى تغتسل من حيضتها الثالثة قال عيسى وسمعت سعيد بن المسيب
يقول الرجل احق بامرأته حتى تغتسل من حيضتها الثالثة **قال** محمد وبهذا
ناخذ وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا خبر دی ہمکو عیسے بن ابی عیسے خیاط
مدنی نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے تیرہ صحابیوں سے وہ سب کہتے تھے کہ جب تک

تیسرے حیض سے پاک ہو مرد رجوع کرسکتا ہے اور کہا عیسے نے سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہتے تھے کہ مرد مالک ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے پاک نہ ہو کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** مترجم کہتا ہے صحابہ کا اس مسئلہ میں ذرا اختلاف ہے اور مرفوع حدیث اس باب میں کوئی نہیں ہے ہر ایک نے اپنے اجتہاد سے فتوے دیا ہے لیکن ہماری دانست میں حضرت عائشہ کا فتوے سب سے بہتر ہے کیونکہ یہ مسئلہ عورتون کے متعلق ہے اور انہون نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرلیا ہوگا بلکہ انہون نے اپنے اجتہاد سے کبھی کوئی مسئلہ نہین کہا اور یہی مذہب ہے ابی بکر بن عبد الرحمن و زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر اور اکثر صحابہ اور تابعین اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا و اللہ اعلم

باب الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَلَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ فَتَحِيضُ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ تَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا

جس شخص نے اپنی عورت کو رجعی طلاق دی ہو اور اس عورت کو ایک یا دو حیض آکر خون بند ہوجاوے اُسکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَدِّهِ اِمْرَاَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَاَنْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ وَكَانَتْ تَحِيْضُ وَهِيَ تُرْضِعُ فَمَرَّ لَهَا قَرِيْبٌ مِّنْ سَنَةٍ ثُمَّ هَلَكَ زَوْجُهَا حَبَّانُ عِنْدَ رَأْسِ السَّنَةِ اَوْ قَرِيْبٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ اَنَا اَرِثُهُ مَا لَمْ اَحِضْ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰى لَهَا بِالْمِيْرَاثِ فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ فَقَالَ هٰذَا عَمَلُ اِبْنِ عَمِّكِ هُوَ اَشَارَ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ يَعْنِيْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ محمد بن یحیے بن حبان سے مروی ہے کہ اُنکے دادا حبان بن منقذ کے پاس دو بی بیان تھین ایک ہاشمی اور ایک انصاری کو انہون نے طلاق دی اور وہ دودہ پلاتی تھی اور دودہ پلانیکے سبب اسکو حیض نہین آتا تھا اسیطرح اسکو قریب ایک برس کے گذر گیا پھر برس کے بعد خاوند اسکے حبان مرگئے تو اس عورت نے کہا کہ مین حبان کا ترکہ لونگی کیونکہ مجھے حیض نہین آیا پھر دونو عورتین جھگڑا کرتی گئین حضرت عثمان کے پاس انہون نے ترکہ دلانے کا حکم کیا ہاشمی عورت حضرت عثمان کو ملامت کرنے لگی انہون نے کہا یہ حکم تو تیرے چچا کے بیٹے کا ہے انہون نے مجھسے ایسا ہی کہا تھا یعنے حضرت علی علیہ السلام کا **ف** حضرت علی بھی ہاشمی تھے وہ عورت بھی ہاشمی اسکا دل خوش کرنے کے لیے حضرت عثمان رض نے یہ کہدیا

أخبرنا مالك أخبرنا يزيد بن عبد الله بن قسيط ويحيى بن سعيد عن ابن المسيب
أنه قال قال عمر بن الخطاب أيما امرأة طلقت فحاضت حيضة أو حيضتين ثم رفعتها
حيضتها فإنها تنتظر تسعة أشهر فإن استبان بها حمل فذلك وإلا اعتدت
بعد التسعة ثلاثة أشهر ثم حلت **قال** محمد أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم
أن علقمة بن قيس طلق امرأته طلاقا يملك الرجعة فحاضت حيضة أو حيضتين
ثم ارتفع حيضها عنها ثمانية عشر شهرا ثم ماتت فسأل علقمة عبد الله بن مسعود
عن ذلك فقال هذه امرأة حبس الله عليك ميراثها فكله حضرت عمر رض سے روایت
ہے کہتے تھے جو عورت طلاق دیجاوی پھر اسکو ایک حیض یا دو حیض آکر خون اسکا بند ہو جاوے تو
نو ماہ انتظار کرے پھر حمل ظاہر ہو گیا تو حاملہ کا حکم ہے ورنہ تین ماہ اور بیٹھ کر حلال ہو گی کہا امام محمد
نے خبر دی ہمکو ابو حنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے کہ علقمہ بن قیس نے اپنی بی بی کو رجعی طلاق دی
پھر اسکو ایک یا دو حیض آکر خون اسکا بند ہو گیا اٹھارہ ماہ کامل تک اسکو حیض نہ آیا پھر فوت ہو گئی تو علقمہ
نے ابن مسعود رض سے مسئلہ پوچھا انہوں نے فرمایا یہ وہ عورت ہے کہ بند کر رکھا ہے اللہ جل جلالہ نے
واسطے تیرے ترکہ اسکا پس خوشی سے کھا اسکو **أخبرنا** عيسى بن أبي عيسى الخياط عن
الشعبي عن علقمة بن قيس سأل ابن عمر عن ذلك فأمره بأكل ميراثها **قال** محمد
فهذا أكثر من تسعة أشهر وثلاثة أشهر بعدها فبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة
والعامة من فقهائنا لأن العدة في كتاب الله عز وجل على أربعة أوجه لا خامس
لها الحامل حتى تضع والتي لم تبلغ الحيض ثلاثة أشهر والتي قد يئست من الحيض
ثلاثة أشهر والتي تحيض ثلاث حيض فهذا الذي ذكرتم ليس بعدة الحائض ولا
غيرها خبر دی ہمکو عیسی بن عیسی خیاط نے شعبی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے ابن عمر سے
یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بھی میراث کھانیکا حکم دیا کہا امام محمد رح نے عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ
بن عمر کے فتوے میں حضرت عمر کے نو اور تین ماہ سے بھی زیادہ مدت ہے اور یہی ہے
عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا کیونکہ کتاب اللہ میں چار قسم عدت کی ہیں
پانچواں کوئی نہیں حاملہ کی بچہ جننے تک اور جسکو ابھی حیض نہ آیا ہو تین ماہ اور جو حیض سے

نا امید ہوگئی ہوتین ماہ اور جسکو حیض آتا ہو تین حیض اور جو تم نے حضرت عمر کا فتوے بیان کیا ہی
یہ نہ حائضہ کی عدت ہی اور نہ کسی اور کی مترجم کہتا ہے پانچوان قسم عدت کا بہی کتاب اللہ مین موجود ہی
جسکا خاوند مر جاوے چاہے اُسکی صحبت کی ہو یا نہ کی چار مہینے دس دن بیٹھے اور صحابہ کا اس مسئلہ مین
اختلاف ہے ہمارے نزدیک موافق کتاب اللہ کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک حیض آکر خون اسکا
بند ہو جاوے تو دو طہر اسکی گذر گئین ایک وہ جسمین مطلقہ ہوئی اور ایک حیض کے بعد تو اس صورت
مین دو حصے عدت کی گذر گئے اور حیض ہونیسے حمل کا شبہ جاتا رہا پہر نا امید کی عدت کا تیسرا حصہ یعنے
ایک ماہ اور بیٹھے تو عدت اسکی ختم ہو جاوے گی کیونکہ اسپر دونو حالتین گذری ہین دونو کا حکم بہی اسپر
لگایا جاوے گا اور جسکو دو حیض آکر خون بند ہو گیا اسکی تین طہرین گذر گئین تیجہ عدت باقی نہی
جیساکہ حضرت عائشہ نے فتوے دیا ہے اور وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ سے یہ مراد ہے کہ جب حیض
ہونیکے دن گذر جاوین اور اسکو وہ عورت حیض آنے سے نا امید ہو جاوے چاہے مرض سے یا
بڑہاپے سے تو عدت اسکی تین ماہ ہے جنمین شبہ کے دن بہی شمار کیے جاوینگے اور جس عورت کو دو ماہ
حیض نہ آوے تو دو حصے اسکی عدت کے گذر گئے پہر ایک حیض سے تیسرا حصہ بہی ختم ہو جاوے گا واللہ
اعلم بالصواب

بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ مستحاضہ کی عدت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** الْمَعْرُوْفُ عِنْدَنَا اَنَّ عِدَّتَهَا عَلٰی اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَجْلِسُ فِيْ مَا مَضٰی وَكَذٰلِكَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اَلَا تَرٰی اَنَّهَا تَتْرُكُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَجْلِسُ لِاَنَّهَا فِيْهِنَّ حَائِضٌ فَكَذٰلِكَ تَعْتَدُّ بِهِنَّ فَاِذَا مَضَتْ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ مِنْهُنَّ بَانَتْ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ اَوْ اَكْثَرَ

سعید بن مسیب سے روایت ہی کہتے تہے مستحاضہ کی عدت ایک برس تک ہے
ف مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہین جسکو خون ہمیشہ جاری رہے کبہی بند نہ ہوتا ہو
کہا امام محمد رح نے ہمارے ہان یہ معروف ہے کہ عدت اسکی اسی شمار پر ہوگی جو اس مرض سے پہلے
اسکی حیض اور طہر کی عادت تہی ایسا ہی کہا ابراہیم نخعی وغیرہ فقہاء نے اور اسی پر ہے عمل ہمارا
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا کیا نہیں دیکہا کہ وہ عورت اگلی سے حیض

کے حیض معلوم کرکے نماز چھوڑ دیتے ہیں اسی طرح عدت میں بھی تخمینہ کرکے عدت پوری کرے پھر تین طہر گزر جاویں تو عدت ختم ہو جاویگی چاہے برس گزر جاوے یا زیادہ **ف** مترجم کہتا ہے یہی مذہب صحیح ہے اور جسکو شروع حیض سے مرض ہو وہی اوسکی عادت ہے عمل کرے واللہ اعلم

باب الرضاع بچے کو دودھ پلانے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول لا رضاعۃ الا لمن ارضع فی الصغر نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے رضاعت وہی ہے جو دو برس کے اندر ہو اسکے بعد ثابت نہیں ہوتی **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد اللہ بن ابی بکر عن عمرۃ بنت عبد الرحمن عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہا وانہا سمعت رجلا یستاذن فی بیت حفصۃ قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ ہذا رجل یستاذن فی بیتک قال رسول اللہ صلعم اراہ فلانا لعم حفصۃ من الرضاعۃ قالت عائشۃ یا رسول اللہ لو کان عمی فلان من الرضاعۃ حیا دخل علی قال نعم ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تھے انکے گھر میں اتنے میں حضرت عائشہ رض نے ایک مرد کی آواز سنی جو حفصہ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا تھا حضرت عائشہ بولیں یا رسول اللہ کون شخص ہے جو آپکے گھر میں جانا چاہتا ہے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلان شخص ہے حضرت حفصہ کے رضاعی چچا کا نام لیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا وہ میرے سامنے آتا آپ نے فرمایا ہاں رضاعت حرام کرتی ہے جیسے نسب کا رشتہ حرام کرتا ہے **ف** یعنی جیسے نسبی چچا یا بہائی محرم ہے اور اس سے نکاح درست نہیں ایسا ہی رضاعی باپ یا چچا یا بہائی بہی محرم ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد اللہ بن دینار عن سلیمان بن یسار عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رضاع حرام کرتی ہے جیسے نسب حرام کرتی ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ انہ کان یدخل علیہا من ارضعتہ اخواتہا وبنات اخیہا ولا یدخل علیہا من

مَنْ اَرْضَعَتْهُ نِسَاءُ اُخْوَتِهَا قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضہ سامنے ہوتیں ان لوگوں
کے جنکو دودھ پلایا تھا انکی بہنوں اور بھتیجیوں نے اور نہیں سامنے ہوتیں ان لوگوں کے جنکو دودھ پلایا
تھا انکی بھاوجوں نے **ف** شاید حضرت عائشہ کا مذہب ہوگا کہ رضاعت کی حرمت عورت سے
ثابت ہوتی ہے نہ مرد سے مگر جمہور علماء کے نزدیک اگر بھاوج کا دودھ بھائی سے ہو تو وہ لڑکا محرم ہو
جاویگا کیونکہ یہ عورت اسکی بھوپھی ہوئی **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ
اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَاَرْضَعَتْ اِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَالْاُخْرٰى
جَارِيَةً فَسُئِلَ هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ قَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ[1] عمرو بن شرید سے روایت
ہے کہ عبداللہ بن عباس سے سوال ہوا اگر ایک شخص کی دو بی بیاں ہوں ان میں سے ایک بی بی ایک
لڑکے کو دودھ پلادے اور دوسری بی بی ایک لڑکی کو اس لڑکی کا نکاح اس لڑکے سے درست
ہے جواب دیا نہیں درست کیونکہ دونوں کا باپ ایک ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ
بْنُ عُقْبَةَ اَنَّهُ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَاِنْ
كَانَتْ قَطْرَةً وَاحِدَةً فَهُوَ يُحَرِّمُ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَاِنَّمَا هُوَ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ابراہیم بن
عقبہ سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب سے رضاع کا مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے فرمایا جو دو برس کے
اندر ہو جاوے ایک قطرہ ہو حرام کر دیتی ہے اور جو دو برس کے بعد ہو وہ طعام ہے اسکو کھالیا
اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ اَنَّهُ سَاَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ
مَا قَالَ لَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ابراہیم بن عقبہ سے روایت ہے انہوں نے عروہ بن زبیر سے
مسئلہ پوچھا تو عروہ نے بھی سعید کیطرح فتوے دیا **اَخْبَرَنَا** ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ ثور بن زید
سے روایت ہے کہ ابن عباس کہتے تھے دو برس کے اندر اگرچہ ایک دفعہ ہی دودھ چوسے
تو رضاعت کی حرمت ثابت ہوجاویگی **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرْسَلَتْ بِهٖ وَهُوَ
يُرْضَعُ اِلٰى اُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالَتْ اَرْضِعِيْهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ
حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيَّ فَاَرْضَعَتْنِيْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ

[1] لان سبب العلوق واحد ۱۲

فلم ترضعني غير ثلاث مرات فلم اكن ادخل على عائشة من اجل ان ام كلثوم لم تتم
لي عشر رضعات سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے انکو جب وہ شیر خوار تھے
اپنی بہن ام کلثوم کے پاس بھیجا اسلیے کہ دس بار انکو دودھ پلادیں تو بغیر پردہ کے میرے سامنے
آیا جایا کریں سالم نے کہا مجھے ام کلثوم نے تین دفعہ دودھ پلایا پھر میں بیمار ہو گیا اسلیے میں حضرت
عائشہ کے سامنے نہیں جاتا تھا کیونکہ میں نے ام کلثوم کا دس بار دودھ نہیں پیا تھا **اخبرنا**
مالك اخبرنا نافع عن صفية ابنة ابي عبيد انها اخبرته ان حفصة ارسلت
بعاصم بن عبدالله بن سعد الى فاطمة بنت عمر وهي اختها ترضعه عشر رضعات
ليدخل عليها وهو يومئذ صغير يرضع صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے
کہ ام المومنین حفصہ نے عاصم بن عبداللہ بن سعد کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمر بن خطاب کے پاس بھیجا
تاکہ انکو دس مرتبہ دودھ پلا دیں جب وہ بڑے ہو جاویں تو انکے سامنے آیا جایا کریں فاطمہ
نے عاصم کو دودھ پلایا پھر عاصم جب بڑے ہوئے تو حضرت حفصہ سامنے ہوا کرتی تھیں ط

ط وكان بعد يدخل عليها

اخبرنا مالك اخبرنا عبدالله بن ابي بكر عن عمرة بنت عبدالرحمن عن
عائشة قالت فيما انزل الله تعالى من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم
نسخن بخمس معلومات فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهن مما يقرأ
من القرآن حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے فرمایا پہلے قرآن شریف میں یہ اترا تھا کہ دس
بار دودھ پلا دے تو حرمت ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہو گیا اور پانچ بار پلانا ٹھیرا پھر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور لوگ اسکو قرآن میں پڑھتے تھے **اخبرنا**
عبدالله بن دينار قال جاء رجل الى عبدالله بن عمر وانا معه دار القضاء
يسأل عن رضاعة الكبير فقال عبدالله بن عمر جاء رجل الى عمر بن الخطاب
فقال كانت لي وليدة فكنت اصيبها فعمدت امرأتي اليها فارضعتها فدخلت
عليها فقالت امرأتي دونك والله قد ارضعتها قال عمر اوجعها واأت جاريتك
فانما الرضاعة رضاعة الصغير عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک شخص عبداللہ
بن عمر پاس آیا میں بھی انکے ساتھ تھا دار القضاء کے پاس پوچھنے لگا بڑے آدمی کی رضاعت کا

کیا حکم ہے عبداللہ بن عمر نے کہا ایک شخص حضرت عمر رضہ کے پاس آیا کہا میری ایک لونڈی تھی
اس میں صحبت کیا کرتا تھا میری جورو نے اسکو دودھ پلا دیا جب میں اسکے پاس جانے لگا بولی سن لو قسم
خدا کی میں اسکو دودھ پلا چکی ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنی بی بی کو سزا دے اور اپنی لونڈی سے صحبت کر
رضاعت چھوٹے پن میں ہوتی ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب وسئل عن
رضاعۃ الکبیر فقال اخبرنی عروۃ ابن الزبیر ان ابا حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ
کان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد بدرا وکان تبنی سالما الذی
یقال لہ مولی ابی حذیفۃ کما کان تبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن
حارثۃ فانکح ابو حذیفۃ سالما وھو یری انہ ابنہ انکحہ ابنۃ اخیہ فاطمۃ بنت
الولید بن عتبۃ بن ربیعۃ وھی من المہاجرات الاول وھی یومئذ من افضل ایامی قریش
فلما انزل اللہ تعالی فی زید ما انزل ادعوھم لآبائہم ھو اقسط عند اللہ رد کل
احد تبنی الی ابیہ فان لم یکن یعلم ابوہ رد الی موالیہ فجاءت سہلۃ بنت سہیل
امراۃ ابی حذیفۃ وھی من بنی عامر بن لؤی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیما بلغنا فقالت کنا نری سالما ولدا وکان یدخل علی وانا فضل ولیس لنا الا
بیت واحد فما تری فی شانہ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنا
ارضعیہ خمس رضعات فتحرم بلبنک او بلبنہا وکانت تراہ ابنا من الرضاعۃ
فاخذت بذلک عائشۃ فیمن تحب ان یدخل علیہا من الرجال فکانت ام کلثوم و
بنات اخیہا یرضعن من احبت ان یدخل علیہا وابی سائر ازواج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان یدخل علیہن بتلک الرضاعۃ احد من الناس وقلن لعائشۃ
واللہ ما نری الذی امر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہلۃ بنت سہیل الا
رخصۃ لہا فی رضاعۃ سالم وحدہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ
لا یدخل علینا بہذہ الرضاعۃ احد فعلی ہذا کان رای ازواج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی رضاعۃ الکبیر مالک سے روایت ہے کہ ابن شہاب سے سوال ہوا
کہ بڑاپے میں کوئی آدمی عورت کا دودھ پیے تو اسکا کیا حکم ہے انہوں نے کہا مجھے عروہ بن

زہری نے بیان کیا ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے
تھے اور جنگ بدر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے تھے انہوں نے بیٹا بنایا تھا سالم کو
تو سالم مولی کہلاتے تھے ابی حذیفہ کے جیسے زید کو بیٹا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اور ابو حذیفہ نے سالم کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید سے کرایا تھا جو پہلے ہجرت کرنے
والوں میں سے تھی اور تمام قریش کی ثیبہ عورتوں سے افضل تھی جب اللہ جل جلالہ نے اپنی
کتاب میں اتارا زید بن حارثہ کے حق میں کہ انکو آپ باپ کا بیٹا کہو یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک
اگر انکے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو بھائی مسلمان اور مولی سمجھو جتنے متبنے تھے سب اپنے باپوں کی
طرف نسبت ہونے لگے اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا اپنے مالک کی طرف نسبت کی جاتی تو
سہلہ بنت سہیل ابو حذیفہ کی جورو جو بنی عامر بن لوی کی اولاد میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بچہ سمجھتے تھے ہم ننگے کھلے ہوتے تھے
وہ اندر چلا آتا تھا اب کیا کرنا چاہیے دوسرا گھر بھی ہمارا کوئی نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اسکو پانچ بار دودھ پلا دے تو وہ تیرا محرم ہو جاوے گا پھر ابو حذیفہ کی جورو نے
ایسا ہی کیا اور سالم کو اپنا رضاعی بیٹا سمجھنے لگے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عورت کا دودھ
حلال ہے خصوصاً بیماری کی وجہ سے کوئی اگر دوا کے طور پر اسکو پیے تو حرام نہیں اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ بڑا آدمی بھی جب کسی عورت کا دودھ پی لے تو وہ عورت اسکی محرمہ ہو جاتی ہے پانچ بار
دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے **ف** حضرت ام المومنین عائشہ اسی حدیث
پر عمل کرتی تھیں اور جس مرد کو چاہتیں اپنے پاس آیا جایا کرے تو اپنی بہن ام کلثوم کو حکم کرتیں
اور اپنی بھتیجیوں کو کہ اس شخص کو اپنا دودھ پلا دیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بیبیاں
اسکا انکار کرتی تھیں کہ بڑھاپے میں کوئی دودھ پیکر انکا محرم بنجا دے اور انکے پاس آیا جایا
کرے اور وہ یہ کہتی تھیں کہ یہ خاص رخصت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سہلہ
بنت سہیل کو قسم خدا کی ایسی رضاعت کی وجہ سے ہمارا کوئی محرم نہیں ہو سکتا **ف**
عطا اور لیث اور بعض تابعین اور تمام اہل حدیث کا یہی مذہب ہے بڑھاپے میں بھی پانچ بار دودھ
پینے سے رضاع ثابت ہو جاتی ہے اور یہ حدیث خاص نہیں کیونکہ اگر یہ حدیث خاص ہوتی تو

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما دیتے کہ یہ حکم تجھ سے خاص ہے اور کسی کو اسکی اجازت
نہیں مگر آپ نے ایسا نہیں فرمایا تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ حکم عام ہے واللہ اعلم بالصواب
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا
رَضَاعَةَ إِلَّا فِي الْمَهْدِ وَلَا رَضَاعَةَ إِلَّا مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** لَا يُحَرِّمُ الرَّضَاعُ
إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ فَمَا كَانَ فِيهِمَا مِنَ الرَّضَاعِ وَلَوْ كَانَتْ مَصَّةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ
كَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ
لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ
أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ فَتَمَامُ الرَّضَاعَةِ حَوْلَيْنِ فَلَا رَضَاعَةَ بَعْدَ تَمَامِهِمَا تُحَرِّمُ شَيْئًا وَ
كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَحْتَاطُ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَيَقُولُ يُحَرِّمُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ
وَبَعْدَهُمَا إِلَى تَمَامِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ وَذَلِكَ ثَلَاثُونَ شَهْرًا وَلَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ
وَنَحْنُ لَا نَرَى أَنَّهُ يُحَرِّمُ مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ وَأَمَّا لَبَنُ الْفَحْلِ فَإِنَّهُ نَرَاهُ يُحَرِّمُ وَنَرَى
أَنَّهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ فَالْأَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَحْرُمُ عَلَيْهِ أُخْتُهُ
مِنَ الرَّضَاعَةِ مِنَ الْأَبِ إِنْ كَانَتَا لِأُمَّيْنِ مُخْتَلِفَتَيْنِ إِذَا كَانَ لَبَنُهُمَا مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ
كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اللِّقَاحُ وَاحِدٌ فِيهِمَا أَخٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب کہتے تھے رضاع وہی ہے جو بچپن میں ہو جب بچہ
چھوٹا ہوتا ہے اور اس رضاع سے خون اور گوشت بڑھے کہا امام محمد رح نے رضاع دو برس کے
اندر ہوتی ہے چاہے ایک بار ہو اور حرام کر دیتی ہے جیسا کہ کہا عبد اللہ بن عباس اور سعید بن
مسیب اور عروہ بن زبیر نے اور جو دو برس کے باہر ہو وہ کچھ بھی حرام نہیں کرتی کیونکہ اللہ جل
جلالہ نے فرمایا ہے بچے والیاں دودھ پلاویں اولاد اپنی کو دو برس پورے واسطے
اسکے جو ارادہ کرے یہ کہ پورا کرے دودھ پلانا تو دو برس تک رضاع ختم ہو جاتی ہے اور اسکے
بعد کچھ حرام نہیں کرتی اور ابو حنیفہ احتیاطاً دو برس کے بعد چھ ماہ اور بڑھاتے تھے اور کہتے
تھے کہ دو برس اور چھ ماہ تک رضاع ثابت ہو سکتی ہے لیکن ہمارے نزدیک فقط دو برس
تک حرام کر سکتی ہے جب دو برس گذر جاویں پھر حرام نہیں کر سکتی اور ہمارے نزدیک بھی دودھ

مرد کا ہے حرام کرتا ہے جیسے نسب حرام کرتی ہے باپ کیطرف سے رضاعی بہائی پر بہن اسکی حرام ہے اگرچہ مائین انکی الگ الگ ہون جب دودہ ایک مرد سے ہو جیسے کہا ابن عباس نے کہ دودہ مرد کا ہوتا ہے اور اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** جب صحیح حدیث مین آچکا کہ پانچ مرتبہ دودہ پینے سے رضاع ثابت ہوتی ہے اور بڑہاپے مین یہی حکم ہے تو انکار کسی وجہ سے جائز نہین اور صحابہ کا کبیر کی رضاع مین جو اختلاف تہا اسکی شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے خوب تطبیق دی ہے اور ابن قیم اور قاضی شوکانی بہی اسی کو ترجیح دیتے ہین وہ یہ ہے کہ رضاع مین بچپن معتبر ہے مگر جس مقام پر سخت ضرورت ہو جیسے رضاع اس کبیر کی جو عورت کے پاس جانے سے پرہیز نہین کر سکتا اور عورت کا اس سے پردہ کرنا دشوار ہے جیسا کہ سالم کے لیے تہا تو حدیث سالم کی مخصص ہوگی واسطے عموم انما الرضاعۃ من المجاعۃ ولا رضاع الا فی الحولین ولا رضاع الا ما فتق الامعاء وکان قبل الفطام ولا رضاع الا ما انشز العظم وانبت اللحم اور اس تقدیر پر سب احادیث مین بخوبی توفیق ہوجاتی ہے اور تفصیل اسکی مسک الختام اور روضۃ الندیہ اور نیل الاوطار مین ہے جسکو دیکہنا منظور ہو انکا مطالعہ کرے

کتاب الضحایا وما یجزی منہا

کیا چیز اور کس عمر کی قربانی مین ذبح کرے

اخبرنا مالک اخبرنا نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول فی الضحایا والبدن الثنی فما فوقہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تہے کہ قربانی مین ثنی اور اس سے کچہہ بڑا ذبح کرے **ف** ثنی ایک برس کی بکری اور تین برس کی گائے اور چہہ برس کے اونٹ کو کہتے ہین

اخبرنا مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر انہ کان ینہی عما لم تسن من الضحایا والبدن وعن التی نقص من خلقہا نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر ان قربانیون سے منع کرتے تہے جو مسنہ نہ ہون اور جسکا کوئی عضو اصل پیدائش مین نہ ہوتا **ف** مسنہ سے مراد ثنی ہے جسکی تفسیر اوپر ہوچکی

اخبرنا مالک اخبرنا نافع عن عبد اللہ بن عمر انہ ضحی مرۃ بالمدینۃ قال فامرنی ان اشتری لہ کبشا فحیلا اقرن ثم اذبحہ لہ یوم الاضحی فی مصلی الناس ففعلت ثم حمل الیہ فحلق راسہ حین ذبح کبشہ وکان مریضا لم یشہد العید مع الناس قال نافع وکان عبد اللہ بن عمر یقول لیس حلاق الراس بواجب علی من ضحی اذا لم یحج وقد فعلہ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ
اِذَا كَانَ عَظِيْمًا اَجْزَئَ فِي الْهَدْيِ وَالْاُضْحِيَةِ بِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ وَالْخَصِيُّ مِنَ الْاَنْعَامِ
يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْفَحْلُ وَاَمَّا الْحِلَاقُ فَنَقُوْلُ فِيْهِ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ لَيْسَ
بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَحُجَّ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ترجمہ
سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے قربانی کی مدینہ میں ایک بار تو مجھکو حکم کیا ایک بکرا سینگ دار
خریدنے کا اور اُسکے ذبح کرنے کا عید اضحی کے روز عیدگاہ میں میں نے ایسا ہی کیا پھر وہ بکرا ذبح
کیا ہوا بھیجا گیا حضرت عبداللہ بن عمر پاس جب انہوں نے اپنا سر منڈایا اُن دنوں میں وہ بیمار تھے عید کی نماز
کو بھی نہیں حاضر ہوئے تھے کہا نافع نے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے سر منڈانا قربانی کرنے والے
پر واجب نہیں ہے جو حج نہ کرے مگر عبداللہ بن عمر نے یوں ہی منڈایا کہا امام محمد رح نے ان
سب باتوں پر ہمارا عمل ہے مگر ایک بات وہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک بھیڑ دو شتا بھی جائز
ہے بشرطیکہ دیکھنے میں بڑا معلوم ہو اور اسکی قربانی جائز ہونے میں بھی بہت آثار ہیں اور
جس کام میں نر ذبح کرنا جائز ہے اوس میں خصی بھی جائز ہے اور سر منڈانے میں ہم عبداللہ
بن عمر کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ جو شخص حج نہ کرے اسپر واجب نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ
اور عامہ فقہائے حنفیہ کا **ف** لغت میں جذع ایک سال سے زیادہ عمر کی گائے اور بھیڑ اور
بکری کو کہتے ہیں اور چار سال کے اونٹ کا نام بھی جذع ہے اور فقہا کی اصطلاح میں شش ماہی بھیڑ
کو بھی جذع کہتے ہیں اور ضرورت کے وقت جب اور کوئی نہ ملے تو جائز ہے اور یہی مذہب ہے
احمد حنبل کا لیکن مالک اور شافعی کے نزدیک شش ماہا کسی حال میں جائز نہیں واللہ اعلم **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ عَمَّا فِيْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ لَا يُضَحّٰى عَمَّا فِيْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر
پیٹ کے بچے کیطرف سے قربانی نہیں کرتے تھے **ف** کیونکہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور معلوم
نہیں کہ زندہ پیدا ہوگا یا مردہ **ت** کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو ماں کے پیٹ
میں ہو اسکی طرف سے قربانی نہ کیجاوے **بَابُ** مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا جس چیز کی قربانی
منع ہے اسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزَ

أخبره أن البراء بن عازب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا يتقى من الضحايا فأشار بيده وقال أربع وكان البراء بن عازب يشير بيده ويقول يدي أقصر من يده وهي العرجاء البين ظلعها والعوراء البين عورها والمريضة البين مرضها والعجفاء التي لا تنقى **قال** محمد وبهذا نأخذ فأما العرجاء فإذا مشت على رجلها فهي تجزئ وإن كانت لا تمشي لم تجزئ أما العوراء فإن بقي من البصر الأكثر من نصف البصر أجزأت وإن ذهب النصف فصاعدا لم تجزئ وأما المريضة التي فسدت لمرضها والعجفاء التي لا تنقى فإنهما لا تجزيان۔ عبید بن فیروز سے روایت ہے کہ براء بن عازب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ قربانی میں کن جانوروں سے بچنا چاہیے آپ نے اپنی انگلیوں سے بتایا کہ چار سے بچنا چاہیے براء بن عازب بھی اپنی انگلیوں سے بتایا کرتے اور کہتے کہ میرا ہاتھ چھوٹا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے ایک لنگڑی جو چل نہ سکے اور کانی جسکا کانا ہونا ظاہر ہو اور بیمار جسکی بیماری واضح ہو اور دبلی جسمیں چربی نہ ہو کہا امام محمد رح نے لنگڑی جب چل سکے جائز ہے اور جو نہ چل سکے نہیں جائز اور کانی جسکی نصف آنکھ سے زیادہ باقی ہو جائز ہے اور اگر نصف یا نصف سے زیادہ جاتی رہے تو جائز نہیں اور مریض جو مرض کی باعث خراب ہو جاوے اور دبلی جسمیں چربی نہ ہو دونو جائز نہیں

باب لحوم الأضاحي قربانی کے گوشت کا بیان

أخبرنا مالك أخبرنا عبد الله بن واقد أن عبد الله بن عمر أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل لحوم الضحايا بعد ثلاث قال عبد الله بن أبي بكر فذكرت ذلك لعمرة بنت عبد الرحمن فقالت صدق سمعت عائشة أم المؤمنين تقول دف ناس من أهل البادية حضرة الأضحى في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذخروا الثلث وتصدقوا بما بقي فلما كان بعد ذلك قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد كان الناس ينتفعون في ضحاياهم يجملون منها الودك ويتخذون منها الأسقية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك أو كما قال قالوا نهيت عن إمساك لحوم الأضاحي بعد ثلاث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما نهيتكم من أجل الدافة التي كانت دفت حضرة الأضحى فكلوا وتصدقوا وادخروا

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت کھانے
سے بعد تین دن کے عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے بیان کیا وہ بولیں سچ کہا
ابن عمر نے میں نے سنا حضرت عائشہ سے کہ کچھ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے عید قربانی میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تو فرمایا آپ نے تین روز تک کا گوشت رکھ لو اور باقی صدقہ دیدو پھر جب
لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اسکے لوگ اپنی قربانیوں سے نفع اٹھاتے تھے ان کی
چربی کو جمع کرکے رکھتے تھے اور کھالوں کی مشکیں بناتے تھے آپ نے فرمایا کیا بات ہے انہوں نے عرض
کیا آپ نے منع کر دیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو آپ نے فرمایا میں نے اس لیے منع کیا
تھا کہ کچھ لوگ مسکین جنگل سے آگئے تھے اب قربانی کے گوشت کھاؤ اور صدقہ دو اور رکھ چھوڑو

اخبرنا مالك اخبرنا الزبير عن جابر بن عبد الله انه اخبره ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى عن اكل لحوم الضحايا بعد ثلاث ثم قال بعد ذلك كلوا وتزودوا
وادخروا **قال** محمد وبهذا نأخذ لا بأس بالادخار والتزود وقد رخص في ذلك
رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ان كان نهى عنه فقوله الآخر ناسخ للاول فلا بأس
بالادخار والتزود من ذلك وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا جابر بن عبداللہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا تھا قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے سے تین دن سے زیادہ
پھر فرمایا بعد اسکے کھاؤ اور توشہ بناؤ اور رکھ چھوڑو کہا امام محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ قربانی کا گوشت
جمع کر رکھنے اور توشہ بنانے میں کچھ قباحت نہیں اور رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اگرچہ پہلے اس سے منع کیا تھا اور پچھلا قول پہلے کا ناسخ ہے جمع کرنے اور توشہ بنانے میں کچھ
عیب نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہائے حنفیہ کا **اخبرنا** مالك اخبرنا ابو الزبير المكي
ان جابر بن عبد الله اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان نهى عن اكل
لحوم الضحايا بعد ثلاث ثم قال بعد ذلك كلوا وادخروا وتصدقوا **قال** محمد
وبهذا نأخذ لا بأس بان يأكل الرجل من اضحيته ويدخر ويتصدق وما نحب له
ان يتصدق باقل من الثلث وان تصدق باقل من ذلك جاز جابر بن عبداللہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے منع کیا تھا قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے سے تین دن سے

سے زیادہ مہر فرمایا بعد اسکے کہاؤ اور رکھ لو اور صدقہ دو کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ
قربانی کا گوشت کھانے اور جمع کر رکھنے اور صدقہ دینے مین کچھ قباحت نہین اور یہ نہین پسند ہمکو کہ
تہائی سے کم صدقہ کرے اور اگر ایسا کرے تو بھی جائز ہے **باب** الرجل یذبح اضحیتہ قبل ان
یغدو یوم الاضحی عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنی
یحیی بن سعید عن عباد بن تمیم ان عویمر بن اشقر ذبح اضحیتہ قبل ان یغدو یوم
الاضحی وانہ ذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یعود باضحیۃ اخری
قال محمد وبہذا ناخذ اذا کان الرجل فی مصر یصلی فیہ فذبح قبل ان یصلی
الامام فانما ہی شاۃ لحم ولا یجزی من الاضحیۃ ومن لم یکن فی مصر وکان فی بادیۃ
او نحوہا من القری النائیۃ عن المصر فان ذبح حین یطلع الفجر او حین تطلع الشمس
اجزاہ وہو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر نے
ذبح کی قربانی اپنی دسوین تاریخ کی چاشت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا ذکر ہوا
آپ نے دوسری قربانی کرنے کا حکم دیا کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب شہر مین امام کے
نماز سے فارغ ہونے کے پہلے ذبح کرے تو وہ کھانے کا گوشت ہے قربانی نہین اور جو شخص
جنگل مین ہو یا جنگل کے مانند ان بستیون مین ہو جو شہر سے دور ہون تو صبح اور بعد طلوع آفتاب کے
جس وقت ذبح کرے جائز ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **باب** ما یجزی من الضحایا
عن اکثر من واحد ایک قربانی مین کئی آدمیون کے شریک ہونیکا بیان **اخبرنا**
مالک اخبرنا عمارۃ بن صیاد ان عطاء بن یسار اخبرہ ان ابا ایوب صاحب
رسول اللہ صلعم اخبرہ قال کنا نضحی بالشاۃ الواحدۃ یذبحہا الرجل عنہ وعن
اہل بیتہ ثم تباہی الناس بعد ذلک فصارت مباہاۃ **قال** محمد کان الرجل
یکون محتاجا فیذبح الشاۃ الواحدۃ یضحی بہا عن نفسہ فیاکل ویطعم اہلہ
فاما شاۃ واحدۃ یذبح عن اثنین او ثلاثۃ اضحیۃ فہذہ لا تجزی ولا یجوز شاۃ
الا عن الواحد وہو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا ابو ایوب جو صحاب ہین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین ہم ایک

بکری تمام گھر والوں کیطرف سے ذبح کرتے تھے پھر لوگوں نے فخر کرنا شروع کیا اور قربانی فخر ہو گئی یعنے فخر سے ہر ایک آدمی کیطرف سے قربانی کرنے لگے **ف** کہا امام محمد رح نے ان لوگوں میں لوگ محتاج ہوتے تھے سو واسطے ایک آدمی ایک بکری تمام عیال کیطرف سے قربانی کرتا اپ کھاتا اور عیال کو بھی کھلاتا تھا اب ایک بکری دو تین آدمیوں کیطرف سے جائز نہیں بلکہ ایک بکری ایک آدمی سے جائز ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عیال بلکہ تمام امت کیطرف سے ایک بکری ذبح کی ہے اور نہ آپ محتاج تھے نہ تمام صحابہ ایسے تھے یہ قول امام محمد رح کی کچھ قابل سماعت نہیں اگر تسلیم کیا جاوے تو بھی زیادہ نہ ہو سکے تو ایک ہی میں تمام عیال کو شریک کرے **اخبرنا** مالك اخبرنا ابو الزبير المكي عن جابر بن عبد الله قال نحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية البدنة عن سبعة **قال** محمد وبهذا نأخذ البدنة والبقرة تجزي عن سبعة في الاضحية والهدي متفرقين كانوا او مجتمعين من اهل بيت واحد او غيره وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے نحر کیا حدیبیہ کے سال ایک اونٹ سات آدمیوں کیطرف سے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ اونٹ اور گائے سات آدمیوں سے کافی ہے جانے ایک گھر کے ہوں یا الگ الگ اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ رح کا **باب** [illegible] **اخبرنا** مالك اخبرنا زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار ان رجلا من الانصار [illegible] كان يرعى لقحة له باحد فجاءها الموت فذكاها بشظاظ فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] فقال لا بأس بها فكلوها عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری [illegible] ایک اونٹنی ان کے سامنے مرنے لگی تو اسنے ایک دھار دار لکڑی سے [illegible] ذبح کر دیا [illegible] پوچھا آپ نے فرمایا کچھ اندیشہ نہیں کھاؤ اسکو **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع عن رجل من الانصار ان معاذ بن سعد او سعد بن معاذ اخبره ان جارية لكعب بن مالك كانت ترعى غنما له بسلع فاصيبت شاة منها فادركتها فذكتها بحجر فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال لا بأس بها فكلوها **قال** محمد وبهذا نأخذ كل شيء افرى الاوداج

وَاَنْهَرَ الدَّمَ فَذَبَحْتَ بِهٖ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَالْعَظْمَ فَاِنَّهٗ مَكْرُوْهٌ اَنْ تَذْبَحَ
بِشَیْءٍ مِّنْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا معاذ بن سعد سے یا سعد بن معاذ سے روایت
ہے کہ ایک لونڈی کعب بن مالک کی بکریاں چرائی تھی سلع میں تو ایک بکری ان میں سے مرنے لگی
اُسنے پتھر سے ذبح کر دی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں
کھا لو اسکو کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو چیز رگیں کاٹ ڈالے اور خون بہا سکے اس سے ذبح
کرنا درست ہے مگر دانت و ناخن اور ہڈی سے ذبح کرنا مکروہ ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عام
فقہا حنفیہ کا **اخبرنا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ كَانَ
یَقُوْلُ مَا ذُبِحَ بِهٖ اِذَا بُضِعَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلَیْهِ **قال** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ
لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ عَلٰی مَا فَسَّرْتُ لَكَ وَاِنْ ذُبِحَ بِسِنٍّ اَوْ ظُفُرٍ مَنْزُوْعَیْنِ فَافْرَی الْاَوْدَاجَ
وَاَنْهَرَ الدَّمَ اُكِلَ اَیْضًا وَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ فَاِنْ كَانَا غَیْرَ مَنْزُوْعَیْنِ فَاِنَّمَا قَتَلَهَا قَتْلًا فَهِیَ
مَیْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی سعد بن مسیب سے روایت ہے کہتے
تھے جس چیز سے ذبح کیا جاوے جب وہ کاٹ دے کچھ حرج نہیں جب ضرورت ہو کہا امام محمد رح نے
اسی پر ہے عمل ہمارا کسی چیز سے ذبح کرنے میں کچھ حرج نہیں جیسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اگر
دانت اور ناخن الگ ہوئے تیز سے ذبح کرے جو رگیں کاٹ دیں اور خون بہا دیں تو وہ بھی کھا لے لیکن
اُسسے ذبح کرنا مکروہ ہے اور دانت ہڈی ناخن تیز نہ ہوں تو ذبیحہ مردار ہے اور اسکا کھانا حرام ہے اور
یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** حلق سے اوپر یا نیچے جہاں سے چاہے درست ہے
اور یہی مذہب ہے متقدمین کا اور اسی واسطے امام محمد نے بھی کچھ ذکر نہیں کیا اور بعض متاخرین نے جو
حلق سے نیچے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے کچھ ضروری نہیں اور تفصیل اسکی کتب فقہ میں موجود ہے
واللہ اعلم **باب** الصَّیْدِ وَمَا یُكْرَهُ اَكْلُهٗ مِنَ السِّبَاعِ وَغَیْرِهٖ شکار کا اور جن جانوروں کا
کھانا مکروہ ہے انکا بیان **اخبرنا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ
الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَكْلِ
كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر
درندہ دانت والے کے کھانے سے منع فرمایا ہے **اخبرنا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ

ابْنُ اَبِیْ حَکِیْمٍ عَنْ عُبَیْدَۃَ بْنِ سُفْیَانَ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ یُکْرَہُ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ وَیُکْرَہُ مِنَ الطَّیْرِ اَیْضًا مَا یَاْکُلُ الْجِیْفَ مِمَّا لَہٗ مِخْلَبٌ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَائِنَا وَاِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر درندے دانت والے کا کھانا حرام ہے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ ہر درندہ دانت والا اور ہر جانور پنجہ سے پکڑ کر کھانے والا مکروہ ہے اور جو جانور پلیدی کھاوے چاہے پنجہ سے پکڑے یا نہ پکڑے وہ بھی مکروہ ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** روایت کیا ہے مسلم اور ابو داؤد اور بزار نے خالد بن ولید سے اور احمد نے حضرت علی سے اور کرخی نے اپنے مختصر میں جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر درندے دانت والے اور جانور پنجہ سے پکڑنے والے کو حرام فرمایا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور سعید بن جبیر اور شعبی اور بعض فقہاء مالکیہ کے نزدیک مباح ہے اور متقدمین حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے جیسا کہ امام محمد رح نے بیان کیا اور دلیل انکی یہ آیت ہے قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا الآیۃ اور مالک اور لیث اور اوزاعی کے نزدیک سب پرندے حلال ہیں اور حق یہ ہے کہ سب حلال نہیں جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ حدیثیں اس آیت سے مخصص ہیں واللہ اعلم

باب اَکْلِ الضَّبِّ گوہ کھانیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْتَ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِضَبٍّ مَّحْنُوْذٍ فَاَھْوٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَۃِ اللَّاتِیْ کُنَّ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہُ فَقُلْنَ ھُوَ ضَبٌّ فَرَفَعَ یَدَہٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ ھُوَ قَالَ لَا وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ قَالَ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ خالد بن ولید بن مغیرہ

سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے گھر گئے اور
آپکے آگے گوہ بھونی ہوئی آئی آپنے اسکی طرف کھانے کے لیے ہاتھ پھیلایا تو بعض عورتوں نے
جو حضرت میمونہ کے گھر موجود تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ جس چیز کے کھانے کا
آپنے ارادہ کیا ہے گوہ ہے تو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا خالد نے پوچھا کیا حرام ہے یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا نہیں لیکن ہماری زمین میں نہیں ہوتی اسلیے ہمیں بو آتی ہے کہا خالد نے
پھر میں نے اسکو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانا شروع کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے تھے

أخبرنا مالك أخبرنا عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أنه قال نادى رجل
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال[1] كيف ترى في أكل الضب فقال لست بآكله ولا محرمه
قال محمد قد جاء في أكله اختلاف فأما نحن فلا نرى أن يؤكل عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پکار کر پوچھا کہ گوہ کے کھانے میں
آپ کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا میں نہ اسکو کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں کہا امام محمد رحمہ نے گوہ
کے کھانے میں بہت کچھ اختلاف وارد ہوا ہے لیکن ہم نہیں دیکھتے کہ اسکا کھانا چاہیے

أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم النخعي عن عائشة أنه أهدي لها ضب
فأتاها رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته عن أكله فنهاها عنه فجاءت سائلة
فأرادت أن تطعمها إياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم أتطعمينها مما لا
تأكلين خبر دی ہمکو ابوحنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عائشہ سے کہ کسی نے ایک گوہ
تحفہ بھیجی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس تشریف لائے تو حضرت عائشہ رض نے
اسکے کھانے کا سوال کیا آپنے منع فرمایا پھر ایک سائل عورت آئی تو اسکو دینے کا ارادہ کیا
آپنے فرمایا اسکو وہ چیز کھلاتی ہے جو خود نہیں کھاتی **أخبرنا** عبد الجبار عن
ابن عباس الهمداني عن عزيز بن مرثد عن الحارث عن علي بن أبي طالب أنه نهى عن
أكل الضبع والضب **قال محمد** فتركه أحب إلينا وهو قول أبي حنيفة رحمه الله
تعالى خبر دی ہمکو عبد الجبار نے ابن عباس ہمدانی سے انہوں نے عزیز بن مرثد سے انہوں نے حارث سے انہوں نے
حضرت علی رض سے کہ وہ گوہ اور کفتار کے کھانے سے منع کرتے تھے کہا امام محمد رحمہ نے ہمکو

[1] فقال یا رسول اللہ

نزدیک ترک اسکی بہتر ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا **ف** تعلیق الممجد میں ہے کہ جمہور کے
نزدیک گوہ مباح ہے اور صحابہ سے بھی اسکو تجویز ہی ہے اور شیخ عینی نے ناہ ... سے موطا محمد
کی شرح مین عینی سے نقل کیا ہے کہ گوہ کی کراہت فقہاء حنفیہ کے نزدیک تنزیہی ہے
تحریمی نہیں کیونکہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا حرام نہیں ہے اور اسکا کھانا بھی
حکم ہے **باب** مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ مِنَ السَّمَكِ الطَّافِي وَغَيْرِهِ دریا کے پھینکے ہوئے کا
بیان **اخبرنا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ عُمَرَ عَمَّا لَفَظَهُ الْبَحْرُ فَنَهَاهُ عَنْهُ ثُمَّ انْقَلَبَ فَدَعَا بِمُصْحَفٍ فَقَرَأَ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ
الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا قَالَ نَافِعٌ فَأَرْسَلَنِي إِلَيْهِ أَنْ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَكُلْهُ **قال** مُحَمَّدٌ
وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ الْآخِرِ نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِمَا لَفَظَهُ الْبَحْرُ وَبِمَا حَسَرَ عَنْهُ الْمَاءُ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ
ذٰلِكَ الطَّافِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے
پوچھا عبد اللہ بن عمر سے اس جانور کو جسکو دریا پھینک دے تو منع کیا عبد اللہ نے اسکے کھانے
سے پھر عبد اللہ نے کلام اللہ کو منگوایا اور پڑھا اس آیت کو حلال کیا گیا ہے واسطے تمہارے
شکار دریا کا اور طعام دریا کا **ف** دریا کے طعام سے وہ جانور مراد ہے جو مر جاوے
اور دریا اسکو پھینک دے یا پانی کی کمی سے وہ جانور خود بخود الگ جا پڑے **ت** نافع نے
کہا پھر عبد اللہ بن عمر نے مجھکو بھیجا عبد الرحمن بن ابی ہریرہ پاس یہ کہنے کو کہ اس جانور کا
کھانا درست ہی کہا امام محمد رح نے ابن عمر کے اخیر قول پر ہمارا عمل ہے جسکو دریا پھینک دے
یا پانی کی کمی سے الگ جا پڑے اسکے کھانے سے کچھ قباحت نہیں لیکن جو بیماری سے مرے
اسکا کھانا مکروہ ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **باب** السَّمَكُ
يَمُوتُ فِي الْمَاءِ جو مچھلی پانی مین مر جاوے اسکا بیان **اخبرنا** زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
سَعِيدٍ الْجَارِي مَوْلَى بَنِي الْجَارِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْحِيتَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَيَمُوتُ
صَرْدًا وَفِي أَصْلِ ابْنِ الصَّوَّافِ وَتَمُوتُ بَرْدًا قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ **قال** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا مَاتَتِ الْحِيتَانُ
مِنْ حَرٍّ أَوْ بَرْدٍ أَوْ قَتَلَ بَعْضُهَا بَعْضًا فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهَا فَأَمَّا إِذَا مَاتَتْ مَيْتَةً بِنَفْسِهَا

تطفو فهذا يكره من السمك فاما ما سوى ذلك فلا باس به [illegible]

سے روایت ہے [illegible] جو مچھلیاں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کھالو [illegible] اور اسکے سوا سب [illegible] ف [illegible]

ہے اور مردہ اسکا حلال ہے اور یہی حکم ہے دریا کے سب جانوروں کا [illegible]

والله اعلم **باب** ذكوة الجنين ذكاة امه پیٹ کے بچے کے ذبح کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول اذا نحرت الناقة فذكاة ما في بطنها في ذكاتها اذا كان تم خلقه ونبت شعره فاذا خرج من بطنها ذبح حتى يخرج الدم من جوفه نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے جب نحر کیا جاوے اونٹنی کو تو اسکے پیٹ کے بچے کی بھی ذکوۃ ہو جاویگی بشرطیکہ اس بچے کے تمام اعضا پورے ہو گئے ہوں اور بال نکل آئے ہوں اگر وہ بچہ پیٹ سے زندہ نکل آوے تو اسکا ذبح کرنا ضروری ہے تاکہ خون اسکے پیٹ سے نکل جاوے

اخبرنا مالك اخبرنا يزيد بن عبد الله بن قسيط عن سعيد بن المسيب انه كان يقول ذكاة ما كان في بطن الذبيحة ذكاة امه اذا كان قد نبت شعره وتم خلقه **قال** محمد وبهذا ناخذ اذا تم خلقه فذكاته ذكاة امه فلا باس باكله فاما ابو حنيفة فكان يكره اكله حتى يخرج حيا فيذكى وكان يروي عن حماد عن ابراهيم انه قال لا تكون ذكاة نفس ذكاة نفسين سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تھے کہ ذبح پیٹ کے بچے کی اسکی ماں کی ذبح سے ہو جاتی ہے جب وہ بچہ پورا ہو گیا ہو اور بال نکل آئے ہوں کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ ماں کے ذبح کرنے سے پیٹ کا بچہ بھی ذبح ہو جاتا ہے جب پورا ہو گیا ہو تو اسکے کھانے میں کچھ قباحت نہیں لیکن ابو حنیفہ رح مکروہ جانتے تھے جب تک زندہ نہ نکلے اور اسکو ذبح نہ کیا جاوے اور روایت کرتے تھے حماد سے کہ ابراہیم نخعی کہتے تھے ایک کے ذبح کرنے سے دو کی ذبح نہیں ہوتی **ف** گیارہ

گیارہ صحابیوں سے کتب ستہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کے ذبح
کرنے سے بچہ بھی ذبح ہو جاتا ہے اور پورا ہونے کی کوئی شرط نہین اور جب منہ سے نکلے تو اسکو ذبح کرنا چاہیے
اور ابن منذر نے کہا ہے کہ اسمین تمام امت کا اتفاق ہے سوا ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی کے کہ ان کی ذبح
سے بچہ بھی ذبح ہو جاتا ہے واللہ اعلم **باب** اکل الجراد ٹڈی کھانے کا بیان **اخبرنا**
مالک حدثنا عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر عن عمر بن الخطاب انہ سئل
عن الجراد فقال وددت ان عندی قفعۃ من جراد فآکل منہ **قال** محمد وبھذا
ناخذ الجراد ذکی کلہ لا باس باکلہ ان اخذ حیا او میتا وھو ذکی علی کل حال وھو قول
ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب ٹڈی کے کھانے سے
پوچھے گئے تو کہا مین دوست رکھتا ہون کہ میرے پاس تھیلہ ٹڈیون کا ہو اور کھاؤن کہا امام محمد رح
نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ ٹڈی کے کھانے مین کچھ قباحت نہین چاہے زندہ ہو یا مری ہوئی
وہ ہر حال مین ذبح کی ہوئی ہے اسکو ذبح کرنے کی ضرورت نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عام
فقہاء حنفیہ کا **باب** ذبائح نصاری العرب نصاریٰ عرب کے ذبیحہ کا بیان **اخبرنا**
مالک ثور بن زید الدیلی عن عبد اللہ بن عباس انہ سئل عن ذبائح نصاری العرب
فقال لا باس بہا وتلا ہذہ الآیۃ ومن یتولہم منکم فانہ منہم **قال** محمد وبھذا
ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کسی نے انسے ذبیحہ
نصاریٰ عرب کے کھانے کا سوال کیا انہون نے فرمایا کچھ عیب نہین اور یہ آیت پڑھی ومن یتولہم منکم
فانہ منہم یعنے جو تم مین سے انکو دوست رکھے وہ بھی ان ہی سے ہے کہا امام محمد رح نے اسی پر
ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عام علماء کا **باب** ما قتل بالحجر جو جانور
پتھر سے مارا جاوے اسکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع قال رمیت طائرین
بحجر وانا بالجرف فاصبتہما فاما احدہما فمات فطرحہ عبد اللہ بن عمر واما الآخر
فذہب عبد اللہ یذکیہ بقدوم فمات قبل ان یذکیہ فطرحہ ایضا **قال**
محمد وبھذا ناخذ ما رمی بہ الطیر فقتل بہ قبل ان تدرک ذکاتہ لم یوکل الا ان
یخرق او یبضع فاذا خزق او بضع فلا باس باکلہ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ

من فقہائنا نافع سے روایت ہے کہا میں جانور مارتا تہا پتہروں سے جرف میں **ف** ایک جگہ
کا نام ہے قریب مدینہ کے **ت** دو جانوروں کو پتہر لگ گیا ایک تو مر گیا اور اسکو عبد اللہ بن
عمر رض نے پہینک دیا اور دوسرے کو ذبح کرنے لگے تو وہ بھی ذبح کرنے سے پہلے مر گیا آپنے اسکو بہی
پہینک دیا کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو جانور شکار کیا جاوے اور ذبح کرنے سے پہلے
مر جاوے تو نہ کہانا چاہیے مگر جبکہ زخمی ہو جاوے یا اسکا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو اسکے کہانے
میں کچھ قباحت نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب الشاة و غير ذلك تذكى قبل ان تموت مری ہوئی بکری یا کسی اور چیز کو ذبح کرنیکا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا يحيى ابن سعيد عن ابى مرة انه سال ابا هريرة عن شاة ذبحها فتحرك
بعضها فامره باكلها ثم سال زيد بن ثابت فقال ان الميتة لتتحرك ونهاه **قال**
محمد اذا تحركت تحركا اكبر الراى فيه والظن انها حية اكلت واذا كان تحركها
شبيها باختلاج واكبر الراى والظن فى ذلك انها ميتة لم توكل ابو مرہ سے روایت
ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ سے پوچھا کہ ایک بکری ذبح کرتے وقت تہوڑا سا ہلی **ف**
یعنے اس بکری کو ایسا صدمہ پہنچا تہا کہ قریب مرگ کے ہو گئی تہی اسحالت میں ذبح کی گئی اور ذبح
کرتے وقت جیسے چاہیے ویسی حرکت نہ کی **ت** ابو ہریرہ نے اسکے کہانیکا حکم دیا پہر ابو مرہ
نے زید بن ثابت سے پوچھا انہوں نے کہا مردہ بہی ہلتا ہے اور اسکے کہانے سے منع کیا
کہا امام محمد رح نے جب ایسی حرکت کرے جس میں غالب ظن زندگی ہو تو کہائی جاوے اور جب
حرکت اسکی پہرکنی کی طرح ہو جس سے غالب ظن مرجانیکا ہے وہ نہ کہائی جائے گا

باب الرجل يشترى اللحم فلا يدرى اذكى هو ام غير ذكى جو شخص گوشت خرید کرے اور
نہ جانتا ہو کہ ذبح کیا گیا ہے یا نہیں اسکا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا هشام بن
عروة عن ابيه انه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل يا رسول الله ان ناسا
من اهل البادية ياتوننا باللحمان فلا ندرى هل سموا عليها ام لا قال فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم سموا الله عليها ثم كلوها قال وذلك فى اول الاسلام **قال**
محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابى حنيفة اذا كان الذى ياتى بها مسلما او من اهل

الکتاب فان اتی بذالک مجوسی وذکر ان مسلما ذبحہ او رجل من اہل الکتاب لم یصدق
ولم یوکل بقولہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا کہ کچھ لوگ
گوشت لیکر ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمکو نہیں معلوم کہ بسم اللہ کہی یا نہیں ذبح کے وقت آپنے فرمایا تم بسم اللہ
کہکر اسکو کھالو کہا مالک نے یہ قصہ اول اسلام کا ہے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ رح کا جب گوشت لانیوالے مسلمان یا اہل کتاب ہوں اور اگر مجوسی ہو اور کہے کہ مسلمان یا اہل
کتاب نے ذبح کی ہے تو اسکی بات پر کچھ اعتبار نہیں اور اسکے کہنے سے نہ کھانا چاہیے **باب** صید الکلب
المعلم سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا بیان **اخبرنا** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول
فی الکلب المعلم کل ما امسک علیک ان قتل او لم یقتل **قال** محمد وبھذا ناخذ کل
ما قتل او لم یقتل اذا ذکیتہ ما لم یاکل منہ فان اکل منہ فلا تاکل فانما امسکہ علی
نفسہ وکذالک بلغنا عن ابن عباس وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا نافع سے
روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے سکھایا ہوا کتا جس شکار کو پکڑ رکھے اسکا کھانا درست ہے خواہ اس شکار
کو مار ڈالے یا زندہ پکڑے رہے کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کھالے جو مار ڈالا اُسنے یا نہیں
مار ڈالا جب تونے اسکو ذبح کر لیا جب تک وہ اسکو نہ کھا دے اور جب کھالے تو نہ کھا اسکو کیونکہ اسنے
اپنے نفس کے لیے شکار کیا ہے اور ایسا ہی پہنچا ہے ہمکو ابن عباس رض سے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور
عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا اور سلمان فارسی اور ابن عمر اور سعد بن وقاص کے
نزدیک جب کہ کھالے تو بھی حلال ہے اور مالک اور شافعی سے ایک ایک روایت قول کی یہی ہے واللہ اعلم
باب العقیقۃ عقیقے کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا زید بن اسلم عن رجل من
بنی ضمرۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن العقیقۃ قال لا احب
العقوق فکانہ انما کرہ الاسم وقال من ولد لہ ولد فاحب ان ینسک عن ولدہ
فلیفعل بنی ضمرہ کے ایک شخص سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے عقیقے سے آپ نے فرمایا میں عقوق کو پسند نہیں کرتا عقوق والدین کی نافرمانی
کو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اسواسطے **ت** اپنے اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جس شخص کے ہاں
بچہ پیدا ہوا اور وہ اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے تو کرے **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَسْاَلُهٗ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهٖ عَقِيْقَةً اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَكَانَ
يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهٖ بِشَاةٍ شَاةٍ عَنِ الذَّكُوْرِ وَالْاُنْثٰى نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے جو
کوئی اُنکے گھر والون مین عقیقہ کو کہتا وہ دیتے اور اپنی اولاد کیطرف سے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک ایک
بکری عقیقے مین دیتے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ
وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَزَيْنَبَ
وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ فَتَصَدَّقَتْ بِوَزْنِ ذٰلِكَ فِضَّةً امام محمد باقر سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ رض نے
امام حسن اور حسین علیہما السلام اور زینب رضہ اور ام کلثوم رضہ کے بال تولکر اونکے وزن کے برابر چاندی للہ
دی **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ
اَنَّهٗ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ
فَتَصَدَّقَتْ بِوَزْنِهٖ فِضَّةً **قَالَ** مُحَمَّدٌ اَمَّا الْعَقِيْقَةُ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ
قَدْ فُعِلَتْ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نَسَخَ الْاَضْحٰى كُلَّ ذِبْحٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَنَسَخَ شَهْرُ رَمَضَانَ
كُلَّ صَوْمٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَنَسَخَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَنَسَخَتِ الزَّكٰوةُ كُلَّ
صَدَقَةٍ كَانَتْ قَبْلَهَا كَذٰلِكَ بَلَغَنَا امام محمد باقر سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ رض نے امام حسن
اور حسین کے بال تولکر انکے برابر چاندی للہ صدقہ دی کہا امام محمد رح نے ہمکو پہنچا ہے کہ جاہلیت مین
لوگ عقیقہ کرتے تھے اور ابتدا اسلام مین بھی کیا پہر قربانی نے کل ذبح کو منسوخ کر دیا جو اس سے پہلے
تھے اور رمضان نے کل روزے جو پہلے اس سے تھے منسوخ کر دیے اور غسل جنابت نے کل غسل
جو پہلے اس سے تھے انکو منسوخ کر دیا اور زکوۃ نے کل صدقہ جو پہلے اس سے تھے منسوخ کر دیے ایسا ہی
ہمکو پہنچا ہے **ف** امام محمد رح نے جو نسخ کا دعوے کیا ہے اسکے یہ معنے ہین کہ جاہلیت کی ترتیب
پر جو کام کیے جاتے تھے وہ سب منسوخ ہو گئے اب شریعت کی ترتیب پر کرنے چاہیین اگر یہ معنے نہ کیے
جاہین تو سراسر احادیث صحیحہ کا خلاف ہے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام
حسن اور حسین علیہما السلام کا عقیقہ کیا ہے اور لوگون کو کرنیکا حکم دیا ہے اور پہر منع بھی نہین فرمایا
اور تمام صحابہ رض کا اسپر عمل ہے اور آپنے صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے اور غسل
جمعہ کا ہر بالغ پر واجب فرمایا ہے اور عشرے اور شعبان اور شوال کے روزے آپ بہی رکہتے تہے

اور لوگون کو بھی رکھنے کی ترغیب دی ہے اور ولیمہ مین بھی بکری ذبح کرنیکا حکم دیا ہے پس کسطرح اسکی
نسخ ثابت ہوسکتی ہے واللہ اعلم **کتاب** الدیات کتاب دیتون کے بیان مین قال

اخبرنا مالک اخبرنا عبد اللہ بن ابی بکر ان اباہ اخبرہ عن الکتاب الذی
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لعمرو بن حزم فی العقول فکتب ان
فی النفس مائۃ من الابل وفی الانف اذا اوعیت جدعا مائۃ من الابل وفی
الجائفۃ ثلث النفس وفی المامومۃ مثلها وفی العین خمسین وفی الید خمسین
وفی الرجل خمسین وفی کل اصبع مما هنالک عشر من الابل وفی السن خمسا
من الابل وفی الموضحۃ خمسا من الابل **قال** محمد وبهذا کله ناخذ وهو قول
ابی حنیفۃ والعامۃ من فقهائنا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے اس کتاب سے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن حزم کے واسطے لکھی تھی دیتون کے بیان مین اسمین یہ
لکھا تھا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہین اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے سو اونٹ ہین اور جائفہ
مین **ف** جائفہ وہ زخم ہے جو پیٹ کی اندر تک پہونچے خواہ پشت کیطرف سے یا شکم کی
طرف سے یا سینہ اور گردن کیطرف سے **ت** تیسرا حصہ دیت کا ہے اور ماموسہ مین **ف**
اور ماسہ وہ زخم ہے جو سر پر ہو اور بھیجے کی کھال تک پہنچ جاوے زرقانی نے کہا ہے جسکو یہ زخم
لگے وہ بجلی کی کڑک سے بیہوش ہو جاتا ہے اور آفتاب کی روشنی پر بھی نہین نکل سکتا **ت**
بھی تیسرا حصہ دیت کا ہے اور آنکھہ کی دیت پچاس اونٹ ہین اور ہاتھ کی بھی پچاس اور پیر کی بھی
پچاس اور ہر انگلی کے دس اونٹ اور ہر دانت کی پانچ اونٹ اور موضحہ **ف** موضحہ وہ
زخم ہے جو ہڈی کو کھولدے **ت** موضحہ کی دیت پانچ اونٹ ہین کہا امام محمد رح نے یہی ہے
عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **باب** الدیۃ فی الشفتین
ہونٹون کی دیت کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن سعید بن المسیب
انہ قال فی الشفتین الدیۃ فاذا قطعت السفلی ففیها ثلثا الدیۃ **قال** محمد
ولسنا ناخذ بهذا الشفتان سواء فی کل واحدۃ منهما نصف الدیۃ الا تری
ان الخنصر والابهام سواء ومنفعتهما مختلفۃ وهذا قول ابراهیم النخعی وابی حنیفۃ

وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تھے ہونٹوں میں پوری دیت ہے اگر صرف نیچے کا ہونٹ کاٹ ڈالی تو ثلث دیت دینی ہوگی کہا امام محمد رح نے ہم اسپر عمل نہیں کرتے کیونکہ دونو ہونٹ ایک جیسے ہیں ہر ایک میں نصف دیت ہے کیا نہیں دیکھا کہ خنصر اور ابہام کی دیت برابر ہے حالانکہ اسکا فائدہ مختلف ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور ابوحنیفہ اور عامہ فقہا رحنفیہ کا

بَابُ دِيَةِ الْعَمَدِ قتل عمد کی دیت کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَةِ الْعَمَدِ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ ابن شہاب سے روایت ہے کہ یہ سنت ہے کہ قتل عمد میں قاتل کے وارثوں کو دیت نہ لیجاوے وہ خود قاتل کے ذمہ ہے مگر جب خوشی سے دیں کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا **اَخْبَرَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَّلَا صُلْحًا وَّلَا اِعْتِرَافًا وَّلَا مَا جَنَى الْمَمْلُوْكُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ* مِنْ فُقَهَائِنَا کہا محمد نے خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن ابی الزناد نے باپ اپنے سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے اسنے ابن عباس رض سے وہ کہتے تھے کہ وارث دیتا قتل عمد کے نہ عمدا دیں اور نہ صلح سے اور نہ اقرار سے اور نہ دیت جنایت غلام کی **ف** کیونکہ وہ قاتل کے ذمہ ہوتی ہے چاہے کسی کا غلام ہو یا خویش اگر خود نہ ادا کر سکا تو قتل کیا جاوے

ت کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

بَابُ دِيَةِ الْخَطَاءِ قتل خطا کی دیت کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْخَطَاءِ اَخْمَاسًا عِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّعِشْرُوْنَ ابْنَ مَخَاضٍ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً اَخْمَاسًا وَّاِنَّمَا خَالَفَنَا سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الذُّكُوْرِ فَجَعَلَهَا مِنْ بَنِي اللَّبُوْنِ وَ

جَعَلَهَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْ بَنِیْ مَخَاضٍ وَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مِثْلُ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
سلیمان بن یسار سے روایت ہے وہ کہتے تھے قتل خطار کی دیت بیس بنت مخاض ہین اور بیس بنت لبون
اور بیس ابن لبون (دو برس کے اونٹ) اور بیس حقے اور بیس جذعی ہین کہا امام محمد رح نے اسپر
عمل ہمارا نہین بلکہ ابن مسعود کے قول پر ہمارا عمل ہے اور ابن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کرتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت خطار کی پانچ حصے ہے بیس
بنت مخاض اور بیس ابن مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقے اور بیس جذعی ہین ان پانچون
حصون مین سے سلیمان کا خلاف ہمسے بزون مین ہے اور بیس ابن لبون کہے ہین اور عبد اللہ
بن مسعود نے بیس ابن مخاض کہے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا مثل قول ابن مسعود کے ف
تفسیر انکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی

بَابُ دِیَۃِ الْاَسْنَانِ دانتون کی دیت کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَیْنِ اَنَّ اَبَا غَطْفَانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ
الْحَكَمِ اَرْسَلَہٗ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْاَلُہٗ عَنِ الضِّرْسِ فَقَالَ اِنَّ فِیْہِ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ قَالَ
فَرَدَّنِیْ مَرْوَانُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ تَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْاَضْرَاسِ قَالَ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ اِلَّا بِالْاَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ
عَبَّاسٍ نَاْخُذُ عَقْلُ الْاَسْنَانِ سَوَاءٌ وَعَقْلُ الْاَصَابِعِ سَوَاءٌ فِیْ كُلِّ اِصْبَعٍ عُشْرُ
الدِّیَۃِ وَفِیْ كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّیَۃِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَهَائِنَا
ابی غطفان بن ضریف مرّی سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے انکو بھیجا عبد اللہ بن عباس پاس
پوچھنے کو داڑھ مین کیا دیت ہے ابن عباس نے کہا پانچ اونٹ ہین مروان نے پھر انکو کہلا بھیجا کہ
دانت اور داڑھ مین کیون برابر کرتے ہو کہا ابی غطفان نے ابن عباس بولے اگر دانتون کو
انگلیون پر قیاس کر لیتا تو کافی تھا دفع وہم کے لیے کیونکہ ہر ایک انگلی کی دیت برابر ہے کچھ فرق
نہین کہا امام محمد رح نے ابن عباس کے قول پر ہمارا عمل ہے سب دانتون کی دیت برابر ہے اور
تمام انگلیون کی دیت یکسان ہے عشر دیت کا یعنے دس اونٹ اور نصف کی نصف دیت
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہا حنفیہ کا

بَابُ السِّنِّ السَّوْدَاءِ وَالْعَیْنِ الْقَائِمَۃِ

دانت زخم سے سیاہ ہو جاوے یا آنکھ برابر رہے اور اسکا نور چلا جاوے اسکا

اسکی دیت کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی ابن سعید ان سعید بن المسیب کان یقول اذا اصیبت السن فاسودت ففیہا عقلہا تاما **قال** محمد وبھذا ناخذ اذا اصیبت السن فاسودت او احمرت او اخضرت فقد تم عقلہا وھو قول ابی حنیفۃ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تھے جب دانت کو ضرر پہونچے اور وہ کالا ہو جاوے اسکی پوری دیت لازم ہوگی کہا امام محمد رہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب دانت کو ضرر پہونچے اور سیاہ یا سبز یا سرخ ہو جاوے تو اسکی پوری دیت لازم ہوگی یہی قول ہے ابو حنیفہ رہ کا

اخبرنا مالک اخبرنا یحیی ابن سعید عن سلیمان بن یسار ان زید بن ثابت کان یقول فی العین القائمۃ اذا فقئت مائۃ دینار **قال** محمد لیس عندنا فیہا ارش معلوم ففیہا حکومۃ عدل فان بلغت الحکومۃ مائۃ دینار او اکثر من ذلک کانت الحکومۃ فیہا وانما نضع ہذا من زید بن ثابت لانہ حکم بذلک زید بن ثابت سے روایت ہے وہ کہتے تھے جب آنکھ قائم رہے اور روشنی جاوے تو سو دینار دیت ہوگی کہا امام محمد رہ نے ہمارے نزدیک اسکی دیت نامعلوم ہے اسمین انصاف سے عادل حاکم جو حکم دے سو دینار ہو یا زیادہ وہی حکم ہے اور یہ اسلئے ہم زید کے حکم سے لیتے ہین کیونکہ انہون نے بھی ایسا ہی حکم کیا تھا

باب النفر یجتمعون علی قتل واحد

جسکو بہت آدمی ملکر قتل کرین اسکی دیت کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب قتل نفرا خمسۃ او سبعۃ برجل قتلوہ قتل غیلۃ و قال لو تمالأ علیہ اہل صنعاء لقتلتہم بہ **قال** محمد وبھذا ناخذ ان قتل سبعۃ او اکثر من ذلک رجلا عمدا قتل غیلۃ او غیر غیلۃ ضربوہ باسیافہم حتی قتلوہ قتلوا بہ کلہم وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے پانچ یا سات آدمیون کو ایک شخص کے بدلے مین قتل کیا انکو دھوکا دیکر اسکو مار ڈالا تھا پھر حضرت عمر رض نے کہا اگر سارے صنعا والے اسکے قتل مین شریک ہوتے تو مین سب کو قتل کرتا کہا امام محمد رہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ سات ہون یا پانچ جتنے آدمی قتل عمد مین شریک ہون چاہے دھوکہ سے قتل کرین یا سامنے ہتھیار کرین سب ایک مقتول کے عوض مین قتل کیے

جاوینگے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا

باب الرَّجُلِ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ امْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا عورت کا مرد کی دیت مین اور مرد کا عورت کی دیت مین ارث ہونیکا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ بِمِنًى مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمُ الدِّيَةِ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِ فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ فَقَالَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ أَنْ وَرِّثْ امْرَأَتَهُ مِنْ دِيَتِهِ فَقَالَ عُمَرُ ادْخُلِ الْخِبَاءَ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمَّا نَزَلَ أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ بِذَلِكَ فَقَضَى بِهِ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لِكُلِّ وَارِثٍ فِي الدِّيَةِ وَالدَّمِ نَصِيبٌ امْرَأَةً كَانَ الْوَارِثُ أَوْ زَوْجًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عمر رض نے بلایا لوگون کو منا مین اور کہا جس شخص کو دیت کا مسئلہ معلوم ہو وہ بیان کرے مجھ سے تو ضحاک بن سفیان کلابی رض کھڑے ہوئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو میراث دلاؤن اشیم کی دیت مین سے حضرت عمر رض نے کہا تو خیمہ مین جا جب تک مین آؤن جب حضرت عمر رض آئے تو ضحاک نے یہی بیان کیا حضرت عمر رض نے اسپر فتوے دیا کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا ہر وارث کا دیت اور دم مین حصہ ہے چاہے عورت وارث مرد کی ہو یا مرد عورت کا یا کوئی اور رہا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

باب الْجُرُوحِ وَمَا فِيهَا مِنَ الْأَرْشِ زخمون کی دیت کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي كُلِّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مِنَ الْأَعْضَاءِ ثُلُثُ عَقْلِ ذَلِكَ الْعُضْوِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَفِي ذَلِكَ أَيْضًا حُكُومَةُ عَدْلٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا جو زخم پار ہو جاوے کسی عضو مین تو اس عضو کی ثلث دیت لازم ہے کہا امام محمد رح نے اسمین بھی حاکم عادل کی راے کا اعتبار ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** مذہب امام مالک کا یہی ہے لیکن اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جب مجروح اچھا ہو جاوے اسوقت دیت لینی چاہیے

باب دِيَةِ الْجَنِينِ پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا

ابنُ شہابٍ عن سعیدِ بنِ المسیّبِ انّ رسولَ اللہِ صلعم قضیٰ فی الجنینِ یُقتلُ فی بطنِ امّہٖ بغرّۃٍ عبدٍ او ولیدۃٍ فقال الّذی قضیٰ علیہ کیفَ اغرمُ من لا شربَ ولا اکلَ ولا نطقَ ولا استہلّ ومثلُ ذٰلکَ یُطلُّ قال فقال رسولُ اللہِ صلعم انّما ھٰذا من اخوانِ الکُہّانِ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا پیٹ کے بچے مین جو قتل کیا جاوے ایک غلام یا ایک لونڈی دینے کا تو جسپر آپ نے دیت دینے کا حکم کیا تہا وہ بولا کیونکر مین تاوان دون اس بچے کا جسنے نہ پیا نہ کہا یا نہ بولا نہ رویا البتہ ایسے شخص کا لغو ہے اسمین دیت نہین آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنون کا بھائی ہے **ف** اسوجہ سے کہ اسنے مقفی اور مسجع کلام کی تہی اور آپ کو اس سے نفرت تھی

اخبرنا مالکٌ اخبرنا ابنُ شہابٍ عن ابی سلمۃَ بنِ عبدِ الرحمٰنِ عن ابی ھریرۃَ انّ امرأتینِ من ھُذیلٍ استبّتا فی زمانِ رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ فرمتْ احدٰہما الاُخریٰ فطرحتْ جنینَہا فقضیٰ فیہِ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ بغرّۃٍ عبدٍ او ولیدۃٍ **قال** محمّدٌ وبھٰذا ناخذُ اذا ضربَ بطنَ المرأۃِ الحرّۃِ فالقت جنینًا میّتًا ففیہِ غرّۃٌ عبدٍ او امۃٍ او خمسونَ دینارًا او خمسمائۃِ درھمٍ نصفُ عُشرِ الدّیۃِ فانْ کانَ من اھلِ الابلِ اُخذَ منہُ خمسٌ من الابلِ وانْ کانَ من اھلِ الغنمِ اُخذَ منہُ مائۃٌ من الشّاۃِ نصفُ عُشرِ الدّیۃِ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ دو عورتین ہذیل کی ایک قبیلہ ہے آپسمین لڑین ایک نے دوسری کو پتھر مارا اسکا بچہ نکل پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت مین ایک غلام یا ایک لونڈی دینے کا حکم کیا کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب حرہ عورت کے پیٹ پر کوئی چیز لگے اور اسکا بچہ مرا ہوا نکلے تو اسکے دیت مین ایک غلام یا ایک لونڈی یا پچاس دینار یا پانچسو درہم بیسوان حصہ دیت کا دینا پڑے گا اگر اونٹ والا ہو تو پانچ اونٹ اور اگر بکریان والا ہو تو سو بکریان بیسوان حصہ دیت کا ہے

باب الموضحۃِ فی الوجہِ والرّاسِ موضحہ کی دیت کا بیان

اخبرنا مالکٌ اخبرنا یحییٰ بنُ سعیدٍ عن سلیمانَ بنِ یسارٍ انّہٗ قالَ فی الموضحۃِ فی الوجہِ انْ لم تعبِ الوجہَ مثلُ ما فی الموضحۃِ فی الرّاسِ **قال** محمّدٌ الموضحۃُ فی الوجہِ والرّاسِ سواءٌ فی کلِّ واحدۃٍ نصفُ عُشرِ الدّیۃِ وھو قولُ ابراھیمَ النّخعیِّ وابی حنیفۃَ والعامّۃِ

مِنْ فُقَهَائِنَا سلیمان بن یسار سے روایت ہی کہا موضحہ مونہہ مین ایسی ہے جیسے سر جب تک مُنہ عیب دار نہو جاوے **ف** اسکی تفسیر اور حکم پہلے بیان ہوچکا ہے **ت** کہا امام محمد رحمہ نے موضحہ بمنہ اور سر کے برابر ہے اسمین بیسوان حصہ دیت کا لازم ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

بَابٌ اَلْبِیْرُ جُبَارٌ مزدور کنوان کہودتے ہوئے دبکر مرجاوے اسکی دیت معاف ہونیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِيْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ وَالْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ تَجْرَحُ الْاِنْسَانَ اَوْ تَعْقِرُهُ وَالْبِيْرُ وَالْمَعْدَنُ الرَّجُلُ يَسْتَاْجِرُ الرَّجُلَ يَحْفِرُ لَهٗ بِيْرًا اَوْ مَعْدَنًا فَيَسْقُطُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُهٗ فَذٰلِكَ هَدَرٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّكَازُ مَا اسْتُخْرِجَ مِنَ الْمَعْدَنِ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ رَصَاصٍ اَوْ نُحَاسٍ اَوْ حَدِيْدٍ اَوْ زِيْبَقٍ فَفِيْهِ الْخُمُسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جانور کسی کو صدمہ پہنچا اُسکا بدلہ نہین کوئیں مین گر گیا کہودتے ہوئے دبکر مرجاوے اسکا بدلہ نہین اور اگر کان کہودتے ہوئے کوئی مزدور مرجاوے اسکا بدلہ نہین اور مدفون خزانہ جسکو ملے اس سے خمس لیا جاویگا کہا امام محمد رحمہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور جبار کا معنے لغو ہے اور عجما اس دابہ کو کہتے ہین جو چرنے کی غرض سے چھوڑا جاوے اور کسی کو زخمی کر یا سینگ لگاوے اور کنوان یا کان کہودنے پر جو مزدور لگایا جاوے اور دب کر مرجاوے تو یہ بھی لغو ہے اسکا کوئی بدلہ نہین اور جو کچھ کان سے سونا چاندی تانبا قلعی لوہا پارہ جو کچھ نکلے سب مین خمس ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَمَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ فَالضَّمَانُ عَلٰى اَهْلِهَا حرام بن سعید بن محیصہ سے روایت ہی کہ براء بن عازب کی اونٹنی کسی کے باغ مین جا پڑی اور اسکو اجاڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ دن کی حفاظت باغ والے کے ذمہ ہے اور جو جانور رات کو نقصان کرے

اسکا الگ ضامن ہے **باب** من قتل خطأ ولم تعرف له عاقلة قتل خطا کی دیت
جسکا عاقل نہ معلوم ہو اسکا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا ابو الزناد ان سليمان بن
يسار اخبره ان سائبة كان اعتقه بعض الحجاج وكان يلعب مع ابن رجل من بني
عائذ فقتل السائبة ابن العائذي فجاء العائذي ابو المقتول الى عمر بن الخطاب فطلب
دية ابنه فابى عمر ان يديه وقال ليس له مولى فقال العائذي له أرأيت لو ان ابني
قتله قال اذن تخرجوا ديته قال العائذي هو اذن كالارقم ان يترك يلقم وان يقتل
ينقم **قال** محمد وبهذا نأخذ ألا ترى ان عمر ابطل ديته عن القاتل ولا نراه ابطل
ذلك الا لان له عاقلة ولكن عمر لم يعرفها فيجعل الدية على العاقلة ولو ان عمر لم ير له
مولى ولا ان له عاقلة لجعل ديته من قتل في ماله او على بيت المال ولكنه رأى له
عاقلة ولم يعرفهم لان بعض الحجاج اعتقه ولم يعرف المعتق ولا عاقلة فابطل ذلك حتى
يعرف ولو كان لا يرى له عاقلة لجعل ذلك عليه في ماله او على المسلمين في بيت
مالهم سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ایک سائبہ نے **ف** سائبہ اس غلام کو کہتے ہین جسکو مالک
آزاد کرتے وقت یہ شرط کرے کہ مین تیرا وارث نہ ہونگا ایسا غلام اگر خون کرے تو مولی اسکی دیت بھی نہ دیگا
ت جسکو کسی حاجی نے آزاد کر دیا تہا ایک شخص کے بیٹے کو عائذی مین سے (قبیلہ کا نام ہے) مار ڈالا
مقتول کا باپ حضرت عمر کے پاس اپنے بیٹے کی دیت مانگنے کو آیا حضرت عمر رض نے کہا اسکی دیت
نہین ہے وہ شخص بولا اگر میرا بیٹا سائبہ کو مار ڈالتا تو تم کیا حکم کرتے حضرت عمر نے فرمایا اسوقت تمکو اسکی
دیت ادا کرنی پڑتی وہ شخص بولا پہر تو سائبہ کیا ہے چتلا سانپ ہے اور چھوڑ دو تو ڈس لے اور اگر مار ڈالو
تو بدلہ لیوے **ف** جاہلیت کے زمانے مین لوگون کا یہ اعتقاد تہا کہ جن سانپ کا بدلہ لیتے ہین
جو کوئی سانپ مارے وہ بھی مارا جاتا ہے اس شخص نے سانپ کے ساتھ سائبہ کو تشبیہ دی اور یہ کہا کہ سانپ
کو اگر مارین تو بھی مشکل کیونکہ دیت دینی پڑتی ہے نہ مارین تو بھی مشکل کیونکہ وہ مار ڈالتا ہے۔
ت کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور ہم یہ نہین سمجھتے کہ حضرت عمر رض نے قاتل سے دیت
اٹھا دی اور نہ یہ سمجھتے ہین کہ اسکو اٹھا دے کیونکہ اسکی دیت دینے والے موجود تھے لیکن حضرت
عمر کو معلوم نہ ہوئی تا کہ انپر دیت کا حکم لگاتے اور اگر حضرت عمر یہ جانتے کہ انکا مولی اور دیت دینے والا

کوئی نہین تو قاتل کے مال مین سے دیت کا حکم دیتے یا بیت المال سے لیکن حضرت عمر نے تو سمجھا کہ اسکی
دیت دینے والے ہین اور نہ معلوم کر سکے کہ کون ہین کیونکہ کسی حاجی نے آزاد کیا تھا اور معلوم نہ ہو سکا
کہ آزاد کرنے والا کون ہے اور دیت دینے والا کون ہے اسواسطے اسکی دیت اٹھادی یہانتک کہ معلوم
ہو جاوے کہ کون ہین اگر ایسا ہوتا اسکے دیت دینے والے کوئی نہ ہوتے تو قاتل کے مال سے یا بیت
المال سے دیت ادا کر دیتے **ف** یہ احتمال امام محمد کا کچھہ ٹھیک نہین کیونکہ اسکا آزاد کرنیوالا تو پہلے
شرط کر چکا ہے کہ نہ مین تیرا وارث ہونگا اور نہ تیری دیت کا ذمہ دار ہونگا پھر اس سے کسطرح لیجاتی
ہے اور یہ بھی کچھہ ٹھیک نہین کہ مولی اسکا معلوم نہ ہو سکا کیا وہ خود بھی نہین بتلا سکتا تہا اور
اس اثر مین بھی ان باتونکا کچھہ ذکر نہین تو حق یہ ہے کہ سائبہ کو قتل خطا کی بالکل معاف ہے
واللہ اعلم **باب** القسامة قسامت کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي
سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ أَجْرَى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلَى إِصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جُهَيْنَةَ فَنُزِفَ مِنْهَا الدَّمُ
فَمَاتَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِينَ ادُّعِيَ عَلَيْهِمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا مَاتَ
مِنْهَا فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا مِنَ الْأَيْمَانِ فَقَالَ لِلْآخَرِينَ احْلِفُوا أَنْتُمْ فَأَبَوْا فَقَضَى بِشَطْرِ الدِّيَةِ
عَلَى السَّعْدِيِّينَ سلیمان بن یسار اور عراک بن مالک غفاری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
بنی سعد بن لیث سے گھوڑا دوڑایا تو ایک شخص بنی جہینہ کی ایک انگلی پر گھوڑے کی لات آگئی اور خون
بہکر وہ شخص مر گیا جب حضرت عمر رضہ پاس مقدمہ آیا تو آپ نے مدعا علیہم کو حکم دیا کہ تم پچاس آدمی
حلفاً کہدو کہ اس باعث سے نہین مرا سو انہون نے انکار کی اور حلف سے روگردانی کی پھر مدعیون
سے مخاطب ہوکر فرمایا تم حلف اٹھاؤ سو انہون نے بھی انکار کیا تو آپ نے نصف دیت کا سعد
کے متولیون پر حکم دیا **ف** حضرت عمر رضہ نے دونو کی رضامندی سے دفع فساد کے لیے
فیصلہ کیا ہوگا ورنہ مسنون یہی ہے جب دونو حلف نہ اٹھاوین یا مدعی حلف نہ اٹھاوین اور مدعا
علیہم کی حلف بھی منظور نہ کرین تو بیت المال سے دینی چاہیے **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا
أَبُو لَيْلَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمَا فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ

فاخبره ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح في فقير او عين فاتى يهود فقال انتم قتلتموه فقالوا والله ما قتلناه ثم اقبل حتى قدم على قومه فذكر ذالك لهم ثم اقبل هو وحويصة وهو اخوه اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب ليتكلم وهو الذي كان بخيبر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ان تدوا صاحبكم واما ان تؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله في ذلك فكتبوا له انا والله ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن تحلفون وتستحقون دم صاحبكم فقالوا لا قال فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا بمسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم بمائة ناقة حتى ادخلت عليهم الدار قال سهل بن ابي حثمة لقد ركضتني منها ناقة حمراء

قال محمد انما قال لهم رسول الله صلعم تحلفون تستحقون دم صاحبكم يعني في الدية ليس بالقود وانما يدل على ذلك انه انما اراد الدية دون القود قوله في اول الحديث اما ان تدوا صاحبكم واما ان تاذنوا بحرب فهذا يدل على آخر الحديث وهو قوله تحلفوا وتستحقوا دم صاحبكم لان الدم قد يستحق بالدية كما يستحق بالقود لان النبي صلى الله عليه وسلم لم يقل لهم تحلفون وتستحقون دم من ادعيتم فيكون هذا على القود وانما قال لهم تحلفون وتستحقون دم صاحبكم وقد قال عمر بن الخطاب القسامة توجب العقل ولا تشيط الدم في احاديث كثيرة فبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا

سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ انکو خویشون مین سے بڑے معزز لوگون نے خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ فقر اور افلاس کیوجہ سے خیبر کو گئے محیصہ پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل کو کسی نے قتل کر کے کنوئین مین یا چشمے مین ڈالدیا ہے محیصہ یہ سنکر خیبر کے یہودیون کے پاس آئے اور کہا تمہین نے اسکو قتل کیا ہے یہودیون نے کہا قسم خدا کی ہمنے نہین قتل کیا اسکو پہر محیصہ اپنی قوم کیطرف آئے اور انسے بیان کیا پہر محیصہ اور انکے بہائی حویصہ جو محیصہ سے بڑے تہے

اور عبد الرحمن بن سہل (جو عبد اللہ بن سہل مقتول کے بہائی تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے پاس آئے محیصہ نے پوچہا مین بات کرون کیونکہ وہی خیبر کو گئے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا بڑا ہونے کی رعایت کر بڑا ہونے کی رعایت کر **ف** یعنے حویصہ کو جو بڑا
بہائی ہے بات کرنے دے **ت** تو حویصہ نے پہلے بیان کیا پہر محیصہ نے بیان کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تو پہر یہودی تمہارے مقتولون کی دیت دین یا جنگ
کرین پہر آپنے یہودیون کو اس بارے مین لکہا انہون نے جواب مین لکہا قسم خدا کی ہمنے اسکو
قتل نہین کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حویصہ محیصہ اور عبد الرحمن سے کہا تم قسم کہاؤ کہ یہودیون
نے اسکو قتل کیا ہے تو دیت کے حقدار ہوگئے انہون نے کہا ہم قسم نہین کہاتے آپ نے
فرمایا اچہا یہودی قسم کہالین کہ ہمنے نہین قتل کیا انہون نے کہا یا رسول اللہ وہ مسلمان نہین ہین
جہوٹے قسم کہانے سے انکو کچہہ خوف نہین **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ قسامت مین
پہلے مقتول کے متولیون سے قسم لینی چاہیے اگر قسم نہ کرین تو پہر ان لوگون سے قسم لینی چاہیے
جنپر قتل کا گمان ہوا اور متولی اُنپر دعوے کرتے ہون یہی قول ہے مالک شافعی احمد اور جمہور علماء کا
اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک قسامت مین پچاس قسمین اُن لوگون لیجاوینگی جنپر قتل کا گمان ہو مثلاً
اس محلے والون سے جہانپر مقتول کی نعش ملے اگر قسم کہالینگے تو بہتر ورنہ دیت دینی ہوگی **ت**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے پاس دیت ادا کی **ف** بخاری مسلم مین ہے کہ صدقہ کے
اونٹون مین سو اونٹ دیا بعض نے تطبیق یون دی ہے کہ شاید آپنے صدقہ کے اونٹون سے
وہ اونٹ خرید کیے ہونگے لیکن بات یہ ہے کہ بیت المال سے آپنے دیے تہے اور اسکو اپنی طرف
سے کہدینے مین بہی کچہہ قباحت نہین کیونکہ بیت المال کے متصرف بہی آپ ہی تہے **ت**
سہل کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُنکے پاس سو اونٹ بہیجے یہانتک کہ اُنکی حویلی
مین داخل کیے گئے اُن مین سے ایک سرخ اونٹنی نے مجہے لات ماری تہی (یہ مجہے اب تک یاد ہے)
کہا امام محمد رح نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکو یہ فرمایا تہا کہ قسم کہا کر دیت کے مالک
ہو جاؤ نہ قصاص کے اسپر یہ قول آپکا دلالت کرتا ہے کہ آپ نے دیت کا ارادہ کیا تہا نہ قصاص
کا جو آپنے ابتدائے حدیث مین فرمایا کہ یہود یا تو دیت دین یا جنگ کرین پہر یہی آخر حدیث پر

بھی دلالت کرتا ہے جو آپ نے فرمایا قسم اور اپنے ساتھی دم کی یعنے دیت کی مستحق ہو جاؤ کیونکہ دم کا
لفظ جب دیت میں بولا جاتا ہے دیت وقصاص میں بھی بولا جاتا ہے لیکن مراد دم سے بیان ہوا
ہے نہ دم قاتل کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ قسم کھاؤ اور دم قاتل کے
مستحق ہو جاؤ اگر ایسا فرماتے تو یہ قصاص پر بولا جاتا ہے (ف یعنے قاتل کے خون کی مستحق
ہو جاؤ اور اسکو قتل کر ڈالو) **ت** بہت حدیثوں میں فرمایا ہے کہ قسامت دیت واجب کرتی ہے
خون کو باطل نہیں کرتی **ف** مالک اور شافعی اور احمد اور لیث اور ابو ثور اور جمہور علماء کا یہی مذہب
ہے کہ جب قاتل کے پچاس آدمی حلف اٹھاویں تو خون باطل ہو جاتا ہے اور حضرت عمر کا یہی
مذہب تھا کہ قسم ہی لیتے تھے اور دیت بھی اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ رح کا لیکن قسامت کی
حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے یبرئکم الیھود بایمانھا یعنے تمہارا
دعویٰ یہود قسم کھا توڑ دیں اور بری ہو جاویں تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ قسم کھانے سے دعوے
باطل ہو جاتا ہے اور مدعا علیہم بالکل بری ہو جاتے ہیں اور امام کو چاہیے کہ سلوک کے طور پر بیت
المال سے دیت ادا کر دے واللہ اعلم **ت** اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور
عامہ فقہا حنفیہ کا

کتاب الحدود فی السرقۃ

کتاب حدود کی چوری میں

باب العبد یسرق من مولاہ

جو غلام اپنے مولی کے مال سے چوری کرے اسکا بیان **اخبرنا**

مالک حدثنا الزھری عن السائب بن یزید ان عبد اللہ بن عمرو الحضرمی جاء
الی عمر بن الخطاب بعبد لہ فقال اقطع ھذا فانہ سرق فقال وماذا سرق قال سرق
مرآۃ لامرأتی ثمنھا ستون درھما قال عمر ارسلہ لیس علیہ قطع خادمکم
سرق متاعکم **قال** محمد وبھذا ناخذ ایما رجل لہ عبد سرق من ذی رحم محرم
منہ او من مولاہ او من امرأۃ مولاہ او من زوج مولاتہ فلا قطع علیہ فیما سرق
وکیف یکون علیہ القطع بما سرق من اختہ او اخیہ او عمتہ او خالتہ وھو لو
کان محتاجا او زمنا او صغیرا او کانت محتاجۃ اجبر علی نفقتھم فکان لھم فی
مالہ نصیب فکیف یقطع من سرق ممن لہ فی مالہ نصیب وھذا کلہ قول
ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو حضرمی رض

اپنے ایک غلام کو حضرت عمر رضؓ کے سامنے لیکر آئے اور کہا میرے غلام کا ہاتھہ کاٹیے اسنے چوری
کی ہے حضرت عمر رضؓ نے کہا کیا چورایا ہے وہ بولا میری جورو کا آئینہ چورایا جسکی قیمت ساٹھہ درہم
تھی حضرت عمر رضؓ نے کہا چھوڑ دو اسکو اسکا ہاتھہ نہ کاٹا جاویگا تمہارا خادم تھا تمہارا مال چورایا

ف جمہور کا یہی مذہب ہے کہ غلام کا مالک کی چوری سے ہاتھہ نہ کاٹا جاوے مگر مالکیہ کے نزدیک
خاوند کا غلام جورو کا مال چورا دے تو اسکا ہاتھہ کاٹا جاویگا **ف** کہا امام محمد رح نے اسی پر
ہے عمل ہمارا جو غلام اپنے محرم کے مال سے یا مالک کے مال سے یا مولی کی جورو کے مال سے یا مالکہ کے
خاوند کے مال سے کوئی چیز چورا دے تو اسکا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے اور کسطرح کاٹا جاوے جب
اپنی بہن یا بہائی یا پھوپھی خالہ کے مال سے چوری کرے کیونکہ جب محتاج نادار یا لڑکا ہو یا وہ ذی رحم
پھوپھی یا خالہ یا بہن محتاج ہوں تو ایک دوسرے مین اخراجات کی مدد کیجاتی ہے تو ان لوگون کا اسکے
مال مین حصہ ہوتا ہے پھر کسطرح کاٹا جاوے جب اس نے اس شخص کے مال سے چوری کی ہے جسکے مال
اسکا حصہ ہے اور یہ سب قول ابو حنیفہ اور عامہ علما حنفیہ کا ہے

باب مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا اَوْ غَيْرَهٗ مِمَّا لَمْ يُحْرَزْ

میوون اور ان چیزون کی چوری کا بیان جنکا ذخیرہ نہیں ہو سکتا لہ

اخبرنا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَّلَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ
اَوِ الْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا
فِيْ رَاْسِ النَّخْلِ اَوْ شَاةً فِي الْمَرْعٰى فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ فَاِذَا اَتٰى بِالتَّمْرِ الْجَرِيْنَ اَوِ الْبَيْتَ وَاُتِيَ
بِالْغَنَمِ الْمُرَاحَ وَكَانَ لَهَا مَنْ يَّحْفَظُهَا فَجَاءَ سَارِقٌ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا يُسَاوِيْ ثَمَنَ
الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَالْمِجَنُّ كَانَ يُسَاوِيْ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ
ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین تابعی
مکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میوہ درخت پر لٹکا ہوا ہو یا جو بکری
پہاڑ پر پھرتی ہو (جسکا کوئی محافظ نہین) اسکے چورلے نے مین ہاتھہ نہین کاٹا جاوے گا مگر جب
بکری اپنے گہر مین آجاوے یا میوہ کاٹ کر سوکھا نیکو کہین رکہا جاوے پھر اسکو کوئی چورا دے
تو ہاتھہ کاٹا جاوے گا بشرطیکہ قیمت اسکی ڈہال برابر ہو کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو

جو شخص کھجور کے پھل توڑے یا چرا کر لاوے اکیلی بکری پکڑی اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جاوے گا اور جب سو کھانیکی جگھہ مین یا گھر سے کھجور چراوے یا بکری کو گھر سے چراوے جہان اسکی محافظت ہو سکتی ہے تو اس قسم کی سب چیزون مین بشرطیکہ وہ مال قیمت مین اُس مال کے برابر ہو ہاتھ کاٹا جاویگا اور وہ مال ان دنون مین دس درہم کی ہوتی تھی تو اس سے کم قیمت کی چیز مین ہاتھ نہین کاٹا جاویگا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** مالک نے موطا مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت کیا ہے کہ انہون نے فرمایا ابھی کچھہ زیادہ زمانہ نہین گذرا اور نہ مین بھول گئی ہون چور کا ہاتھہ ربع دینار مین یا زیادہ مین کاٹا جاتا تھا اور بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو حضرت عائشہ رضہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے تو ربع دینار کا تین درہم ہوتے ہین کیونکہ اسوقت دینار بارہ درم کا تھا اور جس مال مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھہ کاٹا تھا وہ بھی تین درہم کی تھی جیسا کہ مالک نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد کا **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان ان غلاما سرق ودیا من حائط رجل فغرسه فی حائط سیده فخرج صاحب الودی یلتمس ودیه فوجده فاستعدی علیه مروان ابن الحکم فسجنه واراد قطع یده فانطلق سید العبد الی رافع بن خدیج فسأله فاخبره انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر والکثر الجمار قال الرجل ان مروان اخذ غلامی وهو یرید قطع یده فانا احب ان تمشی الیه فتخبره بالذی سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فمشی معه حتی اتی مروان فقال له رافع اخذت غلام هذا فقال نعم قال فما انت صانع قال ارید قطع یده قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فامر مروان بالعبد فارسل **قال** محمد وبهذا ناخذ لا قطع فی ثمر معلق فی شجر ولا کثر والکثر الجمار ولا فی ودی ولا فی شجر وهو قول ابی حنیفة رحمه اللہ تعالی یحیی بن حبان سے روایت ہے ایک غلام نے ایک شخص کے باغ مین سے کھجور کا پودا چرا کر اپنے مولی کے باغ مین لا کر لگایا پودے والا اپنا پودا ڈھونڈتے نکلا اور سے پایا اور مروان بن حکم پاس غلام پر نالش کی مروان نے غلام کو بلا کر قید کیا اور اسکا ہاتھہ کاٹنا چاہا

اس غلام کا مولیٰ رافع بن خدیج (صحابی) کے پاس گیا اور یہ حال بیان کیا رافع نے کہا میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نہیں کاٹا جاویگا ہاتھ پھل میں نہ پودے میں شخص بولا مروان
نے میرے ایک غلام کو پکڑا ہے اور اسکا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں
اور مروان سے اس حدیث کو بیان کریں تب یحییٰ بن رافع اس شخص کے ساتھ مروان کے پاس گئے اور پوچھا
کیا تو نے اس شخص کے غلام پکڑا ہے مروان نے کہا ہاں رافع نے پوچھا تو اس غلام کے ساتھ کیا کریگا
مروان نے کہا اسکا ہاتھ کاٹونگا رافع نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے فرماتے تھے
پھل اور پودے کی چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جاوے گا مروان نے یہ سنکر حکم دیا کہ غلام کو چھوڑ دو کہا
امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا درخت سے پھل توڑ کر کھانے میں اور کھجور کا گوشہ اور شاخ توڑنے
میں اور پودہ چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ رح کا

باب الرَّجُلِ يَسْرِقُ الشَّيْءَ يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ فَيَهَبُهُ السَّارِقَ بَعْدَ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى الْإِمَامِ

چور کو امام کے پاس پیش کرنے کے بعد مال مسروقہ بخش دینے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قِيلَ لِصَفْوَانَ
ابْنِ أُمَيَّةَ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَدَعَا بِرَاحِلَةٍ فَرَكِبَهَا حَتَّى قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ قِيلَ لِي إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ أَبَا وَهْبٍ إِلَى أَبَاطِحِ مَكَّةَ فَنَامَ صَفْوَانُ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِدَائَهُ
فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَ السَّارِقَ فَأَتَى بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِالسَّارِقِ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ إِذَا رُفِعَ السَّارِقُ إِلَى الْإِمَامِ أَوِ
الْقَاذِفُ فَوَهَبَ صَاحِبُ الْحَدِّ حَدَّهُ لَمْ يَسَعْ لِلْإِمَامِ أَنْ يُعَطِّلَ الْحَدَّ وَلَكِنَّهُ يُمْضِيهِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا صفوان بن عبد اللہ بن امیہ سے روایت ہے
کہا صفوان بن امیہ سے کسی نے کہا جسنے ہجرت نہیں کی وہ تباہ ہوا تو صفوان اپنی سواری منگا
کر سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور یہ بیان کیا کہ
مجھسے لوگ کہتے ہیں جسنے ہجرت نہیں کی وہ تباہ ہوا آپ نے فرمایا اے ابا وہب مکہ کی پتھریلی

٤ فقال صفوان یا رسول اللہ انی لم ارد ھذا ھو علیہ صدقۃ

تینوں میں پھر جا پھر صفوان مسجد میں چادر لپیٹ کر سو رہے چور آیا اور انکی چادر لیگیا صفوان نے
اٹھکر چور کو گرفتار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آیا آپنے چور کا ہاتھ کاٹنے
کا حکم دیا صفوان نے کہا میرا یہ منشا نہ تھا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے یا رسول اللہ وہ چادر اسپر تصدق
ہے آپنے فرمایا میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ ایسا کیا **ف** یعنے اب معاف کرنے کا
وقت نہیں ہاں اگر میرے پاس لانے سے پہلے معاف کر دیتا تو ہو سکتا تھا کہا امام محمد رح نے جب
چور یا زنا کی تہمت کرنیوالا امام کے پاس پیش کیا جاوے پھر مدعی دعوے چھوڑ دے تو بھی امام کو
نہ چھوڑنا چاہیے بلکہ اسکو حد لگا دے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **باب**
مَا یَجِبُ فِیْهِ الْقَطْعُ جس چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا
نَافِعٌ مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِیْ مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ
ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کاٹا
ایک ڈھال کی چوری میں جسکی قیمت تین درہم تھی **ف** سرقہ کے باب میں یہ حدیث سب حدیثوں
سے اصح ہے اخذ کیا ہے علماء محققین نے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ
بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَتْ
اِلٰی مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ وَاِنَّهٗ بَعَثَ
مَعَ تِیْنِكَ الْمَرْاَتَیْنِ بِبُرْدٍ مَرَاجِلَ قَدْ خِیْطَتْ عَلَیْهِ خِرْقَةٌ خَضْرَاءُ قَالَتْ فَاَخَذَ الْغُلَامُ
الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهٗ وَجَعَلَ مَكَانَهٗ لِبْدًا اَوْ فَرْوَةً وَخَاطَ عَلَیْهِ فَلَمَّا قَدِمَ
الْمَدِیْنَةَ دَفَعَتَا ذٰلِكَ الْبُرْدَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَلَمَّا فَتَقُوْا عَنْهُ وَجَدُوْا ذٰلِكَ اللِّبْدَ وَلَمْ یَجِدُوا
الْبُرْدَ فَكَلَّمُوا الْمَرْاَتَیْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ اَوْ كَتَبَتَا اِلَیْهَا وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدَ فَسُئِلَ عَنْ
ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَتْ بِهٖ عَائِشَةُ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ وَقَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِیْ رُبُعِ
دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض مکہ
کو گئیں انکے ساتھ دو لونڈیاں تھیں آزاد کی ہوئیں (مولاۃ) اور ایک غلام تھا عبد اللہ بن ابی
بکر کی اولاد کا حضرت عائشہ رض نے مکے سے ان دونوں لونڈیوں کے ہاتھ ایک چادر بھیجی جسکو
مراجل کہتے ہیں **ف** یہ چادریں یمن میں بنائی جاتی ہیں جنمیں مردوں کی تصویریں ہوتی ہیں

اور بعض نسخون مین بجاے مراحل کے مرحل ہے اُسکے بھی معنے یہی ہین اور بعض مین مرص ہے یعنے سواریون کی تصویرین ہوتی ہین زرقانی نے کہا ہے کہ ذی روح کی تصویر بنانی منع ہے جب پوری تصویر ہو اور اس تصویر کا سایہ بھی پڑتا ہو اگر فقط نقش کے طور پر کسی کپڑے پر ہو جسکا سایہ نہ پڑے اور پوری بھی نہ ہو تو کچھ قباحت نہین **ت** ایک سبز کپڑے مین سی کر دیا تھا اس غلام نے کیا کیا کپڑے کو سیون ادھیڑ کر چادر اسمین سے نکالکر لے لی اور اسکی جگہہ ایک نمدہ یا پوستین رکھ کر سیدیا جب وہ لونڈیان مدینہ مین آئین اور وہ امانت جنکو امانت حضرت عائشہ نے سپرد کی انہون نے ادھیڑ کر دیکھا تو نمدہ ہے چادر نہین لونڈیون سے پوچھا لونڈیون نے حضرت عائشہ سے بیان کیا یا انکو لکھہ بھیجا اور اپنا گمان غلام پر ظاہر کیا خبیث غلام سے پوچھا گیا اُسنے اقرار کیا حضرت عائشہ نے فرمایا ربع دینار مین یا زیادہ مین ہاتھہ کاٹا جاتا ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ اُتْرُجَّةً فَاَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ اَنْ تُقَوَّمَ فَقُوِّمَتْ بِثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اِثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِيْنَارٍ فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهٗ **قَالَ** مُحَمَّدٌ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْمَا تُقْطَعُ فِيْهِ الْيَدُ فَقَالَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رُبْعِ دِيْنَارٍ وَرَوَوْا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ وَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ فَاِذَا جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي الْحُدُوْدِ اُخِذَ فِيْهَا بِالثِّقَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِنْ فُقَهَائِنَا عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عثمان کے زمانے مین ترنج چورایا حضرت عثمان نے اسکی قیمت لگوائی وہ تین درم کا نکلا بارہ درم فی دینار کے حساب سے تو حضرت عثمان نے اسکا ہاتھہ کاٹا کہا امام محمد رح نے ہاتھہ کاٹنے مین لوگون نے بڑا اختلاف کیا ہے مدنی کہتے ہین کہ ربع دینار مین کاٹا جاوے اور یہ حدیث روایت کرتے ہین اور عراقی کہتے ہین کہ دس درم سے کم چیز مین ہاتھہ کاٹا جاوے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود وغیرہ لوگون سے روایت کرتے ہین جب حدود مین اختلاف واقع ہو جاوے تو پختہ بات پر عمل کرنا چاہیے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف**

له یہ عطاردن تھا ترنجہ کی شکل کا ۱۲ فقر

دس دینار میں ہاتھ کاٹنے کی کوئی حدیث مرفوع صحیح نہیں اور اثر صحابہ میں بڑا اختلاف ہے سو اس اختلاف کے دفع کرنے کے لیے حضرت عائشہ رضہ کی وہ حدیث جو موطا میں مالک نے اور بخاری مسلم نے روایت کیا ہے کافی ہے اور اس سے بڑھکر کوئی حدیث صحیح نہیں اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق عبداللہ بن مبارک اور زفر کا اور ابو یوسف سے بھی ایسا ہی مروی ہے واللہ اعلم

باب السَّارِقِ یَسْرِقُ وَقَدْ قُطِعَتْ یَدُہٗ اَوْ یَدُہٗ وَرِجْلُہٗ

جسکا ایک مرتبہ ہاتھ کاٹا جاوے یا ہاتھ اور پاؤں دونوں کٹ چکے ہوں اور وہ پھر چوری کرے اسکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ اُقْطَعُ الْیَدِ وَالرِّجْلِ قَدِمَ وَنَزَلَ عَلٰی اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّیْقِ وَشَكٰی اِلَیْهِ اَنَّ عَامِلَ الْیَمَنِ ظَلَمَهٗ قَالَ فَكَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَیَقُوْلُ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَبِیْكَ مَا لَیْلُكَ بِلَیْلِ سَارِقٍ ثُمَّ افْتَقَدُوْا حُلِیًّا لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ امْرَاَةِ اَبِیْ بَكْرٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَطُوْفُ مَعَهُمْ وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِمَنْ بَیَّتَ اَهْلَ هٰذَا الْبَیْتِ الصَّالِحِ فَوَجَدُوْهُ عِنْدَ صَائِغٍ زَعَمَ اَنَّ الْاَقْطَعَ جَاءَ بِهٖ فَاعْتَرَفَ بِهِ الْاَقْطَعُ اَوْ شُهِدَ عَلَیْهِ فَاَمَرَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُطِعَتْ یَدُهُ الْیُسْرٰی قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَدُعَاؤُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ اَشَدُّ عِنْدِیْ عَلَیْهِ مِنْ سَرِقَتِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِیُّ یَرْوِیْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ الَّذِیْ سَرَقَ حُلِیَّ اَسْمَاءَ اَقْطَعَ الْیَدِ الْیُمْنٰی فَقَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَكَانَتْ تُنْكِرُ اَنْ یَكُوْنَ اَقْطَعَ الْیَدِ وَالرِّجْلِ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ اَعْلَمَ مِنْ غَیْرِهٖ بِهٰذَا وَنَحْوِهٖ مِنْ اَهْلِ بِلَادِنَا وَقَدْ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهُمَا لَمْ یَزِیْدَا فِی الْقَطْعِ عَلٰی قَطْعِ الْیَدِ الْیُمْنٰی وَالرِّجْلِ الْیُسْرٰی فَاِنْ اُتِیَ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ یَقْطَعَاهُ وَضَمَّنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا (یعنے دہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کٹا ہوا دو بار کی چوری کی سزا میں) مدینے میں آیا اور ابوبکر صدیق رضہ پاس اترا بیان کیا کہ یمن کے حاکم نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور وہ رات کو نماز پڑھا کرتا تھا (یعنے تہجد کی نماز) ابوبکر صدیق کہتے تھے قسم تیرے باپ کی مالک کی تیری رات چوروں کی رات نہیں ہے اتفاقاً ایک بار اسماء بنت عمیس حضرت

ابی بکر کی بی بی کا گم ہو گیا لوگون کے ساتھہ وہ لنجا بھی ڈھونڈتا پہرتا تھا اور کہتا تھا اے پروردگار تباہ کر اسکو جسنے ایسے نیک گھر والون کے ہان چوری کی ہے پہر وہ ہار ایک سنار سے ملا سنار بولا مجھے اس لنجے نے دیا ہے اس لنجے نے بھی اقرار کیا یا گواہی سے ثابت ہوا حضرت ابو بکر رضہ نے حکم کیا اسکا بایان ہتہ کاٹا گیا ابو بکر نے کہا قسم خدا کی مجھے اسکی بددعا جو اپنے اوپر کرتا تھا چوری سے زیادہ سخت معلوم ہوئی **ف** مالک رحمہ اللہ اور جمہور علمار کا یہی مذہب ہے کہ چور کا پہلی بار مین داہنا ہاتھہ پہر دوسری بار بایان پاؤن پہر تیسری بار بایان ہاتھہ پہر چوتھی بار داہنا پاؤن کاٹین گے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تیسری بار ہاتھہ پاؤن کاٹنا موقوف ہو جاویگا اور کچھہ سزا دینگے **ف** کہا امام محمد رحمہ نے ابن شہاب زہری نے اس قصہ کو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے وہ کہتی تہین سنار کے زیور چورانے والے کا داہنا ہاتھہ کاٹا ہوا تھا پہر حضرت ابو بکر نے بایان پاؤن کاٹ دیا تھا اور وہ اسبات کا انکار کرتی تہین کہ دونون ہاتھہ پاؤن کاٹے جاوین مد ابن شہاب اس قصہ مین ہم جنسون اور ہم ملکون سے اعلم ہین اور ہمکو حضرت عمر اور حضرت علی سے بھی پہونچا ہے کہ چور کا داہنا ہاتھہ اور بایان پاؤن سے زیادہ نہین کاٹتے تھے پہر جب چوری کرتا تو مال کا ضامن بناتے اور ہاتھہ پاؤن نہ کاٹتے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہار حنفیہ کا **ف** اس اثر مین حضرت ابو بکر رضہ سے بن محمد بن ابی بکر راوی ہین اور قاسم سے انکے بیٹے عبد الرحمن ہین پہر انسے ابن شہاب کو اعلم قرار دینا باوجود اسبات کے کہ حضرت عائشہ سے انکی ملاقات بھی تہین اور مدلس بھی ہین کچھہ ٹھیک نہین اور قرآن مین بھی سو قطعہ کے چور کی اور کوئی حد نہین اور جب تک ہاتھہ پاؤن اسکے باقی رہین وہ چوری بھی کرسکتا ہے مگر جب ہاتھہ پاؤن سب کٹ گئے پہر اسکے ذمہ چوری نہین لگ سکتی واللہ اعلم

باب العبد یابق ثم یسرق

جو غلام بھاگ جاوے پہر چوری کرے اسکے ہاتھہ کاٹنے کا بیان

اخبرنا مالک اخبرنا نافع ان عبدا لعبد اللہ بن عمر سرق وھو ابق فبعث بہ ابن عمر الی سعید بن العاص یقطع یدہ فابی سعید ان یقطع یدہ قال لا تقطع ید الابق اذا سرق فقال لہ عبد اللہ بن عمر فی کتاب اللہ وجدت ھذا ان العبد الابق لا تقطع یدہ فامر بہ ابن عمر فقطعت یدہ **قال محمد** لا تقطع ید الابق وغیر الابق اذا سرق ولکن لا ینبغی ان یقطع السارق احد الا الامام الذی یحکم لانہ حد لا یقوم بہ الا الامام او من ولاہ الامام ذلک وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی

نافع سے روایت ہے ایک غلام عبداللہ بن عمر رضہ کا بھاگا ہوا تھا اسنے چوری کی عبداللہ بن عمر رضہ نے
اس غلام سعید بن عاص کے پاس بھیجا ہاتھ کاٹنے کو سعید بن عاص ان دنون مدینہ کے حاکم تھے سعید
بن عاص نے نہ مانا اور کہا جب کوئی بھاگ جاوے تو اسکا ہاتھ نہین کاٹا جاتا عبداللہ بن عمر رضہ نے
کہا کہ کس کتاب اللہ مین پائی ہو کہ جب بھاگ جاوے اسکا ہاتھ نہین کاٹا جاتا پھر عبداللہ بن عمر نے خود حکم دیا
اور اسکا ہاتھ کاٹا گیا۔ کہا امام محمد رحہ نے غلام بھاگ جاوے یا نہ بھاگ جاوے جب کسی کی چوری
کرے اسکا ہاتھ کاٹا جاویگا لیکن امام کے حکم سے جسکو امام یہ کام سپرد کرے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رحہ کا

ف عبداللہ بن عمر رضہ نے خود بخود حکم دیکر اس غلام کا ہاتھ کٹوا دیا تھا اس سے معلوم ہو جب
حاکم کیطرف سے روک نہ ہو تو ثبوت لیکر ہر عالم کے فتوے سے کاٹا جاتا ہے اور جب حاکم مانع ہو تو یہی حکم
ہے جو اوپر بیان ہوا اور جب غلام اپنے مالک کی چوری کرے تو اسمین کوئی حد نہین واللہ اعلم

باب المختلس اچکے کا بیان **أخبرنا** مالك حدثنا ابن شهاب أن رجلا اختلس
شيئا في زمن مروان بن الحكم فأراد مروان قطع يده فدخل عليه زيد بن ثابت
فأخبره أنه لا قطع عليه **قال** محمد وبهذا نأخذ لا نقطع المختلس وهو قول أبي
حنيفة رحمه الله تعالى ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی کا مال اچک لیگیا مروان بن حکم
کے زمانے مین تو مروان نے اسکا ہاتھ کاٹنا چاہا پھر زید بن ثابت مروان کے پاس گئے اور اسکو خبر دی کہ اچکے
کا ہاتھ نہین کاٹا جاتا کہا امام محمد رحہ نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ رحہ کا **ف** ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن عوف سے اور اصحاب سنن نے حضرت جابر سے مرفوعا
روایت کیا ہے کہ خائن اور لوٹنے والے اور اچکے پر قطع نہین ہے اور یہی مذہب ہے ائمہ اربعہ کا واللہ
اعلم

أبواب الحدود في الزناء حدود زنا کا بیان

باب الرجم سنگسار کرنے کا بیان **أخبرنا** ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن
مسعود عن عبد الله بن عباس أنه سمع عمر بن الخطاب يقول الرجم في كتاب
الله تعالى حق على من زنى إذا أحصن من الرجال والنساء إذا قامت عليه البينة
أو كان الحبل أو الاعتراف ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے سنا انہون نے حضرت عمر
کہتے تھے رجم اللہ کی کتاب مین سچ ہے جو شخص زنا کرے مرد ہو یا عورت اور وہ محصن ہو

(یعنے اسکا نکاح ہو چکا ہو اور وطی کر چکا ہو) تو وہ رجم کیا جاویگا جب زنا ثابت ہو جاوے مردوں
کی شہادت سے یا عورت کو حمل سے یا عورت مرد دونوں اقرار سے **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مِنًى
أَنَاخَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً مِنْ بَطْحَا ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهِ ثَوْبَهُ ثُمَّ اسْتَلْقَى وَمَدَّ يَدَيْهِ
إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ كَبِرَتْ سِنِّي وَضَعُفَتْ قُوَّتِي وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِي فَاقْبِضْنِي
إِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ وَلَا مُفَرِّطٍ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ
سُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ وَفُرِضَتْ لَكُمُ الْفَرَائِضُ وَتُرِكْتُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ وَصَفَّقَ بِإِحْدَى
يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى إِلَّا أَنْ تَضِلُّوا بِالنَّاسِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ
تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ رَجَمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ
النَّاسُ زَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبْتُهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا
الْبَتَّةَ فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَاهَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتَّى قُتِلَ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ لوٹا منا سے (یہ حج حضرت عمرؓ کا آخری تھا
سنہ ۲۳ ہجری میں) تو آپ نے اونٹ کو بٹھایا ابطح میں (ایک مقام ہے قریب مکے کے جسکو محصب بھی کہتے
ہیں) اور کنکریوں کا ایک ڈھیر لگا کر چادر کو آپ نے اوپر ڈال دیا اور چت لیٹے (ان کنکریوں کا آپ
نے تکیہ بنایا تھا) پھر دونوں ہاتھ اٹھائے آسمان کی طرف اور فرمایا اے پروردگار بہت عمر ہوگئی
میری اور گھٹ گئی قوت میری اور پھیل گئی رعیت میری (یعنے دور دور تک سلطنت اسلام کی پھیل گئی)
اب مجھکو تو اپنی طرف اٹھا لے اس حال میں تیرے احکام کو ضائع نہ کروں اور عبادت میں کوتاہی
نہ کروں پھر مدینہ میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو جتنے طریقے تھے سب
کھل گئے اور جتنے فرائض تھے سب مقرر ہو گئے اور چلائے گئے تم صاف سیدھی راہ پر مگر ایسا نہ
ہو کہ تم بہک جاؤ داہنے اور بائیں اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا پھر فرمایا ایسا نہ ہو کہ تم بھول
جاؤ رجم کی آیت کو کوئی یہ کہنے لگے ہم یہ آیت کتاب اللہ میں نہیں پاتے دیکھو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا ہے اور ہم نے بھی بعد آپکے رجم کیا ہے قسم اس ذات پاک کی جسکے قبضہ

میں میری جان ہے اگر لوگ یہ کہتے کہ عمر رض نے بڑھا دیا کتاب اللہ میں تو میں اس آیت کو کتاب اللہ
میں لکھ دیتا اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا الْبَتَّۃَ یعنے محصن مرد اور محصنہ عورت
جب زنا کریں تو انکو سنگسار کرو ہمنے اس آیت کو پڑھا ہے سعید بن مسیب نے کہا پھر ذی حجہ کا مہینا گزرا
تھا کہ حضرت عمر رض قتل کیے گئے **ف** فیروز مجوسی کے ہاتھ سے اللہ جل جلالہ نے حضرت عمر رض
کی دعا کو قبول فرمایا اور انکو درجہ شہادت کا دیا **اَخْبَرَنَا** مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللہِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ الْیَھُوْدَ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرُوْہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْھُمْ
وَامْرَاَۃً زَنَیَا فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰیۃِ
فِیْ شَانِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُھُمَا وَیُجْلَدَانِ فَقَالَ لَھُمْ عَبْدُ اللہِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبْتُمْ اِنَّ
فِیْھَا الرَّجْمَ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰیۃِ فَنَشَرُوْھَا فَجَعَلَ اَحَدُھُمْ یَدَہٗ عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجْمِ ثُمَّ قَرَاَ مَا
قَبْلَھَا وَمَا بَعْدَھَا فَقَالَ عَبْدُ اللہِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ یَدَکَ فَرَفَعَ یَدَہٗ فَاِذَا فِیْھَا اٰیَۃُ
الرَّجْمِ فَقَالَ صَدَقْتَ یَا مُحَمَّدُ فِیْھَا اٰیَۃُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِھِمَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاَیْتُ الرَّجُلَ یَجْنَاُ عَلَی الْمَرْاَۃِ یَقِیْھَا الْحِجَارَۃَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ اَیُّمَا رَجُلٍ حُرٍّ مُّسْلِمٍ زَنَا بِامْرَاَۃٍ وَقَدْ تَزَوَّجَ بِامْرَاَۃٍ قَبْلَ ذٰلِکَ
حُرَّۃٍ مُّسْلِمَۃٍ وَجَامَعَھَا فَفِیْہِ الرَّجْمُ وَھٰذَا ھُوَ الْمُحْصَنُ فَاِنْ کَانَ لَمْ یُجَامِعْھَا اِنَّمَا
تَزَوَّجَ وَلَمْ یَدْخُلْ بِھَا اَوْ کَانَتْ تَحْتَہٗ اَمَۃٌ یَّھُوْدِیَّۃٌ اَوْ نَصْرَانِیَّۃٌ لَمْ یَکُنْ بِھَا
مُحْصَنًا وَضُرِبَ مِائَۃً وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَائِنَا عبد اللہ بن عمر رض
سے روایت ہے کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ہم میں سے ایک
مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا توریت میں کیا حکم رجم کا ہے
یہودیوں نے کہا ہم میں جو کوئی زنا کرے ہم اسکو رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں عبد اللہ
بن سلام نے کہا تم جھوٹھ بولتے ہو توریت میں رجم ہے لاؤ تم توریت کو اور پڑھو انہوں نے توریت
کو کھولا اور ایک شخص نے انہیں سے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ لیا اور اسکے اول اور آخر کی آیتیں
پڑھیں عبد اللہ بن سلام نے کہا اپنا ہاتھ اٹھا اسنے جب ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت نکل آئی تو یہودیوں
نے کہا آپنے سچ فرمایا یا رسول اللہ توریت میں رجم کی آیت موجود ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے رجم کا

(۱) یہودیہ

حکم برجم

حکم دیا اور وہ دونو مرد عورت رجم کیے گیے عبداللہ بن عمر نے کہا مینے مرد کو دیکھا عورت کی جانب جھک جاتا تہا اوسکے بچانے کو پتھرون سے **ف** یعنے آپ عورت کے اوپر آجاتا تہا کہ پتھر اپنے اوپر پڑین اور عورت پر نہ پڑین کہا امام محمد رح نے اسی پر عمل ہمارا جو مرد مسلمان کی عورت سے زنا کرے اور اس سے پہلے مرد عورت سے نکاح اور جماع کر چکا ہو اسپر رجم ہے اور محصن یہی اسی کو کہتے ہین اور جب نکاح کیا اور جماع نہین کیا یا اوسکے پاس لونڈی یہودی یا نصارے ہے تو وہ محصن نہین اسکو تو دُرہ مارا جاویگا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** شافعی اور احمد اور زفر اور ابو یوسف کے نزدیک محصن ہونے مین اسلام شرط نہین جیسا کہ اس حدیث مین یہودن کو بہی رجم کیا گیا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک اسلام بہی شرط ہے اور یہی مذہب اول حق ہے واللہ اعلم

باب الاِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ زنا کا اقرار کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ فِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اَجِيْرًا فَزَنَا بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اِنَّمَا عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهٗ مِائَةً وَغَرَّبَهٗ عَامًا وَاَمَرَ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَاْتِيَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ دو شخصون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک بولا یا رسول اللہ آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کیجیے اور دوسرا شخص جو زیادہ سمجھدار تہا وہ بولا ہان یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے موافق کتاب اللہ کے اور اجازت دیجیے مجھے بات کرنے کی آپ نے فرمایا اچھا بولو اوسنے کہا میرا بیٹا اسکے ہان مزدور یا نوکر تہا اسنے اسکی جورو

سے زنا کیا لوگون نے مجھ سے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے مینے سو بکریان اسکی طرف سے فدیہ دین اور
ایک لونڈی پھر مین نے اہل علم سے پوچھا تو انہون نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے ہین اور ایک
برس تک جلا وطنی اور رجم اسکی عورت پر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین تم
دونون کا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کرتا ہون تیری بکریان اور لونڈی تیرا مال ہے اسکو لیلے
اور اسکے بیٹے کو سو کوڑے مارنیکا حکم کیا اور برس تک جلا وطن کیا اور انیس اسلمی کو فرمایا کہ دوسرے
شخص کی جورو کے پاس جا اور اس سے پوچھ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے رجم کرا دے اسنے
زنا کا اقرار کیا وہ رجم کی گئی **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صلعم
فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اذْهَبِي حَتَّى تَضَعِي فَلَمَّا وَضَعَتْ أَتَتْهُ قَالَ لَهَا اذْهَبِي حَتَّى تَسْتَوْدِعِيهِ
فَاسْتَوْدَعَتْهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَأَمَرَ بِهَا فَأُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت
ہے کہ ایک عورت (جہنیہ) آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کہا مینے زنا کیا اور
وہ حاملہ تھی آپ نے فرمایا جا جب جنی تو آنا جب وہ جنی تو پھر آئی آپ نے فرمایا جب دودھ
چھوڑا دے تو آنا پھر دودھ پلا چکی تو آئی آپنے فرمایا جا لڑکے کو کسی کے سپرد کر دے
(حفاظت و پرورش کے واسطے) وہ سپرد کر کے پھر آئی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نے حکم کیا تو وہ رجم کی گئی **أَخْبَرَنَا** ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ
بِالزِّنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ
شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ يُؤْخَذُ الْمَرْءُ بِاعْتِرَافِهِ
عَلَى نَفْسِهِ ابن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے ایک شخص نے زنا کا اقرار کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین اور چار بار مقر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اسکی رجم کا حکم کیا وہ رجم کیا گیا ابن شہاب کہتے تھے اسوجہ سے آدمی پر جو اقرار کرے
اسکا مواخذہ ہوتا ہے **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا
اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا

رسول الله صلى الله عليه وسلم بسوط فأتي بسوط مكسور فقال فوق هذا فأتي بسوط
جديد لم تقطع ثمرته فقال بين هذين فأتي بسوط قد ركب به فلان فأمر به فجلد
ثم قال أيها الناس قد آن لكم أن تنتهوا عن حدود الله فمن أصاب من هذه القاذورات
شيئا فليستتر بستر الله فإنه من يبد لنا صفحته نقم عليه كتاب الله تعالى عز وجل

زید بن اسلم سے روایت ہی ایک شخص نے اقرار کیا زنا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آپ نے
کوڑا منگوایا تو ٹوٹا ہوا کوڑا آیا آپ نے فرمایا اس سے سخت لاؤ پھر نیا کوڑا آیا آپ نے فرمایا ان دونوں کے
درمیان کا لاؤ پھر وہ کوڑا آیا جو سواری کے کام میں مستعمل ہو چکا تھا آپ نے اس کوڑے سے مارنیکا
حکم دیا پھر فرمایا اے لوگو اب وہ وقت آگیا ہے کہ باز رہو اللہ کی حدوں سے جو شخص اس قسم کا کوئی گناہ کرے
تو چاہیے چھپائے پردے میں اور جو کوئی کھول دیگا اپنے پردے کو تو ہم موافق کتاب اللہ کے اس پر حد قائم کرینگے

أخبرنا مالك أخبرنا نافع أن صفية بنت أبي عبيد حدثته عن أبي بكر الصديق
أن رجلا وقع على جارية بكر فأحبلها ثم اعترف على نفسه أنه زنى ولم يكن أحصن
فأمر به أبو بكر الصديق فجلد الحد ثم نفي إلى فدك صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے
ابوبکر صدیق رض کے پاس ایک شخص کو لائے جسنے ایک لونڈی بکر سے زنا کرکے اسکو حاملہ کیا تھا پھر زنا
کا اقرار کیا اور وہ محصن نہ تھا حضرت ابوبکر صدیق رض نے اسکو کوڑے مارنیکا حکم دیا تو حد مارا گیا پھر نکال دیا
گیا فدک کیطرف **ف** فدک ایک موضع ہے مدینہ سے دو دن کے راہ پر

أخبرنا مالك قال حدثنا يحيى بن سعيد قال سمعت سعيد بن المسيب يقول أن رجلا من أسلم أتى
أبا بكر فقال إن الآخر قد زنى قال له أبو بكر هل ذكرت هذا لأحد غيري قال لا قال
أبو بكر تب إلى الله تعالى واستتر بستر الله فإن الله يقبل التوبة عن عباده قال سعيد
فلم تقرره نفسه حتى أتى عمر بن الخطاب فقال له كما قال لأبي بكر فقال له عمر كما
قال أبو بكر فقال سعيد لم تقرره نفسه حتى أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له
الآخر قد زنى قال سعيد فأعرض عنه النبي صلى الله عليه وسلم قال فقال له ذلك
يعرض عنه حتى إذا أكثر عليه بعث إلى أهله فقال أيشتكي أم به جنة قالوا يا رسول
الله إنه لصحيح قال أبكر أم ثيب قال ثيب فأمر به فرجم سعید بن مسیب سے روایت ہے

ایک شخص اسلم کے قبیلے کا (جسکا نام ماعز تہا) ابو بکر صدیق پاس آیا اور کہا اس نالائق نے زنا کیا (اپنے تئین نالائق کہا) ابو بکر رضہ نے کہا تونے اور کسی سے تو یہ بیان نہین کیا وہ بولا نہین ابو بکر رضہ نے کہا تو توبہ کر اسسے اور چہپا رہ اللہ کے پردے مین (یعنے کسی سے بیان نہ کر) کیونکہ اللہ جل جلالہ اپنے بندون کی توبہ قبول کر لیتا ہے کہا سعید نے اسکو تسکین نہوئی وہ حضرت عمر رضہ کے پاس آیا حضرت عمر سے بہی ایسا ہی کہا جیسا ابو بکر رضہ سے کہا تہا حضرت عمر رضہ نے بہی وہی جواب دیا اسکو تسکین نہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہا اس نالائق نے زنا کیا کہا سعید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی طرف سے منہ پہیر لیا کہا سعید نے جب بار بار کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کیا یہ بیمار ہے یا اسکو جنون ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ تندرست ہے آپ نے فرمایا اسکا نکاح ہوا ہے یا نہین لوگون نے عرض کیا ہوا ہے تو آپ نے حکم کیا اسکے سنگسار کرنیکا وہ سنگسار کر دیا گیا **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل من اسلم يدعى هزالا يا هزال لو سترته بردائك لكان خيرا لك قال يحيى فحدثت بهذا الحديث في مجلس فيه يزيد بن نعيم بن هزال فقال هزال جدي والحديث صحيح حق **قال** محمد وبهذا ناخذ ولا يحد الرجل باعترافه بالزنا حتى يقر اربع مرات في اربع مجالس مختلفة وكذلك جاءت السنة ما يؤخذ الرجل باعترافه على نفسه حتى يقر اربع مرات وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا وان اقر اربع مرات ثم رجع قبل رجوعه وخلى سبيله يحیے بن سعید سے روایت ہی کہا پہنچا ہمکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص اسلمی کو فرمایا جسکا نام ہزال تہا یا ہزال اگر تو اخفا کرتا (یعنے ماعز کے زنا کی خبر کو) چہپا لیتا تو تیرے واسطے بہتر ہوتا یحیے بن سعید نے کہا مینے اس حدیث کو ایک مجلس مین بیان کیا جسمین یزید بن نعیم بن ہزال اسلمی بیٹھے تہے تو یزید نے کہا ہزال میرے دادا تہے اور یہ حدیث سچ ہے کہا امام محمد رح نے ان سب حدیثون پر ہمارا عمل ہے اور نہ حد مارا جاوے آدمی اقرار سے جب تک کہ چار دفعہ اقرار نہ کرے چار مجلسون مین اور یہی سنت ہے کہ نہ اخذ کیا جاوے جب تک چار دفعہ اقرار نہ کر لے اور یہی قول ابو حنیفہ رح کا اور عامہ فقہاء حنفیہ کا اور اگر چار دفعہ اقرار کرکے پہر منکر ہو جاوے تو بہی چہوڑ دینا چاہیے **ف** شافعی کے نزدیک پہر انکار اسکا قابل اعتبار نہین اور نہ چہوڑنا چاہیے

مگر قول اول صحیح ہے **بَابُ** الْاِسْتِكْرَاهِ فِي الزِّنَا زنا بالجبر کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدًا كَانَ يَقُوْمُ عَلٰى رَقِيْقِ الْخُمُسِ وَاَنَّهُ اِسْتَكْرَهَ جَارِيَةً مِنْ ذٰلِكَ الرَّقِيْقِ فَوَقَعَ بِهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيْدَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اِسْتَكْرَهَهَا نافع سے روایت ہے کہ ایک غلام سقرر تھا اُن غلام اور لونڈیون پر جو خمس مین آئے تہے اُسنے زبردستی سے اُنہین غلام اور لونڈیون مین سے ایک لونڈی سے جماع کیا حضرت عمر بن خطاب نے اسکو کوڑے مارے اور نکالدیا اور لونڈی کو نہ مارا کیونکہ اسپر جبر ہوا تہا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَضٰى فِي امْرَاَةٍ اُصِيْبَتْ مُسْتَكْرَهَةً بِصَدَاقِهَا عَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ اِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْاَةُ فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا وَعَلٰى مَنِ اسْتَكْرَهَهَا الْحَدُّ فَاِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ وَلَا يَجِبُ الْحَدُّ وَالصَّدَاقُ فِي جِمَاعٍ وَاحِدٍ فَاِنْ دُرِئَ عَنْهُ الْحَدُّ بِشُبْهَةٍ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ابن شہاب سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے جابر سے مہر دلانے کا فیصلہ کیا اس عورت کے حق مین جسکے ساتھہ زنا بالجبر کیا گیا تہا۔ کہا امام محمد رح نے جسپر جبر کیا جاوے اسپر کوئی حد نہین اور جو شخص جبر کرے اسکو حد مارنی چاہیے اور جب حد ماری جاوے تو مہر باطل ہو جاتا ہے ایک جماع کے بدلے مین مہر اور حد دو چیزین نہین جمع کیجاتین اگر حد مین شبہ واقع ہو جاوے تو مہر واجب ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **بَابُ** حَدِّ الْمَمَالِيْكِ فِي الزِّنَا وَالسُّكْرِ غلامون کی حد کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَلَدْنَا وَلَائِدَ مِنْ وَلَائِدِ الْاِمَارَةِ خَمْسِيْنَ خَمْسِيْنَ فِي الزِّنَا عبد اللہ بن عیاش سے روایت ہے مجھکو اور کئی جوانون کو قریش سے حضرت عمر نے حکم دیا حد مارنیکا تو ہمنے لونڈیون کو پچاس پچاس کوڑے لگائے زنا مین وہ لونڈی جو امارت یعنی بیت المال کی تہین **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ

عن الامة اذا زنت ولم تحصن فقال اذا زنت فاجلدوها ثم اذا زنت فاجلدوها
ثم اذا زنت فاجلدوها ثم بيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا ادري ابعد
الثالثة او بعد الرابعة والضفير الحبل **قال** محمد وبهذا ناخذ يجلد المملوك
والمملوكة في حد الزنا نصف جلد الحر خمسين جلدة وكذلك القذف وشرب
الخمر والسكر وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا ابی ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا لونڈی غیر محصنہ جب زنا کرے تو کیا
حکم ہے آپنے فرمایا اگر وہ زنا کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر
زنا کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ اسپنے فرمایا بیچڈالو اس لونڈی کو اگرچہ ایک
رسی کے عوض میں ہو (ضفیر رسی کو کہتے ہیں) کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ غلام اور
لونڈی کو زنا میں اصیل کی آدھی حد مارنی چاہیے پچاس کوڑے اور قذف شراب میں یہی حکم ہے
اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **اخبرنا** مالك اخبرنا ابو الزناد
عن عمر بن عبد العزيز انه جلد عبدا في فرية ثمانين قال ابو الزناد فسألت عبد الله
ابن عامر بن ربيعة فقال ادركت عثمان بن عفان والخلفاء هلم جرا فما رأيت
احدا ضرب عبدا في فرية اكثر من اربعين **قال** محمد وبهذا ناخذ لا يضرب
العبد في الفرية الا اربعين جلدة نصف حد الحر وهو قول ابي حنيفة و
العامة من فقهائنا ابوالزناد سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک غلام کو حد قذف کی اسی کوڑے
لگائے تو میںنے عبداللہ بن عامر سے پوچھا انہوں نے کہا میںنے حضرت عثمان کو اور خلفاء کو ایک
دوسرے کے پیچھے دیکھا ہے کہ کسی نے غلام کو حد قذف میں چالیس کوڑے سے زیادہ نہیں
لگائے۔ کہا امام محمد رح اسی پر ہے عمل ہمارا غلام کو حد قذف میں چالیس کوڑے اصیل کی آدھی
حد مارنی چاہیے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **اخبرنا** مالك
حدثنا ابن شهاب وسئل عن حد العبد في الخمر فقال بلغنا ان عليه نصف
حد الحر وان عمر وعليا وعثمان وابن عامر جلدوا عبيدهم نصف حد الحر
في الخمر **قال** محمد وبهذا كله ناخذ الحد في الخمر والسكر ثمانون وحد العبد

فِي ذٰلِكَ أَرْبَعُونَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا مالک کہتے ہیں کہ ابن
شہاب غلام پر شراب پینے میں غلام کی حد سے پوچھے گئے تو کہا سکو پہنچا ہے کہ حر کی نصف حد مارنی چاہیے
اور حضرت عمر اور علی علیہ السلام اور حضرت عثمان رضہ اور ابن عامر اپنے غلاموں کو شراب پینے میں
حر کی نصف حد لگاتے تھے کہا امام محمد رح نے ان سب حدیثوں پر عمل ہمارا ہے اور حد شراب اور
منشی چیز کی اسی کوڑے ہیں اور غلام کی نصف اسکا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء
حنفیہ کا **بَابُ** الْحَدِّ فِي التَّعْرِيْضِ اشارے کنایے سے قذف کرنے کی حد کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرِّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلَيْنِ فِي زَمَانِ عُمَرَ اسْتَبَّا فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَا أَبِي بِزَانٍ وَلَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ
فَاسْتَشَارَ فِي ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ وَقَالَ آخَرُونَ
قَدْ كَانَ لِأُمِّهِ وَأَبِيْهِ مَدْحٌ سِوٰى هٰذَا نَرٰى أَنْ تَجْلِدَ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ
ثَمَانِيْنَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ قَدِ اخْتُلِفَ فِي هٰذَا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَرٰى عَلَيْهِ حَدًّا مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَخَذَ نَا بِقَوْلِ
مَنْ دَرَأَ الْحَدَّ وَقَالَ لَيْسَ فِي التَّعْرِيْضِ جَلْدٌ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے دو
مردوں نے گالی گلوچ کی حضرت عمر کے زمانے میں ایک نے دوسرے سے کہا میرا باپ تو
بدکار نہ تھا میری ماں بدکار تھی حضرت عمر نے اس بات میں مشورہ کیا ایک شخص بولا اسمیں
کیا برائی ہے اسنے اپنے ماں اور باپ کی خوبی بیان کی اور لوگوں نے کہا کیا اسکی ماں اور باپ
کی یہی خوبی نہ تھی ہمارے نزدیک اسکو حد مارنی چاہیے تو حضرت عمر رضہ نے اسکو حد ماری
اسی کوڑے کہا امام محمد رح نے حد لگانے پر حضرت عمر رضہ سے صحابہ نے اختلاف کیا تھا
اور بعض نے یہ کہا کہ اس نے اپنے ماں باپ کی تعریف کی اسپر حد نہیں تو ہم بھی حد ٹالنے
والوں کے قول پر عمل کرتے ہیں اور تعریض میں حد ٹالنے والوں میں سے حضرت علی بھی
تھے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **بَابُ**
الْحَدِّ فِي الشَّرَابِ شراب کی حد کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ

السائب بن یزید اخبرہ قال خرج علینا عمر بن الخطاب فقال انی وجدت من
فلان ریح شراب فسالته فزعم انه شرب الطلاء وانا سائل عنه فان کان
یسکر جلدته فجلده عمر الحد تاما سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب
نکلے اور کہا میں نے فلانے (عبید اللہ حضرت عمر کے بیٹے) کے منہ سے شراب کی بو پائی وہ کہتا
ہے میں نے طلاء **ف** انگور کا شراب اسقدر پکا کہ دو ثلث جل جاوین اور ایک ثلث باقی رہے
اسکو طلاء کہتے ہیں **ف** اور میں پوچھتا ہوں اگر اس مین نشہ ہے تو حد ماروں گا پھر حضرت
عمر رض نے اسکو پوری حد ماری **اخبرنا** مالک اخبرنا ثور بن زید الدیلی ان
عمر بن الخطاب استشار فی الخمر یشربها الرجل فقال له علی بن ابی طالب اری
ان تضربه ثمانین فانه اذا شربها سکر واذا سکر هذی واذا هذی افتری
او کما قال فجلد عمر فی الخمر ثمانین ثور بن زید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے صحابہ
سے مشورہ لیا خمر کی حد مین (کیونکہ اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی حد معین نہیں
کی تھی) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میرے نزدیک اسی کوڑے لگانا مناسب ہے کیونکہ آدمی
جب شراب پیے گا مست ہوگا اور جب مست ہوگا واہیات بکے گا اور جب واہیات بکے گا
تو کسیکو گالی دے گا یا جیسا کہا (اور گالی کی سزا اسی کوڑے ہیں) تو حضرت عمر رض نے شراب
مین اسی کوڑے مقرر کیے **باب** شراب البتع والغبیراء وغیر ذلك شہد اور جوار
وغیرہ چیزون کے شراب کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شهاب عن ابی سلمة
ابن عبد الرحمن عن عائشة قالت سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
البتع فقال کل شراب اسکر فهو حرام حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا بتع (شہد کے شراب کو کہتے ہین) کا آپ نے فرمایا
جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا زید بن اسلم عن
عطاء بن یسار ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الغبیراء فقال لا خیر
فیها ونهی عنها فسالت زیدا ما الغبیراء فقال السکرکة عطاء بن یسار سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے غبیراء کا حکم پوچھا (جوار کے شراب کو کہتے ہین)

فرمایا اسمیں بھلائی نہیں اور منع کیا پھر زید سے بیٹے پوچھا کہ غبیرا کیا چیز ہے کہا اسکرکہ وہ
حبشی زبان میں جوار کی شراب کو کہتے ہیں اور عرب میں یہ کلمہ خبیث کے معنے میں بولا جاتا ہے

باب تحریم الخمر وما یکرہ من الاشربۃ شراب کی حرمت کا اور جن چیزوں کا پینا
مکروہ ہے انکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا زید بن اسلم عن ابن وعلۃ المصری
انه سأل ابن عباس عما يعصر من العنب فقال ابن عباس اهدى رجل لرسول الله
قال لا فسارّه انسان الى جنبه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم بما ساررته
قال امرته ببيعها فقال ان الذي حرم شربها حرم بيعها قال ففتح الرجل المزادتين
حتى ذهب ما فيهما ابن وعلہ مصری سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انگور
کے نچوڑ کا حکم پوچھا ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک مشک
شراب کی تحفہ لایا تھا آپ نے فرمایا تو جانتا نہیں اللہ جل جلالہ نے اسکو حرام کیا ہے وہ بولا مجھ
خبر نہیں ایک شخص نے چپکے سے اسکے کان میں کچھ کہا آپ نے پوچھا تم نے کیا کہا وہ بولا
میں نے بیچ ڈالنے کو کہا فرمایا جس نے اسکا پینا حرام کیا اسنے اسکا بیچنا بھی حرام کیا یہ سنکر اس شخص نے
مشک کا منہ کھول دیا سب شراب بہ گئی **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر
ان رجالا من العراق قالوا لعبد الله بن عمر انا نبتاع من ثمر النخل والعنب والقصب
فنعصره خمرا فنبيعها فقال له عبد الله بن عمر اني اشهد الله عليكم وملائكته
ومن سمع من الجن والانس اني لا آمركم ان لا تتبايعوها ولا تعصروها
ولا تسقوها فانها رجس من عمل الشيطان **قال محمد** وبهذا ناخذ ما كرهنا
شربه من الاشربة الخمر والسكر ونحو ذلك فلا خير في بيعه ولا اكل ثمنه
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اُنسے عراق کے لوگوں نے کہا ہم کھجور اور انگور کے پھل خریدتے
ہیں پھر اسکی شراب بنا کر بیچتے ہیں عبداللہ بن عمر نے کہا میں گواہ کرتا ہوں اللہ کو اور اسکے
فرشتوں کو اور جو سنتے ہیں جن اور آدمی میں اجازت نہیں دیتا تمکو بیچنے کی نہ خریدنے
کی نہ نچوڑ کر پینے کی نہ پلانے کی کیونکہ یہ پلید ہے شیطان کا کام کہا امام محمد رح نے اسی پر
ہے عمل ہمارا جو چیز منشی ہے ہمارے نزدیک پینی حرام ہے اسکے بیچنے اور اسکی قیمت کھانے میں

لرسول الله
راوية خمر فقال
له النبي صلعم هل
علمت ان الله
تعالى

بن بھی جاتی ہیں أخبرنا مالك أخبرنا نافع عن ابن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر ثم لم يتب منها حرمها في الآخرة فلم
يسقها عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص
شراب پیوے اور توبہ نہ کرے آخرت میں حرام کیا جاوے گا اور کبھی نہ پیوے گا أخبرنا
مالك أخبرنا إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة الأنصاري عن أنس بن مالك أنه
قال كنت أسقي أبا عبيدة بن الجراح وأبا طلحة الأنصاري وأبي بن كعب
شرابا من فضيخ وتمر فأتاهم آت فقال إن الخمر قد حرمت فقال أبو طلحة يا أنس
قم إلى هذه الجرار فاكسرها فقمت إلى مهراس لنا فضربتها بأسفله حتى تكسرت
قال محمد النقيع عندنا مكروه ولا ينبغي أن يشرب من البسر والتمر والزبيب
جميعا وكذلك قول أبي حنيفة إذا كان شديدا يسكر انس بن مالک سے روایت ہے
میں ابو عبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو شراب پلایا کرتا تھا گدر کھجور اور خشک کھجور کی سو اتنے
میں ایک شخص آیا بولا شراب حرام ہو گئی ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ گھڑے پھوڑ دے میں
اٹھا اور موسل سے مار کر سب گھڑوں کو پھوڑ دیا کہا امام محمد رح نے نقیع ہمارے نزدیک مکروہ
ہے نہ پینا چاہیے گدری اور خشک کھجور کا اور نہ انگور کا اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا جب
تیز ہو گا تو نشہ کریگا

باب الخليطين دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے کا بیان

أخبرنا مالك أخبرنا الثقة عندي عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن
عبد الرحمن بن حباب الأسلمي عن أبي قتادة الأنصاري أن النبي صلى الله
عليه وسلم نهى عن شرب التمر والزبيب جميعا والزهو والرطب جميعا ابو قتادہ انصاری
سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور اور انگور کے ملا کر نبیذ بنانے
سے اور گدر اور پختہ کھجور کے ملا کر نبیذ پینے سے **أخبرنا** مالك أخبرنا زيد بن
أسلم عن عطاء بن يسار أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن ينبذ البسر و
التمر جميعا والتمر والزبيب جميعا عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ گدر کھجور اور پکی کھجور ملا کر بھگوئی جاویں یا انگور اور کھجور ملا کر بھگوئے

جاوین **ف** کیونکہ احتمال ہے کہ دونوں کے ملنے سے جلدی تیزی پیدا ہوجاوے
گو بعینہٖ نشہ بھی ہے اگر نشہ ہو تو اسکا پینا درست ہو **باب** نبیذ الدباء والمزفت
تونبے اور مرتبان میں نبیذ بنانیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن ابن
عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فی بعض مغازیه قال ابن عمر فاقبلت
نحوہ فانصرف قبل ان ابلغه فسألت ما قال قالوا نھی ان ینبذ فی الدباء و
المزفت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی غزوے میں
خطبہ پڑھا میں بھی آپکی طرف چلا سننے کے لیے لیکن پہونچنے سے پہلے آپ فارغ ہوگئے میں نے
لوگوں سے کہا آپ نے کیا فرمایا لوگوں نے کہا منع فرمایا آپ نے نبیذ بھگونے سے تونبے اور
مرتبان میں **اخبرنا** مالک اخبرنا علاء بن عبد الرحمن عن ابیه
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینبذ فی الدباء والمزفت عبد الرحمن سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا نبیذ کرنے سے تونبے اور مرتبان میں **ف**
ابتدائے اسلام میں جب شراب حرام ہوا تو آپ نے ان برتنوں سے منع کردیا پھر مخالفت انکی
منسوخ ہوگئی اب ان برتنوں کی استعمال کرنے میں کچھ قباحت نہیں **باب** نبیذ
الطلاء نبیذ طلاء کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا داود بن الحصین عن
واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ عن محمود بن لبید الانصاری ان عمر بن
الخطاب حین قدم الشام شکی الیه اهل الشام وباء الارض وثقلها وقالوا
لا یصلحنا الا هذا الشراب فقال اشربوا العسل قالوا لا یصلحنا العسل قال له
رجل من اهل الارض هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شیئا لا یسکر
قال نعم فطبخوه حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه فاتوا به الی عمر بن الخطاب
فادخل اصبعه فیه ثم رفع یده فتبعها یتمطط فقال هذا الطلاء مثل
طلاء الابل فامرهم ان یشربوه فقال عبادة بن الصامت احللتها و
الله فقال کلا والله ما احللتها اللهم انی لا احل لهم شیئا حرمته علیهم
ولا احرم علیهم شیئا احللته لهم **قال** محمد وبهذا ناخذ لا باس بشرب

الطلاء الذي قد ذهب ثلثاه وبقي ثلثه وهو حلو لا يسكر فلا خير فيه محمد بن
لبید انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب جب شام کو آئے لوگوں نے وہاں کے وبا اور
آب وہوا بیماری ہونیکا بیان کیا اور کہا بغیر طلاء کے ہمارا مزاج اچھا نہیں رہتا آپنے فرمایا شہد
پیو انہوں نے کہا شہد ہمیں موافق نہیں ایک شخص بولا ہم اسکو اسطرح تیار کرتے ہیں جسمیں نشہ نہو آپنے
فرمایا ہاں انہوں نے اسکو پکایا اتنا کہ ایک تہائی رہ گیا دو تہائی جل گیا اسکو حضرت عمر پاس لائے
انہوں نے انگلی ڈالی وہ چپ چپ کرنے لگا آپنے فرمایا یہ طلاء تو اونٹ کے طلاء کے مشابہ ہے حضرت
عمر نے اسکے پینے کی اجازت دی عبادہ بن صامت نے کہا قسم خدا کی آپنے اسکو حلال کر دیا حضرت عمر رضہ نے
کہا نہیں قسم خدا کی یا اللہ میں کبھی اس چیز کو حلال نہیں کیا جسکو تو نے حرام کیا اور نہ کبھی حرام کیا جسکو
تو نے حلال کیا کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے عمل ہمارا اس طلاء کے پینے میں جسکی دو تہائی جلکر
ایک تہائی باقی رہگئی ہو کچھ عیب نہیں اور وہ پاک ہے نشہ نہیں کرتا مگر کل قدیمی شراب جو نشہ کرے
اسکے پینے میں بھلائی نہیں

کتاب الفرائض ترکے کی تقسیم کا بیان

اخبرنا مالک اخبرنا ابن شهاب عن قبیصة بن ذؤیب ان عمر بن الخطاب فرض للجد
الذی یفرض له الناس الیوم قال محمد وبهذا ناخذ فی الجد وهو قول
زید بن ثابت وبه یقول العامة واما ابو حنیفة فانه کان یاخذ فی الجد بقول
ابی بکر الصدیق وعبد الله بن عباس فلا یورث الاخوة معه شیئا قبیصہ بن ذؤیب
سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ نے دادا کو اتنا دلایا جتنا آجکل لوگ دلاتے ہیں ف یعنے ایک
بھائی کے ساتھ نصف اور دو یا دو سے زیادہ کے ساتھ ثلث ق کہا امام محمد رح نے اسی پر ہے
عمل ہمارا دادا کی وراثت میں اور یہی قول ہے زید بن ثابت اور عامہ فقہاء حنفیہ کا حضرت ابو بکر اور عبد اللہ
بن عباس کے قول پر عمل کرتے تھے کہ دادا کے ہوتے بھائی بہن کو کچھ نہیں ملتا اپنے باپ کیطرح
دادا بھی بھائیوں کے لیے حاجب ہے اخبرنا مالک اخبرنا ابن شهاب عن عثمان بن
اسحاق بن خرشة عن قبیصة بن ذؤیب انه قال جاءت الجدة الی ابی بکر
الصدیق تسأله میراثها فقال ما لک فی کتاب الله من شیء وما علمنا لک فی سنة
رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا فارجعی حتی اسأل الناس قال فسأل الناس

فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس
فقال هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ذلك فانفذه لها ابو بكر
الصديق ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر بن الخطاب تسأله ميراثها فقال
ما لك في كتاب الله من شيء وما كان القضاء الذي قضي به الا لغيرك وما
انا بزائد في الفرائض من شيء ولكن هو ذلك السدس فان اجتمعتما فهو
بينكما وايتكما خلت به فهو لها **قال** محمد وبهذا ناخذ اذا اجتمعت
الجدتان ام الام وام الاب فالسدس بينهما وان خلت به احداهما
فهو لها ولا ترث معها جدة فوقها وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا

قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ ایک میت کی نانی ابوبکر صدیق پاس میراث مانگنے کو آئی ابوبکر رض نے
کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حصہ نہیں اور نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسبارہ میں
کوئی حدیث سنی ہے میں لوگوں سے دریافت کرونگا پھر ابوبکر رض نے لوگوں سے پوچھا
مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں اسوقت موجود تھا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے ابوبکر رض نے کہا اور بھی کوئی تمہارے ساتھ ہو (جو اس حدیث
سے واقف ہو) تو محمد بن مسلمہ انصاری کھڑے ہوئے اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا تھا
ویسا ہی بیان کیا ابوبکر صدیق رض نے چھٹا حصہ اسکو دلایا پھر حضرت عمر کے وقت میں
دادی میراث مانگنے کو آئی تو حضرت عمر رض نے کہا اللہ کی کتاب میں تیرا کچھ حصہ نہیں ہے
اور پہلے جو حکم ہو چکا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کے
زمانہ میں) وہ نانی کے باب میں ہوا تھا اور میں اپنی طرف سے فرائض میں کچھ بڑھا نہیں
سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونو سدس کو بانٹ لو اور جو تم
دونو سے اکیلی ہو (یعنے صرف نانی ہو یا صرف دادی) تو وہی چھٹا حصہ لیوے کہا امام محمد رح نے
اسی پر ہے عمل ہمارا جب نانی اور دادی دونوں ہوں تو چھٹا حصہ بانٹ لیں گی اور دادی یا نانی کے
ہوتے پڑدادی اور پڑنانی کو کچھ نہیں ملیگا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح اور عامہ فقہائے
حنفیہ کا **باب** میراث العمة پھوپھی کی میراث کا بیان **اخبرنا** مالک

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّہٗ کَانَ یَسْمَعُ اَبَاہُ کَثِیْرًا یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّۃِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا یَعْنِیْ عُمَرُ ھٰذَا
فِیْمَا نَرٰی اَنَّھَا تُوْرَثُ لِاَنَّ اِبْنَ الْاَخِ ذُوْ سَھْمٍ وَلَا تَرِثُ لِاَنَّھَا لَیْسَتْ بِذَاتِ سَھْمٍ
وَنَحْنُ نَرْوِیْ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
اَنَّھُمْ قَالُوْا فِی الْعَمَّۃِ وَالْخَالَۃِ اِذَا لَمْ یَکُنْ ذُوْ سَھْمٍ عَصَبَۃً فَلِلْخَالَۃِ الثُّلُثُ وَالْعَمَّۃِ
الثُّلُثَانِ وَحَدِیْثٌ یَرْوِیْہِ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّہٗ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الدَّحْدَاحِ
مَاتَ وَلَا وَارِثَ لَہٗ فَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا لُبَابَۃَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ
وَکَانَ ابْنُ اُخْتِہٖ مِیْرَاثَہٗ وَکَانَ ابْنُ شِھَابٍ یُوَرِّثُ الْعَمَّۃَ وَالْخَالَۃَ وَذَوِی الْقُرَابَاتِ
بِقَرَابَتِھِمْ وَکَانَ مِنْ اَفْقَہِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَاَعْلَمِھِمْ بِالرِّوَایَۃِ حضرت عمر رضہ سے روایت
ہے وہ کہتے تہے تعجب کی بات ہے پہوپہی کا بہتیجا وارث ہوتا ہے اور بہتیجے کی پہوپہی وارث نہین ہوتی
کہا امام محمد رحمہ نے ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے اسواسطے یہ فرمایا ہوگا کہ بہتیجا پہوپہی کا
وارث ہوتا ہے اور پہوپہی بہتیجے کی وارث نہین ہوتی کہ بہتیجا ذو سہم ہے اور پہوپہی ذو سہم نہین
اور ہمکو حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت پہونچی ہے کہ وہ کہتے
تہے جب میت کا ذو سہم اور عصبہ جسکا کوئی حصہ مقرر نہین لیکن جب صاحب فرائض کے اپنے حصے لے
چکین اور جو کچہہ مال بچ جاوے تو وہ لیتا ہے اسکو عصبہ کہتے ہین) کوئی نہ ہو تو خالہ کو ایک ثلث
اور پہوپہی کو دو ثلث پہنچتے ہین اور مدنی لوگ ایک حدیث روایت کرتے ہین جسکا رد بہی انسے نہین
ہو سکتا کہ ثابت بن دحداح فوت ہوگئے اور انکا کوئی وارث (یعنے صاحب فرائض اور عصبہ)
نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو لبابہ بن منذر کو جو ثابت متوفی کے بہانجے تہے اسکا
ترکہ دلایا اور ابن شہاب خالہ اور پہوپہی اور سب قریبیون کو درجہ بدرجہ وارث بناتے تہے جبتک فی
کا اور وارث کوئی نہ ہو اور وہ مدینہ کے عالمون مین افقہ اور اعلم تہے روایت مین **اَخْبَرَنَا**
مَالِکٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَنْظَلَۃَ بْنِ عَجْلَانَ الزُّرَقِیِّ
اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ عَنْ مَوْلٰی لِقُرَیْشٍ کَانَ قَدِیْمًا یُقَالُ لَہٗ ابْنُ مِرْسٰی قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا صَلّٰی صَلٰوۃَ الظُّھْرِ قَالَ یَا یَرْفَاءُ ھَلُمَّ ذٰلِکَ الْکِتَابَ لِکِتَابٍ

لہ یرفا بفتح یا تحتیہ [illegible]

كَانَ كَتَبَ فِيْ شَأْنِ الْعَمَّةِ يَسْأَلُ عَنْهُ يَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ فِيْهِ هَلْ لَهَا مِنْ شَيْءٍ
فَأُتِيَ بِهِ يَرْفَاءُ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ أَوْ قَدَحٍ فَمَحَا ذٰلِكَ الْكِتَابَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَوْ
رَضِيَكِ اللّٰهُ أَقَرَّكِ لَوْ رَضِيَكِ اللّٰهُ أَقَرَّكِ ابن مرسی مولی قریش سے روایت ہے
کہا مین بیٹھا تہا عمر بن خطاب پاس اُنہون نے ظہر کی نماز پڑھکر یرفا سے (حضرت عمر کے غلام کا
نام ہے) کہا میری کتاب لے آنا۔ وہ کتاب جو اُنہون نے پہوپہی کی وراثت مین اپنی راے سے لکھی تہی
(یعنے اس قیاس سے کہ بہتیجا پہوپہی کا وارث ہوتا ہے وہ بہی اس کی وارث ہوگی) تو کہا ہم لوگون سے
مشورہ لین شاید اللہ جل جلالہٗ اوسکی وراثت کا بہی کوئی حیلہ نہ بنا دے **ف** یعنی ہم مین سے
کسی کو کچھہ معلوم ہو اور بتلا دین تو بعد مشورہ کے یہ معلوم ہوا کہ پہوپہی کی میراث نہین ہے) پہر حضرت عمر
نے ایک کڑاہی یا پیالہ منگایا جسمین پانی تہا اور اس کتاب کو دہو ڈالا اور فرمایا اگر پہوپہی کو حصہ دلانا
اللہ کو منظور ہوتا تو اپنی کتاب مین ذکر کرتا (یا یہ معنے کہ اپنی کتاب سے مخاطب ہوکر فرمایا اگر خدا
کو منظور ہوتا تو مین تجکو محو نہ کرتا یعنے میرے دلمین ایسا وہم نہ ڈالتا شاید پہوپہی کا اُنہون نے کچھہ حصہ
مقرر کیا تہا لیکن اوسکا مقرر حصہ کوئی نہین جب اور وارث کوئی نہ ہو تو خالہ کو مان کی جگہہ پر تصور
کیا جاتا) اور پہوپہی کو باپ کی جگہہ پر اور بہتیجی کو بہائی کی جگہہ پر اسیطرح ہر قریبی کو آخیر تک جب کوئی
بہی نہ ہو تو سوالی کو ترکہ بانٹ دیا جاتا ہے اگر وہ بہی نہون تو بیت المال مین جمع کر دیا جاتا ہے۔

باب النبی صلعم ھل یورث رسول اللہ کی وراثت کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الزناد عن
الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقسم ورثتی دینارا
ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ ابی ہریرہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وراثت دینار دینار کر کے تقسیم نہ ہوگی
جو میرے ازواج کے اخراجات اور عاملون کی تنخواہون سے بچے وہ صدقہ ہے **اخبرنا**
مالک حدثنا ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلعم ان نساء
النبی صلعم حین مات صلی اللہ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان بن عفان
الی ابی بکر الصدیق یسألنہ میراثھن من رسول اللہ صلعم فقالت لھن عائشۃ
الیس قد قال رسول اللہ صلعم لا نورث ما ترکنا صدقۃ ام المؤمنین عائشہ سے

روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم فوت ہوئے تو ازواج مطہرات نے حضرت عثمان کو ابی بکر صدیق کے پاس بھیجنا چاہا کہ آنحضرت صلعم کی وراثت طلب کریں تو حضرت عائشہ رضی نے انکو یاد دلایا کیا رسول اللہ صلعم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہماری وراثت نہیں ہوتی جو بچے وہ صدقہ ہے **باب** لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ابن شهاب عن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب عن عمر بن عثمان بن عفان عن اُسامة بن زيد اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلعم قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ **قال** محمد وبهذا ناخذ لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم والكفر ملة واحدة يتوارثون به وان اختلفت مللهم يرث اليهودي النصراني والنصراني اليهودي وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا اور کافر کافر کا وارث ہے اگر مختلف مذاہب کے ہوں تو یہود نصاریٰ کا اور نصاریٰ یہود کا وارث ہو سکتا ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہا حنیفہ کا **اخبرنا** مالك عن ابن شهاب عن علي بن حسين قَالَ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ علی بن حسین علیہا السلام سے روایت ہے فرمایا ابی طالب کی عقیل اور طالب وارث ہوئے تھے اور حضرت شاہ علی علیہ السلام نہ ہوئے۔ **باب** مِيرَاثِ الْوَلَاءِ ولا کی میراث کا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك حدثنا عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم ان عبد الملك بن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام اخبره ان اباه اخبره اَنَّ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِيْنَ لَهُ ثَلَاثَةً اِبْنَيْنِ لِاُمٍّ وَرَجُلًا لِعَلَّةٍ فَهَلَكَ اَحَدُ الْاِبْنَيْنِ الَّذَيْنِ هُمَا لِاُمٍّ وَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِيَ فَوَرِثَهُ اَخُوْهُ لِاُمِّهِ وَاَبِيْهِ مَالَهُ وَوَلَاءَ مَوَالِيْهِ ثُمَّ هَلَكَ اَخُوْهُ وَتَرَكَ اِبْنَهُ وَاَخَاهُ لِاَبِيْهِ فَقَالَ اِبْنُهُ قَدْ اَحْرَزْتُ مَا كَانَ اَبِيْ اَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءِ الْمَوَالِيْ وَقَالَ اَخُوْهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا اَحْرَزْتَ الْمَالَ فَاَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِيْ فَلَا اَرَاَيْتَ لَوْ هَلَكَ اَخِي الْيَوْمَ اَلَسْتُ اَرِثُهُ اَنَا فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

فقضى لأخيه بولاء الموالي **قال** محمد وبهذا نأخذ الولاء للأخ من الأب دون بني الأخ من الأب والأم وهو قول ابي حنيفة رحمه الله ابي بكر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عاص بن ہشام مرگئے اور تین بیٹے چھوڑ گئے دو ان تین سے سگے بھائی تھے اور ایک سوتیلا (یعنے ماں اوس کی اور تھی) تو سگے بھائیوں میں سے مرگیا اور مال اور غلام آزاد کئے ہوئے چھوڑ گیا اسکا وارث سگا بھائی ہوا مال اور ولا غلاموں کی پھر اوس نے بھی پھر وہ بھائی بھی مرگیا اور ایک بیٹا اور سوتیلا بھائی (یعنے وہی عاص بن ہشام کا بیٹا) چھوڑ گیا بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کی مال اور ولا کا مالک ہوں بھائی نے کہا مال کا تو مالک ہے مگر ولا کا مالک نہیں فرض کر اگر پہلا بھائی میرا آج مرتا تو میں اسکا وارث ہوتا یا تو **ف** بلکہ میں ہوتا کیونکہ میں اسکا سوتیلا بھائی ہوں اور تو بھائی کا بیٹا ہے اور بھائی کے ہوتے ہوئے ولا بھتیجے کو نہیں پہنچتی **ت** پھر دونوں نے جھگڑا کیا حضرت عثمان پاس آئے آپنے ولا بھائی کو دلائی م کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور ایسی صورت میں ولا علاتی بھائی کو پہنچتی ہے بھائی کے ہوتے سگے بھتیجے کو نہیں پہنچتی **اخبرنا** مالك اخبرنا عبد الله بن ابي بكر ان اباه اخبره انه كان جالسا عند ابان بن عثمان فاختصم اليه نفر من جهينة ونفر من بني الحارث بن الخزرج وكانت امرأة من جهينة عند رجل من بني الحارث بن الخزرج يقال له ابراهيم بن كليب فماتت وورثها ابنها وزوجها وتركت مالا وموالي ثم مات ابنها فقال ورثته لنا ولاء الموالي وقد كان ابنها احرزه وقال الجهنيون ليس كذلك انما هم موالي صاحبتنا فاذا مات ولدها فلنا ولاؤهم ونحن نرثهم فقضى ابان بن عثمان للجهنيين بولاء الموالي **قال** محمد وبهذا ايضا نأخذ اذا انقرض ولدها الذكور رجع الولاء وميراث من مات بعد ذلك من مواليها الى عصبتها وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ وہ ابان بن عثمان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کچھ لوگ جہینہ کے اور کچھ لوگ بنی حارث بن خزرج کے لڑتے جھگڑتے آئے مقدمہ یہ تھا کہ ایک عورت

جہینہ کی ایک شخص بنی حارث بن خزرج کے نکاحمین آئی جسکا نام ابراہیم بن کلیب تہا وہ عورت مرگئی اور مال اور غلام آزاد کیے ہوئے چہوڑ گئی سو اوسکا خاوند اور بیٹا وارث ہوا۔ پہر اوسکا بیٹا مرگیا اب بیٹے کے وارثون نے کہا ولا ہمکو ملیگی۔ کیونکہ عورت کا بیٹا اوس ولا پر قابض ہوگیا تہا اور جہینہ کے لوگ یہ کہتے تہے کہ ولا کے مستحق ہم ہین کیلئے کہ وہ غلام ہمارے کنبے کی عورت کے غلام ہین جب اوسکا لڑکا مرگیا ولا ہمکو ملیگی سو ابان بن عثمان نے جہینہ کے لوگون کو ولا دلائی کہا محمد نے اسیپر یہی ہمارا عمل ہے جب اسکا بیٹا مرجاوے تو ولا اور وراثت اون غلامون کی جو اوس کے بعد مرین گے عصبون کو پہونچتی ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رح اور عامہ فقہا حنفیہ کا **اخبرنا** مالك اخبرني مخبرٌ عن سعيدِ بنِ المسيّبِ انّه سُئِل عن عبدٍ له ولدٌ من امرأةٍ حرّةٍ لمن ولاءُهم قال ان مات ابوهم وهو عبدٌ لم يُعتَق فولاءُهم لموالي أمّهم **قال** محمد وبهذا نأخذه ان أعتق ابوهم قبل ان يموت جرّ ولاءَهم لموالي ابيهم وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا سعید بن مسیب سے روایت ہے اون سے سوال ہوا اگر ایک غلام کا لڑکا آزاد عورت سے ہے تو اوس لڑکے کی ولا کس کو ملیگی سعید بن مسیب نے کہا اگر اوس لڑکے کا باپ غلامی کی حالت مین مرجاوے تو ولا اسکی مان کی موالی کو ملیگی کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اگر باپ اونکا آزاد ہو کر مرے تو ولا اون کے باپ کے موالی کو ملیگی **باب** ميراث الحميل۔ جو لڑکے بین اللہ ہو یا دہ حرب سے آئی ہوئی عورت جنے اوسکی وراثت کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا بكير بن عبد الله بن الاشجّ عن سعيدِ بنِ المسيّبِ قال أبى عمرُ بنُ الخطّابِ ان يُورِّث احدًا من الاعاجمِ الّا ما وُلِد في العربِ **قال** محمد وبهذا نأخذ لا يُورَّث الحميلُ الّذي يُسبى وتُسبى معه امرأةٌ فتقولُ هو ولدي او تقولُ هو اخي او يقولُ هي اختي ولا نسبٌ من الانسابِ يُورَّث الّا ببيّنةٍ الّا الولدُ والوالدُ فانّه اذا ادّعى الوالدُ انّه ابنُه وصدّقه فهو ابنُه ولا يحتاجُ في هذا الى بيّنةٍ الّا ان يكونَ الولدُ عبدًا فيكذّبه مولاه بذلك فلا يكونُ ابنَ الاب ما دام عبدًا حتّى يصدّقه المولى والمرأةُ اذا ادّعت الولدَ وشهدت امرأةٌ حرّةٌ مسلمةٌ على انّها ولدته

وَهُوَ يُصَدِّقُهَا وَهُوَ يُقِرُّ أَنَّهُ وَلَدُهُمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

سعید بن مسیب سے روایت ہی کہ حضرت عمر نے انکار کیا غیر ملک کے لوگون کی میراث دلانے کا اپنے ملک

والون کو **ف** صرف دعوی سے جب تک گواہ نہ قایم ہون قرابت اور رشتہ داری پر ورنہ میراث

دلائی جاویگی (زرقانی) **ف** مگر جو عرب مین پیدا ہوا ہو **ف** یعنے جو عرب مین پیدا ہوا اور عرب کے

لوگ اوسکی نسب سے واقف ہون **ف** کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا نہ وارث ہو حمیل جو بلاد حرب

سے پکڑ کر لایا جاوے اور اس کے ساتھہ کوئی عورت بہی ہو وہ کہے یہ میرا بیٹا ہے یا بہائی ہے یا دہ کہے

یہ میری بہن ہے اور کوئی نسب بغیر شہادت کے ثابت نہین ہوتی مگر باپ بیٹا جب بیٹا دعوے

کرے اور باپ اوسکی تصدیق کرے تو وہ اسکا بیٹا ہوگا شہادت کی کچہہ ضرورت نہین مگر جب بیٹا غلام

ہو اور مالک اوسکا انکار کرے تو وہ بیٹا نہین ہوسکتا جبتک وہ غلام ہے اور مالک اوسکی تصدیق

نہین کرتا اور حرہ عورت جب دعوی کرے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت حرہ اوسکے جننے کی شہادت بہی

دے تو وہ اوسکا بیٹا ہوگا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **بَابُ فَضْلِ الْوَصِيَّةِ**

وصیت کی فضیلت کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلعم قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ

إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ **قَالَ** محمد وَبِهَذَا نَأْخُذُ هَذَا حَسَنٌ جَمِيلٌ عبد الله بن

عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین مسلمان کو جسکے پاس کوئی چیز ہو ایسا معاملہ ہو جس مین وصیت

کرنا ضرور ہوا ور وہ دو راتین گذارے بغیر وصیت لکہی ہوئی کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہ بہت

نیکی کا کام ہے **بَابُ** الرَّجُلِ يُوصِي عِنْدَ مَوْتِهِ بِثُلُثِ مَالِهِ مرتے وقت ثلث مال کی وصیت

کرنیکا بیان **أَخْبَرَنَا** مالك حدثنا عبد الله بن ابي بكر بن حزم ان اباه اخبره

ان عمرو بن سليم الزرقي اخبره انه قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ هَهُنَا غُلَامًا يَفَاعًا

مِنْ غَسَّانَ وَوَارِثُهُ بِالشَّامِ وَلَهُ مَالٌ وَلَيْسَ مِنْهَا إِلَّا ابْنَةُ عَمٍّ لَهُ قَالَ فَقَالَ

عُمَرُ مُرُوهُ فَلْيُوصِ لَهَا قَالَ فَأَوْصَى لَهَا بِمَالٍ يُقَالُ لَهُ بِئْرُ جُشَمٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ

فَبِيعَ ذَلِكَ بِثَلَاثِينَ أَلْفًا بَعْدَ ذَلِكَ وَابْنَةُ عَمِّهِ الَّتِي أَوْصَى لَهَا هِيَ أُمُّ عَمْرِو

بْنِ سُلَيْمٍ عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن خطاب سے کہا گیا کہ اس جگہہ مدینہ مین

ایک لڑکا ہے قریب بلوغ کے قبیلہ غسان سے اور اس کے وارث شام میں ہیں اور اوس کے پاس مال ہے یہاں اوسکا کوئی وارث نہیں سوا ایک چچازاد بہن کے حضرت عمر نے کہا اسکو وصیت کرنی اوس لڑکے نے اپنی جائداد بیر جشم کی وصیت چچازاد بہن کو کر دی کہا عمرو بن سلیم نے اوس کوئیں کو میں نے تیس ہزار سے بیچا اور اوس کی چچازاد بہن عمرو بن سلیم کی ماں تھی **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص انہ قال جاءنی رسول اللہ صلعم عام حجۃ الوداع یعودنی من وجع اشتد بی فقلت یا رسول اللہ بلغ منی الوجع ما تری وانا ذو مال ولا ترثنی الا ابنۃ لی افاتصدق بثلثی مالی قال لا قال فالشطر قال لا قال فالثلث ثم قال رسول اللہ صلعم الثلث والثلث کثیر او کبیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ تعالی الا اجرت بھا حتی ما تجعل فی فی امرأتک قال قلت یا رسول اللہ اخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا صالحا تبتغی بہ وجہ اللہ تعالی الا ازددت بہ درجۃ ورفعۃ ولعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک آخرون اللھم امض لاصحابی ھجرتھم ولا تردھم علی اعقابھم لکن البائس سعد بن خولۃ یرثی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکۃ **قال** محمد الوصایا جائزۃ فی ثلث مال المیت بعد قضاء دینہ ولیس لہ ان یوصی باکثر منہ فان اوصی باکثر من ذلک فاجازتہ الورثۃ بعد موتہ فھو جائز ولیس لھم ان یرجعوا بعد اجازتھم وان ردوا رجع ذلک الی الثلث لان النبی صلعم قال الثلث والثلث کثیر فلا یجوز لاحد وصیۃ باکثر من الثلث الا ان یجیز الورثۃ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو آئے حجۃ الوداع کے سال میں اور میں سخت بیمار تھا میں نے کہا یا رسول اللہ میری بیماری کا حال تو آپ نے دیکھ لیا میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف بیٹی ہے کیا میں دو ثلث مال بقید دیدوں

آپنے فرمایا نہین مینے کہا آدہا مال دیدون آپنے فرمایا نہین مینے کہا تہائی دیدون پہر فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تہائی مال اور تہائی بہت ہے یا بڑی ہے اگر تو اپنے وارثون کو مال دار چہوڑ جاوے
تو اس سے بہتر ہے انکو فقیر بہیکہ مانگنے والے کر کے چہوڑ جاوے لوگون کے سامنے ہاتہ پہیلاوین اور
جو چیز تو صرف کریگا خدا کی رضامندی کے لئے تجہکو اسکا ثواب ملیگا یہانتک کہ تو جو اپنی جورو کے موہنہ مین
لقمہ دیتا ہے اسکا بہی ثواب ملیگا پہر مینے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مین اپنے ساتہیون سے
پیچہے رہ جاؤنگا **ف** یعنی آپ مکے سے چلے جاوینگے اور مین مکے مین رہ جاؤنگا بیماری کی وجہ سے
چونکہ صحابہ مکہ چہوڑ کر ہجرت کر چکے ہے اسواسطے وہان کا رہنا مکروہ جانتے تہے کیونکہ انہون نے خدا کے واسطے
اسکو چہوڑ دیا تہا **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پیچہے نہین رہ گیا (یعنی تیرے پیچہے رہنے
مین تجہے کوئی ضرر نہین اگر تو پیچہے رہ جاویگا اور نیک کام کریگا تیرا درجہ بلند ہوگا اور شاید تو زندہ رہے
اسمین نہ مرے) یہانتک کہ نفع دے اللہ جل جلالہ تیرے سبب سے ایک قوم کو اور نقصان دلوے ایک قوم کو
ف یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا ہوا اور سعد بن ابی وقاص مدت تک زندہ رہے انہون نے رسول
اللہ کی وفات کے بعد بڑے بڑے فتوحات کئے اور انکے سبب سے مسلمانون کو بڑا نفع ہوا اور کفار کو بڑا نقصان
ہوا اور انتقال سعد کا ۵۵ھ یا ۵۸ھ ہجری مین ہوا ہے اس بیماری کے بعد ۴۵ برس تک زندہ رہے
ت ای پروردگار میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پہیر انکو اس ہجرت سے انکی ایڑیون پر لیکن
مصیبت زدہ سعد بن خولہ تہے جن کے واسطے رسول اللہ یہ رنج کرتے تہے اس وجہ سے کہ وہ مکہ مین مر گئے **ف**
کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت کر چکے وہان مرنا مکروہ ہے **ت** کہا محمد نے وصیت ثلث مال مین جائز ہے
قرضہ ادا کر کے اور ثلث سے زیادہ وصیت نہ کرے اگر کر چکا اور وارثون نے انکار نہ کیا تو بہی جائز ہے اور
جائز کر کے پہر وارث رجوع نہ کرین اگر رجوع کرین تو ثلث پر وصیت ہوگی کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے ثلث
کی وصیت کرے اور ثلث بہت ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ ثلث سے زیادہ وصیت نہین لیکن وارث جائز رکہین
تو جائز ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ وَادْنٰى

مَا يُجْزِئُ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ سوگندون اور نذرون اور کم سے کم کفارہ دینے کا بیان **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ بِاِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ مُدٌّ
مِنْ حِنْطَةٍ وَكَانَ يَعْتِقُ الْجَوَارِيَ اِذَا وَكَّدَ فِي الْيَمِيْنِ نافع سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب اپنی

قسم کا کفارہ دیتے تھے تو دس مسکینوں کو کہانا دیتے ہر مسکین کو ایک مُد گیہوں کا اور جب ایک قسم کو چند
بار کہتے تو دس بردے آزاد کرتے تھے **اخبرنا** مالک حدثنا یحیی بن سعید عن سلیمان
بن یسار قال ادرکت الناس وھم اذا اعطوا المساکین فی کفارۃ الیمین اعطوا مُدًّا من حنطۃ
بالمد الاصغر راوا ان ذلک یجزی عنھم سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہا مین نے لوگون کو دیکھا
جب کفارہ قسم کا دیتے تھے تو ہر ایک مسکین کو ایک ایک مُد گیہون کا چہوٹی مد سے دیا کرتے تھے اور اس کو کافی
سمجھتے تھے **ف** چہوٹا مدینہ کا ایک رطل اور تہائی رطل ہوتا ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع
ان عبد اللہ بن عمر قال من حلف بیمین فوکدھا ثم حنث فعلیہ عتق رقبۃ او کسوۃ
عشرۃ مساکین ومن حلف بیمین ولم یوکدھا فحنث فعلیہ اطعام عشرۃ مساکین
لکل مسکین مُدٌّ من حنطۃ فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام **قال** محمد اطعام عشرۃ
مساکین غداء وعشاء او نصف صاع من حنطۃ او صاع من تمر او شعیر نافع سے روایت
ہے کہ ابن عمر کہتے تھے جو شخص قسم کہاوے پہر اسکو مکرر کر کہے پہر قسم توڑے تو اوسپر ایک بردے کا آزاد
کرنا یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا لازم ہوگا اگر ایک ہی مرتبہ کہے تو مسکینوں کو کہانا دیوے ہر مسکین کو
ایک مد گیہون کا اگر اسپر قدرت نہو تو تین روزے رکھے کہا محمد نے اگر پکا کر کہلانا ہو تو دس مسکینون کو
صبح وشام کہانا کہلاوے یا آدہی صاع گیہون کی یا ایک صاع جو یا کہجور کی ہر مسکین کو دیوے **اخبرنا** سلام
سلیم الحنفی عن ابی اسحاق السبیعی عن یرفا مولی عمر بن الخطاب قال قال عمر بن الخطاب یا یرفا انی
انزلت مال اللہ منی بمنزلۃ مال الیتیم ان احتجت اخذت منہ فاذا ایسرت رددتہ
وان استغنیت استعففت وانی قد ولیت من امر المسلمین امرا عظیما فاذا انت
سمعتنی احلف علی یمین فلم امضھا فاطعم عنی عشرۃ مساکین خمسۃ اصوع بر
بین کل مسکین نصف صاع خبر دی ہمکو سلام بن سلیم حنفی نے ابی اسحاق سبیعی سے اوس نے
یرفا حضرت عمر کے غلام سے کہا فرمایا حضرت عمر نے اے یرفا میرے ہاتھ بیت المال یتیم کے مال کیطرح ہے **ف**
جس کا یہ حکم ہے کہ متولی غنی ہو تو اس سے بچے اور اگر محتاج ہو تو ضرورت کے موافق دستور سے خرچ کرے۔
ت اگر مجہے کچہہ ضرورت ہو تو اس مال مین سے خرچ کرتا ہون اور جب مجہے فراخی ہو جاوے پہر ادا کر دیتا
ہون اور مین مسلمانون کے بڑے کام کا متولی ہون یعنے خلافت اور مجہے اس شغل سے بہت کام بہول

جاتے ہین) اگر تو سن لے کر بیٹے کام پر حلف کہائی ہے پہر وہ کام نہین کریگا تو میری طرف سے دس مسکینون
کو پانچ مد گیہون ویدینا ہر ایک مسکین کو آدہی مد **اخبرنا** یونس بن ابی اسحاق حدثنا ابو اسحاق
عن یسار بن نمیر عن یرفا غلام عمر بن الخطاب ان عمر قال لیا ان علی امرا من امر الناس
جسیما فاذا رایتنی قد حلفت علی شیٔ فاطعم عنی عشرۃ مساکین کل مسکین
نصف صاع من بر خبر دی ہمکو یونس بن ابی اسحاق نے کہا حدیث کی ہمکو ابو اسحاق نے یسار بن
نمیر سے اُس نے یرفا حضرت عمر کے غلام سے کہ حضرت نے اونکو کہا میرے ذمہ مین لوگون کا بڑا کام ہے
(یعنے خلافت) جب مجہو تو دیکہے کہ مین نے کسی چیز پر حلف کی ہے تو میری طرف سے دس مسکینون کو کہلا دینا
ہر مسکین کو آدہی صاع گیہون کی **اخبرنا** سفیان بن عیینۃ عن منصور بن المعتمر عن شقیق
بن سلمۃ عن یسار ابن نمیر ان عمر بن الخطاب امر ان یکفر عن یمینہ بنصف صاع
لکل مسکین خبر دی مجکو سفیان بن عیینہ نے منصور بن معتمر سے اونسے شقیق بن سلمہ سے اونسے یسار
بن نمیر سے کہ حضرت عمر نے حکم دیا اپنی طرف سوگند کا کفارہ ادا کرنیکا ہر ایک مسکین کے لئے آدہی صاع کا
اخبرنا سفیان بن عیینۃ عن عبد الکریم عن مجاھد قال فی کل شیٔ من الکفارات
فیہ اطعام المساکین نصف صاع لکل مسکین خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عبد الکریم سے اونسے
مجاہد سے کہتے تہے ہر کفارہ مین جہان مساکین کو کہلا دینا ہو آدہی صاع ہر مسکین کو کافی ہے **باب**
الرجل یحلف بالمشی الی بیت اللہ جو شخص نذر کرے پیدل چلنے کی بیت اللہ تک اوس کا بیان
اخبرنا مالک اخبرنی عبد اللہ بن ابی بکر عن عمتہ انھا حدثتہ عن جدتہ انھا
کانت جعلت علیہا مشیا الی مسجد قبا فماتت ولم تقضہ فافتی ابن عباس ابنتہا ان
تمشی عنہا عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہی انہون نے سنا اپنی پہوپہی سے انہون نے بیان کیا کہ اونکی
دادی نے نذر کی مسجد قبا مین پیدل چلنے کی پہر مر گئین اور اس نذر کو ادا نہ کیا تو عبد اللہ بن عباس نے
اون کے بیٹے کو حکم کیا کہ وہ اونکی طرف سے اس نذر کو ادا کرین **اخبرنا** مالک اخبرنی عبد اللہ
بن ابی حبیبۃ قال قلت لرجل وانا حدیث السن لیس علی الرجل یقول علی المشی الی
بیت اللہ ولا یسمی نذرا شیٔ فقال الرجل ھل لک الی ان اعطیک ھذا الجرو لجرو قثاء
فی یدہ وتقول علی مشی الی بیت اللہ تعالی فقلت نعم فقلت فمکثت حینا حتی عقلت

فَقِيلَ لِي إِنَّ عَلَيْكَ مَشْيًا إِلَى بَيْتِ اللهِ فَجِئْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ مَشْيٌ فَمَشَيْتُ عبد اللہ بن ابی حبیبہ سے روایت ہو کہ مین نے ایک شخص سے کہا اور مین کم سن تہا اگر کوئی شخص صرف اتنا ہی کہے کہ عَلَيَّ مَشْيٌ إِلَى بَيْتِ اللهِ یعنی اوپر میرے پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک اور یہ نہ کہے کہ میرے اوپر نذر ہے بیت اللہ تک پیدل چلنے کی تو اوس پر کچہہ لازم نہین آتا وہ شخص مجہہ سے کہنے لگا میرے ہاتہہ مین یہ چہوٹی سی ککڑی ہے تجہے دیتا ہون تو اتنا کہدے کہ میرے اوپر پیدل چلنا ہے بیت اللہ تک مین نے کہا کہدیتا ہون اور کہدیا ہے تہوڑا ہی دیر ٹہیر کر مجہے عقل آئی اور لوگون نے مجہہ سے کہا کہ تمپر پیدل چلنا بیت اللہ تک واجب ہوا مین سعید بن مسیب پاس آیا اور ان سے پوچہا اونہون نے کہا کہ تجہپر پیدل چلنا واجب ہوا بیت اللہ تک تو مین پیدل چلا بیت اللہ تک کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو شخص صرف اتنا کہدے کہ میرے اوپر بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے .... تو اوسپر پیدل چلنا واجب ہوجاتا ہی چاہے اوسکو نذر سمجہے یا غیر نذر کا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

باب

مَنْ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ الْمَشْيَ ثُمَّ عَجَزَ جو شخص پیدل چلنے کی نذر کرے پہر قدرت نہ پاوے اُس کا بیان

اَخْبَرَنَا مالك عن عروة بن اذينة انه قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِي عَلَيْهَا مَشْيٌ إِلَى بَيْتِ اللهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَجَزَتْ فَأَرْسَلَتْ مَوْلًى لَهَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ وَخَرَجْتُ مَعَ الْمَوْلَى فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ ثُمَّ لْتَمْشِ مِنْ حَيْثُ عَجَزَتْ **قَالَ** محمد قَدْ قَالَ هٰذَا قَوْمٌ وَأَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عروہ بن اذینہ لیثی سے روایت ہو کہا مین نکلا اپنی دادی کے ساتہ اور اوس نے نذر کی تہی بیت اللہ تک پیدل جانے کی راستے مین تہک گئی تو اپنے غلام کو بہیجا عبد اللہ بن عمر پاس مسئلہ پوچہنے کو مین بہی ساتہہ گیا اوس نے عبد اللہ بن عمر سے پوچہا اونہون نے جواب دیا کہ اب سوار ہوجائے پہر دوبارہ جب آئے جہان سے سوار ہوئے تہے وہان سے پیدل چلے کہا محمد نے یہ ایک قوم کا قول ہے اور ہمکو وہ پسند ہے جو حضرت علی سے روایت کیا ہے **اَخْبَرَنَا** شعبة بن الحجاج عن الحكم بن عتيبة عن ابراهيم النخعي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا ثُمَّ عَجَزَ فَلْيَرْكَبْ وَيَحُجَّ وَلْيَنْحَرْ بَدَنَةً وَجَاءَ عَنْهُ فِي حَدِيثٍ آخَرَ وَيُهْدِي هَدْيًا فَبِهٰذَا نَأْخُذُ يَكُونُ الْهَدْيُ مَكَانَ الْمَشْيِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

قال محمد وبهذا نأخذ من جعل عليه المشي الى بيت الله لزمه المشي ان جعله نذرا او غير نذر وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا رحمهم الله تعالى

خبر دی ہمکو شعبہ بن حجاج نے حکم بن عتبہ سے اوس نے ابراہیم نخعی سے اوس نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا جو شخص نذر کرے کہ پیدل حج کرون کا پہر قادر نہو سکے تو سوار ہوجاوے اور قربانی کرے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ قربانی کرے قربانی کرتا ہر اس پر ہے عمل ہمارا کہ ہدی چلنے کے عوض مین ہدی نحر کرے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** ابو داؤد نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ عقبہ کی بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر کی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کو اس کے چلنے کی کچہہ ضرورت نہین سوار ہو کر حج کرے اور ہدی دے۔

اَخْبَرَنَا مالك اخبرنا يحيى بن سعيد قَالَ كَانَ عَلَيَّ مَشْيٌ فَاَصَابَتْنِي خَاصِرَةٌ فَرَكِبْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ مَكَّةَ فَسَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرَهُ فَقَالُوا عَلَيْكَ هَدْيٌ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرُوْنِي اَنْ اَمْشِيَ مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ مَرَّةً اُخْرٰى فَمَشَيْتُ **قَالَ** محمد وَبِقَوْلِ عَطَاءٍ نَاْخُذُ يَرْكَبُ وَعَلَيْهِ هَدْيٌ لِرُكُوْبِهٖ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَعُوْدَ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہا مین نے پیدل چلنے کی نذر کی تہی تو مجہے پہلو درد ہونے لگا مین سوار ہو کر مکے مین آیا اور عطا بن ابی رباح وغیرہ سے پوچہا تو اونہون نے کہا تجہکو ہدی لازم ہے جب مین مدینہ مین وہان لوگون سے پوچہا اونہون نے کہا تجہکو دوبارہ پیدل چلنا چاہئے جہان سے سوار ہوا تہا تو پیدل چلا مین کہا محمد نے عطا کی قول پر ہمارا عمل ہے چلنے کے عوض مین ہدی دے اور دوبارہ جانیکی کچہہ ضرورت نہین

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ حلف مین انشاء اللہ کہنے سے حانث ہونیکا بیان

اَخْبَرَنَا مالك حدثنا نافع اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَالَ وَاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِيْ حَلَفَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْنَثْ **قَالَ** محمد وبهذا ناخذ وَاِذَا قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَوَصَلَهَا بِيَمِيْنِهٖ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تہے جو شخص قسم اللہ کی کہا پہر کہے انشاء اللہ اور وہ کام نہ کرے جسپر قسم کہائی تہی تو حانث نہین ہوگا یعنی اوسپر کوئی کفارہ نہین کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جب قسم کے ملا کر انشاء اللہ کہدے تو اوسپر کوئی کفارہ نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوْتُ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ جو شخص نذر مان کر مر جاوے اوس کا بیان

اَخْبَرَنَا مالك حدثنا ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن عباس اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اِسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ

أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا **قال** محمد مَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ حَجٍّ نَقْضَاهَا عَنْهَا أَجْزَأَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں مرگئی اور اسپر ایک نذر واجب تھی اوس نے ادا نہیں کی آپنے فرمایا تو ادا کر اوس کی طرف سے کہا محمد نے جو شخص صدقہ یا حج یا کچھ اور نذر ادا کرے تو انشاء اللہ تعالے کفایت کریگی ناذر کی طرف سے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

باب مَنْ حَلَفَ أَوْ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ جن نذرون مین اللہ کی نافرانی ہو اسکا بیان **اخبرنا** مالك حدثنا طلحة بن عبد الملك عن القاسم بن محمد عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعصيه **قال** محمد وبهذا ناخذ من نذر نذرا في معصية فلا يعصه وليكفر عن يمينه وهو قول ابي حنيفة حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خدا کی اطاعت کرنے کی نذر وہ اطاعت کرے اور جو نافرمانی کی نذر کرے وہ نافرمانی نہ کرے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو شخص نافرمانی کرنیکی نذر کرے اور مقرر نہ کرے یعنے کسی گناہ کا نام نہ لے تو اب اطاعت کرے اور حلف کا کفارہ دے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ کا **ف** اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ کفارہ دے بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ نذر لغو ہے اسکا کوئی کفارہ نہیں اور یہی مذہب شافعی ابو یوسف احمد اور جمہور علما کا **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد قال سمعت القاسم بن محمد يقول اتت امرأة الى ابن عباس فقالت اني نذرت ان انحر ابني فقال لا تنحري ابنك وكفري عن يمينك فقال شيخ عند ابن عباس جالس كيف يكون في هذا الكفارة قال ابن عباس ان الله تعالى قال والذين يظاهرون من نسائهم ثم جعل فيه من الكفارة ما رايت **قال** محمد وبقول ابن عباس ناخذ وهو مثل ما وصفت لك انه من حلف او نذر نذرا في معصية فلا يعصين وليكفرن عن يمينه قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک عورت عبداللہ بن عباس کے پاس آئی اور بولی مینے نذر کی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی ابن عباس نے کہا مت ذبح کر اپنے بیٹے کو اور کفارہ دے اپنی قسم کا ایک بوڑھا آدمی ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا وہ بولا اس نذر مین کفارہ کیونکر ہوگا۔ **ف** کیونکہ نذر معصیت ہے اور نذر معصیت

لغو ہے اوسمین کفارہ لازم نہین آتا ابن عباس نے جوابدیا کہ ظہار بھی ایک معصیت ہی اور اوس مین
اللہ نے کفارہ مقرر کیا ہے - کہا محمد نے ابن عباس کے قول پر ہمارا عمل ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں
جو نافرمانی کرنے کی نذر کرے وہ نافرمانی نہ کرے اور نذر کا کفارہ دے **ف** یہ رائے ہے ابن
عباس کی اور حدیث کا یہ مطلب نہین اور نہ ظہار نذر ہے کہ اوس پر قیاس کیا جاوے - اور کسی صحابی
نے سوا ابن عباس کے اسکا فتوے نہین دیا ہے واللہ اعلم **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن ابی
صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین
فرای غیرہا خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل **قال محمد** وبھذا ناخذ وھو
قول ابی حنیفۃ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
قسم کھاوے کسی کام پر پھر اوسکا خلاف بہتر معلوم ہو تو کفارہ دے قسم کا اور کرے جو بہتر معلوم ہو
ف اس حدیث سے یہ مراد ہے کہ کام نہ گناہ کا ہو اور نہ ثواب کا بلکہ اپنے معاملات مین سے کوئی کام ہو
تو جو بہتر کام ہو اختیار کرے اور حلف کا کفارہ دے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حلف توڑ دینے سے پہلے کفارہ
دے اور یہی مذہب ہے شافعی مالک احمد اور اکثر علما کا **ت** کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ کا **باب** من حلف بغیر اللہ خدا کے سوا کسی چیز کی قسم کھانیکا بیان - **اخبرنا**
مالک اخبرنا نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع
عمر بن الخطاب یقول لا وابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ینھاکم
ان تحلفوا بابائکم فمن کان حالفا فلیحلف باللہ ثم لیبرر او لیصمت **قال محمد** و
بھذا ناخذ لا ینبغی لاحد ان یحلف بابیہ فمن کان حالفا فلیحلف باللہ ثم لیبرر او لیصمت
حضرت عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے
سنا تو فرمایا اللہ جل جلالہ منع کرتا ہے تمکو اس بات سے کہ تم کھاؤ قسم اپنے باپون کی جو شخص تم
مین سے قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھاوے پھر پاک کرے قسم اپنی (یعنے وہ کام پورا کرے) یا چپ رہے
کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا باپ کی قسم کھانی جائز نہین جو شخص قسم کھانا چاہے تو خدا کی قسم کھاوے
پھر اوس کام کو پورا کرے یا چپ رہے قسم نہ کھاوے **باب** الرجل یقول مالہ فی رتاج
الکعبۃ جو شخص کہے مال میرا کعبہ کے دروازے پر وقف ہے اوسکا بیان - **اخبرنا** مالک اخبرنی

ایوب بن موسی من ولد سعید بن العاص عن منصور بن عبد الرحمن الحجبی عن ابیه عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت فیمن قال مالی فی رتاج الکعبۃ یکفر ذلک بما یکفر بالیمین **قال** محمد قد بلغنا ھذا عن عائشۃ واحب الینا ان یفی بما جعل علی نفسہ فیتصدق بذلک ویمسک ما یقوتہ فاذا افاد مالا تصدق بمثل ما کان امسک وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا عبد الرحمن حجبی سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہؓ کہتی تہین اوس شخص کے حق مین جو کہدے کہ مال میرا کعبہ کے دروازے پر وقف ہے اوسپر کفارہ قسم کا لازم آویگا کہا محمدؒ نے بیشک ہمکو حضرت عائشہ سے ایسا ہی پہنچا ہے لیکن ہمکو یہ پسند ہے کہ پوری قسم وفا کرے ضرورت کے موافق مال رکھکر باقی صدقہ کردے پہر جب فراخی ہو وہ بہی ادا کرے اور یہی قول ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا ہے **ف** ابو داؤد نے حضرت عمر سے بہی یہ حدیث روایت کی ہے اور یہی مذہب ہے آئمہ اربع کا لیکن ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ سارا مال صدقہ کرے اور واجب نہین اسی واسطے امام محمد نے احب الینا کہا ہے واللہ اعلم **باب** اللغو من الایمان لغو قسم کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ انہا قالت لغو الیمین قول الانسان لا واللہ وبلی واللہ **قال** محمد وبہذا ناخذ اللغو ما حلف علیہ الرجل وھو یری انہ حق فاستبان لہ بعد انہ علی غیر ذلک فھذا من اللغو عندنا حضرت عائشہ ہی کہتی تہین کہ لغو قسم وہ ہے جو آدمی باتون مین کہتا ہے نہین واللہ ہان واللہ کہا محمدؒ نے اسی پر ہے عمل ہمارا لغو وہ قسم ہے جو آدمی نے پہلے ایک بات کو حق سمجہا پہر معلوم ہوا کہ غیر اسکا حق ہے یہ ہمارے نزدیک لغو ہے **ف** مراد امام محمد کی یہ ہے کہ باتون مین پہلے نہین کو حق سمجہا پہر معلوم ہوا کہ ہان حق ہے نہ یہ کہ ایک بات پر قسم کہائی پہر معلوم ہوا کہ یہ کام میرے لئے بہتر نہین اسکا غیر بہتر ہے کیونکہ اسمین کفارہ ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی باتون مین جسکو ایسی عادت پڑجاوے یہ اسکا حکم ہے واللہ اعلم **کتاب** البیوع والتجارات والسلم کتاب بیع اور تجارت اور بیع سلم کے بیان مین **باب** بیع العرایا بیع عرایا کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا نافع عن عبد اللہ بن عمر عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص لصاحب العریۃ ان یبیعہا بخرصہا زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عاریت والے کو اپنا میوہ بیچنے کی اٹکل سے **ف**

یعنی درختوں کے میوے کا انداز کرکے اسقدر خشک میوے کے بدلے بیچنے کو درست رکھا **أَخْبَرَنَا**
مالک اخبرنا داؤد بن الحصین ان ابا سفیان مولی ابن ابی احمد اخبرہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا فیما دون خمسۃ اوسق او فی خمسۃ اوسق شک
داؤد لا یدری اقال خمسۃ او فیما دون خمسۃ **قال** محمد وبھذا ناخذ وذکر مالک بن
انس ان العریۃ انما تکون ان الرجل یکون لہ النخل فیطعم الرجل منھا ثمرۃ نخلۃ او نخلتین
یلقطھا لعیالہ ثم یثقل علیہ دخولہ حائطہ فیسألہ ان یتجاوز لہ عنھا علی ان یعطیہ
بمکیلتھا تمرا عند صرام النخل فھذا کلہ لا باس بہ عندنا لان التمر کلہ کان للاول
وھو یعطی منہ ما شاء فان شاء سلم لہ النخل وان شاء اعطاہ بمکیلتھا من التمر
لان ھذا لا یجعل بیعا ولو جعل بیعا ما حل تمر بتمر الی اجل ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عاریت کے درختوں کے پھل بیچنے کی بشرطیکہ پانچ وسق سے
کم ہوں یا پانچ وسق کے اندر ہوں **ف** وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور وزن اسکا عشر کے باب میں
ہم بیان کرچکے ہیں **ت** یہ شک داؤد بن حصین کا ہے کہ پانچ سے کم ہوں یا پانچ وسق کے اندر
ص کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور مالک بن انس نے ذکر کیا ہے کہ عریہ یہ ہے ایک شخص اپنے باغ
میں سے کسی محتاج کو ایک یا دو کھجور کا پھل دینا کرے کہ وہ اپنے عیال کے لئے توڑ کرلے جائے پھر وہ
مسکین باغ تک آنا جانا مشکل سمجھکر مالک کو کہدے کہ مجھے اسکا اندازہ خوشک کھجوریں دینا پھل کاٹنے
کے وقت ماپ کے تو یہ ہمارے نزدیک جائز ہے کیونکہ کھجور کا مالک وہی دینے والا ہے جو چاہے درخت سے
دے اور چاہے ماپ کر خشک کھجور دے کیونکہ وہ بیع کے طور پر نہیں دیگا اگر بیع کرکے دے تو کھجور کی کھجور سے
ملتی بیچ کرنی حرام ہے۔ **ف** یہ تحویل امام محمد کی ظاہر حدیث کے مخالف ہے بلکہ رخصت دی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عاریت والے کو کہ جب اسکو ضرورت ہو تو اٹکل سے پھل کا اندازہ کرکے خشک کھجور
کے عوض میں بیچ ڈالے کیونکہ اب اسکو ضرورت ہے اور پھل دیر سے تیار ہونگے اور یہ بھی کوئی شرط نہیں
کہ مالک سے بیع کرے بلکہ جس سے اسکو خشک کھجور ملتی ہو سے لے اور حدیث میں صاف لفظ بیع کا ہے پھر
بیع سے انکار کرنا سوائے تعصب کے اور کیا معنے رکھتا ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد کا مگر پانچ وسق
سے زیادہ نہو واللہ اعلم **باب** ما یکرہ من بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحھا جب تک

پہلون کی پختگی معلوم نہو اوسکے بیچنے کی ممانعت کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحہا نہی البائع والمشتری عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلون کے بیچنے سے یہانتک کہ اونکی پختگی اور بہتری کا یقین ہوجاوے اور بائع مشتری دونون کو منع فرمایا **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن عن امہ عمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمار حتی تنجو من العاہۃ **قال** محمد لا ینبغی ان یباع شئ من الثمار علی ان یترک فی النخل حتی یبلغ الا ان یحمر او یصفر او یبلغ بعضہ فاذا کان کذالک فلا باس ببیعہ علی ان یترک حتی یبلغ فاذا لم یحمر او یصفر او کان کفرے فلا خیر فی شرائہ علی ان یترک حتی یبلغ ولا باس بشرائہ علی ان یقطع ویباع وکذالک بلغنا عن الحسن البصری انہ قال لا باس ببیع الکفرے علی ان یقطع فبھذا ناخذ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلونکی بیع سے منع کیا یہانتک کہ آفت کا خوف جاتا رہے **م** کہا محمد نے یہ مناسب نہین کہ پہلون کو درختون پر چہوڑے یہانتک کہ سرخ یا زرد نہ ہولین جب سرخ یا زرد ہوجاوین تو اون کے بیچنے مین کچھ حرج نہین چاہئے کہ درختون پر ہی رہین اور جب سرخ اور زرد ہونے سے پہلے کہجور کے سر پر چہوڑے تو اسمین بہلائی نہوگی اور اگر کاٹ کر کچا پہل بیچ لے تو اسمین کچھ قباحت نہین پہر اسی پر ہم عمل کرتے ہین **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الزناد عن خارجۃ بن زید عن زید بن ثابت انہ کان لا یبیع ثمارہ حتی تطلع الثریا یعنی ببیع النخل زید بن ثابت اپنے درختون کے پہلون کو نہین بیچتے تھے جب تک ثریا کا تارہ نہ نکل آوین یعنے کہجور کے پہلون کو **باب** الرجل یبیع بعض التمر ویستثنی بعضہ کچا پہل یا میوہ کا بیع سے مستثنی کرنیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد اللہ بن ابی بکر عن ابیہ ان محمد بن عمرو بن حزم باع حائطا لہ یقال لہ الافراق بار بعۃ الاف درہم واستثنی منہ بثمانی مائۃ درہم تمرا ابی بکر بن محمد سے روایت ہے کہ اون کے باپ محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے باغ کا میوہ بیچا چار ہزار درم کو اسمین سے آٹھ سو درم کی کہجور مستثنی کرے **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الرجال عن امہ عمرۃ بنت عبد الرحمن

أَنَّهَا كَانَتْ تَبِيعُ ثِمَارَهَا وَتَسْتَثْنِي مِنْهَا عمرہ بنت عبدالرحمن اپنے درختوں کے پھلوں کو بیچتیں اور اس میں سے کچھ مستثنے کر لیتیں **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ربيعه بن عبد الرحمن عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ ثِمَارَهُ وَيَسْتَثْنِي مِنْهَا **قَالَ** محمد وبهذا ناخذ لا باس بِأَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ ثَمَرَهُ وَيَسْتَثْنِي بَعْضَهُ إِذَا اسْتَثْنَى شَيْئًا مِنْ جُمْلَتِهِ رُبُعًا أَوْ خُمُسًا أَوْ سُدُسًا قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ وہ اپنے پھلوں کو بیچتے تھے اور اسمیں سے کچھ استثنے کر لیتے تھے کہا محمد نے اسی پر عمل ہے ہمارا اسمین کچھ قباحت نہین کہ پھل بیچنے کے وقت کچھ مستثنے کرے بشرطیکہ استثنے مقرر کرے ثلث یا چہارم یا چھٹا حصہ (یعنے معین ہو) تو جائز نہین **ف** صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ استثنے مجہول منع ہے ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک باغمین سے کچھ معین کھجور مین استثنے کرے تو بھی جائز ہے اور شافعی اور احمد کے نزدیک جائز نہین کیونکہ انکا پھل معلوم نہین ہے کسقدر اتریگا

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ کسی پھل کا تر کھجور سے بیع کرنیکا بیان

اَخْبَرَنَا مالك اخبرنا عبد الله بن يزيد مولى الاسود بن سفيان اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ مَوْلَى لِبَنِي زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ عَمَّنْ اِشْتَرَى الْبَيْضَاءَ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ قَالَ فَنَهَانِي عَنْهُ وَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اِشْتِرَى التَّمْرِ بِالرُّطَبِ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ **قَالَ** محمد وبهذا ناخذ لَا خَيْرَ فِي اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَفِيْزَ رُطَبٍ بِقَفِيْزٍ مِنْ تَمْرٍ يَدًا بِيَدٍ لِاَنَّ الرُّطَبَ يَنْقُصُ اِذَا جَفَّ فَيَصِيْرُ اَقَلَّ مِنْ قَفِيْزٍ فَلِذٰلِكَ فَسَدَ الْبَيْعُ فِيْهِ ابو عیاش زید مولی بنی زہرہ سے روایت ہے کہ اونہون نے سعد بن وقاص سے پوچھا کہ جو کو سلت (ایک غلہ کا نام ہے درمیان گیہون اور جو کے عراق اور حجاز مین پیدا ہوتا ہے) کے بدلے مین بیچ سکتے ہین اونہون نے کہا ان دونون مین سے کون اچھا ہے بولے جو اچھا نہین تو منع کیا سعد نے اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے لوگون نے پوچھا کہ خشک کھجور کو رطب (تر کھجور) کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے آپ نے فرمایا رطب جب خشک ہو جاوے تو وزن اسکا کم ہو جاتا ہے لوگون نے کہا ہان تو آپنے منع فرمایا کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اسمین بھلائی نہین کہ تر کھجور کے قفیز دیکر (قفیز ایک ماپ ہے جسمین بارہ صاع غلہ آجاتا ہے) خشک کھجور قفیز لے دست بدستی کیونکہ تر کھجور جب خشک ہو جاوے تو

تفقیز سے کم ہو جاتی ہے اس واسطے یہ بیع فاسد ہو جاتی ہے **ف** امام محمد ابی یوسف مالک
شافعی احمد اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک بیع نسیہ مین منع ہے اور دست بدستی
برابر بیچنا درست ہے وہ کہتے ہین یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ زید ابو عیاش راوی اسکا مجہول ہے
مگر محدثین نے اسکو تسلیم نہین کیا کیونکہ زید ثقہ ہے اور مجہول بھی نہین واللہ اعلم **باب**

بَیْعِ مَالَمْ یُقْبَضْ مِنَ الطَّعَامِ وَغَیْرِہٖ قبض کرنے سے پہلے طعام وغیرہ چیزون کے بیچنے کا بیان

اخبرنا مالک اخبرنا نافع ان حکیم بن حزام ابتاع طعاما امر بہ عمر بن الخطاب
للناس فباع حکیم الطعام قبل ان یستوفیہ فسمع بذلک عمر بن الخطاب فردّ
علیہ وقال لا تبع طعاما ابتعتہ حتی تستوفیہ نافع سے روایت ہے کہ حکیم بن حزام نے
غلہ خرید کیا جو حضرت عمر نے لوگون سے دلوایا تھا پھر حکیم بن حزام نے اوس غلہ کو بیچ ڈالا قبضہ کرنے سے پہلے
جب حضرت عمر کو اسکی خبر پہونچی آپنے وہ غلہ حکیم بن حزام کو پھرا دیا اور کہا جس غلہ کو تو خریدے
پھر اوسکو مت بیچ جب تک اوسپر قبضہ نہ کرے **اخبرنا** مالک حدثنا نافع عن عبد اللہ بن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ
قال محمد وبهذا ناخذ وکذلک کل شیء من طعام او غیرہ فلا ینبغی ان یبیعہ
حتی یقبضہ وکذلک قال عبد اللہ بن عباس قال اما الذی نہی عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فہو الطعام ان یباع حتی یقبض وقال ابن عباس ولا احسب
کل شیء الا مثل ذلک فبقول ابن عباس ناخذ الاشیاء کلھا مثل الطعام لا
ینبغی ان یبیع شیئا اشتراہ حتی یقبضہ وکذلک قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی
الا انہ رخص فی الدور والعقار والارضین التی لا تحول ان تباع قبل ان
تقبض اما نحن فلا نجیز شیئا من ذلک حتی یقبض عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طعام خریدے پھر اسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے کہا محمد نے
اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی حکم ہے سب چیز کا طعام ہو یا غیر اسکا جب تک قبضہ نہ کرلے اسکو نہ بیچے
اور ایسا ہی کہا عبد اللہ بن عباس نے فرمایا جس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا وہ طعام
ہے کہ قبضہ کرنے سے پہلے بیچا جاوے مگر ہم سب چیز کو اسکی مثل سمجھتے ہین پس ابن عباس کے قول

ہمارا عمل ہے یہ چیز طعام کی مثل ہے جب خریدے تو قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا مگر گھرون اور اُن چیزون مین جن پر ملک ثابت ہے اور زمین وغیرہ جو غیر منقولہ چیزین ہین قبضہ سے پہلے بھی ان کا بیچنا جائز کہتے تھے لیکن ہم کسی چیز کو قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز نہین سمجھتے

ف یہی مذہب مالک شافعی احمد کا اور یہی حق ہے **اَخْبَرَنَا** مالك حدثنا نافع عبد الله بن عمر اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نَبْتَاعُ يَدًا بِيَدٍ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عَلَيْنَا مَنْ يَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالٍ مِّنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ نَبْتَاعُهٗ فِيْهِ اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَبِيْعَهٗ **قَالَ** محمد اِنَّمَا كَانَ يُرَادُ بِذٰلِكَ الْقَبْضُ لِئَلَّا يَبِيْعَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّبِيْعَ شَيْئًا اِشْتَرَاهُ رَجُلٌ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دست بدستی اناج خریدتے تھے۔ پھر آپ ہمارے پاس ایک آدمی بھیجتے تھے وہ ہمکو حکم کرتا تھا کہ غلہ اوس جگہ سے اوٹھائے جہان سے خرید کیا ہے پہلے اس کے کہ ہم اسکو بیع کرین کہا محمد نے یہ قبضہ کرنیکی غرض سے آدمی بھیجا جاتا تھا کہ ایسا نہو قبضہ کرنے سے پہلے کچھ بیچ ڈالین پس جو چیز خرید کی جاوے قبضہ کرنے سے پہلے اسکو نہ بیچے **بَابُ** بَيْعِ الْمَتَاعِ اَوْ غَيْرِهٖ لِنَسِيْئَةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنْقُدْنِيْ وَاَضَعُ عَنْكَ جو شخص کوئی چیز ادھار پر بیچے پھر یہ کہے کہ اگر نقدی دے تو اتنا معاف کردونگا اوسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ابو الزناد عن بُسْر بن سعيد عن ابي صالح بن عبيد مولى السفاح اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاعَ بَزًّا مِّنْ اَهْلِ دَارِ نَخْلَةٍ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّنْقُدُوْهُ وَيَضَعَ عَنْهُمْ فَسَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا اٰمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَ ذٰلِكَ وَلَا تُوْكِلَهٗ **قَالَ** محمد وبهذا ناخذ مَنْ وَجَبَ لَهٗ دَيْنٌ عَلٰى اِنْسَانٍ اِلٰى اَجَلٍ فَسَاَلَ اَنْ يَّضَعَ عَنْهُ وَيُعَجِّلَ لَهٗ مَا بَقِيَ لَمْ يَنْبَغِ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ يُعَجِّلُ قَلِيْلًا بِكَثِيْرٍ دَيْنًا فَكَاَنَّهٗ يَبِيْعُ قَلِيْلًا نَقْدًا بِكَثِيْرٍ دَيْنًا وهو قول عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وهو قول ابي حنيفة رحمہ اللہ تعالیٰ ابوصالح سے روایت ہے کہ اونہون نے اپنا کپڑہ دار نخلہ (ایک مقام ہے مکے اور طائف کے بیچ مین) والون کے ہاتھ بیچا ایک وعدہ پر جب وہ کوفے جانے لگے تو پوچھا ان سے اگر کچھ وضع کردو تو ہم نقد ادا کر دیتے ہین۔ (اپنے موت سے پہلے) پھر ابوصالح نے زید بن ثابت سے یہ مسئلہ پوچھا اونہون نے کہا مین تجھے اسی روپیہ کے کہانے اور کہلانے کی اجازت نہین دیتا کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جس شخص

کا کسی پر قرضہ ہو کچھ مدت تک (یعنے ادا کرنے کی مدت مقرر ہو) پھر قرضدار کہے اگر تو کچھ وضع کر دے
تو باقی میں نقد دیدیتا ہوں یہ جائز نہیں کیونکہ جلدی کی غرض سے تھوڑا لینے کے عوض لیگا گویا بہت
قرضہ کے عوض میں تھوڑا نقدی خرید کیا تو یہ جائز نہیں اور یہی قول ہے عمر بن خطاب - زید بن ثابت
عبداللہ بن عمر اور ابوحنیفہ کا **ق** ابن مسیب اور شافعی سے جواز اور عدم جواز کے دونوں قول مروی ہیں
اور حجت انکی حدیث ابن عباس کی ہے کہ جب بنی نضیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلنے کا حکم
دیا تو انہوں نے یہ عذر پیش کیا کہ ہم نے بہت لوگوں سے قرضہ لینا ہے آپنے فرمایا کچھ وضع کردو اور
باقی نقدی وصول کر لو اور ابن عباس کا بھی یہی مذہب ہے لیکن یہ حدیث حجت نہیں ہو سکتی کئی وجہوں
سے اول تو یہ کہ شاید ربا حرام ہونے سے پہلے کا یہ واقع ہو دوسرا یہ کہ انکا قرضہ شاید سود کا ہو اور اپنے
سود وضع کر کے راس المال لینے کا حکم دیا ہو تیسرا یہ کہ شاید کفار سے آپنے ایسا معاملہ کرنا جائز رکھا ہو
غرض مسلمانوں سے ایسا معاملہ کرنا کسی طرح جائز نہیں واللہ اعلم **بَابُ** الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّعِيْرَ
بِالْحِنْطَةِ گیہوں دیکر جو خریدنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ
اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ فَنِيَ عَلَفُ دَابَّتِهِ فَقَالَ لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ
حِنْطَةِ اَهْلِكَ فَاشْتَرِ بِهِ شَعِيْرًا وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا نَرٰى
بَاْسًا بِاَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَفِيْزَيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ بِقَفِيْزٍ مِنْ حِنْطَةٍ يَدًا بِيَدٍ وَالْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ
فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا
بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَاْخُذَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ
اَكْثَرُ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَاْخُذَ الْحِنْطَةَ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرُ اَكْثَرُ يَدًا بِيَدٍ فِيْ ذٰلِكَ اَحَادِيْثُ
كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْفَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا سلمان بن یسار سے روایت
ہے کہ عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث کی سواری کا چارہ تمام ہوگیا تو انہوں نے اپنے غلام سے کہا
گھر سے گیہوں لیجا اور اس کے برابر جو تلوا لا کہا محمد نے ہم اسمیں کچھ قباحت نہیں دیکھتے کہ آدمی ایک
قفیز گیہوں کی دیکر دو قفیز جو کی لے لے اور حدیث عبادہ بن صامت اس مسئلہ میں معروف ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے برابر اور چاندی چاندی کے برابر اور گیہون

گیہون کے برابر اور جو جو کے برابر لے اور اسمین کچھ قباحت نہین کہ سونا بہت سی چاندی دیکر خرید کرے اور اسمین قباحت نہین کہ گیہون بہت جو دیکر خرید کرے اور اس مسئلہ مین بہت حدیثین معروف مشہور ہین اور یہی قول ہے عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** سعد بن ابی وقاص اور ابن مسیب اور مالک کے نزدیک مدنی جو اور گیہون ایک ہی جنس ہے اونکا کم وبیش خرید کرنا جائز نہین لیکن حق یہ ہے کہ گیہون اور جو ایک جنس نہین اور انہین کم وبیش دینے لینے مین کچھ قباحت نہین اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا واللہ اعلم **بَابُ** الرَّجُلِ يَبِيعُ الطَّعَامَ نَسِيئَةً ثُمَّ يَشْتَرِي بِذٰلِكَ الثَّمَنِ شَيْئًا آخَرَ طعام کو قرض پر بیچکر اوس روپیہ سے قبل وصول کرنے کے کوئی اور جنس خریدنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك حدثنا ابو الزناد اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَكْرَهَانِ اَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا اِلَى اَجَلٍ بِذَهَبٍ ثُمَّ يَشْتَرِي بِذٰلِكَ الذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا **قَالَ** محمد وَنَحْنُ لَا نَرَى بَاْسًا اَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا اِذَا كَانَ التَّمْرُ بِعَيْنِهِ وَلَمْ يَكُنْ دَيْنًا وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْقَوْلُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا وَقَالَ لَا بَاْسَ بِهِ وهو قول ابي حنيفة وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا ابو الزناد سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار اسکو مکروہ جانتے تھے کہ شخص طعام مہلت پر بیچے پھر اوس روپیہ سے قبل وصول کرنے کے کوئی اور جنس خرید کرے کہا محمد نے ہم اس مین کچھ قباحت نہین دیکھتے کہ قبل وصول کے کھجور خرید کرے بشرطیکہ کھجور موجود ہو اوسکا قرض نہو اور یہ قول سعید بن جبیر سے جب ذکر کیا گیا تو اونہون نے اسکو کچھ نہ سمجھا اور کہا کچھ قباحت نہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **بَابُ** مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّجْشِ وَتَلَقِّي السِّلَعِ خرید اور بر جہتری کرنے اور بیوپاری کو شہر سے باہر جاکر ملنے کے منع ہونیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا نافع عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ تُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتَّى تَهْبِطَ الْاَسْوَاقَ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ **قَالَ** محمد وبهذا ناخذ كُلُّ ذٰلِكَ مَكْرُوهٌ فَاَمَّا النَّجْشُ فَالرَّجُلُ يَحْضُرُ فَيَزِيدُ فِي الثَّمَنِ وَيُعْطِي فِيهِ مَا لَا يُرِيدُ اَنْ يَشْتَرِيَ بِهِ لِيَسْمَعَ بِذٰلِكَ غَيْرُهُ فَيَشْتَرِي عَلَى سَوْمِهِ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِي وَاَمَّا تَلَقِّي السِّلَعِ فَكُلُّ اَرْضٍ كَانَ ذٰلِكَ يَضُرُّ بِاَهْلِهَا فَلَيْسَ يَنْبَغِي اَنْ يُفْعَلَ ذٰلِكَ بِهَا فَاِذَا كَثُرَتِ الْاَشْيَاءُ بِهَا حَتَّى صَارَ ذٰلِكَ

لا یضر باھلہا فلا باس بذلک ان شاء اللہ تعالیٰ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر سے باہر جاکر بیپاری کے ملنے سے یہانتک کہ وہ بازار مین آجاوے
اور خریدار پر چڑہی کرنے سے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہ سب منع ہے بخش یہ ہے کہ ایک شخص
کوئی چیز خریدنے لگا تو دوسرے نے آکر زیادہ قیمت کہدی حالانکہ اسکا خرید کرنیکا ارادہ نہین تھا اس غرض
سے زیادہ قیمت کہتا ہے کہ خریدار اوسکی بات سنکر اسکی کہی ہوئی قیمت پر خریدلے تو یہ امر بالکل نامناسب
نہین اور بیپاری کو شہر سے باہر جاکر ملنا جہان لوگون کو اسمین ضرر ہو وہان نہ چاہیئے اور جہان سب چیز
کثرت سے ملتی ہوا اور لوگون کا اسمین کچھہ ضرر نہین تو وہان باہر جاکر ملنے مین کچھہ قباحت نہین ان شاء اللہ
تعالے **ف** امام محمد نے انشاء اللہ تعالے اسواسطے کہا ہے کہ منع اسکی منصوص ہے اور جواز مین انکو
کوئی نص دستیاب نہین ہوئی اور اس مسئلہ مین علماء کا بہت اختلاف ہے شافعی کے نزدیک
مطلقاً منع چاہے ضرر ہو یا نہ ہو اور اسکے منع ہونیکی دو وجہہ ہین ایک یہ کہ شہر مین قحط ہے اور ایک
شخص نے باہر جاکر سب غلہ خرید لیا تو شہر والون کو اسمین تکلیف ہوگی کیونکہ وہ شخص اپنی مرضی کے
موافق فروخت کریگا تو اس صورت مین حنفیہ کا قول ٹھیک ہے کہ جہان ضرر نہو وہان کچھہ قباحت
نہین اور دوسری یہ وجہ ہے کہ بیپاری شہر کے نرخ سے ناواقف تھا اور اس نے باہر جاکر فریب دیا
اور شہر کا نرخ نہ بتلایا اور غلہ یا جو چیز بھی خرید کرلی تو یہ بات ہمیشہ منع ہے جیسا کہ مذہب شافعی
کا ہے اور اصل مین آنحضرت کا بھی یہی منشا تھا کیونکہ ابی ہریرہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے بیپاری کو باہر جاکر ملنے سے منع کیا پھر فرمایا جو باہر جاکر اس سے خرید کرے تو بیپاری
کو شہر مین آکر پھر فسخ کرنیکا اختیار ہوگا تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ آپکا یہی منشا تھا اور اس سے
ہمیشہ کے لئے ممانعت ہے اور جس شخص کا یہ ارادہ نہو اسکو بھی منع ہے کیونکہ جب شہر مین آکر
بیع پختہ ہوگیا اور باہر کی بیع پختہ نہین تو اسکا باہر جانا لغو ہے واللہ اعلم

باب الرجل یسلم ما یکال فیما یکال

باب کیل کی چیز ما ہے سلم کرنیکا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا نافع
ان عبد اللہ بن عمر کان یقول لا باس بان یبتاع الرجل طعاما الی اجل معلوم بسعر
معلوم ان کان لصاحبہ طعام او لم یکن لہ طعام ما لم یکن فی زرع لم یبد صلاحہا
قال محمد ھذا عندنا لا باس بہ وھو السلم یسلم الرجل فی طعام الی اجل معلوم

بکیلٍ معلومٍ من صنفٍ معلومٍ ولا خیر فی ان یشترط ذلک من زرعٍ معلومٍ وھو
قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ اسمین قباحت نہین
اگر ایک مرد دوسرے سے سلف کرے اناج مین معیار معین کرکے نرخ مقرر پر جاہے اوس کے پاس
طعام غلہ ہے یا نہین جب وہ سلم ایسے کہیت مین نہو جسکی بہتری کا حال معلوم نہین یا ایسی کہجورین
نہو جسکی بہتری کا حال معلوم نہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلون کے لینے دینے سے
منع فرمایا ہے جب تک اونکی بہتری کا حال معلوم نہو جاوے کہا محمد نے ہمارے نزدیک اسمین کچھ قباحت
نہین جب سلم کرے اناج اور مدت معین کرکے نرخ مقرر کرلے اور وصف اوسکی بہی بیان کردے
اور جب کہیت مقرر کی شرط کرے تو اسمین بہلائی نہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ

باب بیع البراءۃ

کا بیع مین عیب کا ذمہ وار ہونیکا بیان۔ **اخبرنا** مالک حدثنا
یحیی بن سعید عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر انہ باع غلاماً بثمان
مائۃ درہم بالبراءۃ وقال الذی ابتاع العبد لعبد اللہ بن عمر بالعبد داءٌ لم تسمہ لی فا
ختصما الی عثمان بن عفان فقال الرجل باعنی عبداً وبہ داءٌ فقال ابن عمر بعتہ
بالبراءۃ فقضی عثمان علی ابن عمر ان یحلف باللہ لقد باعہ وما بہ داءٌ یعلمہ
فابی عبد اللہ بن عمر ان یحلف فارتجع الغلام فصح عندہ العبد فباعہ عبد اللہ
بن عمر بعد ذلک بالف وخمس مائۃ درہم **قال** محمد بلغنا عن زید بن ثابت
انہ قال ومن باع غلاماً بالبراءۃ فھو بریٌ من کل عیب وکذلک باع عبد اللہ
بن عمر بالبراءۃ ورآھا براءۃ جائزۃ فبقول زید بن ثابت وعبد اللہ بن عمر نأخذ
من باع غلاماً او شیئاً وتبرأ من کل عیب ورضی بذلک المشتری وقبضہ علی
ذلک فھو بریٌ من کل عیب علمہ او لم یعلمہ لان المشتری قد براءہ من ذلک واما
اھل المدینۃ قالوا یبرأ البائع من کل عیب لم یعلمہ فاما ما علمہ وکتمہ فانہ
لا یبرأ منہ وقالوا اذا باعہ بیع المیراث بریٔ من کل عیب علمہ او لم یعلم اذا قال
ابیعک بیع المیراث فالذی یقول ابرأ من کل عیب وبین ذلک الآخر ان یبرأ
لما اشترط من ھذا وھو قول ابی حنیفۃ وقولنا والعامۃ سالم بن عبداللہ سے روایت

ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ایک غلام بیچا آٹھ سو درم کو اور مشتری سے شرط کر لی کہ عیب کی جوابدہی سے
مین بری ہون بعد اوس کے مشتری نے کہا غلام کو ایک بیماری ہے تم نے مجھ سے اسکا بیان نہین
کیا تھا پھر دونون مین جھگڑا ہوا اور گئے عثمان بن عفان پاس مشتری بولا کہ انہون نے ایک غلام میرے
ہاتھ بیچا اور اسکو ایک بیماری تھی اوہنون نے بیان نہین کیا عبداللہ بن عمر نے کہا مین نے شرط کر لی تھی
کہ عیب کی جوابدہی مین نہ کرونگا حضرت عثمان رض نے حکم کیا کہ عبداللہ بن عمر حلف کرین کہ مین نے یہ غلام
بیچا اور میرے علم مین اسکو کوئی بیماری نہ تھی عبداللہ نے قسم کھانے سے انکار کیا تو وہ غلام پھر آیا عبداللہ
پاس اور اوس بیماری سے اچھا ہو گیا پھر عبداللہ نے اوسکو ایک ہزار پانسو درم کو بیچا **ف** یہ اللہ جل جلالہ
کا فضل ہوا عبداللہ پر کہ اونہون نے احتیاطاً سچی قسم کھانے سے بھی انکار کیا **مت** کہا محمد نے ہم کو
پہنچا ہے زید بن ثابت سے اونہون نے کہا جو شخص برائت کی شرط پر غلام کو بیچے وہ عیب کی جوابدہی
سے بری ہے اور یہی سمجھکر عبداللہ بن عمر نے بھی بیچا تھا پس ہم زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر کے قول
پر عمل کرتے ہین کہ جو شخص غلام یا کوئی اور چیز برائت کی شرط پر بیچے اور مشتری بھی اسبات پر راضی
ہو کر قابض ہو جاوے تو بایع عیب کی جوابدہی سے بری ہے چاہے عیب کو جان بوجھ چھپا رکھا اور نہ
بتلایا اور چاہے نہین جانتا تھا کیونکہ مشتری نے اسکو بری کر دیا ہے لیکن مدنی لوگ کہتے ہین کہ بایع
ہر عیب کی جوابدہی سے بری ہو سکتا ہے جب وسکو عیب معلوم نہوا اور جو جان بوجھکر چھپا رکھے اور نہ بتلا دے
وہ بری نہین ہوگا اور کہتے ہین کہ جب بیع برائت کی عیب بتلا کر بیع کرے (یعنے یہ کہدے کہ اسمین عیب بھی
ہے لیکن مین نہین بتلاتا وہ کیا ہے) اور مشتری چاہے عیب سے واقف ہو جاوے یا نہ جب بایع نے یہہ
کہدیا کہ مین برائت کی شرط پر بیع کرتا ہون پھر جسنے عیب کی جوابدہی سے اپنی برائت بھی کر لی اور عیب
بھی بتلا دیا (یعنے مجمل طور پر کہدیا کہ اسمین عیب ہے) بہت مناسب اور لائق ہے کہ اس شرط کے باعث بری
ہو جاویگا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **باب** بیع الغرر جس بیع مین دھوکا ہو اسکا
بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو حازم بن دینار عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الغرر **قال** محمد وبہذا ناخذ بیع الغرر کلہ فاسد
وہو قول ابی حنیفۃ والعامۃ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع
منع فرمایا ہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور دھوکے کی کل بیع فاسد ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ

اور عامہ فقہا حنفیہ کا **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن سعید بن المسیب انہ کان یقول
لا ربا فی الحیوان وانما نھی عن الحیوان عن ثلاث عن المضامین والملاقیح وحبل الحبلة
والمضامین ما فی بطون اناث الابل والملاقیح ما فی ظھور الجمال ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن
مسیب کہتے تھے کہ حیوان میں ربا نہیں ہے بلکہ حیوان میں تین بیعیں نادرست ہیں ایک مضامین کی دوسرے ملاقیح
کی تیسری حبل الحبلہ کی اور مضامین وہ جانور ہیں جو مادہ کے شکم میں ہیں ملاقیح وہ جانور جو نر کی پشت میں ہیں

اخبرنا مالک اخبرنا نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نھی عن بیع حبل الحبلة وکان بیعا یتبایعه اھل الجاھلیة یبیع احدھم الجزور الی ان تنتج الناقة
ثم تنتج التی فی بطنھا **قال** محمد ھذہ البیوع کلھا مکروھة ولا ینبغی لانھا غرر عندنا
وقد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے یہ وہ بیع ہے جو ایام جاہلیت میں مروج تھی آدمی اونٹ خریدتا تھا اس
وعدے پر کہ جب اونٹنی کا بچہ ہوگا اور پھر بچہ کا بچہ ہوگا اس وقت میں دام دونگا کہا محمد نے یہ سب بیعیں حرام
ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک دھوکا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے

باب بیع المزابنة بیع مزابنہ کا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا نافع عن عبد اللہ بن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع المزابنة والمزابنة بیع الثمر بالتمر وبیع العنب
بالزبیب کیلا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیع مزابنہ سے
مزابنہ اسکو کہتے ہیں کہ درخت پر پھل کھجور یا انگور کے اندازہ کرکے خشک کھجور یا انگور کے بدلے میں فروخت
کیا جاوے **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع المزابنة والمحاقلة المزابنة اشتراء الثمر بالتمر والمحاقلة
اشتراء الزرع بالحنطة واستکراء الارض بالحنطة قال ابن شہاب سألنا عن کرائھا
بالذھب والورق فقال لا باس به سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا مزابنہ اور محاقلہ سے مزابنہ اسکو کہتے ہیں کہ درخت پر پھل کھجور یا انگور کے خشک کھجور یا انگور کے
عوض میں فروخت کئے جاوین ماپ سے اور محاقلہ اسکو کہتے ہیں کہ گیہوں کا کھیت خشک گیہوں کے
بدلے میں بیچے یا زمین کے بونے کے کرایہ میں کچھ گیہوں دے دیوے اس زمین کو آباد کرکے جو

کہاں جگہہ پر گیہوں پیدا ہو تجھکو دونگا اسکو مخابرہ بہی کہتے ہین -) ابن شہاب نے کہا مین نے سعید بن مسیب
کو زمین بونے کے کرایہ مین سونا اور روپیہ دینے کا حکم پوچھا تو اونہون نے کہا اسمین کچھہ قباحت نہین -

اخبرنا مالک حدثنا داود بن الحصین ان ابا سفیان مولی ابن احمد اخبرہ انہ
سمع ابا سعید الخدری یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ والمحاقلۃ
والمزابنۃ اشتراء الثمر فی رؤس النخل بالتمر والمحاقلۃ کراء الارض **قال** محمد المزابنۃ
عندنا اشتراء الثمر فی رؤس النخل بالتمر کیلا لایدری التمر الذی اعطی اکثر او اقل
والزبیب بالعنب لایدری ایھما اکثر والمحاقلۃ اشتراء الحب فی السنبل بالحنطۃ کیلا
لایدری ایھما اکثر وھذا کلہ مکروہ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ وھو قولنا

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا مزابنہ اور محاقلہ
کے معنے اوپر گذر چکے ہین کہا محمد نے مزابنہ ہمارے نزدیک اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا انگور درختون کے
پر خشک کھجور یا انگور سے وزن کر کے بیچے جاوین اور یہ نہ معلوم ہو کہ جو کچھہ دیا ہے زیادہ ہے یا کم
اور محاقلہ اسکو کہتے ہین کہ سٹون مین گیہون گیہون کے ساتھہ وزن کر کے بیچی جاوے اور یہ نہ معلوم ہو
کہ کون چیز زیادہ ہے اور یہ سب حرام ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا کا اور یہی قول ہمارا ہے

باب اشتراء الحیوان باللحم جانور کا گوشت کے بدلے بیچنا **اخبرنا** مالک اخبرنا
ابو الزناد عن سعید بن المسیب قال نھی عن بیع الحیوان باللحم قال قلت لسعید بن المسیب
ارأیت رجلا اشتری شارفا بعشرۃ شیاہ او قال بشاۃ فقال سعید بن المسیب ان کان
اشتراھا لینحرھا فلا خیر فی ذلک قال ابو الزناد وکان من ادرکت من الناس ینھون
عن بیع الحیوان باللحم وکان یکتب فی عھود العمال فی زمان ابان وھشام ینھون
عن ذلک ابو الزناد سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب کہتے تھے جانور کا گوشت کے بدلے مین بیچنا منع ہے
کہا ابو الزناد نے مینے سعید بن مسیب سے پوچھا اگر کوئی شخص دس بکریون کے بدلے مین ایک اونٹ
خرید کرے تو کیسا ہے سعید نے کہا اگر ذبح کرنے کے لئے خرید کرے تو بہتر نہین **ف** کیونکہ جب
ذبح کرنے کے لئے خرید کریگا تو گوشت کی طرف خیال رکہیگا گویا گوشت کو جانور کے بدلے مین لیا
ت ابو الزناد نے کہا مینے سب عالمون کو جانور کی بیع سے گوشت کے بدلے مین منع کرتے ہوئے

پایا اور ابان بن عثمان اور ہشام بن اسماعیل کے زمانے میں عاملوں سے پروانوں میں اسکی ممانعت لکھی
جاتی تھی **اخبرنا** مالک اخبرنا داؤد بن الحصین انہ سمع سعید بن المسیب یقول وکان
من میسر اھل الجاھلیۃ بیع اللحم بالشاۃ او الشاتین سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے
تھے یہ بھی جاہلیت کا جوا ہے گوشت کو ایک بکری یا دو بکریوں کے عوض میں بیچنا **اخبرنا**
مالک اخبرنا زید بن اسلم عن سعید بن المسیب انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی عن بیع الحیوان باللحم **قال** محمد وبھذا ناخذ من باع لحما من لحم
الغنم بشاۃ حیۃ لا یدری اللحم اکثر او ما فی الشاۃ اکثر فالبیع فاسد مکروہ ولا ینبغی
وھذا مثل المزابنۃ والمحاقلۃ وکذا بیع الزیتون بالزیت ودھن السمسم سعید بن
مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانور کے بیچنے سے گوشت کے
عوض میں کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو شخص بکری کا گوشت زندہ بکری کے عوض میں خرید کرے یہ معلوم نہیں
کہ گوشت زیادہ ہے یا بکری سے زیادہ نکلیگا تو یہ بیع فاسد اور بری ہے نہ کرنی چاہیے اور یہ بیع مزابنہ
اور محاقلہ کی مانند ہے اور ایسا ہی زیتون کا زیت سے بیچنا اور تیل کا تلوں سے منع ہے **باب**
الرجل یساوم بالشئ فیزید علیہ ایک شخص جب چیز خرید کرنے لگا تو دوسرے کو اوس چیز کی قیمت
زیادہ دینی منع ہے **اخبرنا** مالک حدثنا نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع بعضکم علی بیع بعض **قال** محمد وبھذا ناخذ لا ینبغی اذا
ساوم الرجل الرجل بالشئ ان یزید علیہ غیرہ فیہ حتی یشتری او یدع الیہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی بیع پر دوسرے کو بیع
کرنے سے منع فرمایا ہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا ایسا نہ کرنا چاہیے کہ ایک شخص کوئی چیز خرید
کرنے لگا ہے اور دوسرا اوس چیز کی قیمت زیادہ کہدے اس غرض سے کہ یا تو زیادہ قیمت سے خرید
کرلیگا یا اوس کے لیے چھوڑدیگا **باب** **ما یوجب البیع بین البائع والمشتری** جب چیز سے
بیع پختہ ہو جاتی ہے اوسکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن عبد اللہ بن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان کل واحد منھما بالخیار علی صاحبہ
ما لم یتفرقا الا بیع الخیار **قال** محمد وبھذا ناخذ وتفسیرہ عندنا علی ما بلغنا

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا عَنْ مَنْطِقِ الْبَيْعِ
اِذَا قَالَ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُكَ فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ مَا لَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ قَدِ اشْتَرَيْتُ فَاِذَا قَالَ
الْمُشْتَرِيْ قَدِ اشْتَرَيْتُ بِكَذَا وَكَذَا فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ مَا لَمْ يَقُلِ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بائع مشتری کو جب تک اختیار ہے جبتک ایک دوسرے سے جدا نہوں یا اختیار دین ایک دوسرے کو
کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور تفسیر اسکی یہ ہے جو ہمکو ابراہیم نخعی سے پہنچی ہے وہ کہتے تھے کہ بائع مشتری کو جب تک
خیار ہے جبتک بیع کی گفتگو سے جدا نہوں جب بائع کہے کہ مینے اتنی قیمت سے یہ چیز دیدی اور مشتری نے
یہ نہین اقرار کیا کہ مینے اتنی قیمت سے لے لی جبتک اسکو رجوع کا خیال ہے اور جب مشتری نے کہا مین نے
اتنی قیمت سے یہ چیز خریدی اور بائع نے یہ نہین اقرار کیا کہ مین نے دیدی تو اسکو بھی رجوع کا اختیار ہے
جب دونون اقرار کرلین تو پھر خیار نہین رہتا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** یہی مذہب
ہے سفیان ثوری اور ربیعہ کا لیکن یہ تفسیر ٹھیک نہین کیونکہ قطع کلام کے لئے مالم یتفرقا کلام عرب
مین کہین استعمال نہین کیا گیا بلکہ بدنی تفرق اس سے مراد ہے کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جاوین
اور یہی مذہب ہے ابن مسیب۔ زہری و عطا بن ابی رباح۔ ابن ابی ذہب۔ سفیان بن عیینہ۔ اوزاعی لیث
بن سعد ابن ابی ملیکہ۔ حسن بصری۔ ہشام بن یوسف۔ عبد الرحمن بن ہشام۔ عبد اللہ بن حسن قاضی شافعی
احمد اسحاق۔ ابی ثور۔ ابی عبید۔ محمد بن جریر طبری۔ اور اہل الظاہر کا اور ایک روایت مین مالک کا بھی
یہی مذہب ہے واللہ اعلم **بَابُ** الْاِخْتِلَافِ فِي الْبَيْعِ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ بائع اور مشتری کے اختلاف
کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا بَيِّعَيْنِ تَبَايَعَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْ يَتَرَادَّانِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
نَاْخُذُ اِذَا اخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ تَحَالَفَا وَتَرَادَّا الْبَيْعَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا
اِذَا كَانَ الْمَبِيْعُ قَائِمًا بِعَيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ الْمُشْتَرِيْ قَدِ اسْتَهْلَكَهٗ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُشْتَرِيْ
فِي الثَّمَنِ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَيَتَحَالَفَانِ وَيَتَرَادَّانِ الْقِيْمَةَ عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بائع اور مشتری اختلاف کرین تو بائع کا قول
معتبر ہوگا **ف** دونون حلف کرین گے **ق** اور بیع کو رد کر ڈالین گے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا

جب قیمت مین اختلاف کرین تو دونون حلف کرین گے اور رد کر ڈالین گے اور یہی قول ہے ابی حنیفہ اور عامہ فقہا رحمہم اللہ کا جبتک جنس موجود ہے اور جب جنس بعینہ موجود نہین تو ابو حنیفہ کے نزدیک قیمت مین قول مشتری کا معتبر ہوگا اور ہمارے نزدیک پر یہی حلف کرین گے اور قیمت کو رد کرین گے **ف** جب گواہ نہون تو یہ حکم ہے کہ دونون حلف کرین اور جب گواہ موجود ہون تو کسی سے بہی حلف نہین لیجائیگی اور گواہی پر فیصلا کیا جائیگا اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا واللہ اعلم

بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْمَتَاعَ نَسِيئَةً فَيُفْلِسُ الْمُبْتَاعُ جو شخص قرضہ پر کوئی چیز فروخت کرے پہر مشتری مفلس ہوجاوے اس کا بیان **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا فَوَجَدَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِيهِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ إِذَا مَاتَ وَقَدْ قَبَضَهُ فَصَاحِبُهُ فِيهِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَقْبِضِ الْمُشْتَرِي فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ بَقِيَّةِ الْغُرَمَاءِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ وَكَذَا إِنْ أَفْلَسَ الْمُشْتَرِي وَلَمْ يَقْبِضْ مَا اشْتَرَى فَالْبَائِعُ أَحَقُّ بِمَا بَاعَ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ

ابی بکر بن عبد الرحمن بن ہشام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا کسی کے ہاتھ پہر مشتری مفلس ہوگیا اور بائع کو قیمت وصول نہین ہوئی لیکن بائع نے اپنی چیز بجنسہ مشتری کے پاس پائی تو بائع اس چیز کا زیادہ حقدار ہوگا **ف** بہ نسبت مشتری کے اور قرضخواہون کے **ت** اگر مشتری مرگیا تو اس چیز مین بائع اور قرضخواہون کے برابر ہوگا **ف** یعنی اوس چیز کو بیچکر بائع کی قیمت اور قرض خواہون کا قرضہ حصہ رسد ادا کرینگے **مت** کہا محمد نے جب مشتری نے قبضہ کر لیا ہو پہر مرجاوے تو بائع اور قرضخواہون کے برابر حصہ ملیگا اور اگر قبضہ نہ کیا ہو تو بائع بہ نسبت اور قرضخواہون کے زیادہ حقدار ہے یہانتک کہ اوسکی قیمت پوری ہوجاوے اور ایسا ہی جب مشتری نے مال پر قبضہ نہین کیا اور مفلس ہوگیا ہے تو بائع اور قرضخواہون سے زیادہ حقدار ہوگا یہان تک کہ اوسکی رقم پوری ہوجاوے **ف** قبضہ کی شرط اس حدیث مین کوئی نہین چاہیے مشتری نے قبضہ کیا ہو یا نہ یہی حکم ہے کہ بائع اپنی چیز بجنسہ پاوے تو قبض کرلے باقی قرضخواہون کا اسمین کچھ حصہ نہین چاہیے وہ چیز مشتری کچھ خرچ بھی کرلی ہو مگر باقی کا وہی حقدار ہوگا اور اگر بجنسہ نہ ملے تو باقی قرض خواہون کے ساتھ شریک ہوگا اھ

اور یہی مذہب ہے مالک شافعی احمد اور اسحاق کا واللہ اعلم **باب** اَلرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّيْءَ أَوْ يَبِيْعُهُ فَيُغْبَنُ فِيْهِ أَوْ لِيُسَعِّرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جو شخص خرید کرے نہیں دہوکھا کھاتا ہو اوسکا اور مسلمانون پر کسی چیز کا ایک بھاؤ مقرر کرنیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا عبد الله بن دينار عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ بَايَعْتَهُ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَاعَ فَقَالَ لَا خِلَابَةَ **قَالَ** محمد نَرَى اَنَّ هٰذَا كَانَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ خَاصَّةً عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو لوگ فریب دیتے ہیں خرید فروخت میں آپنے فرمایا جب تو خرید فروخت کیا کرے تو یہ کہدیا کر فریب نہیں ہے (یعنی فریب نہ کرنا) وہ شخص جب معاملہ کرتا تو یہی کہا کرتا تھا کہا محمد نے ہمارے نزدیک یہ اوس شخص کے لئے خاص حکم تہا **ف** اوس شخص کا نام حبان بن منقذ ہے انصار میں سے تھا حضرت عثمان کے زمانہ تک زندہ رہا ہے ایک سو اسی برس کی عمر کو فوت ہوا ہے اور یہ حکم اوسی کا خاص ہونے کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ رسول اللہ صلعم نے اور کسیکو ایسا کرنے سے منع بہی نہیں فرمایا بلکہ جو شخص دہوکہا دیا جاتا ہو یہ کہدے کہ دہوکا نہ دینا تو اسکو واپس کرنیکا اختیار ہوگا کیونکہ یہ بہی خیار کی شرطون میں سے ایک شرط ہے کہ اس چیز میں کچھہ فریب نکلا تو واپس کردونگا واللہ اعلم **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا يونس عن سعيد بن المسيب اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلٰى حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيْعُ زَبِيْبًا لَهُ بِالسُّوْقِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِمَّا اَنْ تَزِيْدَ فِي السِّعْرِ وَاِمَّا اَنْ تَرْفَعَ مِنْ سُوْقِنَا **قَالَ** محمد وبهذا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُسَعَّرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ بِيْعُوْا كَذَا وَكَذَا بِكَذَا وَكَذَا وَيُجْبَرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب بازار میں حاطب بن ابی بلتعہ پر جا گزرے اور وہ خشک انگور فروخت کر رہا تھا۔ **ف** اوس نے بازار کے بہاؤ سے علیحدہ بھاؤ مقرر کر رکھا تھا **ت** آپنے فرمایا نرخ بہڑادے یا ہمارے بازار سے ادہر جا **ھ** کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا یہ مناسب نہیں کہ مسلمانون پر ایک بھاؤ علیحدہ مقرر کرکے انکو تکلیف دی جاوے یہ بہاؤ ہے وہ بہاؤ ہے اتنے سے لو اتنے سے لو اور انپر جبر کیا جاوے کہ اسی بہاؤ سے خرید کرو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ جبراً کسی چیز کا بہاو بڑہایا جاوے اور حضرت
عمر کا یہ کہنا کہ بہاو بڑہا دے یہ مراد نہ تہی کہ سستا بیچ بلکہ اوس سے یہ مراد تھی کہ بازار کے بہاو سے
بیچ اور جو اوس سے کم کر دیا ہے وہ بڑہا دے واللہ اعلم **بَابُ** الْاِشْتِرَاطِ فِي الْبَيْعِ وَمَا يُفْسِدُهُ
بیع میں اشتراط کرنے کا اور اس چیز کا بیان جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے **اَخْبَرَنَا** مالك
اخبرنا الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِشْتَرَى
مِنْ اِمْرَأَتِهِ الثَّقَفِيَّةِ جَارِيَةً وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اِنَّكَ اِنْ بِعْتَهَا فَهِيَ لِيْ بِالثَّمَنِ الَّذِيْ
تَبِيْعُهَا بِهٖ لَا تَسْتَفْتِيْ فِيْ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا وَفِيْهَا شَرْطٌ لِاَحَدٍ **قَالَ**
محمد وبھذا ناخذ كُلُّ شَرْطٍ اِشْتَرَطَ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِيْ وَالْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ لَيْسَ
مِنْ شُرُوْطِ الْبَيْعِ وَفِيْهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوِ الْمُشْتَرِيْ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حنیفۃ
رحمہ اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی خرید کی اپنی جورو ثقفیہ
سے (جسکا نام زینب ہے) اونکی جورو نے یہ شرط کی کہ جب تم اس لونڈی کو فروخت کرنا تو جتنی قیمت بینی
منظور ہو اس قیمت سے میرے ہاتھ فروخت کرنا عبد اللہ بن مسعود نے اس امر کو حضرت عمر سے بیان کیا
انہوں نے کہا تو اس لونڈی سے صحبت مت کر جسمین کیسی شرط لگی ہو کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا
جو شرط بیع کی نہو اور مشتری بائع یا بائع مشتری کرے اور اسمین مشتری یا بائع کا فائدہ متصور ہو وہ بیع فاسد
ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **ف** بعض علما کے نزدیک وہ شرط باطل ہے بیع فاسد نہین
ہوتی اور حجت حدیث کہ حضرت عائشہ نے جب بریرہ کو خرید کرنا چاہا تو مالکون ولا کی شرط بیچنا منظور کیا
حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپنے فرمایا بیشک شرط کر لی یہ شرط باطل ہے
اور ولا اوسکی ہے جو آزاد کرے اور بعض کے نزدیک شرط اور بیع دونون جائز نہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت جابر سے ایک اونٹ خرید کیا تھا اس شرط پر کہ مدینہ تک جابر سوار ہونگے اور آپنے اس
شرط کو بہی جائز رکھا اور بیع کو فاسد نہ کیا اور صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
بیع مین دو شرطین کرنے سے منع فرمایا ہے سو حق یہ بات ہے کہ جو ایسی شرط ہو جس سے بیع معلق ہو جاوے
اور مشتری کو مبیعہ مین پورا اختیار نہ حاصل ہو تو اس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود اوس
لونڈی کے پاس پہنچنے سے منع کیے گئے تہے اور جو شرط بیع کو معلق نہ کرے اور مبیعہ کے منفعت کو معلق کر دے

کہ اوسی مین مشتری کو کامل خیار نہو وہ شرط باطل ہے اور بیع مین کچھ خلل نہین جیسا کہ بریرہ کے
مالکون بیچنے والا کی شرط کی تہی اور جو ایسی شرط ہو کہ جسکا بیع مین کچھ دخل ہے اور مبیع کی منفعت مین
بلکہ عاریت کے طور پر بائع مشتری کی اجازت لیکر مبیع سے کچھ نفع اوٹھالے تو یہ شرط بیع کو فاسد
کرتی ہے اور نہ خود باطل ہوتی ہے جیسا کہ جابر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خوشی سے سواری
کی اجازت دیدی تہی واللہ اعلم **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع عن عبد الله بن عمر انہ
كان يقول لا يطأ الرجل وليدة الا وليدة له ان شاء باعها وان شاء وهبها وان
شاء صنع بها ما شاء **قال** محمد وبهذا ناخذ وهذا التفسير ان العبد لا ينبغي
ان يتسرى لانه ان وهب لم تجز هبته كما تجوز هبة الحر فهذا معنى قول
عبد الله بن عمر وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
وہ کہتے تھے آدمی کو اوس لونڈی سے وطی کرنا درست ہے جسپر سب طرح کا اختیار ہو چاہے اسکو بیچ ڈالے
چاہے ہبہ کر ڈالے جو چاہے سو کر سکے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور تفسیر اوس کی یہ ہے کہ غلام کو
ایسی لونڈی کی وطی منع ہے جسکو وہ حر کی طرح ہبہ نہین کر سکتا عبد اللہ کے قول کے یہی معنی ہین اور
یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** فقیر کو اس تفسیر کی کچھ سمجھ نہین آئی کہ باب اور
اثر سے اسکا کیا تعلق ہے اسکا چند منشہ خود مصنف ہی جانتا ہوگا

باب من باع نخلا مؤبرا او عبدا وله مال

پیوند کی ہوئی کہجور اور مالدار غلام کے بیچنے کا بیان **اخبرنا**
مالك اخبرنا نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من باع
نخلا قد ابرت فثمرها للبائع الا ان يشترطها المبتاع عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہجور کا درخت تابیر کیا ہوا بیچے **ف** تابیر کہتے ہین نر کو مادہ سے
پیوند لگانے کو عرب کے لوگ ایک درخت کو نر فرض کرتے تہے اور دوسرے کو مادہ مادہ کو چیر کر اسمین
نر کا گابہ شریک کر دیتے تہے اس تدبیر سے کہجورین بہت نکلتین **ت** تو اسکے پہل بائع کے ہونگے
مگر جس صورت مین مشتری شرط کر لیوے کہ پہل میرے ہین **ف** اور جو وہ درخت تابیر کیا ہوا
نہو تو پہل مول لینے والے کے ہونگے جمہور کا یہی مذہب ہے **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع عن
عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب قال من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط

الْمُبْتَاعُ **قَالَ** محمد وبهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى عبد الله بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت عمر کہتے تھے کہ جو شخص مالدار غلام کو بیچے تو مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کرے کہ مال میرا ہے کہا محمد نے اسی پر عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا ؞

بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَلَهَا زَوْجٌ أَوْ تُهْدَى لَهُ جو شخص لونڈی خرید کرے یا اسکو ہدیہ مین ملے اور اسکا خاوند بھی ہو اسکا بیان **أَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اِشْتَرٰى مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ جَارِيَةً فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَرَدَّهَا **قَالَ** محمد وبهذا نأخذ لا يكون بيعها طلاقا فَاِذَا كَانَتْ ذَاتَ زَوْجٍ فَهٰذَا عَيْبٌ تُرَدُّ بِهِ وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے عاصم بن عدی سے ایک لونڈی خرید کی جب معلوم کیا کہ اوسکا خاوند بھی ہے تو اسکو رد کر دیا کہا محمد نے اسی پر عمل ہمارا کہ بیع طلاق نہین ہوتی اور جب خاوند والی ہو تو یہ بھی ایک عیب ہے اس عیب سے بھی ہو سکتی ہے **أَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ابن شهاب اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ اَهْدٰى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِيَةً مِنَ الْبَصْرَةِ وَلَهَا زَوْجٌ فَقَالَ عُثْمَانُ لَنْ اَقْرَبَهَا حَتّٰى يُفَارِقَهَا زَوْجُهَا فَارْضَى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا ابن شہاب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عامر نے حضرت عثمان کو ایک لونڈی تحفہ مین بھیجی بصرہ سے تو حضرت عثمان نے فرمایا مین اوسکے پاس نہ جاؤنگا جبتک خاوند اسکا طلاق نہ دے پھر ابن عامر نے اوسکے خاوند کو راضی کیا اور اوس نے طلاق دیدی

بَابُ عُهْدَةِ الثَّلٰثِ وَالسَّنَةِ غلام کی بیع مین تین دن اور ایک سال کا عہد کرنیکا بیان **أَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا عبد الله بن ابي بكر قال سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَهِشَامَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ عُهْدَةَ الثَّلٰثِ وَالسَّنَةِ يَخْطُبَانِ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ **قَالَ** محمد لسنا نعرف عهدة الثلث ولا عُهْدَةَ السَّنَةِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الرَّجُلُ خِيَارَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ خِيَارَ سَنَةٍ فَيَكُوْنَ عَلٰى مَا اشْتَرَطَ وَاَمَّا فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ فَلَا يَجُوْزُ الْخِيَارُ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہی کہ سنا مین نے ابان بن عثمان اور ہشام بن اسماعیل سے کہ لوگون کو تین دنکا اور ایک سال کا عہد تعلیم دیتے تھے اپنے خطبون مین ممبر پر کہا محمد نے ہم تین دن اور سال کا عہد نہین

جلنے مگر جو شخص تین دن یا سال کی خیار کی شرط کرے تو اوس کی شرط پر خیار ہوگا مگر ابو حنیفہ کہتے ہیے کہ تین دن سے زیادہ خیار ہی جائز نہین **باب** بَیعِ الوَلاءِ ولا کی بیع کرنیکا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا عبد الله بن دینار عَن عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَن بَيعِ الوَلاءِ وَهِبَتِهِ **قال** محمد وبهذا ناخذ لا يجوز بيع الولاء ولا هبته وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کی بیع سے منع فرمایا ہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ ہبہ اور بیع ولا کی منع ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع عن عبد الله بن عمر اَنَّ عَائِشَةَ زَوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَرَادَت اَن تَشتَرِيَ وَلِيدَةً فَتُعتِقَهَا فَقَالَ اَهلُهَا نَبِيعُكِ عَلَى اَنَّ وَلاءَهَا لَنَا فَذَكَرَت ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صلعم فَقَالَ لَا يَمنَعُكِ ذٰلِكَ اِنَّمَا الوَلاءُ لِمَن اَعتَقَ **قال** محمد وبهذا ناخذ الولاء لمن اعتق لا يتحول عنه وهو كالنسب وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ایک لونڈی خرید کرکے آزاد کرنیکا ارادہ کیا تو اوسکی مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیع کرتے ہین کہ ولا ہماری ہوگی حضرت عائشہ نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا یہ شرط تجھے نہین روک سکتی کیونکہ ولا اوس شخص کی ہوتی ہے جو آزاد کرے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ ولا واپس نہین ہوتی نسب کا رکھتی ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **باب** بَیعِ اُمَّهَاتِ الاَولادِ جو لونڈی اپنی مالک کا بچہ جنے اوسکی بیع منع ہونیکا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع عن عبد الله بن عمر قَالَ قَالَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ اَيُّمَا وَلِيدَةٍ وَلَدَت مِن سَيِّدِهَا فَاِنَّهُ لَا يَبِيعُهَا وَلَا يَهَبُهَا وَلَا يُوَرِّثُهَا وَهُوَ يَستَمتِعُ مِنهَا فَاِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ **قال** محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت کہتے تھے جو لونڈی اپنے مولے سے بچہ جنے تو اوسکی بیع اور ہبہ کرنا منع ہے اور نہ وارث بنادے اسکو جب تک مالک اوسکا زندہ رہے اوس سے نفع اوٹھاوے جب فوت ہوا تو وہ لونڈی آزاد ہو جائیگی کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ

اور عامہ فقہا حنفیہ کا **باب** بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ ونقدا جانور کے بدلے

مین جانور قرض یا نقدی بیچنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا صالح بن کیسان ان الحسن

بن محمد بن علی بن ابی طالب اخبرہ ان علی بن ابی طالب باع جملا لہ یدعی عصیفیرا

بعشرین بعیرا الی اجل حضرت علی سے روایت ہو کر اونہون نے اپنا اونٹ جسکا نام عصیفیر تھا بیس

اونٹون کے بدلے بیچا وعدہ پر **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع ان عبد اللہ بن عمر

اشتری راحلۃ باربعۃ ابعرۃ مضمونۃ علیہ یوفیہا ایاہ بالربذۃ **قال** محمد بلغنا عن

علی بن ابی طالب خلاف ھذا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ اونہون نے ایک سانڈھنی چار اونٹون

کے بدلے مین خرید کی اقرار یہ ٹھیرا کہ اون چار اونٹون کو ربذہ مین (ایک جگہہ کا نام ہے) بائع کو پہنچا

دینگے محمد نے حضرت علی سے اسکا خلاف ہی ہمکو پہنچا ہے **اخبرنا** ابن ابی ذویب عن یزید

بن عبد اللہ بن قسیط عن ابی حسن البراد عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم عن علی بن ابی طالب انہ نھی عن بیع البعیر بالبعیرین الی اجل والشاۃ بالشاتین

الی اجل وبلغنا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ فبھذا

ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا ایک صحابی نے حضرت علی سے روایت کیا ہی

کہ فرمایا ایک اونٹ دو اونٹ کے بدلے ایک بکری دو بکریون کے بدلے وعدہ پر بیچنا منع ہے کہا محمد

نے ہمکو پہنچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کا حیوان کے بدلے مین وعدہ پر بیچنے سے

منع فرمایا ہے پہر اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی فرمایا ہے اور ابو داؤد اور دارقطنی وغیرہ محدثین عبد اللہ بن عمر سے روایت

کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر تیار اور وہان سواریون کی ضرورت ہتی تو آپنے عمر کو

ارشاد فرمایا کہ صدقہ کے اونٹون کے وعدہ پر اونٹ خرید کر لو تو اونہون نے ایک ایک اونٹ دو دو

اونٹ کے بدلے مین خرید کیا اور بخاری مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نو عمر اونٹ

وعدہ پر خرید کیا اور اوس کے عوض بڑا اونٹ دیا تو اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب ایک جنس کے ہون

جیسا سانڈھنی سواری کا اونٹ اور بوجہ لادنے کا اونٹ تو اسکا وعدہ پر مبادلہ کرنے مین کچھ قباحت

نہین اور یہی مذہب ہے جمہور کا واللہ اعلم **باب** الشرکۃ فی البیع شراکت بیوپار کرنے کا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب ان اباه اخبره قال اخبرني ابي قال كنت ابيع البز في زمان عمر بن الخطاب وان عمر قال لا يبيع في سوقنا أعجمي فانهم لم يفقهوا في الدين ولم يقيموا الميزان والمكيال قال يعقوب فذهبت الى عثمان بن عفان فقلت له هل لك في غنيمة باردة قال ما هي قلت بز قد علمت مكانه يبيعه صاحبه برخص لا يستطيع بيعه اشتريه لك ثم ابيعه لك قال نعم فذهبت فصفقت بالبز ثم جئت به فطرحت في دار عثمان فلما رجع عثمان فرأى العكوم في داره قال ما هذا قالوا بز جاء به يعقوب قال ادعوه لي فجئت فقال ما هذا قلت هذا الذي قلت لك قال انظرته قلت كفيتك ولكن رابه حرس عمر قال نعم فذهب عثمان الى حرس عمر فقال ان يعقوب يبيع بزي فلا تمنعوه قالوا نعم فجئت بالبز السوق فلم البث حتى جعلت ثمنه في مزود وذهبت الى عثمان وبالذي اشتريت البز منه فقلت عد الذي لك فاعتده وبقي مال كثير قال فقلت لعثمان هذا لك اما اني لم اظلم به احدا قال جزاك الله خيرا وفرح بذلك قال فقلت اما اني قد علمت مكان بيعها مثلها او افضل قال وعائد انت قال قلت نعم ان شئت قال قد شئت قال فقلت فاني باغ خيرا فاشركني قال نعم بيني وبينك قال

محمد وبهذا ناخذ لا بأس بان يشترك الرجلان في الشراء بالنسيئة وان لم يكن الواحد منهما رأس مال على ان الربح بينهما والوضيعة على ذلك قال وان ولى الشراء والبيع احدهما دون صاحبه ولا يفضل واحد منهما صاحبه في الربح فان ذلك لا يجوز ان ياكل احدهما ربح ما ضمن صاحبه وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا يعقوب سے روایت ہے کہا حضرت عمر کے زمانے مین کپڑا بیچا کرتا تھا اور حضرت عمر نے حکم دیا کہ ہمارے بازارون مین عجمی لوگ نہ بیچا کرین کیونکہ وہ دیندار لوگ نہین اور وزن ماپ ٹھیک نہین کرتے کہا یعقوب نے مین حضرت عثمان کے پاس گیا اور ان سے یہ کہا کیا تمکو ایک مفت کا فائدہ منظور ہے اونھون نے فرمایا وہ کیا ہے مین نے کہا کپڑا ہے اور مین اوسکے فروخت کرنیکی جگہ اچھی جانتا ہون اوسکا مالک بازار کے نرخ سے سستا بیچتا ہے کیونکہ وہ عجمی ہے اور حضرت عمر نے عجمیون کو بازار مین بیچنے سے منع

فرمایا ہے اسواسطے) وہ بازار مین نہین بیچسکتا اگر آپ اجازت دین تو مین آپکے لئے خرید کر کے
بیچڈالون اونہون نے فرمایا ہان پہر مین نے جاکر سودا کر لیا اور وہان سے اٹھوا کر حضرت عثمان
کے گہر مین رکہوا دیا جب حضرت عثمان واپس آئے تو ڈہیر کو دیکہکر فرمایا یہ کیا ہے لوگون نے
کہا کپڑا جو یعقوب لایا ہے فرمایا یعقوب کو میرے پاس لاؤ پہر جب مین آیا اونہون نے مجھ سے
پوچھا یہ کیا ہے مین نے کہا یہ وہی کپڑا ہے جس کا مین نے آپسے ذکر کیا تہا آپنے فرمایا اچھی
طرح دیکھ بھال تو لیا ہے مین نے کہا اس کی کچھ حاجت نہین یہ کام مین اچھا جانتا ہون لیکن
حضرت عمر کے چوکیدارون نے خوف دلایا ہے پہر حضرت عثمان چوکیدارون کے پاس گئے اور کہا کہ
یعقوب میرا کپڑا بیچتا ہے اسکو منع نہ کرنا اونہون نے اقرار کیا کہ ہم اسکو منع نہ کرین گے پہر کپڑے
کو اوٹھا کر مین بازار مین لیگیا اور تہوڑی دیر مین قیمت وصول کر کے تہیلی مین ڈال لی اور عجمی کو
ساتھ لیکر حضرت عثمان کے پاس آیا اور اسکو کہا کہ تم اپنے روپئے شمار کر کے لو پہر اوس نے اپنا
حق لے لیا اور بہت سا روپیہ بچا مین نے حضرت عثمان سے کہا یہ آپکا مال ہے اور مین ایسا نہین کہ
کسی پر ظلم کرون اونہون نے فرمایا خدا جل جلالہ تجھکو اچھی جزا دے اور بڑے خوش ہوئے پہر مین نے
کہا اس کے فروخت کرنیکی مین ایسی ہی جگہہ جانتا ہون بلکہ اس سے بہی اچھی آپنے فرمایا کیا دوبارہ
کرنیکا بہی تمہارا ارادہ ہے مین نے کہا ہان اگر آپکی مرضی ہو تو کیون نہین آپنے فرمایا میری مرضی
ہے مینے کہا مین نیکی کرنیکا ارادہ رکھتا ہون اگر آپ مجھکو شریک کر لو اونہون نے فرمایا ہان ہم
آپسمین نصفو نصفی کرین گے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اسمین کچھ قباحت نہین کہ دو آدمی قرضی
مال مین شریک ہو جاوین اور روپیہ کسیکا ہی ہو اور نفع آپس مین نصفو نصفی بانٹ لین اور جو
نقصان ہو اوسکو بھی نصفو نصفی کرین کہا جب ایک شخص خرید فروخت کا متولی ہو اور دوسرا کچھ
حرج نہ کرے تو بہی اسکو زیادہ حصہ دینا جائز نہین کیونکہ جس مال کے نقصان کا دوسرا شخص ذمہ دار ہے
اس کا نفع وہ کسطرح کہا سکتا ہے (یعنے نصف مال کے نقصان کا وہ ذمہ وار ہے اور نفع اوس کا یہ
کہاوے تو جائز نہین جتنے حصے نقصان کا شریک ہے اوتنا ہی نفع لے) اور یہی قول ابو حنیفہؒ اور عام
فقہاء حنفیہ کا

باب القضاء قضا کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن الاعرج
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنع احدکم جارہ

اَنْ یَغرِزَ خَشَبَۃً فِی جِدَارِہٖ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا لِی اَرَاکُمْ عَنْھَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰہِ لَاَرْمِیَنَّ بِھَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ **قَالَ** محمد وھٰذَا عِنْدَنَا عَلٰی وَجْہِ التَّوَسُّعِ مِنَ النَّاسِ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَحُسْنِ الْخُلُقِ فَاَمَّا فِی الْحُکْمِ فَلَا یُجْبَرُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ بَلَغَنَا اَنَّ شُرَیْحًا اُخْتُصِمَ اِلَیْہِ فِی ذٰلِکَ فَقَالَ لِلَّذِی وَضَعَ الْخَشَبَۃَ اِرْفَعْ رِجْلَکَ عَنْ مَطِیَّۃِ اَخِیْکَ فَھٰذَا ھُوَ الْحُکْمُ فِی ذٰلِکَ وَالتَّوَسُّعُ اَفْضَلُ ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ممنوع نہ کیا کرو پھر ابی ہریرہ نے کہا مین تمکو اس سے انکار کرتے ہوئے دیکھتا ہون قسم خدا کی اگر تم نے انکار کیا تو تمہارے مونڈھوں مین گاڑون گا کہا محمد نے ہمارے نزدیک یہ حکم آنحضرت کا آپسمین آسانی اور حسن خلق کرنے پر محمول ہے ورنہ قضا مین اسپر مجبور نہ کئے جاوین گے ہمکو پہنچا ہے کہ شریح کے پاس اس امر کا مقدمہ کیا تو اونہون نے لکڑی گاڑنیوالے کو حکم دیا کہ اپنا پاون اسکی سواری سے اٹھا لو پھر ہمارے نزدیک حکم تو یہی ہو اور فراخی افضل ہے **ف** سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو شریح کے حکم سے تعارض پیدا کر کے ہیٹا دیل کیجاتی ہے اور اللہ جل جلالہ کا یہ حکم ہے کہ جبتک تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ دلی قبول نکرو تمہارا ایمان نہ ہوگا پھر تعجب پر تعجب ہے اور بس

بَاب اَلْھِبَۃِ وَالصَّدَقَۃِ ہبہ اور صدقہ کرنیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَیْنِ عَنْ اَبِی غَطَفَانَ بْنِ طَرِیْفٍ الْمُرِّیِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ وَھَبَ ھِبَۃً لِصِلَۃِ رَحِمٍ اَوْ عَلٰی وَجْہِ صَدَقَۃٍ فَاِنَّہٗ لَا یَرْجِعُ فِیْھَا وَمَنْ وَھَبَ ھِبَۃً یَرٰی اَنَّہٗ اِنَّمَا اَرَادَ بِھَا الثَّوَابَ فَھُوَ عَلٰی ھِبَتِہٖ یَرْجِعُ فِیْھَا اِنْ لَمْ یَرْضَ مِنْھَا **قَالَ** محمد وبھذا ناخذ مَنْ وَھَبَ ھِبَۃً لِذِی رَحِمٍ مَحْرَمٍ اَوْ عَلٰی وَجْہِ صَدَقَۃٍ فَقَبَضَھَا الْمَوْھُوْبُ لَہٗ فَلَیْسَ لِلْوَاھِبِ اَنْ یَرْجِعَ فِیْہِ وَمَنْ وَھَبَ ھِبَۃً لِغَیْرِ ذِی رَحِمٍ مَحْرَمٍ وَقَبَضَھَا فَلَہٗ اَنْ یَرْجِعَ فِیْھَا اِنْ لَمْ یُثَبْ مِنْھَا اَوْ یَزِدْ خَیْرًا فِی یَدِہٖ اَوْ یَخْرُجُ مِنْ مِلْکٍ اِلٰی مِلْکِ غَیْرِہٖ وَھُوَ قَوْلُ اَبِی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا مروان سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جو شخص ہبہ کرے کسی ملتے والے کو صلہ رحم کے واسطے یا صدقہ کے طور پر ثواب کے واسطے تو اسمین رجوع نہین کر سکتا اور جو ہبہ کرے عوض لینے کے واسطے وہ رجوع کر سکتا ہے جب ناراض ہو **ف** جب تک اسکا عوض نہ لے چکا ہو م

ت کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو شخص ذی رحم کو صلہ رحمی کے عوض سے یا صدقہ کی غرض سے ہبہ کرے اور جسپر ہبہ کیا ہو وہ قبضہ کرے تو اسمین رجوع نہین کر سکتا اور جو شخص غیر ذی رحم سے ہبہ کرے اور جسکو ہبہ کیا ہے وہ قبضہ بھی کرے تو اسمین رجوع کر سکتا ہے جبتک بدلہ نہ دیا گیا ہو یا اپنا مال پھیرانا چاہے یا جسپر ہبہ کیا ہے اوس کے ملک سے وہ چیز غیر کی طرف جاتی رہے (جہان اوس کو منظور نہین) اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **باب النحلی** عطا کرنے کا بیان

اخبرنا مالک اخبرنا ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف وعن محمد بن نعمان بن بشیر یحدثانہ عن النعمان بن بشیر قال ان اباہ اتی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ھذا غلاما کان لی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل ولدک نحلتہ مثل ھذا قال لا قال فارجعہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میرے باپ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے اس بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سب بیٹون کو تو نے ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے بولا نہین تو آپنے فرمایا رجوع کر ہبہ سے **ف** ظاہر حدیث سے عدل اور مساوات کا وجوب ثابت ہوتا ہے اولا دمین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور سفیان ثوری کا لیکن ابو حنیفہ شافعی اور مالک کے نزدیک عدل مستحب ہے اور ایک کو زیادہ ہبہ کرے تو بھی جائز ہے اور زرقانی مین ہے کہ ابو حنیفہ مالک اور شافعی نے نعمان بن بشیر کی حدیث کی دس وجہ سے تاویل کی ہے مگر سب وجوہ ضعیف ہے کوئی ٹھیک نہین **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ انھا قالت ان ابابکر کان نحلھا جذاذ عشرین وسقا من مالہ بالعالیۃ فلما حضرتہ الوفاۃ قال واللہ یا بنیۃ ما من الناس احب الی غنی بعدی منک ولا اعز علی فقرا منک وانی کنت نحلتک من مالی جذاذ عشرین وسقا فلو کنت جذذتیہ واحتزتیہ کان ذلک لک فانما ھو الیوم مال وارث وانما ھو اخوک واختاک فاقتسموہ علی کتاب اللہ تعالی قالت یا ابت واللہ لو کان کذا وکذا لترکتہ انما ھی اسماء فمن الاخری قال ذو بطن بنت خارجۃ

وَاَرَاهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ جَارِيَةً ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بکر نے
اونکو ہبہ کیے تہے کہجور کے درخت جنہین سے بیس وسق کہجور نکلتی تہی اپنے باغ مین سے جو
عالیہ مین تہا **ف** عالیہ حوالی مدینہ کو کہتے ہین اور موطا مالک مین ہے کہ وہ باغ غابہ مین
تہا غابہ ایک موضع ہے شام کی راہ مین مدینہ سے نو دس کوس کے فاصلہ پر **ت** جب حضرت
ابوبکر فوت ہونے لگے حضرت عائشہ سے کہا اے بیٹی کوئی ایسا نہین ہے جسکا اپنے دم کے
پیچہے مالدار رہنا مجہ سے زیادہ مجہکو پسند ہو اور نہ کسیکا مفلس رہنا ایسا ناپسند ہے جیسا تیرا مفلس
ہونا اپنے دم کے پیچہے ناپسند رکہتا ہون مین نے تجہے بیس وسق کہجور کے درخت تجہکو ہبہ کیے تہے
اگر تو اون درختون سے پہل کاٹتی اور اون پر قبضہ کر لیتی تو وہ تیرا مال ہو جاتا **ف** کیونکہ
ہبہ مین موہوب لہ کا قبضہ کرنا ضروری ہے بدون قبضہ کے اوسکی ملکیت ثابت نہین ہوتی **ت**
اب تو وہ سب وارثون کا مال ہے اور وارث کون ہین تمہارے بہائی اور بہنے ہین (بہائی عبد الرحمن
اور محمد تہے) تو بانٹ لینا اوسکو کتاب اللہ کے موافق حضرت عائشہ نے کہا اے میرے باپ قسم خدا
کی اگر بڑے سے بڑا مال ہوتا تو بہی مین اوسکو چہوڑ دیتی لیکن مین حیران ہون کہ ایک بہن میری تو
اسماء ہے اور دوسری بہن کون ہے حضرت ابوبکر نے کہا وہ (جو حبیبہ بنت خارجہ کے پیٹ مین ہے)
اوسکو لڑکی سمجہتا ہون **ف** یہ کرامت تہی حضرت ابوبکر کی ایسا ہی ہوا اور اون کے پیٹ سے
لڑکی پیدا ہوئی نام اوسکا ام کلثوم رکہا گیا **اَخْبَرَنَا** ابن شہاب عن عروة بن الزبير
عن عبد الرحمن بن عبد القاري ان عمر بن الخطاب قال ما بال رجال ينحلون
ابناءهم نحلا ثم يمسكونها قال فان مات ابن احدهم قال مالي بيده لم
اعطه احدا وان مات هو قال هو لابني قد كنت اعطيته اياه من نحل
نحلة لم يحزها الذي نحلها حتى تكون ان مات لورثته فهي باطل عبد الرحمن
بن عبد القاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کیا حال ہے لوگون کا ہبہ کرتے ہین اپنے
بیٹون کو پہر روک لیتے ہین اگر بیٹا پہلے مرجاوے تو کہتے ہین میرا مال میرے قبضے مین ہے مین کسیکو
نہین دیتا اگر آپ مرجاتا ہے وہ میرے بیٹے کا ہے مین اوسکو ہبہ کر چکا ہون جو کوئی ہبہ کرے اور اسکو
جاری نکرے (یعنے موہوب کو اوسپر قبضہ نہ کرے) یہان تک کہ جب موہوب لہ مرے تو اوس کے وارثون

کرلے تو وہ ہبہ باطل ہے **اخبرنا** مالک عن ابن شہاب عن سعید ابن المسیب اَنَّ
عُثمان بن عفّان قال من نحل ولدًا له صغیرًا لم یبلغ اَن یحوز نحلۃً فاعلن بھا واشھد
علیھا فھی جائزۃ وان ولیھا ابوہ **قال** محمد وبھذا کلہ ناخذ ینبغی للرجل ان یسوّی
بین ولدہ فی النحل ولا یفضل بعضھم علی بعضٍ فمن نحل نحلۃ ولدا او غیرہ فلم یقبضھا
الذی نحلھا حتی مات الناحل او المنحول فھی مردودۃ علی الناحل وعلی ورثتہ
ولا یجوز للمنحول حتی یقبضھا الا الولد الصغیر فان قبض والدہ لہ قبض فاذا
اعلنھا واشھد بھا فھی جائزۃ ولا سبیل للوالد الی الرجعۃ فیھا ولا الی غصبھا
بھا بعد ان شھد علیھا وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ وہ
کہتے تھے جو شخص اپنے نابالغ بچے کو کچھ عطا کرے اور اسپر گواہ بھی کر دے اور اسکو مشہور
کردے تو جائز ہے اگرچہ وہ بچہ اسپر قبضہ نہ کر سکے اور متولی بھی اسکا باپ ہی ہو کہا محمدؒ نے ان
سب حدیثوں پر ہمارا عمل ہے مرد کو چاہیے کہ اپنی اولاد میں عدل سے عطیہ کرے ایک کو دوسرے
سے زیادہ نہ دیوے اور جو شخص اپنے بیٹے پر یا کسی اور پر عطیہ کرے اور جسپر کیا ہے وہ قبضہ
نہ کرے یہانتک کہ عطیہ کرنیوالا یا جسپر عطیہ کیا ہے وہ مرجاوے تو وہ عطیہ اصل مالک اور یا اسکے
وارثوں پر رد کیا جاویگا اور جسپر عطیہ کیا ہے اوسکو بغیر قبضہ کچھ بھی لینا جائز نہ ہوگا مگر نابالغ بیٹے کو
جب باپ عطیہ کرے اوس بیٹے کی طرف سے قابض رہے جب گواہ کر کے مشہور کر چکا ہے تو یہ عطیہ
جائز ہے اور باپ اوسمیں رجوع نہیں کر سکتا اور گواہ کرنے کے بعد غصب بھی نہیں کر سکتا اور یہی قول
ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ کا **ف** رجوع نہ کرے بشرطیکہ وہ ہبہ سب اولاد میں برابر کیا ہو ورنہ رجوع
کرنا جائز ہے جیسا کہ بشیر کو آنحضرتؐ نے رجوع کرنیکا حکم دیا تھا اور محتاجگی کی حالت میں جو چاہے عطیہ سے
یا اور مال ہو بیٹے کے سب مال میں سے باپ اپنی ضرورت کے موافق جو چاہے لے سکتا ہے واللہ اعلم

باب العمری والسکنی عمری رکھنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب
عن سلمۃ بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ایما رجل اُعمر عُمری لہ ولعقبہ فانھا للذی یُعطاھا لا ترجع الی الذی
اعطاھا لانہ اعطی عطاءً وقعت المواریث فیہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے

لقاربقہ حتی تاخذ منہ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالورق ربا الا ھاء وھاء والتمر بالتمر ربا الا ھاء وھاء والشعیر بالشعیر ربا الا ھاء وھاء ابن شہاب سے روایت ہی کہ مالک بن اوس نے کہا مجھے حاجت ہوئی سو دینار کی درم لینے کی تو مجھے بلایا طلحہ بن عبداللہ نے پھر ہم دونون راضی ہوئے صرف کے اوپر اور اونہون نے دینار مجھ سے لئے اور ہاتھ سے اولٹ پلٹ کرنے لگے اور کہا صبر کرو یہانتک کہ میرا خزانچی غابہ سے آجاوے (ایک جگہہ کا نام ہے) حضرت عمر نے یہ سنکر کہا نہین قسم خدا کی مت چھوڑنا طلحہ بغیر مال لئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکا چاندی سے بیچنا ربا ہے مگر دست بدستی اور کھجور کا کھجور سے بیچنا ربا ہے مگر دست بدستی اور جو کا جو سے بیچنا ربا ہے مگر دست بدستی **اخبرنا** مالک اخبرنا زید بن اسلم عن عطاء بن یسار او عن سلیمان بن یسار انہ اخبرہ ان معاویۃ بن ابی سفیان باع سقایۃ من ورق او ذہب باکثر من وزنہا فقال لہ ابو الدرداء من یعذرنی من معاویۃ اخبرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویخبرنی عن رایہ لا اساکنک بارض انت بہا قال فقدم ابو الدرداء علی عمر بن الخطاب فاخبرہ فکتب الی معاویۃ ان لا یبیع ذلک الا مثلا بمثل او وزنا بوزن عطار بن یسار سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے ایک برتن پانی پینے کا سونا یا چاندی کا اوس کے وزن سے زیادہ سونا یا چاندی کے بدلے مین بیچا تو ابوالدرداء نے انسے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے منع کرتے تھے مگر یہ بابر معاویہ بولے میرے نزدیک اسمین کچھ قباحت نہین ابوالدرداء نے کہا بھلا میرا کون عذر قبول کریگا اگر مین معاویہ کو سزا دینا چاہون میں انسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور وہ مجھ سے اپنی رائے بیان کرتے ہین اب تمہارے ملک مین نہ رہونگا پھر ابوالدرداء مدینہ مین حضرت عمر کے پاس آئے اور انسے یہ قصہ بیان کیا حضرت عمر نے معاویہ کو لکھا کہ پھر ایسی بیع نہ کرین مگر برابر برابر تول **ف** اکثر علماء کا یہی مذہب ہے کہ برتن اور زیور سونیکا سونے سے یا چاندی کا چاندی سے زیادہ دیکر خرید کرنا درست نہین پر شافعی کے نزدیک ہوائیگا بدلہ کچھ زیادہ بھی دیدے تو جائز ہے معاویہ بن سفیان کا بھی یہی مذہب ہوگا لیکن پہلی بات صحیح ہے واللہ اعلم **اخبرنا** مالک اخبرنا زید بن عبد اللہ بن قسیط اللیثی انہ رای سعید بن المسیب ان

يُرَاطِلَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ قَالَ يُفْرِغُ الذَّهَبَ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَيُفْرِغُ الْآخَرُ الذَّهَبَ فِي كِفَّةِ الْأُخْرَى قَالَ ثُمَّ يَرْفَعُ الْمِيزَانَ فَإِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيزَانِ أَخَذَ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ **قَالَ** محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا يزيد بن عبد الله بن قسيط سے روایت ہے کہ اونہوں نے سعید بن مسیب کو دیکھا جب سونیکو سونے کے بدلے میں بیچتے تو آپ اپنے سونیکو ایک پلہ میں اور دوسرے کے سونیکو دوسرے پلہ میں جب ترازو کا کانٹا برابر آجاتا تو دوسرے کا سونا لے لیتے اور اپنا اوسکو دیدیتے کہا محمد نے ہم ان سب حدیثوں پر ہم عمل کرتے ہیں اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

بَابُ الرِّبَوا فِيمَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ ماپ تول کی چیزوں میں سود کا بیان

أَخْبَرَنَا مالك اخبرنا ابو الزِّنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَا رِبَوا إِلَّا فِي ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ مَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ أَوْ يُشْرَبُ **قَالَ** محمد إِذَا كَانَ مَا يُكَالُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ أَوْ كَانَ مَا يُوزَنُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ فَهُوَ مَكْرُوهٌ أَيْضًا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تھے ربا نہیں ہوتی مگر سونے میں یا چاندی میں یا جو چیز ماپ تول سے بکتی ہے کھانے پینے کی چیزوں میں سے کہا محمد نے جو چیز تول یا ماپ کی ایک جنس کی ہو تو وہ بھی مکروہ ہے مگر برابر کیونکہ وہ بھی کھانے پینے کی چیزوں کی مانند ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور ابی حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

أَخْبَرَنَا مالك اخبرنا زيد بن اسلم عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَامِلَكَ عَلَى خَيْبَرَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ قَالَ اُدْعُوهُ لِي فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذِ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا يُعْطُونِي الْجَنِيبَ بِالْجَمْعِ إِلَّا صَاعًا بِصَاعَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ وَاشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا عطا بن یسار سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کھجور کے بدلے

مین برابر برابر بیچنی چاہیے کسی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ایک عامل انصاری
بنی عدی کے قبیلہ سے جو خیبر مین ہے وہ ایک صاع دو صاع کے بدلے خرید کرتا ہے آپنے
فرمایا اس کو میرے پاس لاؤ جب لایا گیا تو آپنے اسکو منع فرمایا اوس نے عرض کی یارسول اللہ
اچھی کھجور بری کے عوض مین مجھکو نہین دیتے مگر ایک صاع دو کے بدلے مین آپنے فرمایا
پہلی بری کھجور کو درمون سے بیچ لیا کر پھر درمون سے اچھی کھجور لے لیا کر **آخْبَرَنَا**
مالک اخبرنا عبد المجید بن سہیل والزہری عن سعید بن المسیب عن ابی سعید
الخدری وعن ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا
عَلٰی خَیْبَرَ فَقَدِمَ عَلَیْہِ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا قَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنِ الصَّاعَ مِنْ ھٰذَا
بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَلَا تَفْعَلْ بِعْ تَمْرَکَ بِالدَّرَاھِمِ ثُمَّ اشْتَرِ بِالدَّرَاھِمِ جَنِیْبًا وَقَالَ فِی
الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِکَ **قَالَ** محمد وبھذا کلہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ
مِنْ فقھائنا ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر
کا عامل مقرر کیا تو اوس نے آپکی طرف اعلی قسم کی کھجور بھیجی آپنے فرمایا کیا خیبر کی سب کھجور
ایسی ہی ہوتی ہے اوس نے کہا نہین قسم خدا کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ ایک صاع دو صاع
کے بدلے مین یا دو صاع تین صاع کے بدلے مین ملتی ہے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ نے ایسا
نہ کیا کر بلکہ اپنی کھجور درمون سے بیچکر پھر اچھی قیمتا خریدلے اور فرمایا وزن چیز کا بھی یہی حکم
رکھتا ہے کہا محمد نے ان سب حدیثون پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا
حنفیہ کا **اَخْبَرَنَا** عن رجل انہ سال سعید بن المسیب عن رَجُلٍ یَشْتَرِیْ طَعَامًا
مِنَ الْجَارِ بِدِیْنَارٍ وَنِصْفِ دِرْھَمٍ اَیُعْطِیْہِ دِیْنَارًا وَنِصْفَ دِرْھَمٍ طَعَامًا قَالَ
لَا وَلٰکِنْ یُعْطِیْہِ دِیْنَارًا اَوْ دِرْھَمًا وَیَرُدُّ عَلَیْہِ الْبَائِعُ نِصْفَ دِرْھَمٍ طَعَامًا
قَالَ محمد ھٰذَا الْوَجْہُ اَحَبُّ اِلَیْنَا وَالْوَجْہُ الْاٰخَرُ یَجُوْزُ اَیْضًا اِذَا لَمْ یُعْطِہٖ مِنَ الطَّعَامِ
الَّذِی اشْتَرٰی اَقَلَّ مِمَّا یُصِیْبُ نِصْفَ الدِّرْھَمِ مِنْہُ فِی الْبَیْعِ اِلَّا قَلِیْلَ فَاِنْ

أَعْطَاهُ مِنْهُ أَقَلَّ مِمَّا يُصِيبُ بِنِصْفِ الدِّرْهَمِ مِنْهُ فِي الْبَيْعِ الْأَوَّلِ لَمْ يُجِزْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِن فقهائنا مالک سے روایت ہو کہ ایک شخص نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ جو شخص اپنے شریک سے ایک دینار اور نصف درم کا طعام خرید کرے پہر اوسکو ایک دینار اور نصف درم کا طعام دے تو کیا حکم ہے اونہوں نے فرمایا نہین لیکن اسطرح کہ ایک دینار اور ایک درم کا طعام اوسکو دیدے پہر بائع اوسکو نصف درم کا طعام واپس کردے کہا محمد نے یہ وجہ ہمکو بہت پسند ہے لیکن ہمارے نزدیک دوسری وجہ سے بہی جائز ہے کہ جب اوس طعام سے جو نصف درم سے خرید کیا تہا اوس بہاؤ سے یہ بہی نصف درم کا طعام دیدے بشرطیکہ کم نہو اگر پہلے بہاؤ سے کم ہے تو یہ جائز نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

بَابُ الرَّجُلِ نَكُونُ لَهُ الْعَطَايَا أَوِ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ

جس شخص کا قرضہ یا تنخواہ کسی پر باقی ہو اور قبضہ کرنے سے پہلے اوسکو فروخت کرے اوسکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید انه سمع جميل المؤذن يقول لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ إِنِّي رَجُلٌ أَشْتَرِي هَذِهِ الْأَرْزَاقَ الَّتِي يُعْطَاهَا النَّاسُ بِالْجَارِ فَأَبْتَاعُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أُرِيدُ أَنْ أَبِيعَ الطَّعَامَ الْمَضْمُونَ عَلَيَّ إِلَى ذَلِكَ الْأَجَلِ فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ أَتُرِيدُ أَنْ تُوَفِّيَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْأَرْزَاقِ الَّتِي ابْتَعْتَ قَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ **قال** محمد لَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ إِذَا كَانَ لَهُ دَيْنٌ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ لِأَنَّهُ غَرَرٌ فَلَا يَدْرِي أَيَخْرُجُ أَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله تعالى جمیل بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اونہوں نے سعید بن مسیب سے کہا مین اون غلون کو جو سرکار کی طرف سے لوگون کو مقرر ہین جار مین **ف** جار ایک بندر کا نام ہے مدینہ سے دو دن کا فاصلہ پر وہان غلہ جمع ہو کر لوگون کو تقسیم ہوتا تہا **ت** خرید کرتا ہون پہر مین چاہتا ہون کہ غلہ کو میعاد لگا کر لوگون کے ہاتھ بیچون سعد نے کہا تو چاہتا ہی کہ لوگون کو اسی غلہ مین سے ادا کرے جو تونے خرید کیا ہے جمیل نے کہا ہان سعید بن مسیب نے اس سے منع کیا۔ **ف** اسواسطے کہ وہ غلے جمیل کے قبضہ مین ابہی نہین آئے تہے اور قبل قبضہ کے چیز کا بیچنا درست نہین **مت** کہا محمد نے جس شخص کا کسی پر دین ہو تو

قبضہ کرنے سے پہلے اوسکا بیچنا درست نہیں کیونکہ یہ غرر ہے شاید وہ پورا نکلے یا نہ نکلے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا موسى بن ميسرة اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَسْأَلُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ اَبِيْعُ الدَّيْنَ وَذَكَرَ لَهٗ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا تَبِعْ اِلَّا مَا اٰوَيْتَ اِلٰى رَحْلِكَ **قَالَ** محمد وبهذا نأخذ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَبِيْعَ دَيْنًا لَهٗ عَلٰى اِنْسَانٍ اِلَّا مِنَ الَّذِيْ هُوَ عَلَيْهِ لِاَنَّ بَيْعَ الدَّيْنِ غَرَرٌ لَا يَدْرِيْ اَيَخْرُجُ مِنْهُ اَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله تعالى موسى بن میسرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ میں قرضے بیچتا ہوں اور اوس کی صورتیں بیان کیں تو سعید نے کہا مت بیچ مگر وہ چیز جو گھر میں لا رکھے تو (یعنے قبضہ میں ہو) کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کسی کو مناسب نہیں کہ جو قرضہ کسی کے لئے لینا ہے اوسکو بیچ ڈالے مگر جس سے لینا ہے اوسی سے بیچ ڈالے تو کچھ حرج نہیں کیونکہ قرضے کا بیچنا غرر ہے شاید پورا وصول ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقْضِيْ اَفْضَلَ مِمَّا اَخَذَهٗ مقروض نے جو قرضہ لیا اوس سے اچھا ادا کرے اوسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا حميد بن قيس المكي عن مُجَاهِدٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ قَضٰى خَيْرًا مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ هٰذِهٖ خَيْرٌ مِنْ دَرَاهِمِيَ الَّتِيْ اَسْلَفْتُكَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ وَلٰكِنْ نَفْسِيْ بِذٰلِكَ طَيِّبَةٌ مجاہد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ایک شخص سے روپے قرض لئے پھر اوس سے اچھے ادا کئے وہ شخص بولا یہ تو میرے روپیوں سے اچھے ہیں ابن عمر نے کہا میں جانتا ہوں مگر میں نے اپنی خوشی سے دیئے ہیں **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ اَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَرَجَعَ اِلَيْهِ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا جَمَلًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً **قَالَ** محمد وبقول ابن عمر نأخذ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ اشْتُرِطَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله تعالى ابورافع سے روایت ہے (جو آزاد کئے ہوئے غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضہ لیا ایک چھوٹا اونٹ جب صدقہ کے اونٹ آئے تو
آپنے مجھکو حکم دیا ویسا ہی اونٹ اداکرنیکو مین نے کہا یا رسول اللہ صدقہ کے انٹون مین یہ اونٹ
اچھے بڑے بڑے ہین چھہ چھہ برس کے آپنے فرمایا انہی مین سے دیدے اچھے وہ لوگ ہین
جو قرضہ اچھے طور سے اداکرین کہا محمد نے ابن عمر کے قول پر ہمارا عمل ہے اسمین کچھہ قباحت نہین
جب شرط نکی ہو **ف** یعنے اچھا اداکرنے کی **ت** اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **اخبرنا**
مالك اخبرنا نافع عن ابن عمر قال من اسلف سلفا فلا يشترط الا قضاءه ۔
قال محمد وبهذا ناخذ لا ينبغي له ان يشترط افضل منه ولا يشترط
عليه احسن منه فان الشرط في هذا لا ينبغي وهو قول ابي حنيفة والعامة من
فقهائنا نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے کہ جو شخص قرض دے تو سواے اداکرنیکے اور
کوئی شرط نہ کرے کہا محمد نے اسی پر ہمارا عمل ہے یہ نہین چاہیے کہ اوس سے زیادہ یا اچھا دینے
کی شرط کرے کیونکہ اسمین کوئی شرط جائز نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا ۔

باب ما يكره من قطع الدراهم والدنانير درہم اور دینار توڑ کر کوئی چیز بنانا مکروہ
ہے **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب انه قال قطع الورق
والذهب من الفساد في الارض **قال** محمد لا ينبغي قطع الدراهم والدنانير
لغير منفعة سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تھے کہ چاندی سونیکا توڑنا یہ بھی زمین مین فساد کرنا ہے
کہا محمد نے درہم اور دینار کا توڑنا بغیر ضرورت اور نفع کے تو اچھا نہین

باب المعاملة والمزارعة في النخل والارض معاملہ اور کھجور وغیرہ کی مزارعت کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا
ربيعة بن عبد الرحمن ان حنظلة الانصاري اخبره انه سأل رافع بن خديج عن
كراء المزارع فقال قد نهى عنه قال حنظلة فقلت لرافع بالذهب والورق قال
رافع لا بأس بكرائها بالذهب والورق **قال** محمد وبهذا ناخذ لا بأس بكرائها
بالذهب والورق وبالحنطة كيلا معلوما وضربا معلوما ما لم يشترط ذلك مما
يخرج منها فان اشترط مما يخرج منها كيلا معلوما فلا خير فيه وهو قول ابي حنيفة والعامة
من فقهائنا وقد سئل عن كرائها سعيد بن جبير بالحنطة كيلا معلوما فرخص فيه

ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ ذٰلِكَ اِلَّا مِثْلُ الْبَيْتِ یعنی حنظلہ انصاری سے روایت ہی کہ اونہون نے
رافع بن خدیج سے کہیتون کے کرایہ دینے سے پوچھا رافع بولے اس سے منع کیا گیا تھا حنظلہ نے
کہا مین نے رافع سے پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے مین کرایہ کو دے اونہون نے کہا کچھ قباحت
نہین کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا سونے چاندی سے کرایہ پر دیتے ہین اور گیہون سے کرایہ
پر دیتے ہین جب وزن اور جنس معلوم کرائی جاوے تو کچھ عیب نہین جب تک یہ شرط نہ کرے
کہ ایسی زمین سے جو نکلا اوسی دونگا اور اگر یہ شرط کرے کہ جو اس زمین سے نکلا اوسی مین سے
اسقدر دونگا تو اسمین بھلائی نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا اور سعید بن جبیر سے
گیہون سے وزن جتلا کر کرایہ دینے کا سوال ہوا تو اونہون نے بھی رخصت دی اور فرمایا زمین بھی
گھر کی طرح کرایہ پر دیجاتی ہے **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ابن شهاب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَتَحَ خَيْبَرَ قَالَ لِلْيَهُوْدِ اُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ عَلٰى
اَنَّ الثَّمَرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ قَالَ
فَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَهُ سعید بن مسیب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا
تو یہودیون سے فرمایا جو تمکو اللہ نے دیا ہے اوسپر مین تم سے برقرار رکہون گا اس شرط سے کہ جتنے
پھل یہان پیدا ہوتے ہین وہ ہمارے تمہارے درمیان مشترک ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ
بن رواحہ بھیجتے تھے وہ درختون کو دیکھکر اون کے پھلون کا اندازہ کرتے تھے اور کہتے تھے اگر تم چاہو
تو تم ان پھلون کو لے لو (اور جو اندازہ ہوا ہے اوسکا نصف ہمکو دیدینا) یا یہ پھل ہمکو دیدو اور ہم کو
اندازہ کا نصف دینگے) پھر یہود خود پھل لے لیا کرتے **ف** اور جو اندازہ ہوتا اوسکا نصف مسلمانو
کو ادا کر دیتے اس حدیث سے مساقات کا جواز ثابت ہوا کیونکہ جب مسلمانون نے خیبر کو فتح کیا تو وہ
درخت مسلمانون کے ملک ہو گئے۔ اونہون نے اپنی طرف سے یہود کو مقرر کیا وہی محنت اور مشقت
کرین اور آدہے پھل خود لیا کرین آدہے ہم کو دیا کرین **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ابن شهاب
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ
فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْيَهُوْدِ قَالَ فَجَمَعُوْا حُلِيًّا عَنْ حُلِيِّ نِسَائِهِمْ فَقَالُوْا هٰذَا

لَكَ وَنُخَفِّفَ عَنَّا وَتُجَاوِزَ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَمِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِي اَنْ اَحِيْفَ عَلَيْكُمْ اَلَّذِي عَرَضْتُمْ مِنَ الرِّشْوَةِ فَاِنَّهَا سُحْتٌ وَاِنَّا لَا نَاكُلُهَا قَالُوا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ لَا بَاْسَ بِمُعَامَلَةِ النَّخْلِ عَلَى الشَّطْرِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَبِمُزَارَعَةِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ عَلَى الشَّطْرِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَيَذْكُرُ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْمُخَابَرَةُ الَّتِي نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلیمان بن یسار سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہ کو بھیجتے تھے خیبر کیطرف وہ پہلون اور میوون کا اندازہ مقرر کردیتے تھے ایک بار یہودیون نے اپنی عورتون کے زیور جمع کئے اور عبداللہ بن رواحہ سے کہا یہ زیور تم لیلو اور ہمارے محصول مین کچھ تخفیف کردو اور بٹائی مین ٹالا کرجاؤ یعنے جو ہم دین اوسکو منظور کرلو) عبداللہ بن رواحہ نے کہا اے یہود و خدا کی ساری مخلوق مین مین تمکو برا سمجھتا ہون **ف** کیونکہ تمنے خدا کے پیغمبرون کو قتل کیا اور اللہ جل جلالہ پر جھوٹ باندہا **ت** اسپر بھی مین نہین چاہتا کہ تمپر ظلم کرون اور جو تم مجھے رشوت دیتے ہو لین وہ حرام ہے اوس کو ہم لوگ نہین کہاتے تب یہودی کہنے لگے اسی وجہ سے اب تک اسمان اور زمین قایم ہین **ف** مسلمانون کی نیک نیتی اور خدا ترسی دیکھکر سمجھ گئے کہ انہین لوگون کی وجہ سے دنیا قائم ہے ورنہ خدا کا عذاب اترتا قیامت برپا ہوجاتی **م ت** کہا محمد نے اسی پر ہمارا عمل ہے کہجورون کا اور خالی زمین کا آدہ ثلث ربع وغیر حصون پر کرایہ مقرر کرنے مین کچھ قباحت نہین اور ابو حنیفہ اسکو بھی مکروہ جانتے تھے اور کہتے تھے یہ مخابرہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا **ف** یہ مخابرہ نہین اور مخابرہ کی تفسیر پہلے گذرچکی ہے

بَابُ اِحْيَاءِ الْاَرْضِ بِاِذْنِ الْاِمَامِ اَوْ بِغَيْرِ اِذْنِهِ بنجر زمین کو امام کی اجازت سے یا بغیر اجازت کے آباد کرنیکا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهُوَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اوسی کی ہوجاتی ہے اور ظالم کی جہڑ کا کوئی حق نہین **ف** یعنے جو شخص کسی کی زمین مین جبرًا بنا

درخت لگا دے یا کچھ اور زراعت کرے اوس زراعت اور درخت کا کوئی حق نہین اوسکو بیشک کاٹ ڈالے **اخبرنا** مالك اخبرنا ابن شهاب عن سالم بن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن عمر بن الخطاب قال من احيا ارضا ميتة فهي له **قال** محمد وبهذا ناخذ من احياء ارضا ميتة باذن الامام او بغير اذنه فهي له فاما ابو حنيفة فقال لا تكون له الا ان يجعلها الامام له قال وينبغي للامام اذا احياها ان يجعلها له وان لم يفعل لم تكن له حضرت عمر سے روایت ہے کہتے تھے جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہوجاتی ہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جو شخص امام کی اجازت سے یا بغیر اجازت کے بنجر آباد کرے وہ اسی کی ہوجاتی ہے لیکن ابو حنیفہ کہتے تھے امام کی اجازت سے اسی کی ہوجاتی ہے اور امام کو بھی مناسب ہے کہ اسی کو دیدے اور اگر نہ دے تو اسکی نہین ہوتی **ف** یہ اُن زمینوں کا حکم ہے جو کسیکا ملک نہون اور جنکا آج کہل مالک معاملہ اداکرتے ہین اور اپنا قبضہ پوری طور پر کیا ہوا ہے اگر کسی باعث سے بنجر ہوجاوین تو ادن کا یہ حکم نہین اور امام کی اجازت کی کچھ حاجت نہین کیونکہ امام الجن والانس پہلے اجازت فرماچکے ہین واللہ اعلم

باب الصلح والشرب وقسمة الماء

صلح کرنے اور کہیتون کا پانی بانٹنے کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا عبد الله بن ابي بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في سيل مهزور ومذينب يمسك حتى يبلغ الكعبين ثم يرسل الاعلى على الاسفل **قال** محمد وبهذا ناخذ لانه كان كذلك الصلح بينهم لكل قوم ما اصطلحوا او اسلموا عليه من عيونهم وسيولهم وانهارهم وشربهم عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نالون مین ایک کا نام مہزور تہا اور دوسرے کا مذینب کہ جسکا باغ نالے کے متصل ہے وہ اپنے باغ مین ٹخنون تک پانی کرکے پہر دوسرے کے باغ مین چہوڑے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کیونکہ آپس مین اسیطرح صلح ہوگی اور ہر قوم کو اجازت ہے اپنے چشمون اور بارش پانیون اور نہرون اور پانی پینے کی جہگون مین جس طرح صلح کرلین اور آپسمین بابت مقرر ہوجاوے جائز ہے **ف** یعنی ہمارے نزدیک اسکی حد معین نہین اور سراسر یہ حدیث سے اعراض ہے اعاذنا اللہ عنہ اور اس حدیث کو دارقطنی اور حاکم نے متصل الاسناد

حضرت عائشہ رضہ سے روایت کیا ہے اور دونون نے صحیح کہا ہے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
بھی روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے واللہ اعلم **اخبرنا** مالک اخبرنا عمرو بن یحیی عن
ابیہ اَنَّ الضَّحَّاکَ بْنَ خَلِیْفَۃَ سَاقَ خَلِیْجًا لَہٗ حَتّٰی اَتَمَّہٗ الصَّغِیْرِ مِنَ الْعُرَیْضِ فَاَرَادَ
اَنْ یَّمُرَّ بِہٖ فِی الْاَرْضِ لِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ فَاَبٰی مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَقَالَ الضَّحَّاکُ لِمَ تَمْنَعُنِیْ
وَھُوَ لَکَ مَنْفَعَۃٌ تَشْرَبُ بِہٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّلَا یَضُرُّکَ فَاَبٰی فَکَلَّمَ فِیْہِ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّخَلِّیَ سَبِیْلَہٗ فَاَبٰی فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَمْنَعُ
اَخَاکَ مَا یَنْفَعُہٗ وَھُوَ لَکَ نَافِعٌ تَشْرَبُ بِہٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّلَا یَضُرُّکَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللّٰہِ
فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰہِ لَیَمُرَّنَّ بِہٖ وَلَوْ عَلٰی بَطْنِکَ فَاَمَرَہٗ عُمَرُ اَنْ یُّجِیْزَہٗ یحیی
بن عمارہ سے روایت ہے کہ ضحاک بن خلیفہ نے ایک نہر نکالی چھوٹی نہر سے موافق عریض مین
سے (عریض ایک وادی ہے مدینہ مین) محمد بن مسلمہ کی زمین سے ہو کر اونہون نے منع کیا ضحاک
نے کہا تم کیون منع کرتے ہو تمہارا تو اسمین نفع ہے اپنی زمین کو اول و آخر پانی دیا کرنا اور کچھ
ضرر نہین محمد نے نہ مانا ضحاک نے حضرت عمر ۲ کہا تم اپنے بہائی مسلمان کو ایسی بات سے منع کرتے
ہو جسمین اوسکا نفع ہے اور تمہارا بہی اول آخر پانی کیا کرنا اور کچھ حرج نہین محمد نے کہا قسم خدا
کی مین اجازت نہ دونگا حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی وہ نہر بنائی جاویگی اگرچہ تمہارے پیٹ پر سے
ہو پہر حضرت عمر نے ضحاک کو نہر جاری کرنیکا حکم کیا محمد بن مسلمہ کی زمین سے ہو کر اور ضحاک نے ویسا ہی
کیا **اخبرنا** مالک اخبرنا عمرو بن یحیی المازنی عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ حَائِطِ جَدِّہٖ
رَبِیْعٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَاَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَنْ یُّحَوِّلَہٗ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ الْحَائِطِ
ھِیَ اَرْفَقُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَقْرَبُ اِلٰی اَرْضِہٖ فَمَنَعَہٗ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَکَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَضٰی لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِتَحْوِیْلِہٖ یحیی بن عمارہ مازنی سے روایت ہے کہ اون کے
دادا کے باغ مین سے ہو کر ایک نہر بہتی تہی عبد الرحمن بن عوف کی عبد الرحمن نے یہ چاہا کہ اوس نہر
کو باغ کی دوسری طرف سے لیجاوین کیونکہ وہ قریب تہا اون کی زمین سے اور اسمین حرج کم تہی لیکن
باغ کی مالک (یعنے میرے دادا تمیم بن عبد عمرو انصاری) نے اجازت نہ دی عبد الرحمن نے حضرت
عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے اوسکی اجازت دی (یہان چپ گئے کیون ہو گئی کیا سمجھ نہین پڑتی -)

۲ سے بیان کیا حضرت عمر نے محمد بن سلمہ کو بلا کر کہا تم اجازت دو محمد نے کہا مین کبھی اجازت نہ دونگا حضرت عمر نے

اخبرنا مالك اخبرنا ابو الرجال عن عمرة بنت عبد الرحمن عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تمنع نفع بئر **قال** محمد وبهذا ناخذ ایما رجل کانت له بئر فلیس له ان یمنع الناس منها بشفاههم وابلهم وغنمهم فاما لزرعهم ونخلهم فله ان یمنع ذلک وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کیا جاوے اوس پانی سے کنوین کے جو بچ رہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا جس شخص کا کنواں ہے اوسکو جائز نہین کہ لوگون کو پینے اور اونٹ بکری پلانے سے منع کرے لیکن زراعت اور کھجورون کے لئے لینا چاہین تو منع کر سکتا ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

باب الرجل یعتق نصیبا له من مملوك او یسیب سائبة او یوصی بعتق مشترک غلام سے اپنا حصہ سائبہ چھوڑنے اور آزاد کرنیکی وصیت کرنیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا هشام بن عروة عن ابیه ان ابا بکر سیب سائبة **قال** محمد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الحدیث المشهور الولاء لمن اعتق وقال عبد الله بن مسعود لا سائبة فی الاسلام ولو استقام ان یعتق الرجل سائبة ولا یکون لمن اعتقه ولائه لاستقام لمن طلب من عائشة ان تعتق ویکون الولاء لغیرها فقد طلب ذلک منها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولاء لمن اعتق واذا استقام ان لا یکون لمن اعتق ولاء استقام ان یستثنی عنه الولاء فیکون لغیره واستقام ان یهب الولاء ویبیعه وقد نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الولاء وهبته والولاء عندنا بمنزلة النسب وهو لمن اعتق ان اعتق سائبة او غیرها وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بکر نے سائبہ چھوڑا تھا

ف تفسیر اسکی پہلے گذر چکی ہے **مت** کہا محمد نے مشہور معروف حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اوسکی ہے جو آزاد کرے اور عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ اسلام مین سائبہ چھوڑنیکا کوئی حکم نہین اگر صحیح ہی ہوتا یعنے جائز اسکا کہ شخص اپنے غلام کو سائبہ آزاد کرے اور اوس کی ولا سے بیزار ہو جاوے تو البتہ اون لوگون کے لئے صحیح ہوتا جو

نے حضرت عائشہ سے ولا طلب کی تہی اور کہا تھا کہ تم آزاد کرو اور ولا تمہاری نہو گی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا آزاد کرنے والے کی ہے اور ولا کی استثنے سے منع فرمایا از جب یہ صحیح مان لیا جاوے کہ ولا آزاد کرنیوالے کی نہیں تو یہ بہی صحیح ہوگا کہ اوسکا استثنے بہی کیا جاسے کہ دوسرے کو بہی مل سکے اور یہہی صحیح ہوگا کہ ولا ہبہ کیجاوے یا بیع کیجاوے تو کچہ حرج نہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کی بیع اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور ولا ہمارے نزدیک نسب کی طرح ہے اوسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے سائبہ کرکے یا غیر اوسکا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **اخبرنا** مالك اخبرنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شركا له في عبد وكان له من المال ما يبلغ من العبد قوم قيمة العدل ثم اعطا شركاءه حصصهم وعتق عليه العبد والا فقد عتق منه ما اعتق **قال** محمد وبهذا ناخذ من اعتق شقصا في مملوك فهو حر كله فان كان الذي اعتق موسرا ضمن شريكه من العبد وان كان معسرا سعى العبد لشركائه في حصصهم وكذلك بلغنا عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابو حنيفة يعتق عليه بقدر ما اعتق والشركاء بالخيار ان شاؤا اعتقوا كما اعتق وان شاؤا ضمنوه ان كان موسرا وان شاؤا استسعوا العبد في حصصهم فان استسعوا او اعتقوا كان الولاء بينهم على قدر حصصهم وان ضمنوا المعتق كان الولاء كله له ورجع على العبد بما ضمن واستسعاه ۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کردے اور اس کے پاس مال ہو تو انصاف کی قیمت سے اپنے شرکا کے حصے ادا کردیوے اور غلام اسی کی طرف آزاد کیا جاویگا ورنہ جو حصہ اون سے آزاد کیا ہے وہی آزاد ہوگا کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ جب کوئی حصہ غلام کا آزاد کیا گیا ہو تو وہ تمام حر ہے اگر آزاد کرنیوالا مالدار ہے تو شرکا کا ضامن ہوگا اور اگر مسکین ہے تو خود غلام محنت کرکے اون کے حصے آزاد کردیوے ایسا ہی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہنچا ہے اور ابو حنیفہ کہتے تہے کہ جو حصہ ایک نے آزاد کیا ہے وہی آزاد ہوگا اور شرکا کا اختیار ہے چاہے آزاد کریں جیسا اوس نے آزاد کیا ہے اگرچہ وہ مالدار ہی ہو

اور چاہیے اوس سے اپنے حصون کے موافق کام لیا کرین اور کام لیکر پھر جب اوس کو آزاد کرین تو ولا اوسکے حصون کے موافق ان مین تقسیم ہوگی اور اگر آزاد کرنے والے سے قیمت وصول کرلین تو کل ولا کا وہی مالک ہوگا اور غلام بھی اسیکا ہے جن حصون کی قیمت دی ہے اون کے موافق اوسے کام لیا کرین۔ **اخبرنا** مالک حدثنا نافع ان عبد الله بن عمر اعتق ولد زنیۃ وامہ **قال** محمد لا باس بذلک وھو حسن جمیل بلغنا عن ابن عباس انہ سئل عن عبدین احدھما لغیۃ والاخر لرشدۃ ایھما یعتق قال اغلاھما ثمنا بدینار فبھذا نقول وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا

نافع سے روایت ہی کہ ہین نے ولد الزنا اور اسکی مان کو آزاد کیا تھا کہا محمد نے اسمین کچھ قباحت نہین اور یہ بڑا اچھا کام ہے ہمکو پہنچا ہے کہ ابن عباس سے کسی نے پوچھا کہ میرے پاس دو غلام ہین ایک زانیہ لونڈی کے پیٹ سے اور دوسرا نیک لونڈی کے پیٹ سے کونسا ان دونون مین سے آزاد کرون اونہون نے کہا جسکی قیمت زیادہ ہو اور ہم یہی کہتے ہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر فی یوم نامہ فاعتقت عنہ عائشۃ رقابا کثیرۃ **قال** محمد وبھذا ناخذ لا باس ان یعتق عن المیت فان کان اوصی بذلک کان الولاء لہ وان کان لم یوص کان الولاء لمن اعتق ویلحقہ الاجر ان شاء الله تعالی یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن بکر سوتے سوتے مرگئے (یعنے بول چال کی فرصت نہ پائی) تو حضرت عائشہ نے اون کی طرف سے بہت سے غلام آزاد کیے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اسمین کچھ قباحت نہین کہ میت کیطرف سے غلام آزاد کرے اگر متوفی نے وصیت کی تھی تو ولا اوسی کی ہوگی ورنہ ولا آزاد کرنے والے کی ہے اور اسکو اجر ہوگا انشاء اللہ تعالے

باب بیع المدبر

مدبر کے بیع کرنیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن عن امہ عمرۃ بنت عبد الرحمن ان عائشۃ زوج النبی صلی الله علیہ وسلم کانت اعتقت جاریۃ لھا عن دبر منھا ثم ان عائشۃ رضی الله عنھا بعد ذلک اشتکت ما شاء الله ان تشتکی ثم انہ دخل علیھا رجل سندی فقال لھا انت مطبوبۃ فقالت لہ

عائشۃ ویلک من طبنی قالت امرأۃ من نعتہا کذا وکذا فوصفہا وقال ان فی حجرہا
الآن صبیا قد بال فقالت عائشۃ ادعوا الی فلانۃ جاریۃ کانت تخدمہا
فوجدوہا فی بیت جیران لہم فی حجرہا صبی قالت الآن حتی اغسل
بول ہذا الصبی فغسلتہ ثم جاءت فقالت لہا عائشۃ اسحرتنی قالت نعم قالت
لم قالت احببت العتق قالت فواللہ لا تعتقین ابدا ثم امرت عائشۃ
ابن اخیہا ان یبیعہا من الاعراب ممن یسیء ملکتہا قالت ثم ابتع لی بثمنہا رقبۃ
ثم اعتقہا قالت عمرۃ فلبثت عائشۃ رضی اللہ عنہا ما شاء اللہ من الزمان ثم
انہا رأت فی المنام ان اغتسلی من آبار ثلثۃ یمد بعضہا بعضا فانک تشفین
فدخل علی عائشۃ اسمٰعیل بن ابی بکر وعبد الرحمن بن سعد بن زرارۃ فذکرت
لہم عائشۃ التی رأت فانطلقا الی قناۃ فوجدا آبارا ثلاثۃ یمد بعضہا بعضا
فاستقوا من کل بیر منہا ثلاث شجب حتی ملؤا الشجب من جمیعہم ثم اتوا بذلک
الماء الی عائشۃ فاغتسلت فشفیت **قال** محمد اما نحن فلا نری ان یباع المدبر
وہو قول زید بن ثابت وعبد اللہ بن عمر وبہ ناخذ وہو قول ابی حنیفۃ والعامۃ
من فقہائنا عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہی کہ ام المومنین عائشہ نے ایک لونڈی کو مدبرہ
کیا تہا (یعنے اوس سے یہ کہا کہ میری وفات کے بعد تجھے آزادی ہے) پہر حضرت عائشہ بیمار
ہوگئیں اور جب تک خدا کی مرضی تھی بیمار رہین پہر ایک سندہی شخص اون کے پاس آیا اور کہا تمہارے
اوپر کسی نے سحر کیا ہے اونہون نے فرمایا خرابی تجھکو مجھے کس نے سحر کیا ہے بولا ایک عورت نے
جسکا یہ حلیہ ہے اور حلیہ اوسکا بیان کیا اور کہا اوسکی گود مین ایک لڑکا ہے اور اوس لڑکے نے اس
وقت پیشاب کیا ہے تو حضرت عائشہ نے کسیکو کہا فلان لونڈی کو میرے پاس لاؤ جو لونڈی حضرت
عائشہ کی خدمت مین ہوتی تہی اوسکا نام لیا اونہون نے اُس لونڈی کو پاس والے کے گہر مین پایا
اور کہنے لگی ابہی حاضر ہوتی ہون لڑکے کا پیشاب دہولون (یعنے اس سے فارغ ہوکر حاضر ہوجاتی
ہون) پہر اوسکو دہوکر آئی تو حضرت عائشہ نے کہا کیا تو نے مجھے سحر کیا ہے بولی ہان حضرت
عائشہ نے کہا ایسا کیون کیا بولی آزاد ہونا چاہتی ہون حضرت عائشہ نے کہا قسم اللہ کی تو کبہی

آزاد ہو گی پھر آپنے بھانجے کو حکم دیا کہ اس لونڈی کو کسی بدوی کے پاس بیچ ڈال جو اسکو تکلیف
مین رکہے (یعنے اون کے کام کاج کثرت سے ہوتی ہین وہان اسکو تکلیف ہو گی) اور اس کی قیمت
سے ایک اور لونڈی خرید کے آزاد کر دے کہا عمرہ نے پھر عائشہ جبتک خدا کی مرضی تھی بیمار رہین
پھر خواب مین اونکو کسی نے کہا اگر تم تین پانیون مین سے جو آپس مین آکر ملجاتے غسل کرو۔ تو اچھے ہو
جاؤ گے جب بیدار ہوئین تو اون کے پاس اسمعیل بن ابی بکر اور عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ آئے
تو حضرت عائشہ نے ان سے اپنا خواب بیان کیا تو وہ دونون آکر وہان چلے گئے جہان سے پانی
نکلتا تھا اور تین پانی ایسے پائے جو آکے آپس مین مل جاتے تھے تو ہر ایک سے ایک تہائی
مشک کی پانی لیا اور اون تینون مین سے وہ مشک پر کر کے حضرت عائشہ پاس وہ پانی لائے
پھر حضرت عائشہ نے اوس پانی سے غسل کیا اور اچھی ہو گئین کہا محمد نے ہمارے نزدیک مدبر کا بیچنا
جائز نہین اور یہی کہتے تھے زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول ہے ابو
حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید انہ سمع سعید ابن
المسیب یقول من اعتق ولیدۃ عن دبر منہ فان لہ ان یطأها وان یزوجها ولیس
لہ ان یبیعها ولا ان یہبها وولدها بمنزلتها **قال** محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ
والعامۃ من فقہائنا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تھے جو شخص اپنی لونڈی کو مدبر آزاد
کرے تو اس لونڈی سے وطی اور نکاح کر سکتا ہے مگر اوسکو بیع اور ہبہ نہین کر سکتا اور اس کے
بچے کا بہی یہی حکم ہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

باب الدعوی والشہادات وادعاء النسب دعوی اور شہادت اور نسب کے دعوی کرنیکا
بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا الزہری عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ انہا قالت
کانت عتبۃ بن ابی وقاص عہد الی اخیہ سعید بن ابی وقاص ان ابن ولیدۃ
زمعۃ منی فاقبضہ الیک قالت فلما کان عام الفتح اخذہ سعد وقال ابن اخی
قد کان عہد الی اخی فیہ فقام الیہ عبد بن زمعۃ فقال اخی وابن ولیدۃ ابی
ولد علی فراشہ فتساوقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سعد یا
رسول اللہ ابن اخی قد کان عہد الی فیہ اخی عتبۃ وقال عبد بن زمعۃ

أَخِي ابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن وقاص سے کہا کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفے سے ہے تم اسکو اپنے پاس رکھیو جب مکہ فتح ہوا تو سعد نے اس لڑکے کو لے لیا اور کہا میرے بھائی کا بیٹا ہے اُسنے وصیت کی تھی اسکے لینے کی عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ سے کہ یہ لڑکا تیرا ہے پھر فرمایا لڑکا ماں کے خاوند یا مالک کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں پھر سودہ بنت زمعہ سے فرمایا تو اس لڑکے سے پردہ کیا کر کیونکہ وہ لڑکا مشابہ تھا عتبہ کے سو اس لڑکے نے نہ دیکھا سودہ کو یہاں تک کہ اونکا انتقال ہوا کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ لڑکا اس شخص کا ہوتا ہے جس کے فراش پر پیدا ہو (یعنے جسکے نکاح یا ملک میں وہ عورت ہو اوسکا) اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

بَابُ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

ایک گواہ اور اور قسم پر فیصلہ کرنیکا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ ذَكَرَ ذٰلِكَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَالَ بِدْعَةٌ وَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ أَعْلَمَ عِنْدَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْحَدِيثِ مِنْ غَيْرِهِ وَكَذٰلِكَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ إِنَّهُ كَانَ الْقَضَاءُ الْأَوَّلُ لَا يُقْبَلُ إِلَّا الشَّاهِدَانِ فَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک گواہ اور ایک قسم پر کہا محمد نے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے خلاف پہنچا ہے اور کہا محمد ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے ذکر کیا ہے کہ میں نے اون سے

ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے پوچھا تو اونہون نے کہا یہ بدعت ہے اول سب سے یہ فیصلہ معاویہ بن ابی سفیان نے کیا ہے اور ابن شہاب مدینون کے نزدیک حدیث مین اپنے غیر سے اعلم تھے اور ایسا ہی ابن جریج نے عطا سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے کہا اول قضا یہ تھی کہ بغیر دو آدمیون کی شہادت کے دعوی قبول نہ کیا جاوے اور سب سے پہلے ایک گواہ اور ایک قسم پر عبدالملک مین مروان نے فیصلہ کیا ہے **ف** ابن شہاب اور ابن جریج کے قول کا آپس مین سخت تعارض ہے کیونکہ ایک نے یہ بدعت معاویہ بن ابی سفیان کے سپرد کی اور دوسرے نے عبدالملک بن مروان کے سو دونون دعوے غلط ہین اور اصل مین یہ قضا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابی بکر صدیق اور حضرت علی کی ہے اور اہل مدینہ کا ہمیشہ اسی پر عمل رہا ہے اور یہی مذہب ہے تمام صحابہ اور تابعین اور آئمہ مجتہدین کا سوائے اوزاعی نخعی۔ زہری اور ابو حنیفہ کے کسی نے اسکا انکار نہین کیا اور ابن جوزی نے تحقیق مین کہا ہی کہ بائیس صحابیون نے اسحدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور مسلم۔ ابوداود۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ حاکم۔ اور شافعی نے ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کیا اور شافعی ابوداود۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا اور ابو حاتم نے اسکو صحیح کہا ہے اور دارقطنی نے کہا ہی کہ امام جعفر صادق امام باقر سے کبھی اس روایت کو مرسل بیان کرتے ہین اور کبھی متصل اور ابن علی اور ابن حبان نے امام باقر کی حدیث کو جابر سے مرفوع بیان کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور مجھے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنیکا حکم دیا اور احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور بیہقی نے بھی اسحدیث کو حضرت جابر سے مرفوع روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا سو اسکا انکار کسی صورت سے نہین ہو سکتا اور نہ اسکو بدعت کہا جا

ہے واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم **باب استحلاف الخصوم** تنازعات مین سوگند لینے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا داود بن الحصین انہ سمع ابا غطفان ابن طریف المری یقول اختصم زید بن ثابت وابن مطیع فی دار الی مروان بن الحکم فقضی علی زید بن ثابت بالیمین علی المنبر فقال لہ زید احلف لہ مکانی فقال لہ مروان لا واللہ الا عند مقاطع الحقوق قال فجعل زید یحلف ان حقہ لحق وابی ان یحلف عند المنبر فجعل مروان یعجب من ذلک **قال** محمد وبقول زید بن ثابت ناخذ وحیث ما حلف الرجل فھو جائز ولو رای زید بن ثابت

اِنَّ ذٰلِكَ يَلْزَمُهُ مَا اَبٰى اَنْ يُّعْطِيَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُّعْطِيَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ اَنْ يُّؤْخَذَ بِقَوْلِهِ وَفِعْلِهِ مِمَّنْ اِسْتَحْلَفَهُ ابی غطفان سعد بن طریف مری سے روایت ہے کہ زید بن ثابت اور عبد اللہ بن مطیع نے ایک مکان مشترکہ مین جھگڑا کیا مروان بن حکم پاس (ان دنون مین مدینہ کا حاکم تہا) مروان نے اسپر فیصلہ کیا کہ زید بن ثابت ممبر نبوی پر قسم کہاوین زید نے کہا مین اپنی جگہہ پر قسم کہاونگا مروان نے کہا نہین وہین قسم کہاؤ جہان لوگون کے فیصلے کئے جاتے ہین (یعنے ممبر پر) تو زید بن ثابت نے وہین قسم کہائی کہ یہ مکان میرا ہے اور ممبر پر قسم کہانے سے انکار کیا اور مروان اسبات سے تعجب کرتا تھا کہا محمد نے ہم زید بن ثابت کے قول پر عمل کرتے ہین کہ جہان آدمی حلف کرے وہان ہی جائز ہے اگر زید بن ثابت اسبات کو اپنے ذمہ لازمی جانتے تو جو حق ان کے ذمہ تھا اوس کے ادا کرنے سے انکار نہ کرتے لیکن انہون نے اسبات کو مکروہ سمجہا کہ جو بات ان کے ذمہ مین نہین اوسکو ادا کرین سو یہی حق ہے کہ حلف کرنے مین زید بن ثابت کے قول اور فعل پر عمل کیا جاوے

بَابُ الرَّهْنِ

گرو رکہنے کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا ابن شهاب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ **قال** محمد وبهذا ناخذ وتفسير قَوْلِهِ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَرْهَنُ الرَّهْنَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ اِنْ جِئْتُكَ بِمَالِكَ اِلٰى كَذَا وَكَذَا وَاِلَّا فالرهن لك بمالك قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ وَلَا يَكُوْنُ لِلْمُرْتَهِنِ بِمَالِهِ وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ فَسَّرَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن نہ روکی جاویگی کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور آنحضرت کے اس قول کی تفسیر کی رہن نہ روکی جاویگی یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس کوئی چیز گرو رکھے اور یہ وعدہ کرے کہ اگر فلان دن تک تیرا روپیہ ادا کرون تو بہتر ورنہ تیرے مال کے عوض مین رہن تیرا ہوگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن نہ روکی جاویگی اور مرتہن کو اپنے مال کے عوض مین رکھنی جائز نہین اور ہم بہی یہی کہتے ہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور مالک بن انس بہی اسکی تفسیر یہی کرتے تہے

بَابُ الرَّجُلِ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ

جس شخص کو کسی مقدمہ کا حال معلوم ہو اور بغیر طلب کرنے کے شہادت دے اسکا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا عبد الله بن ابی بكر ان اباه اخبره عن عبد الله

بن عمرو بن عثمان ان عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری اخبرہ ان زید بن خالد الجہنی
اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یأتی
بالشہادۃ او یخبر بالشہادۃ قبل ان یسئلہا **قال** محمد وبھذا نأخذ من کانت
عندہ شہادۃ الانسان لا یعلم ذلک الانسان بہا فلیخبرہ بشہادتہ وان لم یسئلہا ایاہ

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر کرون مین تمکو سب
سے بہتر گواہ کی جو گواہی دیتا ہے قبل اسکے کہ پوچھا جاوے اوس سے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل
ہمارا کہ جس شخص کو کسی مقدمہ کا حال معلوم ہو اور مدعی یا مدعا علیہ کو اسبات کا علم نہین تو وہ خود بخود
پیش ہوکر شہادت دیدیوے گرچہ اوسے کسی نے شہادت طلب نکی ہو **ف** یہ حدیث
اوس حدیث کے مخالف نہین کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو گواہی دین گے قبل پوچھے
جانے کے کیونکہ اوس حدیث مین مراد جھوٹھی گواہی ہے واللہ اعلم

کتاب اللقطۃ

رستے مین پڑی ہوئی چیز ملنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب الزہری
ان ضوال الابل کانت فی زمن عمر ابلا مرسلۃ تناتج لا یمسہا احد حتی اذا
کان زمن عثمان بن عفان امر بمعرفتہا وتعریفہا ثم تباع فاذا جاء صاحبہا اعطی
ثمنہا **قال** محمد کلا الوجہین حسن ان شاء الامام ترکہا حتی یجیء اہلہا فان
خاف علیہا الضیعۃ او لم یجد من یرعاہا فباعہا ووقف ثمنہا حتی یأتی اربابہا
فلا بأس بذلک ابن شہاب سے روایت ہے کہتے تھے حضرت کی زمانی مین جو اونٹ گمے ہوئے
ملتے تھے وہ چھوڑ دیئے جاتے تھے بچے جنا کرتے تھے کوئی اون کو نہ لیتا تھا جب حضرت عثمان
کا زمانہ آیا اوہنون نے حکم دیا کہ بتائے جاوین پھر بیچکر اون کی قیمت بیت المال مین رکہی جاوے
جب مالک آوے تو اسکو دیدیجاوے کہا محمد نے دونون صورتین اچھی ہین اگر چاہے امام
چھوڑ دے یہانتک کہ اوسکا مالک آجاوے اور اگر ضائع ہوجانیکا خوف کرے تو بیچکر قیمت اسکی
اپنے پاس رکھے اور جب مالک آجاوے تو اوسکو دیدے دونون صورتون مین کچھ قباحت
نہین **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع ان رجلا وجد لقطۃ فجاء الی ابن عمر فقال
انی وجدت لقطۃ فماذا تأمرنی فیہا فقال ابن عمر عرفہا قال قد فعلت قال زد

قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ لَا اٰمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَهَا لَوْ شِئْتَ لَمْ تَاْخُذْهَا نافع سے روایت
ہے ایک شخص نے لقطہ پایا اوسکو عبداللہ بن عمر کے پاس لایا اور پوچھا آپ کیا کہتے ہو اس مین
عبداللہ بن عمر نے کہا لوگون سے پوچھ اور بتا اوس نے کہا مین پوچھ بتا چکا ہون عبداللہ نے کہا اور بھی
اوس نے کہا مین بہت دفعہ پوچھ بتا چکا ہون عبداللہ نے کہا مین کبھی تمکو اسکے کہانیکا حکم نہ دونگا
اگر تو چاہتا تو اسکو نہ لیتا **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد انه قال قد سمعت
سليمان بن يسار يحدث اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ وَجَدَ
بَعِيْرًا بِالْحَرَّةِ فَعَرَّفَهُ ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعَرِّفَهُ قَالَ ثَابِتٌ
لِعُمَرَ قَدْ شَغَلَنِيْ عَنْ ضَيْعَتِيْ قَالَ لَهُ عُمَرُ اَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ **قَالَ**
محمد وبه ناخذ مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً تُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا عَرَّفَهَا حَوْلًا فَاِنْ
عُرِفَتْ وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا فَاِنْ كَانَ مُحْتَاجًا اَكَلَهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خُيِّرَ بَيْنَ الْاَجْرِ
وَبَيْنَ اَنْ يُغَرِّمَهَا وَاِنْ كَانَ قِيْمَتُهَا اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ عَرَّفَهَا عَلٰى قَدْرِ مَا يَرٰى
اَيَّامًا ثُمَّ صَنَعَ بِهَا كَمَا صَنَعَ بِالْاُوْلٰى فَكَانَ الْحُكْمُ فِيْهَا اِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا كَالْحُكْمِ فِي
الْاُوْلٰى وَاِنْ رَدَّهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَجَدَهَا فِيْهِ بَرِئَ مِنْهَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ
فِيْ ذٰلِكَ ضَمَانٌ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک انصاری نے ایک
اونٹ پایا حرہ مین (حرہ ایک زمین ہے کالے پتھر دن کے قریب مدینہ کے) اوسکو رسی سے
باندھا اور حضرت عمر سے بیان کیا حضرت عمر نے کہا مین اوسکو بتا اون ثابت نے کہا اپنی زمین کی
خبر لینے مین مجبور ہو جاؤنگا **ف** یعنے اونٹ کے بتلانے مین میرا اصلی کام ہرج ہوگا **ت**
حضرت عمر نے کہا جہان سے تم نے اوسکو پایا ہے وہین چھوڑ دو کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا
جس شخص کو دس درم کے موافق یا کچھہ زیادہ گم ہوئی ہوئی چیز ملے تو ایک برس تک
اوسے بتا وے اگر مالک آگیا تو بہتر ورنہ صدقہ کر دیوے اور اگر محتاج ہو تو خرچ کر لے اور جب مالک
آیا تو اوس کو خیار ہوگا چاہے قیمت لے اور چاہے ویسی چیز لے اور اگر دس درم سے کم
قیمت کی چیز ہو تو اوسکو اتنے دن تک بتا دے جب تک اوسکو مالک کے آجانیکا غم ہو پھر پہلے
کی طرح عمل مین لاوے اور جب مالک آگیا تو ادا کرنے مین بھی اول کی طرح حکم ہے اور اگر جہان

سے وہ چیز ملی ہے وہاں جا کر چھوڑ دے تو بری ہو جاویگا اور اسمین ضامن نہوگا **اخبرنا** مالک حدثنا یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب قال قال عمر بن الخطاب وھو مسند ظھرہ الی الکعبۃ من اخذ ضالۃ فھو ضال **قال** محمد وبھذا ناخذ وانما یعنی بذلک من اخذھا لیذھب بھا فاما من اخذھا لیردھا او لیعرفھا فلا باس بہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کعبہ سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے بیٹھے تھے فرمایا جو شخص گم ہوئی چیز کو اٹھاوے وہ خود گمراہ ہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور حضرت عمر کی یہ مراد تھی کہ جو شخص ہضم کرنے کے ارادہ سے اوٹھاوے وہ گمراہ ہے اور اگر مالک کو دینے اور بتلانے کی غرض سے اٹھاوے تو اسمین کچھ قباحت نہین

باب الشفعۃ شفعہ کا بیان ۔

اخبرنا مالک اخبرنا محمد بن عمارۃ اخبرنی ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان عثمان بن عفان قال اذا وقعت الحدود فی الارض فلا شفعۃ فیھا ولا شفعۃ فی بیر ولا فی فحل نخل حضرت عثمان سے روایت ہے کہا جب زمین مین حدین پڑ جاوین تو اسمین شفعہ نہوگا اور نہ شفعہ کنوین مین ہے اور نہ کھجور کے نر درخت مین **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شھاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالشفعۃ فیما لم یقسم فاذا وقعت الحدود فلا شفعۃ فیہ **قال** محمد قد جاءت فی ھذہ احادیث مختلفۃ فالشریک احق بالشفعۃ من الجار والجار احق من غیرہ بلغنا ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی سلم بن عبد الرحمن سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا اوس چیز مین جو تقسیم نہوئی ہو جب حدین قایم ہو جاوین پہر اوسمین شفعہ نہین کہا محمد نے اسمین مختلف طور پر حدیثین آئی ہین اور شریک پڑوسی سے شفعہ کا زیادہ مقدار ہے۔ اور پڑوسی باقی لوگون سے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پہنچا ہے **اخبرنا** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یعلی الثقفی اخبرنی عمرو بن الشرید عن ابیہ الشرید بن سوید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بصقبہ وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یعلی ثقفی نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن شرید نے اپنے باپ شرید بن سوید سے

کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک شفعہ مین زیادہ حقدار ہے اور یہی قول ہے
ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شریک کا کوئی شفعہ نہین
اور جار کے معنی پڑوسی کرتے ہین جو ظاہر مشہور ہین اور کہتے ہین کہ اسکا شفعہ بھی جب تک ہے
حدین نہ قائم کی جاوین جب حدین قائم ہوگئین تو پھر کسیکا شفعہ نہین اور حنفیہ کے نزدیک جار
کے معنے شریک ہین اور شریک پڑوسی سے زیادہ حقدار ہے اور شفعہ کی کوئی حد نہین ہمیشہ
مل سکتا ہے سوچ یہ بات ہے کہ شریک کو بھی مجازا پڑوسی کہا جاتا ہے اور اسکو شفعہ مل سکتا ہے
مگر جب تک راستہ ایک ہو جیسا کہ بخاری نے روایت کیا ہے اور حدین نہ معین کیجاوین اور جب
حدین معین ہوگئین اور راستے الگ الگ ہوگئے پھر کسیکا شفعہ نہین چاہے شریک ہو یا پڑوسی
واللہ اعلم **باب** المکاتب مکاتب کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن
ابن عمر انہ کان یقول المکاتب عبد ما بقی علیہ من مکاتبتہ شیء **قال**
محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفہ والعامۃ من فقھائنا وھو بمنزلۃ العبد فی
شھاداتہ وحدودہ وجمیع امرہ الا انہ لا سبیل للمولی علی مالہ ما دام مکاتبا
نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہتے تھے مکاتب غلام رہیگا جب تک اوسپر کچھ بھی بدل کتابت
مین سے باقی رہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا
کہ مکاتب شہادت حدود وغیرہ سب کامون مین غلام ہی تصور کیا جاویگا مگر اسبات مین کہ
جب تک وہ مکاتب ہے مالک کو اوس کے مال مین دخل نہین **اخبرنا** مالک اخبرنا حمید
بن قیس المکی ان مکاتبا لابن المتوکل ھلک بمکۃ وترک علیہ بقیۃ من مکاتبتہ
ودیونا للناس وترک بنتا فاشکل علی عامل مکۃ القضاء فی ذلک فکتب الی
عبد الملک بن مروان یسألہ عن ذلک فکتب الیہ عبد الملک ان ابدأ بدیون
الناس فاقضھا ثم اقض ما بقی علیہ من مکاتبتہ ثم اقسم ما بقی بین ابنتہ
ومولاہ **قال** محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقھائنا انہ
اذا مات بدیٔ بدیون الناس ثم بمکاتبتہ ثم ما بقی کان میراثا لورثتہ
الاحرار من کانوا حمید بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ابن متوکل کا مکے مین مرگیا

اور کچھہ بدل کتابت اوسپر باقی رہگیا تھا اور لوگون کا قرض بھی تھا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا تو مکے
کے عامل کو اسباب مین حکم کرنا دشوار ہوا اس نے عبدالملک بن مروان کو لکھا عبدالملک نے
اوس کے جواب مین لکھا کہ پہلے لوگون کا قرضہ ادا کر پہر جسقدر بدل کتابت کا باقی رہگیا ہے اوس کو
ادا کر پہر جو کچھہ بچے وہ اوس کی بیٹی اور مولی کو تقسیم کردے یعنے نصفا نصفی کہا محمد نے
اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا کہ جب مکاتب مرجاوے تو پہلے
اوسکا قرضہ ادا کرنا چاہیے پہر کتابت سے جو باقی ہے وہ ادا کرنا چاہیے پہر جو باقی بچے وہ اوسکی
اصل وارثون کا مال ہے چاہے کوئی ہون **اخبرنا** مالک اخبرنی الثقة عندی
ان عروة بن الزبير وسليمان بن يسار سئلا عن رجل كاتب على نفسه وعلى
ولده ثم هلك المكاتب وترك بنين أيسعون في مكاتبة أبيهم أم هم عبيد
فقال لا بل يسعون في كتابة أبيهم ولا يوضع عنهم لموت أبيهم شيء **قال**
محمد وبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة فإذا أدوا عتقوا جميعا عروہ بن زبیر اور سلیمان بن
یسار سے سوال ہوا جو شخص اپنے تئین اور اپنے بیٹون کو مکاتب کرے پہر مرجاوے تو اوس کے
بیٹے کتابت ادا کرنے کے لئے محنت مزدوری کرینگے یا غلام رہین گے اونہون نے کہا اپنے باپ
کی کتابت مین سعی کرین گے اور باپ کے مرجانے کی وجہ سے کتابت مین کچھہ نقصان نہوگا کہا محمد
نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا جب پوری کتابت ادا کرچکے تو سب ازاد ہوجاوینگے
اخبرنا مالک اخبرني مخبر ان ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كانت
تقاطع مكاتبيها بالذهب والورق والله اعلم مالک سے روایت ہی کہ مجہے کسی شخص نے خبر دی
ہے کہ ام سلمہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے مکاتبون سے قطاعت کرتی سونے چاندی
پر واللہ اعلم **ف** قطاعت اسکو کہتے ہین کہ مولی کتابت مین سے کچہہ نقدی لیکر راضی ہوجاوے
اور اسکو ازاد کردے **باب** السبق في الخيل گہوڑ دوڑ کا بیان **اخبرنا** مالک
اخبرنا يحيى بن سعيد قال سمعت سعيد بن المسيب يقول ليس برهان الخيل بأس
إذا أدخلوا فيها محللا إن سبق أخذ السبق وإن سبق لم يكن عليه شيء **قال**
محمد وبهذا نأخذ إنما يكره من هذا أن يضع كل واحد منهما سبقا فإن سبق أحدهما

أخذ السَّبقين جميعا فيكون هذا القمار فأمّا إذا كان السبق من أحدهما أو كانوا ثلاثة والسبق من اثنين منهم والثالث ليس فيه سبق إن سبق أخذ وإن لم يسبق لم يغرم فهذا لا بأس به أيضاً وهو المحلل الذي قاله سعيد بن المسيب يحيى بن سعيد سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب کہتے تھے گھوڑ دوڑ کی شرط مین کچھ قباحت نہین جب دو شخصون کے درمیان ایک اور شخص آجاوے اگر وہ آگے بڑھجاوے تو شرط کا روپیہ لے اور جب پیچھے رہجاوے کچھ ندیوے کہا محمد نے شرطیہ گھوڑ دوڑ وہ منع ہے جو دونون طرف سے شرط کی جاوے کہ جسکا گھوڑا بڑھ گیا وہ روپیہ لیلیگا کیونکہ یہ جوا ہے اور جب ایک طرف سے شرط ہو یا تین آدمی ہون اور دو کی طرف سے شرط ہو اور تیسری کی طرف سے کچھ نہو اگر تیسرا بڑھ گیا تو دونون سے روپیہ لیلیگا اور جب پیچھے رہا تو کچھ ندیگا تو اسمین بھی کچھ قباحت نہین اور سعید بن مسیب کی محلل سے یہی مراد ہے **ف** گھوڑ دوڑ مین دونون طرف سے شرط کرنا کہ جو پیچھے رہجائیگا وہ شرط کا روپیہ دیگا اتفاقاً منع ہے اور ایک طرف سے شرط کرنا یا مفت گھوڑ دوڑ کرنا بالاتفاق جائز ہے اور اگر دونون طرف سے شرط لگا کر گھوڑ دوڑ کرین تو اس کی حلت کی یہ صورت ہے کہ ایک تیسرے شخص کو شریک کرین جسکو محلل کہتے ہین اگر یہ محلل آگے بڑھجائیگا تو دونون سے شرط کا روپیہ لے لیگا اور جو پیچھے رہ جائیگا تو یہ محلل کچھ نہ دیگا مگر ان دو آدمیون مین سے جو آگے بڑھے گا وہ اپنی شرط کا روپیہ دوسرے سے لیگا **اخبرنا** مالك اخبرنا ابن شهاب أنّه سمع سعيد بن المسيب يقول إنّ القصواء ناقة النبي صلى الله عليه وسلم كانت تسبق كلّما وقعت في سباق فوقعت يوماً في إبل فسبقت فكانت على المسلمين كآبة إن سبقت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنّ الناس إذا رفعوا شيئاً أو أرادوا رفع شيء وضعه الله **قال** محمد وبهذا نأخذ لا بأس بالسبق في النصل والحافر والخف سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسکا نام قصوی تھا ہمیشہ دوڑ مین آگے بڑھجاتی ایک روز بہت سی اونٹون مین دوڑی تو پیچھے رہگئی اور مسلمانون کو اسکے پیچھے رہجانیکا بڑا غم ہوتا تھا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرور لوگ جس چیز کو بڑا کرین یا بڑھانا چاہین تو اسد جل جلالہ

اوس چیز کو نچلی کر دیتا ہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ تیر اندازی اور ناخون دار جانورون
مین جیسے گھوڑا خچر گدہا اور موضع دار جانورون مین جیسے اونٹ بیل انکے دوڑ کرانے مین
کچھ قباحت نہین ترمذی اور ابن حبان نے ابی ہریرہ سے ایساہی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان جانورون کے بغیر اور کسی جانور مین دوڑ نہ کرانی چاہیے اور یہی مذہب ہے
آئمہ اربعہ کا اور بعض علماء کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کے بغیر اور کسی جانور مین جائز نہین اور عطا بن
رباح کے نزدیک ہر جانورون مین جائز ہے (زرقانی) **باب** السیر تواریخ کا بیان ․
اخبرنا مالک اخبرنا یحیی بن سعید انہ بلغہ عن ابن عباس انہ قال ما ظہر
الغلول فی قوم قط الا القی فی قلوبہم الرعب ولا فشا الزنا فی قوم قط الا کثر فیہم
الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان الا قطع علیہم الرزق ولا حکم قوم
بغیر الحق الا فشا فیہم الدم ولا ختر قوم بالعہد الا سلط علیہم العدو وابن
عباس سے روایت ہے کہتے تہے کسی قوم مین غنیمت کے مال مین چوری کرنیکی عادت
پڑ جاوے تو اون کے دلون مین رعب ڈالا جاتا ہے (یعنے دشمن کے مقابلہ مین خوف کرتے
ہین اور بزدل ہوجاتے ہین) اور جب زنا کی کثرت ہو جاوے تو اونمین موت کی کثرت ہوجاتی
ہے (یعنے وبا پڑتی ہے) اور جب ماپ تول مین نقصان کرین تو انپر رزق تنگ ہوجاتا ہے
(یعنے قحط سالی اور گرانی مین آفتین پڑتی ہین) اور جب حق کے خلاف مقدمات کے فیصلے
کرین تو ان مین دنگے فساد اور خونریزی شروع ہوجاتی ہے اور جب وعدہ خلافی کی عادت پڑ جاوے
تو اون پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے (یعنے اللہ جل جلالہ ایسے گناہون کی دنیا مین ایسی سزا
دیتا ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بعث سریۃ قبل نجد فغنموا ابلا کثیرۃ فکانت سہامہم اثنی عشر
بعیرا ونفلوا بعیرا بعیرا **قال** محمد کان النفل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ینفل من الخمس اہل الحاجۃ وقد قال اللہ تعالی قل الانفال للہ والرسول
فاما الیوم فلا نفل بعد احراز الغنیمۃ الا من الخمس للمحتاج عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر نجد کی طرف روانہ کیا تو بہت اونٹ

غنیمت میں لائے جنمیں سے ایک ایک آدمی کو بارہ بارہ اونٹ حصے میں ملے ہیں اور ایک ایک اونٹ فی آدمی کو انعام میں ملا تھا کہا محمد نے انعام دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا خمس کے مال سے محتاجوں کو دیتے تھے اور اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ اے محمد غنیمت اللہ اور رسول کا مال ہے پس آج کل غنیمت کی تقسیم سے علیحدہ کوئی انعام نہیں مگر خمس سے محتاج لوگوں کے لئے **ف** اس مسئلہ میں بڑی بحث ہے اکثر علماء کے نزدیک خمس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے اقربا کا اب بھی حصہ ہے اور بعض کے نزدیک حضرت کی وفات سے حصہ بھی فوت ہو گیا اور اس کتاب میں اگر پوری بحث کی جاوے تو دقت ہو جاتی ہے اور آتنا بڑھنے کی اصل مالک سے اجازت نہیں اس لئے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالے اس مسئلہ میں علیحدہ کتاب تیار کرونگا بحول اللہ وقوتہ **باب** الرَّجُلِ یُعْطِی الشَّیْءَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ خدا کی راہ میں یعنے مجاہدین کی امداد میں کوئی چیز دینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یُعْطِی فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَاِذَا بَلَغَ رَاْسَ مَغْزَاتِہٖ فَھُوَ لَہٗ **قَالَ** مُحَمَّدٌ ھٰذَا قَوْلُ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا بَلَغَ وَادِیَ الْقُرٰی فَھُوَ لَہٗ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَغَیْرُہٗ مِنْ فُقَھَائِنَا اِذَا دَفَعَہٗ اِلَیْہِ صَاحِبُہٗ فَھُوَ لَہٗ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب سے کسی نے پوچھا جو شخص کوئی چیز خدا کی راہ میں مجاہدین کو بھیجے اوسکا کیا حکم ہے کہا جب اصل مقابلہ اور لڑائی کی جگہہ تک پہنچ جاوے تو اسی کا مال ہو جاتا ہے جسکو روانہ کیا تھا کہا محمد نے یہ قول سعید بن مسیب کا ہے اور ابن عمر کہتے تھے جب وادی قریٰ تک (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے جب کسی طرف چڑھائی کا ارادہ ہوتا تو وہاں جمع ہوتے تھے) پہونچ جاوے تو جسکو روانہ کیا تھا اوس کا ہو جاتا ہے اور کہا ابو حنیفہ وغیرہ فقہا حنفیہ نے کہ جب کسیکو روانہ کرے اسی وقت اس کا مال ہو جاتا ہے **باب** اِثْمِ الْخَوَارِجِ وَمَا فِیْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَۃِ مِنَ الْفَضْلِ امام پر خروج کرنے کے گناہ اور جماعت سے مل کر رہنے کی فضیلت کا بیان **اَخْبَرَنَا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَخْرُجُ فِیْکُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَکُمْ مَعَ صَلٰوتِھِمْ وَاَعْمَالَکُمْ مَعَ اَعْمَالِھِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ

خَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا تَرَى شَيْئًا تَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا تَرَى شَيْئًا تَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ فَلَا تَرَى شَيْئًا وَتَتَمَارَى فِي الْفُوقِ **قال** محمد وبهذا ناخذ لَا خَيْرَ فِي الْخُرُوجِ وَلَا يَنْبَغِي اِلَّا لُزُومُ الْجَمَاعَةِ

سعید بن مسیب سے روایت ہی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہے تم مین ایک قوم نکلیگی تمہاری نمازین اون کی نمازون کے مقابلے حقیر ہونگی اور تمہارے اعمال اونکی عملون کے مقابلے مین حقیر ہونگے یعنے ظاہر اعمال مین اسقدر کوشش کرین گے کہ ان کے مقابلے مین تمہارے عمل قلیل اور حقیر معلوم ہون **ت** قرآن کریم پڑہین گے لیکن اون کے گلون سے نیچے نہ اوترے گا **ف** یعنے اون کے دلون مین اثر نہ کرے گا کہ اوسپر عمل کرین اور ظاہر مین حلق توڑ توڑ کر قرأت پڑہین گے اور معانی مقصود سے کچھہ مطلب نہوگا **ت** اور دین کے کامون سے ایسے بھاگین گے جیسا کمان سے تیر نکلتا ہے پہر تیچے اوس تیر مین کچھہ خون دیکھائی دیتا ہے یا اوس کے سر مین کچھہ دکھائی دیتا ہے یا اوس کے پیل مین کچھہ دکھائی دیتا ہے اور تسمہ باندھنی کی جگھہ پر تیچے شک پڑتا ہے **ف** یعنے جسے کوئی شخص بے ارادہ ہوا کی طرف تیر چلاوے تو اس تیر مین خون کا اثر کچھہ دکھائی نہین دیتا ایسا ہی اون کے عملون کا اون مین کچھہ اثر نہین ہوگا اور امام کی اطاعت اور قرآن حدیث کے عمل کرنے سے ایسے بھاگین گے جیسا تیر کمان سے بھاگ جاتا ہے اور اعتقاد اون کے قرآن کے مخالف ہون گے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا امام پر خروج کرنے مین کچھہ بہلائی نہین اور جماعت سے متفق ہوکر رہنا چاہیئے **ف** یعنے جو جماعت امام کی اطاعت مین ہے اوسمین رہنا چاہیئے نہ اون لوگون مین جنہون نے امام پر خروج کیا ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا **قال** محمد مَنْ حَمَلَ السَّلَاحَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَاعْتَرَضَهُمْ بِهِ يَقْتُلُهُمْ فَمَنْ قَتَلَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ اَحَلَّ دَمَهُ بِاعْتِرَاضِ النَّاسِ بِسَيْفِهِ ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمپر (یعنے امت کے مسلمانون پر) ہتھیار کھینچے وہ ہم مین سے نہین یعنے میری امت سے خارج ہی کہا محمد نے جو شخص مسلمانون پر ہتھیار کھینچے اور ہتھیار باندھکر مسلمانون کو قتل کرنے کی غرض سے پیش آوی

پھر اسکو کوئی مسلمان قتل کر ڈالے تو اوسپر کوئی قصاص دیت اور گناہ نہین کیونکہ اون سے
مسلمانون پر تلوار کھینچنے کی وجہ سے اپنا خون مباح کر دیا ہے یعنے مسلمانون پر حملہ کرنے سے
مرتد ہو گیا اور مرتد کا قتل کرنا ہر مسلمان کو مباح ہے) **اَخْبَرَنَا** مالک اخبرنا یحیی بن
سعید اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ ابْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ اَوْ اُحَدِّثُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ کَثِیْرٍ
مِّنَ الصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَاِیَّاکُمْ وَالْبِغْضَۃَ فَاِنَّھَا
ھِیَ الْحَالِقَۃُ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تھے کیا نہ خبر دون مین تمکو یا حدیث کرون مین
تمکو جو اکثر نوافل اور صدقات سے بہتر ہو تو لوگون نے کہا ہان بولے دو آدمیون مین صلح کرانی اور بغض
سے بچو کیونکہ یہ مونڈنے والا ہے یعنے جیسے اوسترہ بالون کو مونڈ ڈالتا ہے ویسا یہ بھی ایمان
کو مونڈ ڈالتا ہے)

بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ عورتون کو قتل کرنیکا بیان

اَخْبَرَنَا مالک اخبرنا نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَعْضِ
مَغَازِیْہِ اِمْرَاَۃً مَّقْتُوْلَۃً فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ وَنَھٰی عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ **قَالَ**
محمد وبھذا ناخذ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْتَلَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْمَغَازِیْ صَبِیٌّ وَّلَا اِمْرَاَۃٌ وَّلَا شَیْخٌ
فَانٍ اِلَّا اَنْ تُقَاتِلَ الْمَرْاَۃُ فَتُقْتَلَ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کسی جنگ مین ایک عورت مقتولہ دیکھی تو اسکو برا مانا اور عورتون اور بچون کے
قتل کرنے سے منع فرمایا کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ کسی جنگ مین عورتون اور بچون
اور بوڑھون کا قتل کرنا مناسب نہین مگر جو ان مین سے لڑے اسکو قتل کرنا چاہیئے

بَابُ الْمُرْتَدِّ مرتد کا بیان

اَخْبَرَنَا مالک اخبرنا عبد الرحمن بن محمد بن عبد القاری
عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ قِبَلِ اَبِیْ مُوْسٰی فَسَاَلَہٗ عَنِ النَّاسِ
فَاَخْبَرَہٗ ثُمَّ قَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ مُّغَرِّبَۃٍ خَبَرٌ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ کَفَرَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ
فَقَالَ مَاذَا فَعَلْتُمْ بِہٖ قَالَ قَرَّبْنَاہُ فَضَرَبْنَا عُنُقَہٗ قَالَ فَھَلَّا طَبَقْتُمْ عَلَیْہِ بَیْتًا ثَلٰثًا وَّاَطْعَمْتُمُوْہُ
کُلَّ یَوْمٍ رَغِیْفًا فَاسْتَتَبْتُمُوْہُ لَعَلَّہٗ یَتُوْبُ وَیَرْجِعُ اِلٰی اَمْرِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَمْ اٰمُرْ وَلَمْ اَحْضُرْ وَ
لَمْ اَرْضَ اِذْ بَلَغَنِیْ **قَالَ** محمد اِنْ شَاءَ الْاِمَامُ اَخَّرَ الْمُرْتَدَّ فَقَتَلَہٗ فَلَا بَاْسَ
بِذٰلِکَ محمد بن عبد القاری سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر پاس آیا ابی موسی کی

طرف سے ابی موسی اشعری کی طرف سے وہ ان دنون مین یمن کے حاکم تھے حضرت عمر کی طرف سے
تو حضرت عمر نے یمن کے لوگون کا حال پوچھا اور جو اسکو معلوم تھا اوس نے بیان کیا پھر حضرت عمر نے فرمایا
کوئی نئی بات بھی تمکو معلوم ہے اوس نے کہا ہان ایک شخص مسلمان ہو کر پھر گیا کافر ہو گیا تھا حضرت
عمر نے فرمایا تم نے اوس کے ساتھ کیا سلوک کیا اوس نے کہا ہمنے اوسکو پکڑ کر گردن کاٹ دی حضرت
عمر نے فرمایا تمنے ایسا کیون نہ کیا کہ اوسکو تین دن تک کسی کوٹھری مین بند کرتے اور ہر روز ایک روٹی
کہانا دیکر اوس سے توبہ طلب کرتے شاید وہ توبہ کر کے خدا کے حکم کی طرف رجوع کرتا پھر فرمایا خدایا
مین نے یہ حکم نہین دیا اور نہ مین اوسجگہہ پر موجود تہا اور نہ اسپر راضی ہون مجھے تو اب معلوم ہوا
ہے کہا محمد نے یہ امام کی راے پر موقوف ہے کہ تین دن کے مرتد کو مہلت دیکر توبہ طلب کرے
جب اوس کے تائب کرانے کا طمع ہو یا خود مرتد مہلت مانگے اور جب نہ امام کو اسبات کا طمع ہو
اور نہ مرتد مہلت مانگے پھر اوس کے قتل کرنے مین کچھ قباحت نہین **بَابُ** مَا يُكْرَهُ مِنْ
لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ ریشم اور ریشم کا کپڑا پہننا منع ہونیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَرَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ
تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَالْوُفُوْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ
فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ
مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ
اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهُ مِنْ اُمِّهِ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ وَالذَّهَبَ كُلُّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِلذُّكُوْرِ
مِنَ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ وَلَا بَاْسَ بِهِ لِلْاِنَاثِ وَلَا بَاْسَ بِهِ اَيْضًا بِالْهَدِيَّةِ اِلَى الْمُشْرِكِ
الْمُحَارِبِ مَا لَمْ يُهْدِ اِلَيْهِ سِلَاحٌ اَوْ دِرْعٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک خالص ریشمی کپڑا بکتا ہوا دیکھا مسجد
کے دروازہ پر انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کاش اسکو آپ خرید لیتے اور جمعہ
کے روز یا جس روز آپ پاس لوگ آیا کرتے ہین پہنا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس

کپڑے کو وہ شخص پہنے گا جسکا آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے پس اس قسم کے چند کپڑے آپکے
پاس آئے آپنے اون مین سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ جیسے آپنے
عطارد بن حاجب نام ہے ایک شخص کا کپڑے کی بابت جو فرمایا تہا وہ آپ کو یاد ہوگا آپنے فرمایا
مین نے یہ کپڑا پہننے کو تہوڑا دیا ہے پہر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے ایک کافر دین بہائی
(عثمان بن حکیم کو دیدیا کہا محمد نے کسی مرد مسلمان کو جائز نہین کہ ریشم اور ریشم کا کپڑا اور سونا
پہنے یہ سب مردون کو چہوٹے ہون یا بڑے منع ہے اور عورتون کو اسکے پہننے مین کچھ قباحت نہین اور نہین ہے کچھ قباحت
نہین کہ مشرکون کو کوئی چیز ہدیہ دیوے مگر زرہ اور ہتہیار کا کفار کو ہدیہ مین بہیجنا جائز نہین ہے
اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **بَابُ** مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ
سونے کی چہاپ پہننی منع ہونیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا عبد الله بن دینار
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَامَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ فَنَبَذَهُ
فَقَالَ وَاللهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا قَالَ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ **قَالَ** محمد وبهذا
نأخذ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ اَنْ يَّتَخَتَّمَ بِذَهَبٍ وَّلَا حَدِيْدٍ وَّلَا صُفْرٍ وَّلَا يَتَخَتَّمُ اِلَّا
بِالْفِضَّةِ فَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا بَأْسَ بِتَخَتُّمِ الذَّهَبِ لَهُنَّ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سونے کی چہاپ پہنتے تہے پہر ایک دن کہڑے ہو کر لوگون سے ذکر کیا کہ یہہ
چہاپ مین پہنتا تہا اور اسکو پہینک کر فرمایا قسم خدا کی پہر اسکو کبہی نہ پہنونگا پہر لوگون نے بہی
اپنی اپنی چہاپین پہینک دین کہا محمد نے مرد کو سونے اور لوہے اور فولاد کی چہاپ پہننی منع
ہے سوا چاندی کے اور کچھ جائز نہین مگر عورتون کو سونے کی چہاپ پہننے مین بہی کچھ قباحت
نہین **بَابُ** الرَّجُلِ يَمُرُّ عَلٰى مَاشِيَةِ الرَّجُلِ فَيَحْتَلِبُهَا بِغَيْرِ اِذْنِهٖ وَمَا يُكْرَهُ لَهٗ
بِذٰلِكَ جو شخص کسی کے گلے پر جا گذرے اور مالک کی اجازت بے دودہ دوہ کر پیوے اسکا بیان **اَخْبَرَنَا**
مالك اخبرنا نافع عن ابن عمر اَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ
اِمْرِءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ
فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِءٍ

بغیر اذنہ **قال** محمد وبهذا ناخذ لا ینبغی لرجل مر علی ماشیة رجل ان یحلب
منها شیئا بغیر امر اهلها وکذلک ان مر علی حائط له فیها نخل او شجر فیه ثمر فلا یاخذ
من ذلک شیئا ولا یاکله الا باذن اهله الا ان یضطر الی ذلک فیاکل منه ویشرب
ویغرم لاهله وهو قول ابی حنیفة رحمه الله عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم مین سے کسی جانور کا بلا اجازت مالک کے دودہ نہ دوہے کیا
اگر کوئی شخص تمہارے توشہ خانہ مین جاکر تمہارا قفل توڑ دے اور غلہ اوٹھا کے لے جاوے تو تم اس بات
کو پسند کروگے پہر اسیطرح ان کے مویشیون کے تہن ہی اونکا کہانا پینا جمع کر رکہنے کو تمہارے
انبار کے مثل ہے بغیر اجازت مالک کے کسی ریوڑ کو کوئی نہ دوہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا
جو شخص کسی مویشیون سے گذرے تو اوسکو بغیر اجازت کے دودہ دوہنا جائز نہین اور اسی طرح
کسی کے باغ سے پہل بہی توڑ کر نہ کہاوے مگر اون کی اجازت سے یا بیقراری کی حالت مین
کہا پی لے اور مالکون کو اس کی قیمت ادا کردے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **ف** اضطراری
کی حالت مین کہانے پینے سے اور مسافر کو تین دن تک اپنی قوت کے موافق لیکر کہانے سے
کوئی منع نہین اور نہ قیمت دینی پڑتی ہے کیونکہ صحیح حدیثون مین اسکی رخصت آچکی ہے
اور یہی مذہب ہے جمہور کا واللہ اعلم **باب** نزول اهل الذمة مکة والمدینة وما
یکره من ذلک ذمی لوگون کا مدینے مین اترنیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن
ابن عمر ان عمر ضرب للنصاری والیهود والمجوس بالمدینة اقامة ثلاث
لیال یتسوقون ویقضون حوائجهم ولم یکن احد منهم یقیم بعد ذلک **قال**
محمد ان مکة والمدینة وما حولهما من جزیرة العرب وقد بلغنا عن النبی صلی الله
علیه وسلم انه قال لا یبقی دینان فی جزیرة العرب فاخرج عمر من لم یکن
مسلما من جزیرة العرب هذا الحدیث عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے یہود ونصاری
اور مجوس کے لئے تین دن تک مدینہ مین رہنے کی اجازت دی تہی کہ اسمین وہ پہر کر اپنے حوائج
سے فارغ ہوجاوین پہر تین دن کے بعد کوئی نہین رہتا تہا **ف** یعنے جزیرہ عرب سے جب کفار کو نکالنے
لگے تہے تو یہ قاعدہ مقرر کیا تہا کہ جب اون کو جلاوطنی کا حکم دیا جاوے اوس کے پیچہے تین دن سے

زیادہ کوئی نہ ٹھہرے اور تین دن تک اپنا سب سامان کر لیا کریں **ف** کہا محمد نے مکہ اور مدینہ اور انکا تمام گرد اسب کا یہی حکم ہے اور ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا ہے کہ آپنے فرمایا جزیرہ عرب میں دو دین اکٹھے ہو کر نہ رہیں (یعنے کفر اور اسلام) پھر حضرت عمر نے اسواسطے کفار کو جزیرہ عرب سے نکالدیا **اخبرنا** مالک اخبرنا اسمعیل بن حکیم عن عمر بن عبد العزیز قال بلغنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقین دینان بجزیرۃ العرب **قال** محمد وقد فعل ذلک عمر بن الخطاب فاخرج الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب خبر دی ہمکو اسمعیل بن حکیم نے عمر بن عبد العزیز سے اونہوں نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا ہے کہ آپنے فرمایا دو دین جزیرہ عرب میں باقی نہ رہیں (یعنے کفر اور اسلام جمع ہو کر جزیرہ عرب میں نہ رہیں) کہا محمد نے حضرت عمر نے اسی پر عمل کیا اور یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دیا

باب الرجل یقیم الرجل من مجلسہ لیجلس فیہ وما یکرہ من ذلک

کسی شخص کو اوٹھا کر اوس کی جگہہ پر بیٹھنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا یقیم احدکم الرجل من مجلسہ فیجلس فیہ **قال** محمد وبھذا ناخذ لا ینبغی للرجل المسلم ان یصنع ھذا باخیہ ویقیمہ من مجلسہ ثم یجلس فیہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے کسی آدمی کو اوٹھا کر اسکی جگہہ پر نہ بیٹھے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کسی مسلمان کو مناسب نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان سے ایسا سلوک کرے کہ اسکو اپنی جگہہ سے اوٹھا کر پھر اوس جگہہ میں آپ بیٹھ جاوے

باب الرقی پڑھکے پھونکنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید اخبرنی عمرۃ بنت عبد الرحمن ان ابا بکر دخل علی عائشۃ وھی تشتکی ویھودیۃ ترقیھا فقال ارقیھا بکتاب اللہ **قال** محمد وبھذا ناخذ لا باس بالرقی بما کان فی القرآن وبما کان من ذکر اللہ تعالی فاما ما کان لا یعرف من الکلام فلا ینبغی ان یرقی بہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق حضرت عائشہ کے گہر گئے تو وہ بیمار تہیں اور ایک یہودی عورت اونپر پڑھکے پھونک رہی تہی حضرت ابو بکر نے فرمایا کلام اللہ پڑھکر پھونک (توریت یا قرآن) کہا اسی پر ہے عمل ہمارا کہ جو کچھہ کلام اللہ اور ذکر الٰہی سے ہو اوسکے

پڑھکر پھونکنے مین کچھ قباحت نہین اور جو منتر کلام کی جنس سے نہو اوسکا پھونکنا جائز نہین
اخبرنا مالك اخبرنا يحيى بن سعيد ان سليمان بن يسار اخبره ان عروة بن
الزبير اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل بيت ام سلمة و
في البيت صبي يبكي فذكروا ان به العين فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم افلا تسترقون له من العين **قال** محمد وبهذا ناخذ لا نرى بالرقية
باسا اذا كانت من ذكر الله تعالى عروه بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول الله صلے الله
علیه وسلم بی بی ام سلمہ کے گھر مین گئے اور وہان ایک لڑکا رو رہا تھا لوگون نے کہا اسکو نظر
لگ گئی ہے آپنے فرمایا اسکو نظر منتر کیون نہین کرتے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ منتر
کرنے مین کچھ قباحت نہین جب خدا کے ذکر سے ہو **اخبرنا** مالك اخبرنا يزيد
بن خصيفة ان عمرو بن عبد الله بن كعب السلمي اخبره ان نافع بن جبير بن مطعم
اخبره عن عثمان بن ابي العاص انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عثمان
وبي وجع حتى كاد يهلكني قال فقال رسول الله صلى الله عليه امسحه بيمينك
سبع مرات وقل اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد ففعلت ذلك فاذهب
الله ما كان بي فلم ازل بعد امر به اهلي وغيرهم عثمان بن عاص سے روایت ہے
وہ رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس آئے کہا عثمان نے مجھے اوس وقت ایسا درد تھا کہ مجھے ہلاک
کردے آپنے فرمایا اپنا ہاتھ اپنا درد کے مقام پر سات مرتبہ پھیر اور کہہ اعوذ بعزة الله وقدرته
من شر ما اجد عثمان کہتے ہین مینے یہی کہا الله جل جلاله نے میرا درد دفع کردیا پھر مین
ہمیشہ اپنے گھر والون کو اور اور لوگون کو اسی کا حکم کرتا تھا **باب ما يستحب من الفال و
الاسم الحسن** نیک فال لینے اور نیک نام رکھنے کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا
يحيى بن سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال للقحة عنده من يحلب هذه فقام
رجل فقال له ما اسمك فقال مرة قال اجلس ثم قال من يحلب هذه الناقة
فقام رجل فقال ما اسمك قال حرب قال اجلس ثم قال من يحلب هذه الناقة
فقام آخر فقال ما اسمك قال يعيش قال احلب يحيى بن سعيد سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک اونٹنی تہی آپنے فرمایا اسکو کون دوہے گا ایک شخص
کہڑا ہوا آپنے پوچہا تمہارا کیا نام ہے اوس نے کہا مرہ (یعنے کڑوا) آپنے فرمایا بیٹھ پہر فرمایا کون
دوہے گا تو ایک اور شخص کہڑا ہوا آپنے پوچہا کیا نام ہے اُس نے کہا حرب (یعنے لڑائی) اوس کو
بیٹھنے کا حکم دیا پہر فرمایا اس اونٹنی کو کون دوہے گا تو اور شخص کہڑا ہوا آپنے فرمایا تمہارا کیا نام ہے
بولا یعیش (یعنے عیش کرتا ہے) فرمایا تمکو اجازت ہے دوہو **بَابُ** الشُّرْبِ قَائِمًا کہڑے
ہوکر پانی پینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ابن شهاب اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ كَانَ لَا يَرَيَانِ يَشْرَبُ الْاِنْسَانُ وَهُوَ قَائِمٌ
بَأْسًا ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت بی بی عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سعد بن ابی
وقاص کہڑے ہوکر پانی پینے میں کچھ قباحت نہیں دیکہتے تہے **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرني
مخبر اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ قِيَامًا
قَالَ محمد وبهذا ناخذ لا نرى بالشرب قائمًا بأسا وهو قول ابي حنيفة والعامة
من فقهائنا مالک سے روایت ہے کہا کسی نے مجہکو خبر دی ہے کہ حضرت عمر ابن خطاب اور عثمان بن
عفان اور علی بن ابی طالب علیہم کہڑے ہوکر پانی پی لیتے تہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل
ہمارا کہڑا ہوکر پانی پینے میں کچھ قباحت نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا
ف کہڑے ہوکر پانی پینے کی رخصت ہے ورنہ سنت یہی ہے کہ بیٹھکر پیئے اور بلا ضرورت کہڑا ہوکر
پینے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے واللہ اعلم **بَابُ** الشُّرْبِ فِي اٰنِيَةِ
الْفِضَّةِ چاندی کے برتنوں میں پانی پینے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا نافع عن
زيد بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ
فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ **قَالَ** محمد وبهذا ناخذ يُكْرَهُ
الشُّرْبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَا نَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا فِي الْاِنَاءِ الْمُفَضَّضِ
وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیوے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ

کر کے ڈالتا ہے **ف** صحیح مسلم میں سونیکا برتن بھی آیا ہے اور پینا کھانا دونوں لفظ ہیں یعنی دونوں سے آپنے منع فرمایا ہے **م ت** کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ سونے چاندی کے برتن میں پینا برا کام ہے اور چاندی کے گلٹ کئے ہوئے میں کچھہ قباحت نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

بَابُ الشُّرْبِ وَالْاَكْلِ بِالْيَمِيْنِ داہنے ہاتھہ سے کہانے پینے کا بیان

اَخْبَرَنَا مالك اخبرنا ابن شهاب عن ابی بکر بن عبد الله عن عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ ﷺ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ **قال** محمد وبهذا ناخذ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَاكُلَ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ اِلَّا مِنْ عِلَّةٍ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے فرمایا جب کہانا شروع کرے ایک تمہارا تو داہنے ہاتھہ سے کہائیے اور داہنے ہاتھہ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھہ سے کہاتا پیتا ہے **ف** یعنے یہ شیطان کی خصلت ہے **م ت** کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ بائیں ہاتھہ سے کہانا پینا مناسب نہیں مگر جب داہنے ہاتھہ میں کچھہ علت ہو

بَابُ الرَّجُلِ يَشْرَبُ ثُمَّ يُنَاوِلُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ جو شخص آپ پی کے پھر داہنی طرف کو دے

اَخْبَرَنَا مالك اخبرنا ابن شهاب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَتْ بِمَاءٍ وَّعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرِ نِالصِّدِّيْقُ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ اَلْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ **قال** محمد وبهذا ناخذ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ آیا جس میں پانی بھی ملا ہوا تھا اور آپکے داہنی طرف ایک بدوی بیٹھا تھا اور بائیں طرف حضرت ابو بکر تھے تو آپنے پی کر اس بدوی کو دیدیا پھر فرمایا داہنا پھر داہنا یعنے اسی طرح دور چلانا چاہئے کہ جو شخص خود پینے ولے کو دیدے **م ت** کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا

اَخْبَرَنَا مالك اخبرنا ابو حازم عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِالسَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَهٗ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ سہل بن سعد ساعدی سے

علیہ وسلم

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کی کوئی چیز دیگئی تو آپ نے اوسمین سے
کچھ پی لیا اور آپکے داہنی طرف ایک لڑکا تہا اور بائین طرف بوڑہے بوڑہے صحابہ بیٹھے تہے
تو آپنے اوس لڑکے سے کہا اگر تو اجازت دے تو مین انکو دیدون اوس نے عرض کیا نہین خدا
کی قسم مین کیسکو آپکے تبرک سے اپنا حصہ ندونگا سہل کہتا ہے کہ آپنے اوسی لڑکے کے ہاتھ
مین برتن دیدیا **باب** فَضْلِ اِجَابَۃِ الدَّعْوَۃِ دعوت قبول کرنیکی فضیلت کا بیان

اَخْبَرَنَا مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی وَلِیْمَۃٍ فَلْیَاتِہَا ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب بُلایا جاوے ایک تمہارا طرف ولیمہ کی تو چاہیئے چلے جاوے **اَخْبَرَنَا**
مالک حدثنا ابن شہاب عن الاعرج عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ بِئْسَ الطَّعَامِ
طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْمَسَاکِیْنُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ الدَّعْوَۃَ
فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے تہے برا طعام ولیمہ کا وہ ہے
جسمین دولتمند لوگون کو بُلایا جاوے اور مسکین چھوڑ دیئے جاوین اور جو شخص دعوت نہ
قبول کرے وہ اللہ اور اسکے رسول کا مجرم ہے **اَخْبَرَنَا** مالک اَخْبَرَنَا اسحاق
بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک قال سمعتہ یقول اِنَّ خَیَّاطًا دَعٰی رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَعَامٍ صَنَعَہٗ قَالَ اَنَسٌ فَذَھَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
اِلٰی ذٰلِکَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِیْرٍ
وَمَرَقًا فِیْہِ دُبَّاءٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ
مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَۃِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ یَوْمَئِذٍ انس بن مالک سے روایت
ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تو مین بہی آپکے ساتھ
تہا پھر آپکے سامنے جو کی روٹی اور ایک تہال لا رکہی جسمین کدو تہا انس نے کہا مین دیکھتا
تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس تہال مین سے کدو کو چن چن کر کہاتے تہے پہر مین بہی
کدو کو ہمیشہ دوست رکہتا ہون جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چنکر کہاتے دیکہا **اَخْبَرَنَا**
مالک اخبرنا اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ قال سمعت انس بن مالک یقول قال

ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء قالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخذت خمارا لها ثم لفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي وردتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد مع الناس فقمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم قال فقال بطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا قال فانطلقت بين ايديهم حتى جئت الى ابي طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس ليس عندنا من الطعام ما نطعمهم كيف نصنع فقالت الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتى لقي النبي صلى الله عليه وسلم فاقبل هو ورسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فجاءت بذلك الخبز قال فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت ام سليم عكة لها فادمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتى اكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا **قال** محمد وبهذا ناخذ ينبغي للرجل ان يجيب الدعوة العامة ولا يتخلف عنها الا لعلة فاما الدعوة الخاصة فان شاء اجاب وان شاء لم يجب انس بن

مالک سے روایت ہے کہ ابو طلحہ (جو دوسرے شوہر تھے ام سلیم کے جو انس کی والدہ تھیں) نے ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اون کی آواز ضعیف نکلتی ہو کس لئے جو کچھ تیرے پاس کوئی چیز ہے کہا ہاں ام سلیم نے کچھ روٹیان جو کی نکالین اور ایک کپڑے مین لپیٹ کر میری بغل مین دبا دین اور کچھ کپڑا مجھے اوڑھا دیا پھر مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین

اوسکو لیکر گیا آپ مسجد مین بیٹھے ہوے تہے اور بہت سے آدمی آپکے پاس بیٹھے تہے مین کہڑا ہو رہا
آپنے خود پوچھا کیا تجھکو ابو طلحہ نے بہیجا ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا کہانے کے واسطے مین نے
کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتہیون کو فرمایا اوٹھو سب اٹھکر چلے مین سب
کے آگے گیا اور ابو طلحہ کو جاکر خبر کی ابو طلحہ نے ام سلیمہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون
کو ساتھ لئے ہوئے آتے ہین اور ہمارے پاس اسقدر کہانا نہین ہے کہ سب کو کہلاوین ام سلیمہ نے
کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے ابو طلحہ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے مین
آملے **ف** اور چپکے سے آنکر کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تہوڑا سا کہانا ہے مین نے انس کو اس
واسطے بہیجا تہا کہ صرف آپ کو بلالاوے آپنے فرمایا چلو تو سہی اللہ جل جلالہ برکت دیگا بخاری کی
روایت مین ہے کہ کل کہانا ایک مد جو کا تہا اور امام احمد کی روایت مین ہے کہ ایک رطل تھا۔
رطل اور مد مین تہوڑا سا فرق ہے **ت** یہانتک کہ ابو طلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون
ملکر آئے آپنے فرمایا اے ام سلیمہ جو کچھہ تیرے پاس ہوئے ام سلیمہ وہی روٹیان لے آئین آپنے
انکو ٹکڑے ٹکڑے کرایا پہر ام سلیمہ نے ایک کپی گہی کی اوسپر نچوڑ دی وہ میدہ بن گیا بعد اوس کے
جو اللہ جل جلالہ کو منظور تھا ارشاد فرمایا **ف** مسلم کی روایت ہے آپنے اوسپر ہاتھ پہیرا اور برکت
کی دعا کی اور امام احمد نے روایت کیا ہے کہ جب آپنے برکت کی دعا کی تو مین اوس میدہ کو
دیکھا پہول رہا تہا اور بڑہ رہا تھا **ت** پہر آپنے فرمایا دس آدمیون کو بلاؤ اونہون نے دس آدمیون کو
بلایا وہ سب کہاکر سیر ہوکر چلے گئے پہر آپنے فرمایا دس اور بلاؤ وہ بہی آئے اور کہاکر سیر ہوکر چلے گئے
پہر آپنے فرمایا دس اور بلاؤ وہ بہی آئے اور کہاکر سیر ہوکر چلے گئے پہر آپنے فرمایا دس اور کو بلاؤ وہ
بہی آئے اور کہاکر سیر ہوکر چلے گئے یہانتک کہ جتنے لوگ آئے تہے ستر آدمی تہے یا اسّی سب سیر ہوگئے
ف آپنے دس دس آدمیون کو اسواسطے بلایا کہ مکان تنگ تھا دوسرا یہ کہ سب آدمی یکبارگی
ایک جگہہ پر بیٹھکر کس طرح کہا سکتے تہے جب وہ کہانا ایک تن مین تہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا
معجزہ تھا **مت** کہا محمد نے اسی پر ہمارا عمل ہے کہ عام دعوت کو قبول کرنا چاہیے انکار کرنا مناسب
نہین مگر کسی علت سے (یعنے کسی طرحکا ایسا عذر ہو یا وہان ناچ مجرہ یا کوئی اور غیر شرعی کام ہو)
اور جو خاص ایک دم کی دعوت ہو تو اسمین مخیر ہے چاہے قبول کرے اور چاہے انکار کرے

أخبرنا مالك أخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام الاثنين كاف لثلاثة وطعام الثلاثة كاف للاربعة ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصون کا کھانا کفایت کرتا ہے تین آدمیون کو اور تین آدمیونکا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے **ف** یعنے مومن کو حرص نہ چاہیئے اپنے کھانے مین دوسرے مسلمان بھائی کو شریک کرے ایک روز آسودگی نہ سہی قلیل پر ہی قناعت کرے کیونکہ یہ انصاف سے بعید ہے کہ اپنا پیٹ بھرے اور دوسرا مسلمان بھائی بھوکھا رہے۔

باب فضل المدينة - مدینے کی فضیلت کا بیان **أخبرنا** مالك اخبرنا محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله ان اعرابيا بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاسلام ثم اصابه وعك بالمدينة فجاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اقلني بيعتي فابى ثم جاء فقال اقلني بيعتي فابى ثم جاء فقال اقلني بيعتي فابى فخرج الاعرابي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المدينة كالكير تنفي خبثها وتنصع طيبها، جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر اسکو بخار آنے لگا مدینہ مین وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت توڑ دیجیئے **ف** یعنے ہجرت کی بیعت اور مدینہ مین رہنے کی نہ یہ کہ مرتد ہو گیا **ت** آپنے انکار کیا پہر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیئے آپنے انکار کیا پہر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیئے آپنے انکار کیا وہ مدینہ سے نکل گیا۔ اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ دہونکنے یا کہیر ـــــ ہے جو میل نکال دیتی ہے اور خالص کندن رکھ لیتی ہے **ف** اسیطرح مدینہ بھی برے آدمی کو رہنے نہین دیتا اور اچھے آدمیون کو جانے نہین دیتا مگر یہ امر خاص ہے ساتھ بعض ازمنہ کے جیسے زمان حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور زمان دجال نہ یہ کہ ہر زمانہ مین ہو۔ کیونکہ بعد ظہور فتن کے اسکا خلاف مشاہدہ ہوا چنانچہ زمانہ یزید اور حجاج اور تسلط زیدیہ مین کیسے کیسے مفسد عین مدینہ مین رہے اور کیا کیا بدعات شائع ہوئین خصوصاً دوسری صدی کے اخیر مین اور بعد اسکے آجتک اور بیت اللہ کا بہی یہی حکم ہے واللہ اعلم بالصواب

باب اقتناء الكلب کتا پالنے کا بیان **أخبرنا** مالك اخبرنا يزيد بن خصيفة ان السائب بن يزيد اخبره

اَنَّہٗ سَمِعَ سُفْیَانَ بْنَ اَبِیْ زُہَیْرٍ وَھُوَ رَجُلٌ مِّنْ شَنُوْءَةَ وَھُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اُنَاسًا وَھُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَا یُغْنِیْ بِہٖ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ قَالَ کُنْتَ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ وَرَبِّ ھٰذَا الْمَسْجِدِ **قال** محمد یُکْرَہُ اقْتِنَاءُ الْکَلْبِ لِغَیْرِ مَنْفَعَةٍ فَاَمَّا کَلْبُ الزَّرْعِ وَالضَّرْعِ وَالصَّیْدِ وَالْحَرَسِ فَلَا بَاْسَ بِہٖ سفیان بن زہیر سے روایت ہے وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے مسجد نبوی کے دروازہ پر انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے جو شخص کتا پالے نہ کھیت کی محافظت کیواسطے اور نہ بکریوں کی حفاظت کے واسطے تو ہر روز اُس کے اعمال میں سے ایک قیراط کے برابر نقصان ہوا کریگا سائب نے سفیان سے کہا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے اونہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس کعبہ کے پروردگار کی اور اس مسجد کے پروردگار کی **ف** قیراط کا وزن پانچ جو ہے اور یہاں کا معلوم نہیں خدا ہی جانتا ہے بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ آپنے فرمایا قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے **ق** کہا محمد نے بغیر منفعت کے کتا پالنا منع ہے اور کھیت یا بکریوں کی محافظت کے لئے اور شکار کے لئے کتا پالنے میں کچھ قباحت نہیں **اخبرنا** مالک عن عبد الملک بن میسرة عن ابراھیم النخعی قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَھْلِ الْبَیْتِ الْقَاصِیْ فِی الْکَلْبِ یَتَّخِذُوْنَہٗ **قال** محمد ھٰذَا لِلْحَرَسِ ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتا باندہنے کی رخصت دی ہے اون لوگوں کے لئے جن کے گھر مضبوط نہوں کہا محمد نے یہ حفاظت کے لئے رخصت ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد اللہ بن دینار عن عبد اللّٰہ بن عمر قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ ضَارِیًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے سوائے شکاری کتے کے یا کھیت کی حفاظت کرنے والے کے تو ہر روز اوس کے عمل میں سے دو قیراط کا نقصان ہوگا ✦ ✦✦

باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكِذْبِ وَسُوءِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالنَّمِيمَةِ جھوٹ بدگمانی عیب جوئی اور گلہ کرنے کی برائی کا بیان۔ **اخبرنا** مالک اخبرنا صفوان ابن سلیم عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكْذِبُ امْرَأَتِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَيْرَ فِي الْكِذْبِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعِدُهَا وَأَقُوْلُ لَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ **قال** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا خَيْرَ فِي الْكِذْبِ فِي جِدٍّ وَلَا هَزْلٍ فَإِنْ وُسِّعَ الْكِذْبُ فِي شَيْءٍ فَفِي خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ أَنْ تَدْفَعَ عَنْ نَفْسِكَ أَوْ عَنْ أَخِيْكَ مَظْلَمَةً فَهٰذَا نَرْجُوْا أَنْ لَا يَكُوْنَ بِهِ بَأْسٌ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنی عورت سے جھوٹ بولوں آپنے فرمایا جھوٹ بولنا اچھا نہیں ہے پھر وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں اپنی عورت سے وعدہ کروں اور اوس سے کہوں (یہ چیز تیرے لئے یوں کر دونگا یہ بنا دونگا) آپنے فرمایا اسمیں کچھہ گناہ نہیں ہے۔ کہا محمد نے اسی پہ عمل ہمارا کہ جھوٹ بولنا اچھا نہیں نہ پکی بات میں اور نہ ٹھٹھے کی بات میں اگر جھوٹ کی رخصت ہو تو اسی ایک بات میں ہوگی کہ اپنے نفس سے یا اپنے مسلمان بھائی سے تکلیف اوٹھاوے جسمیں وہ مظلوم ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اسمیں گناہ نہیں ہوگا۔ **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ابیہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو یہ بڑی جھوٹی بات ہے اور نہ عیب جوئی کرو نہ ایک دوسرے پر فخر کیا کرو نہ حسد نہ بغض اور نہ جدائی کرو ہوجاؤ سب بندے اللہ کے بھائی بھائی ہوجاؤ۔ **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابیہریرہ عن رسول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین لوگوں کا دورخا آدمی ہوتا ہے جو ایک سے کچھہ کہے اور دوسرے سے کچھ *

باب الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَالصَّدَقَةِ سوال کرنے اور صدقہ لینے سے

بخشنے کا بیان **اَخْبَرَنَا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن
ابی سعید الخدری ان ناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاعطاھم ثم سالوہ فاعطاھم حتی انفد ما عندہ فقال ما یکن
عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم من یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغنی
یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء وھو خیر واوسع
من الصبر۔ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ کچھہ انصار لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سوال کیا آپنے اونکو کچھہ عطا کیا پہر اونہون نے سوال کیا آپنے عطا کیا یہانتک
کہ سوال کرتے رہے کہ آپکے پاس جو مال تہا خرچ ہوگیا پہر فرمایا جو کچھہ میرے پاس تہا آپ لوگون
سے بچا نہین رکہا جو شخص سوال سے بچنا چاہے خدا جل جلالہٗ اوسکو بچا رکہتا ہے اور جو
غنا طلب کرے خدا اوسکو غنا کر دیتا ہے اور جو صبر طلب کرے خدا اوسکو صبر کا بھی اجر
ملتا ہے اور وہ چیز بہی ملکئی **اَخْبَرَنَا** مالک اخبرنا عبد اللہ بن ابی بکر ان
اباہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا من بنی عبد الا
شہل علی الصدقۃ فلما قدم سالہ ابعرۃ من الصدقۃ قال فغضب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی عرف الغضب فی وجہہ وکان مما یعرف بہ الغضب
فی وجہہ ان تحمر عیناہ ثم قال الرجل یسألنی ما لا یصلح لی ولا لہ فان
منعتہ کرھت المنع وان اعطیتہ اعطیتہ ما لا یصلح لی ولا لہ فقال الرجل
لا اسالک منھا شیئا ابدا **قَالَ** محمد لا ینبغی ان یعطی من الصدقۃ غنیا
وانما نری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک لان الرجل کان غنیا
ولو کان فقیرا لاعطاہ منھا ابی بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بنی عبد الاشہل کے قبیلہ مین سے ایک شخص کو صدقہ لینے پر عامل مقرر کیا جب
وہ شخص واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ اونٹ طلب کئے صدقہ کے اونٹون مین سے
(اپنی تنخواہ سے زیادہ) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ مین آگئے یہانتک کہ آپکے چہرہ سے
غصہ کے آثار معلوم ہوتے تہے اور آپکا غصہ ہونا معلوم تہا کیونکہ غصہ مین آپ کی آنکہین سرخ ہوجاتی

نہین پھر فرمایا آدمی مجھسے ایسی چیز طلب کرتا ہے جسکا دینا مجھکو جائز نہین اور لینا اسکو اگر نہ دون تو انکار کرنا مجھکو برا معلوم ہوتا ہے اور اگر دیدون تو دینا جائز نہین اور لینا اسکو جائز نہین پھر وہ شخص بولا کہ ایسی چیز کا ہرگز مین آپسے کبھی سوال نہ کرونگا کہا محمد نے یہ مناسب نہین کہ صدقہ کا مال کسی غنی آدمی کو دیا جاوے اور ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ (یعنے مجھکو دینا جائز نہین اور اسکو لینا) اسواسطے فرمایا ہوگا کہ وہ شخص غنی تہا اگر مسکین ہوتا تو اسکو آپ دیدیتے **بَابُ** الرَّجُلِ يَكْتُبُ اِلَى الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِه جو شخص کسیکو خط لکھے تو پہلے کیا لکھنا چاہئے **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا عبد الله بن دينار عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ يُبَايِعُهُ فَكَتَبَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ لِعَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلٰى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ **قَالَ** محمد لَا بَاْسَ اِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ اِلٰى صَاحِبِهٖ اَنْ يَّبْدَاَ بِصَاحِبِهٖ قَبْلَ نَفْسِهٖ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِعَبْدِ اللهِ مُعَاوِيَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الخ وَقَالَ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّبْدَاَ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهٖ قَبْلَ نَفْسِهٖ فِي الْكِتَابِ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے عبد الملک بن مروان کو بیعت نامہ اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ جل جلالہ کے بندے عبد الملک بن مروان کو جو حاکم ہے مسلمانون کا عبد اللہ بن عمر کی طرفسے معلوم ہو سلام علیک مین تعریف کرتا ہون اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے اور اقرار کرتا ہون تیری بات سننے اور اطاعت کرنے کا اللہ جل جلالہ کے حکم کے موافق اور اوسکے رسول کی سنت کے موافق جہانتک مجھے قدرت ہو کہا محمد نے اسمین کچھہ قباحت نہین کہ جب کسیکو خط لکھے تو اپنے نام لکھنے سے پہلے اس کا نام لکھے جسکو خط لکھا ہے (یعنے از طرف فلان کی جگہہ بطرف فلان لکھدے تو کچھہ قباحت نہین) اور عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ ابی الزناد سے روایت کی ہے اوس نے خارجہ بن

زیدسے کہ زید بن ثابت نے معاویہ بن ابی سفیان کو جو خط لکہا تہا اوسکا یہ مضمون ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ جل جلالہ کے بندے معاویہ بن ابوسفیان کو جو حاکم ہے مسلمانون کا
زیدبن ثابت کی طرف سے معلوم ہوا الخ اور زید بن ثابت نے کہا کہ خطوط مین اپنے نفس سے
پہلے دوسرے کا نام رکہنے مین کچہہ قباحت نہین **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پہلے اپنا نام
تحریر کرتے تہے آپکے خطوط کا سرنامہ یہی ہوتا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی فلان اور صحابہ کے فعل سے یہ بہی معلوم ہوا کہ اسکی بہی رخصت ہے ورنہ
مسنون طریقہ یہی ہے کہ پہلے بسم اللہ تحریر کرکے پہر از طرف فلان یعنے اپنا نام لکہے واللہ اعلم
بَابُ الاِسْتِیْذَانِ گہرمین اذن لیکر جانیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالک اخبرنا صفوان
بن سلیم عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَ رَجُلٌ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْتَاذِنُ عَلٰی اُمِّیْ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ مَعَہَا فِی
الْبَیْتِ قَالَ اِسْتَاذِنْ عَلَیْہَا قَالَ اِنِّیْ اَخْدِمُہَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاہَا عُرْیَانَۃً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاذِنْ عَلَیْہَا۔
قَالَ محمد وبھذا ناخذ الاسْتِیْذَانُ حَسَنٌ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّسْتَاذِنَ الرَّجُلُ
عَلٰی کُلِّ مَنْ یَّحْرُمُ عَلَیْہِ النَّظَرُ اِلٰی عَوْرَتِہٖ وَنَحْوِہَا عطا بن یسار سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچہا کیا مین اپنی والدہ سے بہی اجازت
لیکر جاؤن آپنے فرمایا ہان وہ بولا مین اوس گہرمین اوس کے ساتھ رہتا ہون آپنے فرمایا اجازت
طلب کیا کر اوس نے کہا مین اوسکی خدمت کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تجہکو یہ بات پسند ہوگی کہ اوسکو ننگے بدن دیکہے اوس نے کہا نہین پہر آپنے فرمایا اذن طلب
کیا کر کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اذن طلب کرنا اچہا کام ہے مناسب ہے کہ ہر ایک آدمی سے
جسکی شرمگاہ وغیرہ بدن پر نظر کرنی جائز نہین اوسپر اذن لیکر جایا کرے **بَابُ**
التَّصَاوِیْرِ وَالْجَرَسِ وَمَا یُکْرَہُ مِنْہَا گہرمین تصویر رکہنے اور جانورون کے گلے مین ٹلی
لٹکانیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالک اخبرنا نافع عن سالم بن عبد اللہ عن الجراح
مولی ام حبیبۃ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِیْرُ الَّتِیْ

فِيهِمَا جَرَسٌ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ **قال** محمد وَإِنَّمَا نَرَى ذٰلِكَ فِي الْحَرْبِ لِأَنَّهُ يُنْذِرُ بِهِ الْعَدُوَّ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا رہوان میں گھنٹی ہو اسمین فرشتے نہین داخل ہوتے **ف** یعنے رحمت کے فرشتے داخل نہین ہوتے ورنہ اور ملائکہ جیسے حضرت عزرائیل اور ان کے مصاحب تو ہر جگہہ مین آجاتے ہین **مت** کہا محمد نے ہمارے نزدیک یہ حکم لڑائی کے موقع پر ہے کیونکہ وہان دشمن کو گھنٹی کے آواز سے اطلاع ہوجاتی ہے **ف** لیکن حدیثون مین اسکی کوئی تخصیص نہین واللہ اعلم **اخبرنا** مالك اخبرنا ابو النضر مولى عمر بن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَدَعَا اَبُو طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ غِطَاءً تَحْتَهُ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لِاَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِي **قال** محمد وبهذا ناخذ مَا كَانَ فِيهِ مِنْ تَصَاوِيرَ مِنْ بِسَاطٍ يُبْسَطُ اَوْ فِرَاشٍ يُفْرَشُ اَوْ وِسَادَةٍ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ اِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ فِي السِّتْرِ وَمَا يُنْصَبُ نَصْبًا وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا عبداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے وہ ابو طلحہ انصاری کی عیادت کو گئے وہان سہل بن حنیف کو بھی دیکھا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو بلایا اور اوسکو کہا میرے نیچے سے شطرنجی نکال لے سہل نے کہا کیون ابو طلحہ نے کہا اوسمین مورتین ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مورتون کے باب مین جو ارشاد فرمایا ہے وہ تمکو معلوم ہے سہل نے کہا یہ بھی تو آپ نے فرمایا ہے کہ اگر تصویر نقشی ہو کپڑا وغیرہ پر تو اسمین کچھ قباحت نہین ابو طلحہ نے کہا سچ ہے مگر میری خوشی یہی ہے (کہ تصویر سے ہر طرح کی پرہیز کرون) کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ جو تصویر دری اور بچھونے اور تکیہ مین ہو اوسکی کچھ قباحت نہین اور جو دروازہ پر لٹکانے کے کپڑے مین ہو یا جس چیز مین جسکو کھڑا کیا جاوے مکروہ ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **باب** اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ چوسر اور شطرنج کھیلنے کا بیان

اخبرنا مالك عن موسى ابن ميسرة عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي مُوسَى

الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ **قال محمد** لا خیر باللعب کلہا من النرد والشطرنج وغیر ذلک
ابی موسی اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چوسر کھیلا (یا شطرنج) اوس نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی کہا محمد نے چوسر شطرنج وغیرہ سب کھیلون مین بھلائی نہین جو اس قسم کی ہون **ف** کیونکہ اس کھیل سے دشمنی پیدا ہوتی ہے خدا کی یاد نہین رہتی اور نماز قضا ہوجاتی ہے یہ کھیل سلف کے نزدیک اتفاقاً حرام ہے اور ائمہ ثلاثہ بھی اسکی حرمت کے قائل ہین مگر امام شافعی کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے جب مواظبت نہو اور عبادات اسکے باعث فوت نہون اور شرط نہو ورنہ حرام ہے **باب** النظر الی اللعب مباح کھیل دیکھنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو النضر انہ اخبرہ من سمع عائشۃ تقول سمعت صوت اناس یلعبون من الحبش وغیرہم یوم عاشوراء قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحبین ان تری لعبہم قال قلت نعم قالت فارسل الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الناس فوضع کفہ علی الباب و مد یدہ و وضعت ذقنی علی یدہ فجعلوا یلعبون وانا انظر قالت فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حسبک قالت واسکت مرتین او ثلاثا ثم قال لی حسبک قلت نعم فاشار الیہم فانصرفوا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہا مین نے کچھ لوگون کی آواز سنی کہ کھیل رہے ہے حبش وغیرہ عاشورہ کے دن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا کیا تو ان کی کھیل دیکھنا چاہتی ہے مین نے کہا ہان پھر کسیے کوئی آدمی اونکی طرف بھیجکر اون کو بلایا جب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے درمیان کھڑے ہوگئے اور دروازہ پہ ہتھیلی رکھکر ہاتھ لمبا کردیا اور مین آپکے ہاتھ پر ٹھوڑی رکھکر کھڑی ہوگئی پھر اونہون نے کھیل شروع کی اور مین دیکھتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب دیکھ چکی مین چپکی ہو رہی آپ نے اونکو اشارہ کیا اور وہ چلے گئے **ف** حضرت عائشہؓ اون دنون مین نابالغ لڑکی تھین ورنہ بالغہ عورت کو اجنبی مرد کی طرف دیکھنا منع ہے اور کھیلنے والے حبشی گتکا کھیل رہے تھے اور گتکا نیزہ بازی تیر اندازی اور کشتی کھیلنے اور دیکھنے مین کچھ قباحت نہین بلکہ کھیلنا اور دیکھنا

باب المرأة تصل شعرها بشعر غيرها عورتون کو اپنے بالون مین دوسری عورت کے بال جوڑنیکی منع کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن انه سمع معاویة بن ابی سفیان عام حج وهو علی المنبر یقول یا اهل المدینة این علماؤکم وتناول قصة من شعر کانت فی ید حرسی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن مثل هذا ویقول انما هلکت بنوا اسرائیل حین اتخذ هذه نساؤهم **قال** محمد وبهذا ناخذ یکره للمرأة ان تصل شعرا الی شعرها او تتخذ قصة شعر ولا بأس بالوصل فی الرأس اذا کان صوفا فاما الشعر من شعور الناس فلا ینبغی وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے اُنھون نے معاویہ بن ابی سفیان سے سُنا جس سال اونھون نے حج کیا اور وہ منبر پر تہے اونھون نے بالون کا ایک جھٹلا اپنے چپراسی کے ہاتھ سے لیا اور کہتے تہے اے مدینہ والو کہان ہین علما تمہارے سُنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تہے اس سے اور فرماتے تہے تباہ ہوئے بنی اسرائیل جب اون کی عورتون نے یہ کام شروع کیا کہا محمد نے اسی پر عمل ہمارا عورتون کو اپنے بالون مین دوسری عورت یا مرد کے بال جوڑنے اور بالون کا جھٹلا بنانا منع ہے اور صوف کا تاگا کر کے بالون مین ملاکر پراندا کرلے تو کچھ قباحت نہین مگر انسان کے بالون سے یہ بہی منع ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عام فقہا حنفیہ کا **باب** الشفاعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا بیان

اخبرنا مالک حدثنا ابن شہاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لکل نبی دعوة فاریدان شاء الله ان اختبئ دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک دعا مستجاب ہوتی ہے پھر میرا یہ ارادہ ہے کہ اوس دعا کو قیامت مین اپنی امت کی شفاعت کرنیکے لئے چھپا رکھون گا انشاء اللہ تعالے **ف** صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پروردگار

سے اپنی امت کا شفاعت کے لئے مین اذن طلب کر دن گا پہر مجہے اجازت دیجاویگی پہر مقام محمود مین اللہ جل جلالہ کا سجدہ کرونگا اور مجہے ایک نئی ثنا اور دعا تعلیم کیجاویگی کہ اوس سے پہلے کسی نے ایسی ثنا اور دعا نہ کی ہوا اور جب تک خدا کی مرضی ہو سجدہ مین رہون گا پہر اللہ جل جلالہ ارشاد فرماوین گے اے محمد اب سجدہ سے سر اوٹہا اور مانگ تمکو دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی ایسے ہی تین دفعہ کرونگا مگر یہ شفاعت اون لوگون کا حصہ ہے جنکے اعتقاد ٹہیک ہین اور شامت نفس سے کوئی نہ کوئی گناہ ہوجاتا ہے پہر اوس سے پشیمان ہوتے ہین - اور توبہ کرتے ہین یا بغیر توبہ کے مرجاتے ہین نہ اون لوگون کا جو خدا کے بندون کو خدا کا شریک قرار دیتے ہین مثلا غیر خدا سے حاجت طلب کرنا اور نذر و نیاز دینا قبرون کا سجدہ کرنا وغیرہ کیا کرتے ہین کیونکہ یہ سب کام خدا کے ہین اور جب دوسرے کو بہی اسکا مستحق جانا تو بہی خدا کا شریک قرار دینا ہوتا ہے اور ان مشرکون کے لئے کوئی شفاعت نہ ہوگی واللہ اعلم

بَابُ الطِّيْبِ لِلرَّجُلِ مرد کو خوشبو لگانیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْمِسْكِ الْمُفَتَّتِ الْيَابِسِ **قَالَ** محمد وبهذا نأخذ لَا بَأْسَ بِالْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ وَالْحَيِّ اَنْ يَتَطَيَّبَ وهو قول ابى حنيفة والعامة من فقهائنا رحمهم الله تعالے يحيى بن سعيد سے روایت ہی کہ عمر بن خطاب خشک کستوری گھسکر خوشبو لگاتے تہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ زندہ اور مردہ دونون کو کستوری کی خوشبو لگانے مین کچھ قباحت نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا رحمہم اللہ تعالی

بَابُ الدُّعَاءِ بددعا کرنیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِيْنَ غَدْوَةً يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنَسٌ نَزَلَ فِى الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنٌ قَرَأْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی اون لوگون پر جنہون نے بیر معونہ والون کو قتل کیا تہا (بیر معونہ ایک کوئین ہے عسفان کے قریب موضع ہے) تیس دن تک

قبیلہ رعل اور ذکوان اور لحیان اور عصیہ پر بددعا کرتے تھے (یعنے لعن کرتے تھے) جو اللہ اور
اوسکے رسول کے مجرم تھے انس نے کہا اون لوگون کے حق مین جو بیر معونہ مین قتل ہوے تھے
قرآن (یعنے آیت) نازل ہوئی تھی جسکو ہم پڑھتے رہے پہر منسوخ ہوگئی **ف** یعنی قرآت اسکی
منسوخ ہوگئی اسواسطے کہ اکثر لوگون کی اسمین دلشکنی تہی جنکے باپ اور بیٹے اور بہائی جنگون مین
بڑی بڑی تکلیفین دیکھکر شہید ہوئے اور ان کے حقمین ایسی آیت کیون نہ آئی اسواسطے جل جلالہ
نے اسکی قرآت اور کتابت کو قرآن کریم مین ملاکر پڑہنے اور تحریر کرنیکو منسوخ کردیا وہ یہ آیت ہے
ہماریطرف سی ہماری قوم کو پیغام دو کہ ہم اپنے رب سے ملے وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اوسی سے
راضی ہین ۔ **ف** امام محمد نے یہ باب اسواسطے باندھا ہے کہ ظالمون پر بددعا کرنی جائز ہے جیسا کہ
بخاری مین ابی ہریرہؓ سے روایت ہیکہ وہ نماز مین قنوت کرتے تہے اور قنوت مین کفار کو لعن
کرتے تہے مگر نام لیکر بددعا کرنا منع ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی ایک مہینے کے بعد اللہ
جل جلالہ نے منع فرمایا۔ اور آپنے نام لیکر بددعا کرنا ترک کردیا واللہ اعلم **باب** ردِّ السّلام وسلام
کے جواب دینے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو جعفر القاری قال کنت مع ابن
عُمَر فکان یُسلّم علیہ فیقول السّلام علیکم فیقول مثل ما یُقال لہ **قال**
محمد ھذا لا بأس بہ وان زاد الرحمۃ والبرکۃ فھو افضل ابو جعفر قاری سے روایت
ہے کہا مین عبداللہ بن عمر کے ساتھ تہا جب اونکو سلام دیا جاتا تو سلام دینے والا السلام علیکم کہتا
تو وہ بہی اوسکے جواب مین ویسا ہی السلام علیکم کہدیتے کہا محمد نے اسمین بہی کچھ قباحت نہین اور
اگر رحمۃ اللہ وبرکاتہ بڑہا دے تو یہ افضل ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا اسحاق
بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ ان الطفیل بن اُبی بن کعب اخبرہ انہ کان یاتی عبد اللہ
بن عمر فیغدو معہ الی السّوق قال واذا غدونا الی السّوق لم یمرّ عبد اللہ بن
عُمر علی سقّاط ولا صاحب بیع ولا احد الا سلّم علیہ عبد اللہ قال الطفیل بن
اُبی بن کعب فجئت عبد اللہ بن عمر یومًا فاستتبعنی الی السّوق قال فقلت
ما تصنع فی السّوق ولا تقف علی البیع ولا تسأل عن السّلع ولا تساوم السّلع ولا تجلس
فی مجالس السّوق اجلس بنا ھھنا نتحدّث قال فقال عبد اللہ بن عمر یا ابا بطن وکان

الطُّفَیْلُ ذَا الْبَطْنِ اِنَّمَا نَغْدُوْ لِاَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰی مَنْ لَقِیْنَا طفیل بن ابی بن کعب
سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر پاس آتے اور صبح صبح اون کے ساتھ بازار کو جاتے طفیل
کہتے ہین جب ہم بازار مین پہنچتے تو عبداللہ بن عمر ہر ایک ردی خنزی بیچنے والے پر اور ہر دکاندار پر
اور ہر مسکین پر اور ہر کسی پر سلام کرتے ایک روز مین عبداللہ بن عمر پاس آیا اونہون نے مجھے بازار
لیجانا چاہا مین نے کہا تم بازار مین جا کر کیا کروگے نہ بیچنے والون کے پاس ٹہیرتے ہو اور نہ کسی اسباب
کو پوچھتے ہو نہ کسیکا مول تول کرتے ہو نہ بازار کی مجلسون مین بیٹھتے ہو اس سے یہین بیٹھے رہو ہم
تم باتین کرین گے عبداللہ بن عمر نے کہا اے پیٹ والے (طفیل کا پیٹ بڑا تہا) ہم بازار مین سلام
کرنیکو جاتے ہین جس سے ملاقات ہوتی ہے اوسکو سلام کرتے ہین **اخبرنا** مالک
اخبرنا عبد اللہ بن دینار عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الْیَہُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَحَدُھُمْ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ السَّامُ عَلَیْکُمْ فَقُوْلُوْا عَلَیْکَ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی جب تمکو سلام
کرتے ہین تو السلام علیکم کے بدلے السام علیکم (یعنے موت ہو تمپر) کہتے ہین تم بہی علیک
کہا کرو (یعنے تو ہی مرے) **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو نعیم وہب بن کیسان
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ
رَجُلٌ یَمَانِیٌّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ثُمَّ زَادَ شَیْئًا مَعَ ذٰلِکَ
اَیْضًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ ھٰذَا وَھُوَ یَوْمَئِذٍ قَدْ ذَھَبَ بَصَرُہٗ قَالُوْا ھٰذَا الْیَمَانِیُّ الَّذِیْ
یَغْشَاکَ فَعَرَّفُوْہُ اِیَّاہُ حَتّٰی عَرَفَہٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ السَّلَامَ انْتَھٰی اِلَی الْبَرَکَۃِ
قال محمد وبهذا نأخذ اِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ فَلْیَکْفُفْ
فَاِنَّ اِتِّبَاعَ السُّنَّۃِ اَفْضَلُ محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے کہا مین بیٹھا ہوا تھا عبداللہ
بن عباس پاس اتنے مین ایک شخص یمن کے رہنے والا آیا اور بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ اور اسپر بہی کچھ زیادہ کیا ابن عباس نے کہا یہ کون ہے اور اون دنون مین اونکی
بینائی جاتی رہی تہی لوگون نے کہا یہ وہی یمن کا رہنے والا ہے جو آپکے پاس آیا جایا کرتا ہے اوسنے
بتا دیا اوسکا پتا یہانتک کہ ابن عباس پہچان گئے اوسکو ابن عباس نے کہا سلام ختم ہو جاتا ہے

وبرکاتہ پر کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تک کہدے تو آگے بند ہوجاوے کیونکہ سنت کا اتباع کرنا افضل ہے **ف** یعنے اس سے آگے بھی کچھ برا کلمہ نہیں کہیگا لیکن خلاف سنت ہے

باب الدُّعَاءِ دعا مانگنے کا بیان

اخبرنا مالک اخبرنی عبد اللہ بن دینار وقال رانی ابن عمر وانا ادعو فاشیر باصبعی اصبع من کل ید فنہانی **قال** محمد وبقول ابن عمر ناخذ ینبغی ان یشیر باصبع واحدۃ وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ابن عمر نے مجھکو دیکھا کہ میں دعا مانگ رہا تھا اور توحید کے کلمے میں دونوں ہاتھ کی سب انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا تو انہوں نے مجھکو منع فرمایا **ف** ظاہر اس اثر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تشہد وغیرہ ہر دعا میں جب توحید کا کلمہ پڑھے تو سبابہ کا اشارہ کرے کیونکہ اگر یہ مراد نہ ہوتی تو امام محمد اس اثر کو اسجگہ نہ لاتے بلکہ تشہد کے باب میں لاتے واللہ اعلم **ت** کہا محمد نے ہم ابن عمر کے قول پر عمل کرتے ہیں ایک ہی انگل سے اشارہ کرنا چاہیے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا

اخبرنا مالک اخبرنا یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول ان الرجل لیرفع بدعاء ولدہ من بعدہ وقال بیدیہ فرفعہما الی السماء سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تھے موت کے بعد بیٹے کی دعا سے باپ کے درجے بڑھائے جاتے ہیں اور آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھا کر کہتے تھے کہ اس طرح بلند کیے جاتے ہیں

باب الرَّجُلِ یَھْجُرُ اَخَاہُ خفا ہو کر مسلمان بھائی سے جدائی کرنیکا بیان

اخبرنا مالک اخبرنا ابن شہاب عن عطاء بن یزید عن ابی ایوب الانصاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھم الذی یبدء بالسلام **قال** محمد وبھذا ناخذ لا ینبغی الھجر بین المسلمین ابی ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان سے خفا ہو کر تین دن سے زیادہ مدت تک ملاقات ترک کردے اور

جب رستے مین ملین تو ایک ادہر موہنہ پہیرے اور دوسرا اُدہر موہنہ پہیرے اور اون دونون مین سے اچہا وہ آدمی ہے جو پہلے السلام علیکم کہے کہا محمدؒ نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ مسلمانون کو آپسمین مخالفت کرنی مناسب نہین **باب** الخصومة فی الدین والرجل یشہد علی الرجل بالکفر دین مین جہگڑنے اور کسی کو کافر کہنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید ان عمر بن عبد العزیز قال من جعل دینہ غرضا فی الخصومات اکثر التنقل **قال** محمد وبھذا ناخذ لا ینبغی الخصومات فی الدین عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہتے تہے جو شخص اپنے دین کو نشانہ بنائے جہگڑون کے لئے تو کبھی کسی دین مین جاپڑتا ہے اور کبھی کسی دین مین **ف** یعنی اپنے اپ کو اچہا سمجہکر دوسرے کو یہودی مجوسی کافر وغیرہ کلمات سے نسبت کرتا ہے اور حقیقت مین وہ ایسا نہین ہوتا تو یہ خود وہی بن جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کبھی یہودی بنجاتا ہے کبھی کچہہ جیسے کہتا ہے ویسے ہوجاتا ہے اور اسکا ہمیشہ ایک دین سے دوسرے کی طرف انتقال ہوتا رہتا ہے واللہ اعلم **ت** کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا کہ دین مین جہگڑنا مناسب نہین **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرء قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما **قال** محمد لا ینبغی لاحد من اھل الاسلام ان یشہد علی رجل من اھل الاسلام بذنب اذنبہ بکفر وان عظم جرمہ وھو قول ابیحنیفۃ والعامۃ من فقہائنا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بہائی کو کافر کہا تو اون دونون مین سے ایک کافر ہوگیا **ف** یعنے جسکو کافر کہا اگر وہ فی الحقیقت کافر ہے تو خیر وہی کافر رہا ورنہ یہ کہنے والا کافر ہوگیا۔ **ت** کہا محمد نے کسی اہل اسلام کو مناسب نہین کہ دوسرے مسلمان کو کسی گناہ کرنے سے کافر کہدے چاہے اوس نے کیسا بڑا گناہ کیا ہو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** یعنے جبتک ایسا گناہ نہ کرے جسکے کرنے سے قرآن حدیث اوسکو کافر کہے جبتک کافر کہنا جائز نہین **باب** ما یکرہ من اکل الثوم لہسن کہانیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن سعید بن المسیب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم

قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ وَفِيْ دِرَايَةِ الْخَبِيْثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا يُؤْذِيْنَا بِرِيْحِ الثُّوْمِ **قَالَ** محمد اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِرِيْحِهٖ فَاِذَا اَمَتَّهٗ طَبْخًا فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ کے سعید بن مسیب سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس جھاڑ مین سے اور ایک روایت مین ہے اس جھاڑ خبیثہ مین سے کھاوے تو ہماری مسجد مین نہ آوے ہمکو لہسن کی بو سے تکلیف دیتا ہے کہا محمد نے آپنے بدبو کے لئے اسکو مکروہ جانا جب پکا کر اسکی بو رفع کیجاوے تو کچھ قباحت نہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ علمار کا رحمہم اللہ تعالے

باب الرُّؤْیَا خواب کا بیان

اخبرنا مالك اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الشَّيْئَ يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِذَا اسْتَيْقَظَ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تعالے کے ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اچھی خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بری خواب شیطان کی طرف سے جب کوئی تم مین سے بری بات خواب مین دیکھے تو چاہیے بائین طرف تھو کرے تین بار اور پناہ مانگے اللہ سے اوسکے شر سے پھر وہ اوسکو نقصان نہ پہونچاویگا اگر خدا چاہے ؂

باب جَامِعِ الْحَدِيْثِ مسائل مختلفہ کو جو حدیثین جامع ہین اونکا بیان

اخبرنا مالك اخبرنا يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن عبد الرحمن الاعرج عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ وَعَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ فَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ الْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ وَاَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءُ بِثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ وَاَمَّا الصَّلَاتَيْنِ فَالصَّلَاةُ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الصِّيَامُ فَصِيَامُ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ **قَالَ** محمد وبهذا كله ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ نے دو بیعون سے اور دو کپڑے پہننے سے اور دو نمازون سے اور دو دن مین روزہ رکھنے سے پس دو بیعین جن سے آپنے

منع فرمایا ہے ایک بیع منابذہ ہے (یعنے جس چیز پر کنکرا جا لگے وہ میری ہو چکی چاہے تھوڑی قیمت کی چیز پر جا لگے یا زیادہ قیمت کی چیز پر اسکو منابذہ کہتے ہین) اور دوسری ملامسہ ہے (یعنے جس چیز کو میرا ہاتھ لگجاوے وہ میری ہو چکی اور اچھی بُری کچھہ نہ دیکھے اس کو ملامسہ کہتے ہین) اور دو کپڑے جن سے آپنے منع فرمایا ہے ایک اشتمال الصما ہے (یعنے ایک کپڑا سارے بدن پر ایسی صورت سے لپیٹ کر چلنا کہ ہاتھہ بہی اوسمین ڈہپ جاوین - اور شرمگاہ اور ہاتھون مین کوئی چیز حائل نہو) اور دوسرا احتبار (یعنے ایک کپڑا اوپر لیکر بیٹھنا جسمین ہاتھہ بہی چہپے ہوئے ہون اور ستر بند نہو) اور دو نمازین جن سے آپنے منع فرمایا ہے ایک عصر کی نماز کے بعد نفل پڑہنے یہانتک کہ آفتاب غروب ہو جاوے اور دوسرا صبح کی نماز کے پیچھے یہانتک کہ آفتاب نکلے اور دو روزے جن سے آپنے منع فرمایا ہے ایک عید الضحی کے دن روزہ رکہنا اور دوسرا عید فطر کے دن کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرني مخبر ان عمر قَالَ وَهُوَ يُوصِي رَجُلًا لَا تَعْتَرِضْ فِيمَا لَا يَعْنِيكَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّكَ وَحْذَرْ خَلِيلَكَ اِلَّا الْاَمِيْنَ وَلَا اَمِيْنَ اِلَّا مَنْ خَشِيَ اللّٰهَ وَلَا تَصْحَبْ فَاجِرًا كَيْ تَتَعَلَّمَ مِنْ فُجُوْرِهِ وَلَا تُفْشِ اِلَيْهِ سِرَّكَ وَاسْتَشِرْ فِي اَمْرِكَ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مالک سے روایت ہے کہ ایک مخبر نے مجھے خبر دی کہ حضرت عمر ایک شخص کو وصیت کر رہے تہے آپنے فرمایا اوس کام مین مشغول نہو جسمین کوئی مقصود نہین اور دشمن سے کنارہ کر اور دوست سے خوف رکہہ مگر جو امین ہو اور امین نہین ہوتا مگر وہ شخص جسمین خدا کی خشیت ہو اور بدکار کی صحبت مین مت بیٹھ ایسا نہو کہ اوسکی خو تجہمین بہی اثر کر جاوے اور نہ اسکو اپنے بہید کی بات کہہ اور مشورہ لے اپنے کامون مین اون لوگون سے جو اللہ جل جلالہ سے ڈرتے ہین **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ابو الزبير المكي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ وَيَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَيَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا فَرْجَهُ **قَالَ** محمد يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَاْكُلَ بِشِمَالِهِ وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ اَنْ يَشْتَمِلَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ فَلْيَشْتَمِلْ بِهِ

فَيَنْكَشِفُ عَوْرَتَهُ مِنَ النَّاحِيَةِ الَّتِي تُرْفَعُ مِنْ ثَوْبِهِ وَكَذَالِكَ الْاِحْتِبَاءُ فِي
الثَّوْبِ الْوَاحِدِ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کی بائیں ہاتھ سے کہانیکو اور ایک جوتا پہنکر چلنے کو اور ایک کپڑا سر پانون تک لپیٹ
لینے کو اور ایک اوڑھ کر گھوٹ مار کر بیٹھنے کو ایسے صورت سے کہ شرمگاہ کہلی رہے
کہا محمد نے آدمی کو بائیں ہاتھ سے کہانا پینا اور اشتمال الصمار مکروہ ہے کہ ایک کپڑا ساری
بدن پر لپیٹ لے اور جب کپڑا کسی طرف سے اوٹھاوے تو شرمگاہ کہلجاوے اور
یہی حکم ہے احتبار کا ایک کپڑے میں۔ **بَابُ الزُّهْدِ وَالتَّوَاضُعِ** زہد اور تواضع کا
بیان **أَخْبَرَنَا** مالك أَخْبَرَنَا عبد الله بن دينار اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی طرف سوار ہو کر جاتے تہے اور کبہی پیدل چلے جاتے تہے یعنے
یہ ضروری نہ تہا کہ ہمیشہ سوار ہو کر جاویں جیسا آجکل امرا لوگوں کی بد عادت ہے کہ ایک قدم بہی بغیر
سواری کے نہیں چلتے **أَخْبَرَنَا** مالك أَخْبَرَنَا اسحاق بن عبد الله بن ابى طلحة اَنَّ
اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ قَالَ اَنَسٌ رَاَيْتُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ رَقَعَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِرِقَاعٍ ثَلٰثٍ
لَبَّدَ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ وَقَالَ اَنَسٌ وَقَدْ رَاَيْتُ عُمَرَ يُطْرَحُ لَهُ صَاعُ تَمْرٍ فَيَاكُلُهُ
حَتّٰى يَاكُلَ حَشَفَتَهُ قَالَ اَنَسٌ وَقَدْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمًا وَخَرَجْتُ
مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهُ جِدَارٌ وَهُوَ فِيْ جَوْفِ
الْحَائِطِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَخٍ بَخٍ وَاللهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَتَتَّقِيَنَّ
اللهَ اَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ قَالَ اَنَسٌ وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ
عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ سَاَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ كَيْفَ اَنْتَ قَالَ الرَّجُلُ اَحْمَدُ اللهَ
اِلَيْكَ قَالَ عُمَرُ هٰذِهِ اَرَدْتُّ مِنْكَ انس مالک سے روایت ہے کہا دیکہا میں نے حضرت
عمر کو جن دنوں میں وہ خلیفہ اور امیر المومنین تہے کہ ان کے کرتے میں مونڈہوں کے درمیان
تین ٹکڑے سے پرانی ٹلی کے لگائے ہوئے تہے ایک دوسرے کے اوپر تلے **ف** یعنے حضرت عمر کی

طبیعت مین اسقدر زہد تہا کہ باوجود خلافت کے ایسے پرانے لباس پہنتے تہے اور اسکو عار نہین
سمجہتے تہے اور کہا انس نے مین نے حضرت عمر کو دیکہا کہ ان کے سامنے ایک صاع کہجور کی رکہہ
دیجاتی اور اسکو کہا لیتے یہانتک کہ اسمین سے جو ردی کہجور ہوتی وہ بہی کہا لیتے **ف**
یعنے اسباب کی پروا نہ تہی کہ لذیذ کہانا آپکے لئے تیار کیا جاوے بلکہ ردی خدی جیسا آجاتا
اوسی پر قناعت کرتے اور کہا انس نے ایک دن مین حضرت عمرؓ کے ساتہہ نکلا یہانتک کہ آپ
باغمین داخل ہوگئے اور میرے اور ان کے درمیان باغ کی دیوار تہی مین سنتا تہا کہ اپنے آپسے
مخاطب ہوکر فرمایا واہ رے عمر امیر مومنون کے (اپنے آپکو تم کیا سمجہتے ہو) خدا کی قسم بیٹے خطاب
کے خدا سے ڈرو ورنہ تمکو عذاب کریگا اور کہا انس نے مین نے حضرت عمر کو سنا کہ ایک شخص نے
آپکو سلام کیا تو سلام کا جواب دیکر پوچہا تمہارا کیا حال ہے اوس نے کہا مین آپکے لئے خدا کی حمد
کرتا ہون حضرت عمر نے کہا مین بہی تجہہ سے یہی چاہتا تہا **ف** یعنی اپنی رعایا سے آپ کا
یہ سلوک تہا کہ ہر ایک شخص کی احوال پرسی کیا کرتے تہے اور جب وہ اپنی خوشی ظاہر کرتا تو آپ
خوش ہوجاتے خداے جل جلالہ اس قوم کو بہی ہدایت کرے جو ایسے شخص پر بہی غصب کا الزام لگاتے
ہین اور دنیا پرستی کی تہمت کرتے ہین جسنے عمر بہر اچہے کہانے اور اچہے لباس کی خواہش نہ کی
رضی اللہ عنہ و ارضاہ **اخبرنا** مالك اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه قال قالت
عائشة كان عمر بن الخطاب يبعث الينا باحظائنا من الاكارع والرؤس
ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہا امیر المومنین عمر جب کوئی جانور ذبح کرتے تو سرے اور پاؤں
ہمکو بہیجتے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کی طبیعت مین اسقدر زہد تہا کہ سرے
پائچے کے لینے اور کہانے کو عار نہین سمجہتی تہین اور خوشی سے قبول کر لیتی تہین **اخبرنا**
مالك اخبرني يحيى بن سعيد انه سمع القاسم يقول سمعت اسلم مولى عمر بن الخطاب
يقول خرجت مع عمر بن الخطاب وهو يريد الشام حتى اذا دنا من الشام اناخ
عمر وذهب الى حاجته قال اسلم فطرحت فروتي بين شقي رحلي فلما
فرغ عمر عمد الى بعيري فركبه على الفرو وركب اسلم بعيره فخرجا يسيران
حتى لقيهما اهل الارض يتلقون عمر قال اسلم فلما دنوا منا اشرت لهم

إِلَى عُمَرَ فَجَعَلُوا يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ قَالَ عُمَرُ تَطْمَحُ أَبْصَارُهُمْ إِلَى مَرَاكِبِ مَنْ لَا
خَلَاقَ لَهُمْ يُرِيدُ مَرَاكِبَ الْعَجَمِ اسلم مولی عمرؓ سے روایت ہے کہا نکلا مین ساتھ
حضرت عمرؓ کے اور آپکا شام کی طرف جانیکا ارادہ تہا پہر جب ہم شام کے قریب پہونچے تو حضرت
عمرؓ نے اپنا اونٹ بٹھایا اور قضا حاجت کو گئے تو مین نے اپنی گودڑی اوتار کر اپنے کجاوے کے
درمیان رکہہ دی پہر جب آپ فارغ ہوکر آئے تو میرے اونٹ کی طرف آکر اسی گودڑی پر سوار
ہوگئے اور مین اون کے اونٹ پر سوار ہوگیا پہر چلے آئے یہانتک کہ ہم کو اوس زمین کے
لوگ ملے جو آپکے استقبال کو آئے تھے جب وہ ہمارے قریب آگئے تو مین نے اون کو
اشارہ سے بتلایا کہ حضرت عمرؓ وہ ہین تو آپس مین باتین کرنے لگے **ف** یعنے انہون نے
میری اس بات پر اعتبار نہ کیا کیونکہ اون کو یہ خیال تھا کہ حضرت عمرؓ بادشاہون کی طرح بڑی تجمل سے
ہونگے اور یہ کوئی ان کا غلام ہے جو ایسی گودڑی بچھائے ہوئے سوار ہے **ت** حضرت عمرؓ
نے کہا یہ اون سوارون کی انتظار مین ہین جنکا آخرت مین کچھ حصہ نہین اس سے مراد
آپکی عجمی لوگ تھے **ف** کیونکہ وہ بڑے زیب زینت مین آتے جاتے تھے تو حضرت عمرؓ نے
فرمایا ان لوگون کا یہی خیال تہا کہ ہم بہی عجمیون کیطرح ایسے تجمل سے ہونگے لیکن ایسی زیب و زینت
کرنے والے دنیا پرستون کا آخرت مین کچھ حصہ نہین **أَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا يحيى
بن سعيد قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْكُلُ خُبْزًا مَفْتُوتًا بِسَمْنٍ فَدَعَا رَجُلًا
مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَتَتَبَّعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ كَأَنَّكَ
مُقْفِرٌ قَالَ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ سَمْنًا وَلَا رَأَيْتُ أَكْلًا بِهِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
عُمَرُ لَا آكُلُ السَّمْنَ حَتَّى يَحْيَى النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا أُحْيُوا يحیی بن سعید سے روایت
ہے کہ حضرت عمرؓ روغن مین کوٹ کر روٹی کہا رہے تہے تو آپنے ایک بدوی شخص کو اپنے ساتھ
کہانا کہلانے کے لئے بلایا تو وہ لقمے کے ساتھ برتن کی میل بہی اوٹھا کر کھانے لگا حضرت عمرؓ
نے کہا کیا تو بھوکا ہے وہ بولا خدا کی قسم مین نے اتنی مدت سے نہ روغن کو دیکھا ہے اور نہ روغن
کہانیوالے کو (یعنے قحط سالی کے باعث مینے تو روغن کو آنکھ سے بہی نہین دیکھا) **ت**
تو حضرت عمرؓ نے کہا مین بہی روغن نہ کہاونگا جب تک لوگ ویسے آسودہ حال نہ ہوجاوین جیسے کہ

کہ پہلے تہے **ف** آپکو رعیت پروری کا اسقدر خیال تھا کہ اونکی تکلیف مین اپنی راحت کو بہی برا جانتے تہے اور مسکین لوگون کے ساتھ مسکین ہوکر گزارہ کرنا منظور تھا جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُن بَینَ النَّاسِ کَاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ یعنے لوگون مین ایک ادنے آدمی کی طرح ہوکر عمر بسر کرے **بَابُ** الحُبِّ فِی اللّٰہِ خدا کے واسطے کسی سے دوستی کرنیکا بیان **اَخبَرَنَا** مالک اخبرنا اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک اَنَّ اَعرَابِیًّا اَتٰی رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ وَمَا اَعدَدتَ لَھَا قَالَ لَا شَیءَ وَاللّٰہِ اِنِّی لَقَلِیلُ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنِّی لَاُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ قَالَ اِنَّکَ مَعَ مَن اَحبَبتَ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک بدوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے لئے کیا تیار کر رکہا بولا کچھہ بہی نہین تیار کیا مین ایک تہوڑی نماز اور تہوڑے روزے رکہنے والا شخص ہون اور اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہون آپنے فرمایا تو اوسی کے ساتھ حشر کو ہوگا جسکو دوست رکہتا ہے (یعنے قیامت مین تو میرے ساتھ ہوگا) **بَابُ** فَضلِ المَعرُوفِ وَالصَّدَقَۃِ اچھی بات کہنے اور صدقہ دینے کی فضیلت کا بیان **اَخبَرَنَا** مالک اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَیسَ المِسکِینُ بِالطَّوَّافِ الَّذِی یَطُوفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّہُ اللُّقمَۃُ وَاللُّقمَتَانِ وَالتَّمرَۃُ وَالتَّمرَتَانِ قَالُوا فَمَا المِسکِینُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِی مَا عِندَہٗ مَا یُغنِیہِ وَلَا یُفطَنُ لَہٗ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیہِ وَلَا یَقُومُ فَیَسئَلَ النَّاسَ **قَالَ** محمد ھٰذَا اَحَقُّ بِالعَطِیَّۃِ وَاَیُّمَا اَعطَیتَہٗ زَکٰوتَکَ اَجزَاکَ ذٰلِکَ وَھُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَۃَ وَالعَامَّۃِ مِن فُقَھَائِنَا ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین گہر گہر مانگتا پہرتا ہے کہین سے ایک لقمہ ملا کہین سے دو لقمے کہین سے ایک کہجور کہین سے دو کہجور صحابیون نے پوچہا پہر یا رسول اللہ مسکین کون ہے آپنے فرمایا جس شخص پاس مال نہین ہے کہ اپنی حاجت پوری کرے اور نہ لوگون کو اوس کا حال معلوم ہے تاکہ اوسکو صدقہ دیوین نہ وہ مانگنے کو کہڑا ہوتا ہے **ف** ایسے مسکین کی تعریف کتاب

الدین موجود ہے اوسکو دینا بہت ثواب ہے۔ **ت** کہا محمدؒ نے ایسا شخص دینے کا بہت مستحق ہے اور زکوٰۃ کا مال ان دونوں مین سے جسکو دیا جاوے جائز ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **اخبرنا** مالک اخبرنا زید بن اسلم عن معاذ بن سعد بن معاذ عن جدتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا نساء المؤمنات لا تحقرن احدٰکن لجارتہا ولو کراع شاۃ محرق۔ عمرو بن سعد بن معاذ کے دادی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو نہ ذلیل کرے کوئی تم مین سے اپنے ہمسایوں کو اگرچہ ایک کہر جلا ہوا بکری کا بہیجے۔ **ف** یعنے ہمسائی جو چیز بہیجے اوسکو خوشی سے قبول کرے اگرچہ قلیل ہو تو اور عورتون مین اوسکو ذلیل نہ کرے۔ **اخبرنا** مالک اخبرنا زید بن اسلم عن ابن بجید الانصاری ثم الحارثی عن جدتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ردوا المسکین ولو بظلف محرق ابو بجید انصاری حارثی کی دادی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل کو دو چاہے بکری کا ایک کہر جلا ہوا ہو **ف** یعنے اور کچھ موجود نہو تو یہی سہی **اخبرنا** مالک اخبرنا سمی عن ابی صالح السمان عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یمشی فی طریق فاشتد علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیہا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلہث یاکل الثری من العطش فقال لقد بلغ ہذا الکلب من العطش مثل الذی بلغ منی فنزل البئر فملاء خفہ ثم امسک الخف بفیہ حتی رقی فسقی الکلب فشکر اللہ فغفر اللہ لہ قالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البہائم لاجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک راہ مین جارہا تھا اوسکو پیاس معلوم ہوئی ایک کنوان دیکہا اور اسمین اوترکر پانی پیا جب کنوئین سے نکلا تو دیکہا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اوس نے دلمین کہا اس کتے کا بہی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا جو میرا حال تہا پہر کنوئین مین اوترکر اپنے موزے مین پانی بہرا اور موہنہ مین اوسکو داب کر اوپر چڑہا **ف** کیونکہ کنوان ایسا ہوگا

جسمین چڑھنا دشوار ہوا اس وجہ سے موزہ ہاتھ مین نہ لاسکا موہنہ مین دبالیا **ف** اور کتے کو
پانی پلایا اللہ جل جلالہ اوس سے خوش ہو گیا اور اسکو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہمکو جانورون کے پانی پلانے مین بہی ثواب ہوگا آپنے فرمایا کیون نہین ہر جاندار جسمین تر
جگر ہے ثواب ہے **باب** حق الجار حق ہمسایہ کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا
یحیی بن سعید ان عمر ابن عبد العزیز کتب الی ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان
عمرة حدثته انها سمعت عائشة تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما زال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت لیورثنه حضرت عائشہ
سے روایت ہی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے ہمیشہ میرے
پاس حضرت جبرئیل ع آکر ہمسایہ کے حقمین وصیت کرتے رہے یہانتک کہ مجھے ظن پیدا ہوا شاید وارث
کردیگا **ف** اولاد کی طرح شاید ترکہ مین ہمسایہ بہی وارث ہوگا ایسی تاکید فرمائی **باب**
اکتتاب العلم علم تحریر کرنیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید ان عمر
بن عبد العزیز کتب الی ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان انظر ما کان من
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او سنته او حدیث عمر او نحو هذا
فاکتبه لی فانی قد خفت دروس العلم و ذهاب العلماء **قال** محمد وبهذا
ناخذ ولا نری بکتابة العلم باسا وهو قول ابی حنیفة رحمه اللہ تعالے
یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے ابی بکر بن عمرو بن حزم کو لکہا کہ دیکھہ بہال جو کچھ
تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا سنت سے ملے یا حضرت عمر اور ایسی ہی جلیل القدر
صحابہ کی حدیث مین سے ملے وہ میرے لئے لکھہ لے کیونکہ مین علم اور علما کے اوٹھ جانے کا
خوف کرتا ہون **ف** یعنے ایسے فتن شروع ہوے ہین کہ جنمین مجہے اسبات کا خوف ہو
ت کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا علم تحریر کرنے مین کچھہ قباحت نہین اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا
باب الخضاب خضاب کرنیکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا یحیی بن سعید اخبرنا
محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان عبد الرحمن بن الاسود بن عبد
یغوث کان جلیسا لنا وکان ابیض اللحیة والرأس فغدا علیهم ذات یوم وقد

خمرها فقال له القوم هذا احسن فقال ان امي عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ارسلت الي البارحة جاريتها نخيلة فاقسمت على لاصبغن فاخبرتني ان ابا بكر كان يصبغ **قال محمد** لانرى بالخضاب بالوسمة والحناء والصفرة باسا وان تركه ابيض فلا باس بذلك كل ذلك حسن ابوسلمه بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن اسود ہمارا ہمصحبت تھا اور اوسکی سر اور داڑھی کے بال سفید تھے ایک روز وہ صبح کو آئے اپنے بالون پر سرخ خضاب کرکے تو لوگون نے کہا یہ اچھا ہے وہ بولے میری ماں حضرت عائشہؓ نے کہلا بھیجا نخلیہ اپنی لونڈی کے ہاتھ قسم دیکر کہ تو اپنے بالون کا خضاب کر اور بیان کیا کہ ابو بکر صدیقؓ بھی خضاب کیا کرتے تھے کہا محمدؒ نے ہم وسمہ اور حنا اور زرد رنگ سے خضاب کرنے میں کچھ قباحت نہین دیکھتے اور اگر سفید ہی چھوڑ دے تو اس مین بھی کچھ قباحت نہین سب طرح اچھا ہے **ف** زاد المعاد مین ہے کہ حنا اور کتم سے خضاب کرنا جائز ہے اور وسمہ یعنی نیل بوٹی سے حرام ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سیاہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور کتم سے رخصت ہے لیکن کتم وسمہ نہین اور گھانس ہے واللہ اعلم

باب الوصي يستقرض من مال اليتيم

وصی کو یتیم کے مال سے قرضہ لیکر کھانیکا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد قال سمعت القاسم بن محمد يقول جاء رجل الى ابن عباس فقال له ان لي يتيما وله ابل فاشرب من لبن ابله قال له ابن عباس ان كنت تبغي ضالة ابله وتهنؤ جرباها وتليط حوضها وتسقيها يوم وردها فاشرب غير مضر بنسل ولا ناهك في حلب **قال محمد** بلغنا ان عمر ذكر والي اليتيم فقال ان استغنى استعف وان افتقر اكل بالمعروف قرضا بلغنا عن سعيد بن جبير فسر هذه الاية ومن كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف قال قرضا قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک عبد اللہ بن عباسؓ پاس آیا اور کہا میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے اور اوسکی اونٹ ہین اور مین انکا دودھ پی لیا کرتا ہون اور اپنے

اہل کو بہی پلاتا ہون تو ابن عباسؓ نے کہا اگر تو اون مین سے گم ہوئے تلاش کرتا ہے
اور اون کی خارش کا علاج کرتا ہے اور حوض درست بنا کر پانی پلانے کے دن پانی پلاتا ہو
تو پی لے ایسی وجہ سے کہ اون کے بچون کا نقصان نہو اور نہ اونٹنی کثرت سے دودہ دوہنے
کے باعث ضائع ہو جاوے کہا محمدؒ نے ہمکو پہنچا ہے کہ حضرت عمرؓ نے متولی یتیم کا ذکر کیا تو کہا
اگر غنی ہو تو بچے یتیم کے مال سے اور جو محتاج ہو وہ اچہی دستور سے قرضہ کی طور لیکر کہا لے
سعید بن جبیر نے ہمکو پہنچا ہے کہ اس آیت کی وہ یہ تفسیر کرتے تہے جو غنی ہو وہ بچے اور جو
فقیر ہو تو کہا لے اچہے دستور سے کہا قرض لیکر **اَخْبَرَنَا** سفیان الثوری عن
ابی اسحق عن صلۃ بن زفر اَنَّ رَجُلاً اَتٰی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَوْصِنِیْ اِلٰی
الْیَتِیْمِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِ مِنْ مَالِہٖ شَیْئًا وَلَا تَسْتَقْرِضْ مِنْ مَالِہٖ شَیْئًا **قَالَ** محمد
وَالْاِسْتِعْفَافُ عَنْ مَالِہٖ عِنْدَنَا اَفْضَلُ وَھُوَ قَوْلُ ابی حنیفۃ وَالْعَامَّۃِ مِنْ
فقہائنا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے اوس نے صلہ بن زفر سے کہ ایک
شخص ابن مسعود کے پاس آیا اور کہا مجہے یتیم کے حق مین وصیت کرو اونہون نے کہا اوسکی
مال سے کوئی چیز خرید نکر اور نہ قرض لے کہا محمدؒ نے یتیم کے مال سے ہر طرح بچنا ہمارے نزدیک
افضل ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہؒ اور عامہ فقہا حنفیہ کا

بَابُ الرَّجُلِ یَنْظُرُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ

مرد کو مرد کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنیکا بیان

اَخْبَرَنَا مالک
اخبرنا یحیی بن سعید قال سمعت عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَامِرٍ یَقُوْلُ بَیْنَمَا اَنَا اَغْتَسِلُ وَرَبِیْعَۃُ
کَانَ فِیْ حَجْرِ اَبِیْ یَصُبُّ اَحَدُنَا عَلٰی صَاحِبِہٖ اِذْ اَطَّلَعَ عَلَیْنَا عَامِرٌ وَنَحْنُ کَذٰلِکَ
فَقَالَ یَنْظُرُ بَعْضُکُمْ اِلٰی عَوْرَۃِ بَعْضٍ وَاللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ لَاَحْسِبُکُمْ خَیْرًا مِّنَّا قُلْتُ
نَوْمٌ وَلِدُوْا فِی الْاِسْلَامِ لَمْ یُوْلَدُوْا فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْجَاہِلِیَّۃِ وَاللّٰہِ لَاَظُنُّکُمُ الْخَلَفَ
قَالَ محمد لَا یَنْبَغِیْ لِلرَّجُلِ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی عَوْرَۃِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَۃِ
الْمُدَاوَاۃِ وَنَحْوِہٖ عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مین اور یتیم لڑکا جو میرے
باپ کی پرورش مین تہا ہم نہا رہے تہے اور ایک دوسرے پر پانی ڈالتے تہے استنے مین عامر نے ہمکو
دیکہہ لیا اور ہم اسی حال مین تہے تو کہا کیا تم ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکہتے ہو خدا کی قسم مین تمکو

آپنے آپ سے اچھا جانتا تھا اور دلمین کہتا تھا کہ یہ اسلام کی پیدائش ہین نہ جاہلیت کی دیتے اسلئے ہمسے اچھے ہونگے) اور ہم جاہلیت پیدائش ہین (سمجھتے سمجھین) خدا کی قسم اب مین تمکو ناخلف سمجھونگا کہا محمد نے مرد کو اپنے بھائی کی شرمگاہ کو دیکھنا منع ہے مگر جب کوئی سخت ضرورت ہو جیسے کسی مرض کا معالجہ وغیرہ تو جائز ہے **باب** النفخ في الشراب پانی مین سانس لینے کا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا ايوب بن حبيب مولى سعيد بن ابي وقاص عن ابي المثنى الجهني قال كنت عند مروان بن الحكم فدخل ابو سعيد الخدري على مروان فقال له مروان سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى عن النفخ في الشراب قال نعم فقال له رجل اني لا اروى من نفس واحد قال فابن القدح عن فيك ثم تنفس قال فاني ارى القذاة فيه قال فاهرقها ابی مثنی جہنی سے روایت ہے کہا مین مروان بن حکم کے پاس آگئے ابی سعید خدری بھی تو مروان نے ابی سعید سے پوچھا تمنے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی مین سانس لینے سے منع فرماتے تھے انہون نے کہا ہان تو ایک شخص بولا مین تو ایک سانس سے پیاس نہین مرتی انہون نے کہا پانی پینا تھا اسے مونہہ سے کون چھینتا ہے پھر ایک سانس سے پی لے اور ہے کہا مین اوس پانی مین کوئی چیز دیکھ لون تو کیا کرون (کیا سانس دیکر اوسکو نکال دون) فرمایا اوس پانی کو پھینک دے **ف** پانی تین سانس لیکر پینا سنت ہے اور اگر گلاس وغیرہ کوئی چیز پڑ جاوے تو اسکو سانس دیکر نکال لے یا گرم چیز کو سرد کرنے مین کچھ قباحت نہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ برتن مونہہ لگے ہوئے پانی مین سانس نہ لے کیونکہ اسمین رال وغیرہ ٹپکنے کا اندیشہ ہے اور دیکھنے والا کراہت کریگا واللہ اعلم **باب** ما يكره من مصافحة النساء عورتون سے مصافحہ کرنا مکروہ ہونیکا بیان **اخبرنا** مالك اخبرنا محمد بن المنكدر عن اميمة بنت رقيقة انها قالت اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في نسوة بنا يعه فقلنا يا رسول الله نبايعك على ان لا نشرك بالله شيئا ولا نسرق ولا نزني ولا نقتل اولادنا ولا ناتي ببهتان نفتريه بين ايدينا وارجلنا ولا نعصيك في معروف قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا ھَلُمَّ نُبَایِعُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ وَاِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ کَقَوْلِیْ لِامْرَاَۃٍ وَّاحِدَۃٍ اَوْمِثْلُ قَوْلِیْ لِامْرَاَۃٍ وَّاحِدَۃٍ

امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے اوس نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی بہت سی عورتون مین جو بیعت کرنیکو آئی تھین دین اسلام پر اون عورتون نے کہا یا رسول اللہ ہم آپسے بیعت کرتی ہین اسبات پر کہ شریک نہ کرین گی ساتھ اللہ کے کسی چیز کو نہ چوری کرینگی اور نہ زنا کرین گی اور نہ اپنی اولاد کو مارین گی اور نہ طوفان باندہین گی اپنی طرف سے کسی پر اور نہ آپکی نافرمانی کرین گی شرع کے کام مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہانتک تمہاری طاقت اور قدرت ہے وہ عورتین بولین یا رسول اللہ اللہ اور اسکا رسول ہمپر زیادہ شفقت رکہتا ہے خود ہم سے آیئے ہم لیسے ہاتھ ملاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عورتون سے ہاتھ نہین ملاتا **ف** آپ باوصف اس تقدس اور پاک نفسی کے غیر محرم عورتون سے ہاتھ نہین ملاتے تھے صرف زبان سے عورتون کی بیعت کراتے تھے اس زمانے کے جاہل پیرون نے اپنی مریدنیون کو چہپنے سے منع کر دیا اور اون سے بخوبی ہاتھ ملانے لگے اور دیوث مریدون نے بہی غیرت کو چہوڑ کر بی بیون کو پیرون کے حوالے کیا ایسے پیر اور مرید مریدنیا سب فاسق اور فاجر ہین خدا اون سے بچا وے **ت** میرا زبانی کہدینا سو عورتون سے ایسا ہے جیسا ایک عورت سے یعنے ہر عورت سے اکیلا اکیلا بات کرنا بہی ناپسند فرمایا)

بَابُ فَضَائِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی بزرگی کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ یَوْمَ اُحُدٍ

سعید بن ابی وقاص سے روایت ہے کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے ماں باپ دونون کو جمع فرمایا یعنے یہ کہا کہ میرے ماں باپ تجہپر قربان ہون)

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بَعْثًا فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمْرَةِ بِهٖ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا تو اسامہ بن زید کو اوس لشکر پہ امیر مقرر کیا لوگون نے اسامہ کی امارت مین طعن کیا (کیونکہ وہ مولی تہی اور قوم مین حضرت ابوبکر اور عمر جیسے جلیل القدر صحابی بہی موجود تہے اسواسطے لوگون نے برا مانا) تو کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا تم اسکی امارت کو طعن کرتے ہو اور پہلے اس کے باپ کی امارت مین طعن کرتے تہے خدا کی قسم اگر یہ اسامہ ناقص الخلق ہوتا تو بہی مین اسکو امیر کرتا کیونکہ زید کے پیچہے یہ سب لوگون سے مجہے احب ہے **اَخْبَرَنَا** مالك عن ابی النضر مولی عمر بن عبد اللہ بن معمر عن عبید یعنی ابن حنین عن ابی سعید الخدری ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرِ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَلَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر بیٹہے اور فرمایا بندے کو اللہ جل جلالہ نے اختیار دیا تہا چاہے دنیا کی زینت قبول کرے اور چاہے خدا کے پاس جو اجر ہے اوسکو منظور رکہے سو اوس بندے نے خدا کے پاس جو اوسکے لئے ہے وہی اختیار کیا تو رو دیا حضرت ابوبکر نے اور فرمایا ہمارے مان باپ تجہ پر فدا ہون ابو سعید نے کہا ہم تعجب کرتے تہے اور لوگون نے آپس مین کہا اس بوڑہے کو دیکہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کے

مخیر کرنیکا ذکر فرماتے ہین کہ اللہ نے اسکو اختیار دیا اور یہ کہتا ہے ہمارے ماں باپ تجہہ سے
قربان ہون (یعنے اسکی ہمکو سمجھ نہین پڑتی) پہر وہ مخیر بندے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تہے اور ابوبکر ہم لوگون مین سے اعلم تہے (یعنے انہون نے معلوم کر لیا تہا کہ حضرت کی رحلت
قریب ہوگئی ہے) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون مین سے مجہے زیادہ
احسان کرنے والا اپنی صحبت اور مال مین سے ابوبکر ہے اگر مجہے خلیل پکڑنا جائز ہوتا تو مین
ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا لیکن اخوۃ اسلامی ہے **ف** خلیل اسکو کہتے ہین جسکی یاد مین کسی وقت
فرق نہ آوے اور یہ خدا کے بغیر کسی اور سے کرنا جائز نہین اسواسطے علما محققین نے عشقبازی
کو فسق اور حرام ہونیکا فتوے دیا ہے اور مسجد مین کسیکا دریچہ نہ رہے بغیر ابی بکر کے **ف**
مسجد نبوی جن جن صحابہ کے مکان کے قریب تہے اپنے دریچے بناتے تہے اور حضرت علی نے
ایک بڑا دروازہ بنا لیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے ابی بکر کے اور سب کے دریچے بند
کر دیئے جاوین اور صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ حضرت علی کا دروازہ بہی کہلا رہا آپنے اس کے بند
کرنیکا حکم نہ دیا (ارشاد الاثواب فی سد الابواب سیوطی) **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ابن شهاب
عن اسماعيل بن محمد بن ثابت الانصاري ان ثابت بن قيس بن شماس الانصاري
قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ اَكُونَ قَدْ هَلَكْتُ قَالَ لِمَ قَالَ نَهَانَا اللّٰهُ اَنْ
نُحِبَّ اَنْ نُحْمَدَ بِمَا لَمْ نَفْعَلْ وَ اَنَا امْرُءٌ اُحِبُّ الْحَمْدَ وَنَهَانَا عَنِ الْخُيَلَاءِ وَاَنَا امْرُءٌ اُحِبُّ الْجَمَالَ
وَنَهَانَا اللّٰهُ اَنْ نَرْفَعَ اَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ وَاَنَا رَجُلٌ جَهِيرُ الصَّوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ثَابِتُ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَعِيشَ حَمِيدًا وَتُقْتَلَ شَهِيدًا وَتَدْخُلَ
الْجَنَّةَ اسماعیل بن محمد بن انصاری سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس انصاری نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ مین خوف کرتا ہون ایسا نہو ہلاک ہوجاؤن آپنے
فرمایا کیون کیا باعث ہے کہا اللہ جل جلالہ نے منع فرمایا ہے کہ جو کام ہم نے نہو اس سے ہم
تعریف نہ کیے جاوین اور مین ایک آدمی ہون کہ تعریف کرنے کو دوست رکہتا ہون اور فخر
کرنے سے منع فرمایا ہے اور مین حسن کو دوست رکہتا ہون اور یہ بہی منع فرمایا ہے کہ ہم آپکے
روبرو اونچی آواز نہ کرین اور مین اس قسم کا آدمی ہون کہ میری آواز اونچی ہے تو فرمایا رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ثابت کیا سمجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو تعریف کیا زندگی بسر کرے اور شہید قتل کیا جاوے۔ اور جنت میں داخل ہو

بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ انس بن مالک سے روایت ہے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے تھے بہت اور نہ ٹھگنے نہ سفید تھے چونے کی طرح نہ بہت گندمی **ف** بلکہ سفیدی اور سرخی ملی ہوئی تھی **ت** اور بال آپکے بہت گھونگریے نہ تھے **ف** جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں **ت** اور بہت سیدھے بھی نہ تھے جب سنہ چالیس برس کا ہوا تو اللہ جل جلالہ نے آپکو نبوت عطا فرمائی پھر بعد نبوت کے آپ مکے میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس برس رہے اور ساٹھ برس کی عمر آپکی وفات ہوئی اور اسوقت آپکے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ ہونگے **ف** صحیحین میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آپکی عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی اور یہی قول ہے جمہور علما کا تو اسصورت میں آپ بعد نبوت کے مکہ میں تیرہ برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ دو برس اور چند ماہ آپ پر جبرئیل کا آنا بند ہو گیا تھا سواسطے کسی نے حضرت جبرئیل کی پہلی آمد سے نبوت کا شمار کیا ہے اور کسی نے دوسرے سے جیسا کسی کو معلوم ہوا ویسا ہی بیان کیا واللہ اعلم ✤ ✤

بَابُ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ ذٰلِكَ رسول علیہ السلام کی قبر شریف کی زیارت کرنیکا بیان **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَاءَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ **قَالَ** مُحَمَّدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِي اَنْ يَفْعَلَهُ اِذَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَاْتِيْ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب کسی سفر سے آتے یا سفر پر جانیکا ارادہ ہوتا

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر جاکر درود کہتے اور دعا مانگتے پھر واپس آتے کہا محمد نے
جب مدینہ میں جاوے تو ایسا ہی کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت
کرے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا اَبَدًا **بَابُ** الْحَیَاءِ حیا کرنیکی فضیلت کا بیان **اَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ عن ابن شهاب عن علی بن حسین یرفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم قال مِنْ
حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ **قَالَ** محمد هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اَنْ
يَكُوْنَ تَارِكًا لِمَا لَا يَعْنِيْهِ امام زین العابدین علی بن حسین بن علی سلام اللہ علیہم اجمعین سے
روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے حسن اسلام کی یہ علامت ہے کہ لالعینی بات
کو ترک کر دے کہا محمد نے مسلمان آدمی کو ایسا ہی کرنا چاہیے کہ لالعینی باتون سے بچا کرے
اَخْبَرَنَا مالك اخبرنا سلمة بن صفوان الزرقی عن یزید بن طلحة الرکانی اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ یزید بن
طلحہ رکانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین کا ایک خلق ہے
(طور یا طریقہ یا خصلت جسپر وہ دین والے رغبت کرتے ہین) اور اسلام کا خلق حیا ہے **اَخْبَرَنَا**
مالك اخبرنا ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ
فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص
کو دیکھا کہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا حیا کے باب مین **ف** یعنی یہ کہہ رہا تھا کہ تم اسقدر حیا
کیون کرتے ہو اور اسکو ملامت کر رہا تھا **ت** آپ نے فرمایا جانے دو حیا ایمان مین سے ہے
ف یعنے ایمان کے پودے کی یہ بھی ایک شاخ ہے **بَابُ** حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْاَةِ
مرد کا بی بی پر جو حق ہے اوسکا بیان **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا یحیی بن سعید اخبرنی
بشیر بن یسار ان حصین بن محصن اخبره ان عمة له اتت رسول الله صلى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهَا زَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اَذَاتُ زَوْجٍ اَنْتِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَزَعَمَتْ
اَنَّهٗ قَالَ لَهَا كَيْفَ اَنْتِ لَهٗ فَقَالَتْ مَا اٰلُوْهُ اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ قَالَ اُنْظُرِيْ
اَيْنَ اَنْتِ فَاِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ اَوْ نَارُكِ حصین بن محصن سے روایت ہے کہ اون کی

پھوپھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور اس نے زعم کیا کہ آپ پوچھتے ہین کیا تیرا خصم ہے
تو اس نے کہا ہان پہر سمجہا کہ آپ پوچھتے ہین تو اوس سے کیا سلوک کرتی تو کہا جو کچھ مجھ سے
ہوسکتا ہے قصور نہین کرتی مگر جو نہو سکے اوسمین اختیار نہین لیئے فرمایا دیکھہ کس طرف تیرا
خیال ہے یا تو وہ تیرے لیے جنت ہے (یعنے تو نے اوسکی اطاعت مین قصور نہ کیا تو جنت مین
داخل ہوگی یا جہنم مین (یعنے نافرمانی کی تو جہنم مین داخل ہوگی) **باب** حق الضیافۃ
(مہمان نوازی کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا سعید المقبری عن ابی شریح الکعبی اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ
ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً وَالضِّیَافَۃُ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ
صَدَقَۃٌ وَّلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ ابی شریح کعبی سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ جل جلالہ اور پچھلے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے
چاہیئے کہ مہمان کی عزت کو تحفہ تحائف سے ایک دن رات تک کیجیے اور مہمانی تین دن تک ہوتی ہے
اسکے پیچھے صدقہ ہو اور یہ جائز نہین کہ اسقدر کسی کے ہان مہمان رہے کہ اوس کو تکلیف ہو

باب تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ چھینک کا جواب دینے کا بیان **اخبرنا** مالک
اخبرنا عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم عن ابیہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
قَالَ اِنْ عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَشَمِّتْہُ ثُمَّ اِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْہُ ثُمَّ اِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْہُ ثُمَّ اِنْ
عَطَسَ فَقُلْ لَہٗ اِنَّکَ مَضْنُوْکٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ لَا اَدْرِیْ بَعْدَ الثَّالِثَۃِ
اَوِ الرَّابِعَۃِ **قال** محمد اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَشَمِّتْہُ ثُمَّ اِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْہُ فَاِنْ
لَمْ تُشَمِّتْہُ حَتّٰی یَعْطِسَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَجْزَاکَ اِنْ تُشَمِّتْہُ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً محمد بن
عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص چھینکے تو اوسکو جواب دے
(یعنے جب وہ الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہے) پہر اگر چھینکے تو جواب دے پہر اگر چھینکے تو جواب دے
پہر اگر چھینکے تو کہو تجھکو زکام ہو گیا ہے عبد اللہ بن ابی بکر نے معلوم نہین کہ تیسری بار کہا یا
چوتھی بار کہا محمد نے جب کوئی شخص چھینکے تو دوسرا اوس کا جواب دے پہر اگر چھینکے تو جواب دے
اور اگر دو تین مرتبہ وہ چھینکے اور یہ جواب نہ دے تو بھی جائز ہے جب ایک دفعہ جواب دے چکا ہو

باب الفرار من الطاعون طاعون سے بھاگنے کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا
محمد بن المنکدر ان عامر بن سعد بن ابی وقاص اخبرہ ان اسامۃ بن زید اخبرہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا الطاعون رجز ارسل علی من
کان قبلکم اوای ارسل علی بنی اسرائیل شک ابن المنکدر فی ایھما قال فاذا
سمعتم بہ بارض فلا تدخلوا علیہ واذا وقع فی ارض فلا تخرجوا فرارا
منہ **قال** محمد ھذا حدیث معروف قد روی عن غیر واحد فلا باس
اذا وقع بارض ان لا یدخلھا اجتنابا لہ۔ اسامہ بن زید سے روایت ہو کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے طاعون ایک عذاب ہے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے
ایک گروہ پر یا یہہ کہا کہ اون پر جو تمسے پہلے تھے جب سنو تم کہ کسی زمین مین طاعون ہے
وہان نہ جاؤ اور جب کسی زمین مین پڑے اور تم وہان موجود ہو تو بھاگو بھی نہین کہا محمد نے
یہ حدیث معروف ہے بہت لوگون نے اسکو روایت کیا ہے تو اسمین کچھ قباحت نہین کہ جس
زمین مین طاعون ہوا وسمین نہ جاوے طاعون سے بچنے کی غرض سے **باب**
الغیبۃ والبھتان غیبت اور بہتان کا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا الولید بن عبد اللہ
بن صیاد ان المطلب بن عبد اللہ بن حنطب المخزومی اخبرہ ان رجلا سال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما الغیبۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
تذکر من المرء ما یکرہ ان یسمع قال یا رسول اللہ وان کان حقا قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قلت باطلا فذلک البھتان **قال** محمد وبھذا
ناخذ لا ینبغی ان یذکر لاخیہ المسلم الزلۃ تکون منہ مما یکرہ فاما صاحب
الھوی المتعالن بھواہ المعترف والفاسق المتعالن بفسقہ فلا باس ان
تذکر ھذین بفعلھما فاذا ذکرت من المسلم ما لیس فیہ فھو البھتان و
ھو الکذب مطلب بن عبد اللہ بن حنطب مخزومی سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا غیبت کسکو کہتے ہین آپنے فرمایا کسیکا حال ایسا بیان کرے جو وہ
سنے تو اوسکو برا معلوم ہو وہ بولا یا رسول اللہ اگرچہ سچ ہے آپنے فرمایا اگر جھوٹھ ہو تو وہ بہتان ہے

کہا محمدؒ نے اسی پر ہے عمل ہمارا یہ مناسب نہین کہ مسلمان کی ایسی لغزش بیان کرے جس کو وہ سنکر برا مانے اور اگر بدعتی جسکی بدعت مشہور معروف ہے یا فاسق جسکا فسق مشہور معروف ہو ذکر کرے تو ان دونون مین کچھ قباحت نہین اور جو بات مسلمان مین نہو اوسکا ذکر کرے تو یہ بہتان اور جھوٹھ ہے **باب** النوادر ان حدیثون مین عجیبہ واردات کا ذکر ہے اونکا بیان **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الزبیر المکی عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اغلقوا الباب واوکوا السقاء واکفؤا الاناء او خمروا الاناء واطفؤا المصباح فان الشیطان لا یفتح غلقا ولا یحل وکاء ولا یکشف اناء وان الفویسقۃ تضرم علی الناس بیوتہم جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا دروازے بند کیا کرو اور مشکیون کا موہنہ باندہ دیا کرو اور برتنون کو ڈھانپ رکھا کرو یا یہ فرمایا کہ برتنون کے موہنہ پر کپڑا باندہ دیا کرو اور چراغون کو گل کر دیا کرو شیطان بند کئے ہوے دروازے کو نہین کہولتا اور نہ بند کی ہوئی مشکی اور برتن کو کھولتا ہے اور چوہے لوگون کے گہر جلا دیتے ہین **ف** یعنی بتی جلتی ہوئی اوٹھا کر لیجاتے ہین اور گہرون کو آگ لگ جاتی ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ المسلم یاکل فی معاء والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت مین کہاتا ہے اور کافر سات آنتون مین کہاتا ہے **ف** ہر شخص کے پیٹ مین سات آنتین ہین مطلب یہ ہے کہ مسلمان پیٹ کا ساتوان حصہ کہاتا ہے اور کافر خوب پیٹ بہر لیتا ہے اس حدیث سے یہ غرض نہین کہ مسلمان ساتوین حصے سے زیادہ نہ کہاوے بلکہ یہ غرض ہے کہ مسلمان ساتوین حصے پر بہی قناعت کر سکتا ہے بخلاف کافر کے کہ اوسکو بغیر ناکون ناک پیٹ بہرے چین نہین آتا **اخبرنا** مالک اخبرنا صفوان بن سلیم یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان الساعی علی الارملۃ والمسکین کالذی یجاہد فی سبیل اللہ او کالذی یصوم النہار ویقوم اللیل صفوان بن سلیم سے مرفوع روایت کرتے ہین کہ بیوہ عورتون اور مسکینون کی خبرگیری کرنیوالے کو مجاہد فی سبیل اللہ

کا اجر ہوتا ہے اوس شخص کو جو دن مین روزہ رکھے اور رات کو نماز پڑھتا رہے **اخبرنا** مالک اخبرنا ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث مولی ابن مطیع عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک ابی ہریرہؓ نے بھی ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جیسا کہ اوپر گذرا **اخبرنا** مالک اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن صعصعۃ انہ سمع سعید بن یسار ابا الحباب یقول سمعت ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ جل جلالہ بہتری کرنا چاہتا ہے اوس پر مصیبتین ڈالتا ہے **اخبرنا** مالک اخبرنا ابن شہاب عن سالم وحمزۃ ابنی عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشوم فی المرأۃ و الدار والفرس **قال** محمد انما بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان کان الشوم فی شیء ففی الدار والمرأۃ والفرس عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے ایک گھر دوسری عورت تیسرے گھوڑا کہا محمد نے ہمکو پہنچا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز مین ہوتی تو گھر اور عورت اور گھوڑے مین ہوتی **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد اللہ بن دینار قال کنت مع عبد اللہ بن عمر بالسوق عند دار خالد بن عقبۃ فجاء رجل یرید ان یناجیہ ولیس معہ احد غیری وغیر الرجل الذی یرید ان یناجیہ فدعا عبد اللہ بن عمر رجلا آخر حتی کنا اربعۃ قال فقال لی وللرجل الذی دعا استرخیا شیئا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یتناجی اثنان دون واحد عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہا مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھ بازار مین خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور عبد اللہ کے کان مین کچھ کہنا چاہا اور عبد اللہ کے ساتھ سوا میرے اور اوس شخص کے جو کان مین کہنے آیا تھا اور کوئی نہ تھا عبد اللہ بن عمر نے ایک اور شخص کو بلایا اب ہم چار آدمی ہوگئے پھر عبد اللہ بن عمر نے مجھکو اور چوتھے شخص کو کہا ذرا ہٹ جاؤ کیونکہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

سنا آپ فرماتے تھے دو آدمی ایک اکیلا چھوڑ کر کان پہوسی نہ کرین (اوس سے تیسرے آدمی کو رنج ہوتا ہے) **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وانھا مثل المسلم فحدثونی ما ھی قال عبد اللہ بن عمر فوقع الناس فی شجر البوادی ووقع فی نفسی انھا النخلۃ فاستحییت قالوا اخبرنا یا رسول اللہ ما ھی قال النخلۃ قال عبد اللہ فحدثت عمر بن الخطاب بالذی وقع فی نفسی من ذلک فقال عمر واللہ ان تکون قلتھا احب من ان یکون لی کذا وکذا ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختون مین سے ایک درخت ہے جسکا پتا نہین گرتا مومن کی وہی مثال ہے **ف** جسطرح اوس درخت کا طوفان اور بارش مین پتا نہین گرتا اسیطرح مومن کو اگر تکلیف پہونچے تو بھی اوسکے ایمان مین کوئی خلل نہین ہوتا اور نہ اوس کے ایمان مین کچھ نقصان ہوتا ہے بلکہ اوسکا ایمان قوی ہوتا جاتا ہے **ت** مجھکو بتا دو وہ کونسا درخت ہے **ف** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ استاد شاگردون کو اونکی طبع آزمانے کے لئے عجیب مسائل کرکے سوال کیا کرے اگر وہ خود بخود سمجھ لین تو بہتر ورنہ اونکو خود بتلا دیا کرے تو کچھ مضائقہ نہین **ت** تو سب صحابہ جنگلی درختون مین اپنے اپنے فکر دوڑانے لگے اور میرے دل مین خیال آیا کہ ایسا درخت کھجور ہے مگر مجھے حیا آئی (بڑے بڑے صحابیون نے جب نہ بتلایا تو مین بھی سکوت کر رہا کہ مین لڑکا ہون اونپر سبقت نہ کرون) لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ فرما دیجئے وہ کون درخت ہے آپنے فرمایا وہ کھجور ہے پھر حضرت عمر سے مین نے یہ ذکر کیا کہ مجھے معلوم ہو گیا تھا مگر حیا کے مارے نہ کہا تو حضرت عمر نے فرمایا خدا کی قسم اگر تو بتلا دیتا تو مجھے بہت پسند تھا اس بات سے کہ مجھے اتنا اتنا خزانہ ملے **اخبرنا** مالک اخبرنا عبد اللہ بن دینار قال قال ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ غفار کو خدا مغفرت کرے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ اللہ اور اسکے رسول

کے مجرم ہین **اخبرنا** مالک اخبرنا عبداللہ بن دینار عن ابن عمر قال کنا
حین نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما
استطعتم ابن عمر سے روایت ہے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات سننے اور اطاعت
کرنیکی بیعت کرنے لگے تو آپ ہمکو فرماتے جو کچھ تم کرسکو یعنے آپنے میرے شفقت اور نرمی کی جو کچھ
تم سے ہو سکے اوسکا اقرار کرو جو نہو سکے اوسکا نہ کرو **اخبرنا** مالک اخبرنا
عبداللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحاب
الحجر لا تدخلوا علی ھؤلاء القوم المعذبین الا ان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین
فلا تدخلوا علیہم یصیبکم مثل ما اصابہم ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب حجر کے حق مین (یعنے قوم ثمود کے جو مدینہ اور شام کے درمیان
ہلاک ہوئے تھے) فرمایا تم اس معذب قوم پر نہ داخل ہوئے کرو مگر روتے ہوئے (یعنے جب
اسمکان پر اوتو خدا کے عذاب سے ڈر کر رویا کرو) اور اگر نہ رو و تو اون کے مکان مین نہ داخل
ہوئے کرو ایسا نہو کہ تمکو بھی وہی عذاب نازل کیا جاوے جو اونپر نازل کیا گیا تھا ۔ **اخبرنا**
مالک اخبرنا عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر عن ابی محیریز قال ادرکت ناسا من
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون من اشراط الساعۃ المعلومۃ
المعروفۃ ان تری الرجل یدخل البیت لا یشک من راٰہ ان یدخل لسوء
غیر ان الجدر تواریہ ابی محیریز سے روایت ہے کہا مین نے بہت سے اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا یہ کہتے تھے کہ قیامت کی معروف ومشہور علامتون مین سے یہ ہے کہ
جب تو کسی آدمی کو کسی کے گھر مین داخل ہوتا دیکھے تو دیکھنے والے کو شک نہ رہے کہ برائی
کی غرض سے داخل ہوا ہے سوا اسکے کہ دیوارون کا پردہ ہو یعنے ایسی بے اعتباری ہو جائے
اخبرنا مالک اخبرنا عمی ابوسہیل قال سمعت ابی یقول ما اعرف شیئا
مما کان الناس علیہ الا النداء بالصلوۃ ابو سہیل سے روایت ہے کہا سنا مین نے
اپنے باپ مالک بن عامر اصبحی سے کہتے تھے کہ کوئی چیز مین نہین جانتا کہ برابر رہی ہو
جیسے کہ لوگ حضرت کے زمانہ مین کرتے تھے بغیر اذان کے (یعنے باقی سب کامون مین لوگون

نے کچھہ کچھہ اولٹ پلٹ کر دیا ہے **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرني مخبر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ اُنْسیٰ لِاَسُنَّ مالک سے روایت ہے کہا مجھے ایک مخبر نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بہول جاتا ہون نہ یہ کہ تم بہی بہول کا بہانہ جایز کرون **ف** یعنے حقیقت مین جو شخص بہول جاوے وہ معذور ہے ورنہ بہول کا بہانہ کرنا جائز نہین **اَخْبَرَنَا** مالك بن انس اخبرنا ابن شهاب الزهري عن عبادة بن تميم عن عمه عتبه انه رای رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی عتبہ سے روایت ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد نبوی مین ایک پاؤن پر دوسرا پاؤن رکھکر لیٹے ہوئے دیکھا **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا ابن شهاب ان عمر بن الخطاب وَعُثْمَانَ کَانَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ **قَالَ** محمد لا نری بهذا بَأْسًا وهو قول ابي حنيفة رحمه الله ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب اور عثمان بہی ایسا کرتے تہے (یعنے مسجد مین استراحت کے لئے لیٹ جاتے تہے) **ت** کہا محمد نے ہمارے نزدیک اسمین کچھہ قباحت نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد قال قیل لِعَائِشَۃَ لَوْ دُفِنْتِ مَعَھُمْ قَالَ قَالَتْ اِنِّیْ اِذًا لَاَنَا الْمُبْتَدِئَۃُ بِعَمَلِیْ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے کہا اگر تو بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکر کے ساتھہ دفن کیجاوے (یعنے دفن کرنیکی وصیت کرو تو چاہو) کہا یحیی نے حضرت عائشہؓ نے جواب دیا مین اس وقت پہلے ہونگی اپنے کام مین (یعنے یہ وصیت کسی نے آجتک نہین کی) **اَخْبَرَنَا** مالك قال قال سلمة لعمر بن عبد الله ما شان عثمان بن عفان لَمْ یُدْفَنْ مَعَھُمْ فَسَکَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ قَالَ اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَوْمَئِذٍ مُتَشَاغِلِیْنَ مالک سے روایت ہے کہ سلمہ نے عمر بن عبد اللہ سے کہا کیا باعث ہے کہ حضرت عثمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکر و عمرؓ کے ساتھ نہ دفن کیے گئے تو چپ رہے اور کچھہ جواب نہ دیا پہر دوبارہ کہا تو یہ جواب دیا کہ لوگ اس دن مشغول تہے (فتنہ مین) **اَخْبَرَنَا** مالك اخبرنا زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وُقِیَ شَرَّ اثْنَیْنِ وَلَجَ الْجَنَّۃَ وَاَعَادَ ذٰلِکَ

ثَلَاثُ مَرَّاتٍ مَنْ وُقِيَ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ
عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو چیزون کے شر سے
بچا وہ جنت مین داخل ہوگا تین بلد ایسا ہی فرمایا جو شخص دو چیزون کے شر سے بچا وہ جنت
مین داخل ہوگا ایک جو اسکی دونون جبڑون مین ہے (زبان) اور دوسری جو اسکے دونون
پاؤن کے درمیان مین ہے (شرمگاہ) **اَخْبَرَنَا** مالک قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عِيسَى بْنَ
مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ
فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَا تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ النَّاسِ
كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ وَانْظُرُوا فِيهَا كَأَنَّكُمْ عَبِيدٌ فَإِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلًى وَمُعَافًى فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ
وَاحْمَدُوا اللهَ عَلَى الْعَافِيَةِ مالک سے روایت ہے کہا ہمکو پہنچا کہ عیسی بن مریم فرماتے تھے بہت باتین
نہ کیا کرو خدا کی یاد کے سوا کیونکہ بہت باتون سے دل سیاہ ہوجاتا ہے اور سیاہ دل لوگ خدا کی
رحمت سے دور ہوتے ہین لیکن تم نہین جانتے اور لوگون کے گناہون مین مالک بنکر نہ دیکھا کرو
(یعنے خدا کی خشیت سے اس خیال پر کہ یہ لوگ ہم سے بہتر ہین مگر اب انکا کیا حال ہوگیا) اکثر لوگون
مین گنہگار بھی ہوتے ہین اور معاف بھی کئے جاتے ہین (یعنے توبہ کرنے سے یا تمہاری دعا کرنے
سے) پھر مبتلا لوگون پر رحم کہاؤ اور خدا کی حمد بجالاؤ کہ تمکو اوس نے بچا رکھا ہے۔ **اَخْبَرَنَا**
مالک حدثنی سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح السمان عن ابی هريرة أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ
فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر بھی ایک قسم کا عذاب ہے یعنے رنج اور تکلیف ہے
کہین سردی اوٹھانی پڑتی ہے کہین گرمی نیند کے وقت چلنا پڑتا ہے کہانے پینے کا اکثر ٹھیک
بندوبست نہین ہوسکتا **ف** روک دیتا ہے آدمی کو کہانے اور پینے اور سونے سے جب کوئی
اپنے کام کے لئے سفر کرے اور وہ کام پورا ہوجاوے تو جلدی اپنے گہر لوٹ آوے **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیفائدہ سفر مین رہنا برا ہے اور جلدی فارغ ہوکر واپس آنا مستحب ہے
اَخْبَرَنَا مالک اخبرنا یحیی بن سعید عن سالم بن عبد اللہ قال قال عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا اَقْوٰی عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ مِنِّیْ لَکَانَ اَنْ اُقَدَّمَ فَیُضْرَبَ عُنُقِیْ اَهْوَنَ عَلَیَّ فَمَنْ وَلِیَ هٰذَا الْاَمْرَ بَعْدِیْ فَلْیَعْلَمْ اَنْ سَیُرِدُّهُ عَنْهُ الْقَرِیْبُ وَالْبَعِیْدُ وَاَیْمُ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُ لَاُقَاتِلُ النَّاسَ عَنْ نَفْسِیْ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہا حضرت عمر خطاب کہتے ہے اگر میں جانتا کہ کوئی آدمی اس کام (یعنے خلافت) میں مجھ سے قوی ہے تو البتہ آگے کیا جاتا (یعنے خلافت دینے کے لئے لوگون مین پیش کیا جاتا) پھر میری گردن ماری جاتی تو مجھ پر آسان تھی (یعنے خلافت کے بوجھ سے قتل ہونا آسان تھا) پس جو شخص میرے بعد اسکام کا متولی ہوگا جان لے کہ اوسکو ہر قریب اور بعید کا طعن اپنے آپسے ٹالنا پڑیگا (یعنے دور و نزدیک اور خویش غیر خویش سب لوگ اوسپر گوناگون کے اعتراض کرینگے اور اسکو جواب دینا پڑیگا) قسم اللہ کی اگر میں ہوتا تو اپنی طرف سے لڑائی کرتا (یعنے اپنے ذمہ کوئی الزام نہ لیتا

اَخْبَرَنَا مالك اخبرنی مخبر عن ابی الدرداء قَالَ کَانَ النَّاسُ وَرَقًا لَا شَوْكَ فِیْهِ وَهُوَ الْیَوْمَ شَوْكٌ لَا وَرَقَ فِیْهِ اِنْ تَرَکْتَهُمْ لَمْ یَتْرُکُوْكَ وَاِنْ نَقَدْتَهُمْ نَقَدُوْكَ ابی درداء سے روایت ہو کہا پہلے لوگ محض پتے ہی پتے تھے اونمین شاخ نہ تھی (یعنے محض خلق اور خدا پرستی اور نرمی اون لوگون مین تھی بدخلقی اور بدفعلی کچھہ نہ تھی) اور اب شاخ ہی شاخ ہے پتا ندارد (یعنے خالی التعصب اور بدخلقی ہی ہے نرمی اور نیکی کی بو تک بھی نہین) اگر تو اون کو چھوڑ دے (یعنے نصیحت نہ کرے) تو وہ تجھے نہین چھوڑینگے اور اگر تو اون کو صاف اور کھرا کرنا چاہے تو وہ تجھے کھرا کرینگے (یعنے کسی بری بات سے نصیحت کرے تو ہزار طرحکے تجھ پر الزام ثابت کرینگے اور اپنی بات سے باز نہ آئینگے)

اَخْبَرَنَا مالك اخبرنا یحیی بن سعید انه سمع سعید بن المسیب یَقُوْلُ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ النَّاسِ ضَیَّفَ الضَّیْفَ وَاَوَّلَ مَنْ خَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَی الشَّیْبَ فَقَالَ یَا رَبِّ مَا هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَارٌ یَا اِبْرَاهِیْمُ قَالَ یَا رَبِّ زِدْنِیْ وَقَارًا سعید بن مسیب سے روایت ہو کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے موچھین کترائین اور سب سے پہلے سفید بال کو دیکھکر کہا اے پروردگار یہ کیا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا یہ عزت اور وقار ہے تو حضرت ابراہیم نے عرض کیا زیادہ عزت دے مجھ کو

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ اِنْسَانٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِنْ ثَنِيَّةِ هَرْشَا مَاشِيًا عَلَيْهِ ثَوْبٌ اَسْوَدُ حضرت انس سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا میں دیکھ رہا ہوں موسی علیہ السلام کو پہاڑی ہرشا (مدینہ اور مکہ کے درمیان ہے) سے اترتے آتے ہیں اور اسپر سیاہ کپڑا اوڑھے ہوا ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنْ تَقْطَعَ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا کہ بحرین کی زمین انکو بانٹ دیں تو اونہوں نے انکار کیا اور کہا خدا کی قسم ہم نہ لینگے جب تک ہمارے بہائی قریشیوں کو لیعنے مہاجرین کو اسیقدر نہ ملے دو دفعہ یا تین دفعہ ایسا کہا پہر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم دیکہو گے پیچھے میرے کہ یہ لوگ تمپر دنیا کے اسباب میں زیادتی لے جائینگے پہر صبر کریو جب تک مجھ سے ملو (یعنے قیامت کے دن) **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ حضرت عمر سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے عملوں کی جزا نیت پر ہوتی ہے آدمی کو ایسا ہی اجر ملتا ہے جیسی اوسکی نیت ہوتی ہے پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کیطرف ہو اوسکو اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کرنیکا اجر دیا جاتا ہے اور جسنے دنیا حاصل کرنے یا عورت نکاح کرنیکی غرض سے ہجرت کی ہو تو اوسکی اوسی چیز کیطرف ہجرت ہوگی جسکی طرف نیت کی ہے (یعنے خدا کی طرف سے اوسکو کچھ اجر نہیں ہوگا) **بَابُ** الْفَارَةِ تَقَعُ فِى السَّمْنِ چوہا گھی میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیئے۔

اخبرنا مالك اخبرنا يحيى بن سعيد انه سمع سعيد بن المسيب يحدث عن انسان انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كأني انظر الى موسى عليه السلام يهبط من ثنية هرشا ماشيا عليه ثوب اسود حضرت انس سے روایت ہی کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے گویا مین دیکھه رہا ہون موسی علیه السلام کو پہاڑی ہرشا (مدینه اور مکے درمیان ہے) سے اترتے آتے ہین اور اوپر سیاه کپڑا اوڑہے ہوا ہے **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد انه سمع انس بن مالك يقول دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم الانصار ليقطع لهم بالبحرين فقالوا لا والله الا ان تقطع لاخواننا من قريش مثلها مرتين او ثلاثا فقال انكم سترون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني انس بن مالک سے روایت ہے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے انصار کو بلایا که بحرین کی زمین انکو بانٹ دین تو اونہون نے انکار کیا اور کہا خدا کی قسم ہم نه لینگے جب تک ہمارے بہائی قریشیون کو یعنے مہاجرین کو اسیقدر نه ملے دو دفعه یا تین دفعه ایسا کہا پہر فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے تم دیکہوگے پیچہے میرے که یه لوگ تم پر دنیا کے اسباب مین زیادتی لے جائینگے پہر صبر کریو جب تک مجہسے ملو (یعنے قیامت کے دن) **اخبرنا** مالك اخبرنا يحيى بن سعيد اخبرني محمد بن ابراهيم التيمي قال سمعت علقمة بن ابي وقاص يقول سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما الاعمال بالنيات وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه حضرت عمر سے روایت ہی کہا سنا مین نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے فرماتے تہے عملون کی جزا نیت پر ہوتی ہے آدمی کو ایسا ہی اجر ملتا ہے جیسی اوسکی نیت ہوتی ہے پس جس شخص کی ہجرت الله اور اسکے رسول کیطرف ہو اوسکو الله اور رسول کیطرف ہجرت کرنیکا اجر دیا جاتا ہے اور جسنے دنیا حاصل کرنے یا عورت نکاح کرنیکی غرض سے ہجرت کی ہو تو اوسکی اوسی چیز کیطرف ہجرت ہوگی جسکی طرف نیت کی ہے (یعنے خدا کی طرف سے اوسکو کچہه اجر نہین ہوگا)

باب الفارة تقع في السمن

چوہا گھی مین گر پڑے تو کیا کرنا چاہئے –

اخبرنا مالک اخبرنا ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن عبد اللہ
بن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن فارۃ وقعت فی سمن فماتت قال
خذوھا وما حولھا من السمن فاطرحوہ **قال** محمد وبھذا ناخذ اذا کان السمن
جامدا اخذت الفارۃ وما حولھا من السمن فرمی بہ واکل ما سوی ذلک من السمن
وان کان ذائبا لا یوکل منہ شیء واستصبح بہ وھو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من
فقھائنا ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا چوہا گھی مین گر
پڑے اور مرجاوے تو کیا کرنا چاہیئے آپنے فرمایا اسکو نکال ڈالو اور اسکے آس پاس کا گھی بھی
پھینک دو اور باقی کہالو اور اگر پتلا ہو تو اوسمین سے کچھ بھی نہ کہاوے اور اس گھی سے چراغ
جلاوے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا **ف** جمہور علما کا یہی مذہب ہے
اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک سب گھی نجس نہ ہوگا **باب** دباغ المیتۃ
مردار کے چمڑے کے رنگ کرنیکا بیان **اخبرنا** مالک حدثنا زید بن اسلم عن ابی وعلۃ
المصری عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دبغ الاھاب
فقد طھر عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کہال رنگ لیجاوے تو پاک ہوجاتی ہے **ف** اہاب اوس جانور کی کہال کو کہتے ہین جسکا
کہانا حلال ہے اور باقی کو جلد کہتے ہین **اخبرنا** مالک اخبرنا زید بن عبد اللہ بن
قسیط عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن امہ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا
دبغت حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا کہ جب
مرے ہوئے جانور کی کہال رنگ لیجاوے تو اوس سے نفع اوٹھا لیا کرو **اخبرنا**
مالک اخبرنا ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بشاۃ کان اعطاھا مولی لمیمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا انتفعتم بجلدھا قالوا یا رسول
اللہ انھا میتۃ قال انما حرم اکلھا **قال** محمد وبھذا ناخذ اذا دبغ

[illegible] اسکو نکال کر اس کے آس پاس کا گھی پھینک دے

إِهَابُ الْمَيْتَةِ فَقَدْ طَهُرَ وَهُوَ ذَكَاتُهُ وَلَا بَأْسَ بِالْانْتِفَاعِ بِهِ وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری سے گذرے جو میمونہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کسی غلام کو صدقہ لیکن دیگئی تہی (مسلم ابوداؤد ونسائی کی روایت مین ہے کہ حضور کی لونڈی
کو صدقہ مین سے دی گئی تہی) آپنے فرمایا اس کی کہال سے فائدہ کیون نہ لیا لوگون نے
کہا یہ مردار ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا مردار کا کہانا حرام ہے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا
جب مردار کی کہال رنگ کیجاوے پاک ہو جاتی ہے اسکی یہی پاکی ہے اور اسی سے نفع
اوٹہانے اور اسکی بیع کرنے مین کچھ قباحت نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ
کا **بَابُ** كَسْبِ الْحَجَّامِ پچہنی لگانے کی اجرت لینے کا بیان **أَخْبَرَنَا**
مَالِكٌ حَدَّثَنَا حميد الطويل عن انس بن مالك قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ ان يعطى الحجام اجرا على حجامته وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
انس بن مالک سے روایت ہی کہ پچہنی لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طیبہ نے تو آپنے
اسکو ایک صاع کہجور دینے کا حکم کیا اور اسکے مالکون کو حکم دیا کہ اس کے خراج مین تخفیف کرین
کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا پچہنی لگانیوالے کو پچہنی لگانے کی اجرت دے تو اس مین
کچھ قباحت نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **أَخْبَرَنَا** مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ الْمَمْلُوكُ وَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ لَا يَصْلُحُ لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُنْفِقَ مِنْ مَالِهِ
شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَكْتَسِيَ أَوْ يُنْفِقَ بِالْمَعْرُوفِ **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَنَّهُ يُرَخِّصُ لَهُ فِي الطَّعَامِ الَّذِي يُؤْكَلُ أَنْ يُطْعِمَ
مِنْهُ وَفِي عَارِيَةِ الدَّابَّةِ وَنَحْوِهَا فَأَمَّا هِبَةُ دِرْهَمٍ أَوْ دِينَارٍ أَوْ كِسْوَةُ ثَوْبٍ فَلَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى ابن عمر سے روایت ہی کہتے تہے کہ غلام اور مال اوسکا
سب اوسکے مالک کا ملک ہے غلام کو بغیر اجازت کے کچھ بہی خرچ کرنا جائز نہین مگر یہ کہ کہاوے
اور پہنے یا اچہے دستور سے خرچ کرے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے

ابو حنیفہ کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک غلام اپنے کہانے کسیکو دیدے یا آگ کو جلانے یا
کوئی اور ایسی چیز عاریتاً کسیکو دیدے تو خیانت ہے مگر درہم دینار یا کپڑا وغیرہ کا ہبہ کرنا جائز
نہین اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **اخبرنا** مالک عن زید بن اسلم عن ابیہ قال کانت
لعمر ابن الخطاب تسع صحاف یبعث بھا الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کانت الطرفۃ او الفاکھۃ او القسم وکانت یبعث باخرھن صحفۃ الی
حفصۃ فان کان قلۃ او نقصان کان بھا اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے نو پیالے
تھے جنمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو تحائف اور میوے اور گوشت وغیرہ
کا حصہ بھیجتے تہے اور اخیر پیالہ ام المؤمنین حفصہ کو بھیجتے تہے کیونکہ جو کچہہ کمی خسارہ ہوا انکے
حصے مین ہو دینے وہ آپکی بیٹی ہے اسواسطے کمی نقصان پر خفا نہو گی) **اخبرنا**
مالک اخبرنا یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول وقعت الفتنۃ
یعنی فتنۃ عثمان فلم یبق من اھل بدر احد ثم وقعت فتنۃ الحرۃ فلم یبق
من اصحاب الحدیبیۃ احد فان وقعت الثالثۃ لم یبق بالناس طباخ
سعید بن مسیب سے روایت ہے کہتے تہے پہلے ایک فتنہ واقع ہوا یعنے حضرت عثمان کی
شہادت کے وقت تو بدریون مین سے ایک صحابی بہی باقی نہ رہا پہر حرہ کا فتنہ واقع ہوا
(یزید کے وقت ۶۳ھ مین) تو حدیبیہ کے حاضر ہونے والون مین سے ایک صحابی بہی
باقی نہ رہا پہر اگر تیسرا بہی ہوتا ہے تو لوگون مین کچہہ بہلائی کی بو بہی باقی نہ رہتی **اخبرنا**
مالک اخبرنا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامیر الذی علی الناس راع
علیھم وھو مسئول عنھم والرجل راع علی اھلہ وھو مسئول عنھم والمرأۃ
الرجل راعیۃ علی مال زوجھا وولدھا وھی مسئولۃ عنھم وعبد الرجل
راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ فکلکم راع وکلکم مسئول عن
رعیتہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ ایک دوسرے
کے ایالی ہو اور ہر ایک اپنی اپنی رعیت سے سوال کئے جاؤگے جو امیر لوگون کا ہے وہ ان کا

ایالی ہے وہ اون سکے حقوق سے پوچھا جاوے گا اور عورت اپنے خصم اور بیٹے کے مال کی ایالی ہے وہ اوسکی محافظت مین پوچھی جاویگی اور غلام اپنے مالک کے مال کا ایالی ہے وہ اوس کی محافظت مین پوچھا جاویگا پہر سب تم ایک دوسرے کے ایالی ہو اور اپنی اپنی رعیت سے پوچھے جاوُگے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا عبد الله بن دینار عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَادِرَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ فَيُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ابن عمر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھگ باز آدمی قیامت کے دن کہڑا کیا جاویگا اور اسکے لیے ایک نشانہ ہوگا جس کو دیکھکر لوگ کہین گے یہ فلانے کی ٹھگ بازی ہے **ف** صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ وہ نشانہ اوس کے چوتڑون سے باندہا ہوا ہوگا **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہوڑون کے ماتھے مین برکت ہے قیامت تک یعنے مسلمان گہوڑون پر سوار ہوکر جہاد کرین تو ہمیشہ فتحمندی سے لوٹا کرینگے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بن دینار عن ابن عمر اَنَّهُ رَاٰهُ يَبُوْلُ قَائِمًا **قَالَ** محمد لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَالْبَوْلُ جَالِسًا اَفْضَلُ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ اونہون نے عبد اللہ بن عمر کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا کہا محمد نے اسمین کچھ قباحت نہین اور بیٹھکر پیشاب کرنا افضل ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑو مجھکو جس چیز سے چھوڑدون مین تمکو یعنے جس امر مین خود حکم نہ کردن اوس مین تم تفتیش نہ کیا کرو) جو لوگ تم سے پہلے تہے اسی بات مین ہلاک ہوئے ہین کہ اپنے نبیون سے سوال اور اختلاف کرتے تہے (یعنے سب کچھ پوچھ پوچھ کر اپنے اوپر فرض کرا لیا پہر ادا نہ کرسکے اور ہلاک ہوگئے۔ اور جس بات سے مین تم کو منع کردون اوس سے باز آجاؤ **اَخْبَرَنَا**

مَالِكٌ حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اِبْنَ اَبِي قُحَافَةَ نَزَعَ ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خواب دیکھایا گیا ہون کہ ابن ابی قحافہ (یعنی ابی بکر صدیق) نے ایک یا دو ڈول نکالے اور اونکے نکالنے مین ضعف تہا خدا اسکے لئے مغفرت کری پہر عمر کہڑے ہوئے اور ڈول نکالا اسطرحپر کہ مین نے لوگون سے ایسا زور سے لوکا نکالتا کسیکو نہین دیکہا یہانتک کہ لوگون کے پانی پلانے کی تہان پر کردی **ف** آپکو خواب مین حضرت ابوبکر صدیق اور عمر کی خلافت کا حال دیکھایا گیا تہا اور اپنے جیسا دیکہا ویسا ہی وقوعمین آیا کیونکہ حضرت صدیق اکبر کے زمانے مین اسلام کو ایسی قوت حاصل ہوئی کہ دور دور تک ملک فتح کر لئے واللہ اعلم

بَابُ التَّفْسِيْرِ تفسیر کا بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا داؤد بن الحصين عَنْ اَبِي يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ زید بن ثابت سے روایت ہے کہتے تہے صلوۃ وسطی ظہر کی نماز ہے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زيد بن اسلم عن عمرو بن رافع اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ مُصْحَفًا لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَقَالَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَالصَّلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ عمرو بن رافع سے روایت ہے کہا ام المومنین حفصہ کیلئے مین ایک قرآن لکہتا تہا تو حکم دیا کہ جب اس آیت کو پہنچے تو مجھے اطلاع کرنا پہر جب مین اس آیت تک پہنچا تو اونکو اطلاع دی اونہون نے فرمایا لکہو حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ۝ یعنے محافظت کرو اوپر نمازون کے اور نماز بیچ والی اور عصر کی نماز پر اور کہڑے ہو واسطے اللہ کے چپکے

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زيد بن اسلم عن القعقاع بن حكيم عن ابی يونس مولٰى عَائِشَةَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا وَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابی یونس سے روایت ہی جو مولی ہین حضرت عائشہ کے کہا امر کیا مجھکو حضرت عائشہ نے کہ اون کے لیے ایک قرآن لکھو فرمایا جب اس آیت تک پہنچے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى تو مجھے اطلاع کرنا پھر جب مین اس آیت تک پہنچا تو انکو اطلاع کی اونھون نے مجھسے لکھوایا حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وعلاوہ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (ترجمہ اسکا اوپر گذر چکا ہے) اور فرمایا اسطرح نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عِمَارَةُ بن صيّاد اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ فِي الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ قَوْلُ الْعَبْدِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ سعد بن مسیب سے روایت ہی کہتے تھے باقیات الصالحات مین سے ہے آدمی کا یہ کہنا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابن شهاب وَسُئِلَ عَنِ الْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ هُنَّ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ وَيَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الزِّنَا ابن شہاب سے روایت ہے کسی نے اون سے پوچھا والمحصنات من النساء یعنی محصنات سے کیا مراد ہی بولے سعید بن مسیب سے مینے سنا ہے کہتے وہ عورتین ہین جنکے خصم ہون اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ نے زنا کو حرام کہا ہے۔ **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا محمد بن ابی بكر بن عمرو بن حزم ان اباه اخبره عن عمرة بنت عبد الرحمن عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَغِبَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہتی تہین ایسا کوئی مین نے نہین دیکھا جیسا کہ اس امت نے اس آیت سے روگردانی کی ہے (یعنے اسپر عمل کرنا ترک کر دیا ہے) ت اور گروہ جماعت مسلمانون مین لڑین آپس مین تو صلح کرادو درمیان اون کے پس اگر سرکشی کرے ایک اونمین سے اوپر دوسرے کے تو لڑو اون سے جو سرکشی کرتے ہین یہانتک کہ پہر آوین طرف حکم خدا کے پس اگر پہر اوین تو صلح کرادو درمیان اونکے ساتھ عدل کے اور انصاف کیا کرو (تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے انصاف کرنیوالون کو) **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يحيى بن سعيد عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّهَا قَدْ

نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِالَّتِيْ بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لَا بَأْسَ بِتَزَوُّجِ الْمَرْأَةِ

وَاِنْ كَانَتْ قَدْ فَجَرَتْ وَاَنْ يَتَزَوَّجَهَا مَنْ لَّمْ يَفْجُرْ بِهَا سعید بن مسیب سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین کہتے ہین

زنا کرنیوالا نہین نکاح کرتا مگر زنا کرنیوالے کو یا بت پرست کو اور زنا کرنیوالے سے نہین نکاح کرتا اوسکو مگر

زنا کرنیوالا یا بت پرست کہا یحیی نے سنا مین نے سعید کو کہتے اسکو اوس آیت نے منسوخ کیا ہے جو اسکے

پیچھے ہے پہر پڑہا **ت** نکاح کرو رانڈو اپنی مین سے اور صالحون کو غلامون اپنے مین سے اور

لونڈیون اپنی مین سے کہا محمد نے اسی پر ہے عمل ہمارا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہاء حنفیہ

کا کہ اس عورت کے نکاح کرنے مین کچھ قباحت نہین گو کہ وہ عورت فاجرہ ہو اور اسکے نکاح کرنیوالا فاجر نہو

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ

قَالَ اَنْ يَّقُوْلَ لِلْمَرْاَةِ وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا اِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيْمَةٌ وَاِنِّيْ فِيْكِ الرَّاغِبُ

وَاِنَّ اللّٰهَ سَائِقٌ اِلَيْكِ رِزْقًا وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْقَوْلِ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ آیت

کی تفسیر مین کہتے تھے **ت** اور نہین گناہ اوپر تمہارے بیچ اوس چیز کے کہ پردہ کیا تم نے

ساتھ اوس کے منگنی عورتون سے یا چھپا رکھا تم نے بیچ دلون اپنے کے اس سے یہ مراد

ہے کہ جو عورت فوت کی عدت مین ہو اوس سے کہے تو مجھپر بڑی نعمت ہے اور مین تجھمہ

مین راغب ہون اور الله جل جلالہ تجھکو رزق دیگا (یعنی میرے نکاح کرنے مین تجھکو رزق

فراخ ہوگا) اور اسی قسم کی باتین جنمین صراحت نہو **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا ابن عمر سے روایت ہے کہتے تھے دلوک

الشمس ڈھلنا آفتاب کا ہے **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا وَغَسَقُ اللَّيْلِ اجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَ

ظُلْمَتُهٗ **قَالَ** مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

دُلُوْكُهَا غُرُوْبُهَا وَكُلٌّ حَسَنٌ ابن عباس سے روایت ہے کہتے تھے دلوک الشمس ڈھلنا

آفتاب کا اور غسق اللیل رات اور رات کے اندھیرے کا آپس مین مل جانا ہے کہا محمد نے

ابن عمر اور ابن عباس کا یہ قول ہے۔ اور ابن مسعود کہتے تھے دلوک غروب ہے اور یہ سب اچھا ہے (یعنے دونوں تفسیریں اچھے ہیں) **اَخْبَرَنَا** مَالِكٌ حَدَّثَنَا عبد الله بن دینار ان عبد الله بن عمر اخبره اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ قَالَ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلَى الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ قَالَ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ نُؤْتِيْهِ مَنْ نَشَاءُ **قَالَ** مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَاخِيْرَ الْعَصْرِ اَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيْلِهَا اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ جَعَلَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ اَكْثَرَ مِمَّا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَنْ عَجَّلَ الْعَصْرَ كَانَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ اَقَلَّ مِمَّا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى تَاخِيْرِ الْعَصْرِ وَتَاخِيْرُ الْعَصْرِ اَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيْلِهَا مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى اَجْمَعِيْنَ ٭ عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے تمہاری مدت بقا کی نسبت سابقہ استوں کے اسقدر ہے جسقدر عصر اور غروب کے درمیان کا وقت ہوتا ہے **ف** یعنی ابتدا دنیا سے لیکر قیامت تک ایک دن فرض کر لیا جاوے تو اسمیں سے عصر تک اون کا زمانہ ہو گذرا ہے اور عصر سے لیکر غروب تک تمہارے لیے باقی ہے **ف** اور مثال تمہاری اور نصاری یہود کی اسطرح ہے جیسے ایک شخص نے مزدور لگایا کسی کام پر اور کہا ایسا کون شخص ہے جو ایک قیراط اجرت پر میرا فلانا کام کرے

صبح سے لیکر نصف دن تک فرمایا پھر یہودون نے نصف دن تک ایک قیراط اجرت
پر مزدوری کی پھر اوسی شخص نے کہا ایسا کون شخص ہے جو ایک قیراط پر میرے لئے
یہ کام کرے نصف دن سے لیکر عصر تک پھر نصاری نے ایک قیراط پر مزدوری کی پھر
اس شخص نے کہا ایسا کون ہے جو دو قیراط اجرت پر میرا کام کرے عصر سے لیکر غروب
تک خبردار تم وہ لوگ ہو جو عصر سے لیکر غروب تک دو قیراط پر کام کرتے ہو **ف**
یعنے جیسا اس مثال مین عمل اور اجرت کا فرق ہے ویساہی اللہ جل جلالہ تمہاری عملون کا
اجر دیگا یہود کو بڑی تکلیف کا تھوڑا اسا اجر ہوگا اور نصارے کو اس سے ذرا کم تکلیف کر
ویسا ہی اجر ہوگا اور تمکو بہت تھوڑے عمل پر دگنا اجر ہوگا **ت** آپنے فرمایا یہود اسبات
مین خفا ہونگے اور کہین گے کہ ہمارے عمل بہت ہین اور اجر کم دیا جاتا ہے تو اللہ جل جلالہ ارشاد
فرماوینگے کیا تمہاری اجرت مین سے کچھ ظلم کیا ہے سو جب کہین گے نہین پھر فرمادیگا
یہ میرا فضل ہے جسکو چاہتا ہون عطا کرتا ہون کہا مترجم نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسبات
پر کہ عصر کی نماز مین تعجیل کرنے سے تاخیر بہتر ہے کیا نہین دیکھا کہ آپنے اسحدیث مین ظہر سے
لیکر عصر تک زیادہ وقت مقرر فرمایا ہے بہ نسبت عصر کے غروب تک اور جب عصر کی نماز مین
تعجیل کرے تو ظہر سے لیکر عصر تک بہت کم وقت ہوگا بہ نسبت عصر کے غروب تک تو یہ حدیث عصر کی
تاخیر پر دلالت کرتی ہے اور تاخیر کرنی اوسکی تعجیل سے افضل ہے جبتک آفتاب سفید اور کھرا ہے
اوسمین زردی نہ ملجاوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور عامہ فقہا حنفیہ کا خدا اون سب کو رحمت کرے **ف**
مترجم کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد آخیر وقت عصر کا ہے نہ یہ کہ عصر کی نماز بتاخیر ہی پڑھے
کیونکہ نماز اول پڑھنے سے وقت نہین بدل جاتا پھر بھی اسکو عصر ہی کہا جاویگا اور آپنے ظہر سے عصر تک نہین فرمایا
بلکہ نصف دن سے اور نصف دن زوال کے وقت ہوتا ہے اوس سے لیکر عصر کے آخیر وقت تک بہت فاصلہ بہ نسبت
آخیر وقت عصر کے یا غروب تک اور عصر کی نماز سب نمازون کیطرح اول وقت مین پڑھے کیونکہ صحیح حدیثون مین آیا
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اول وقت مین پڑھتے تھے اور فرمایا اول وقت مین نماز کا پڑھنا افضل
عملون مین سے ہے واللہ اعلم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۃ

تمام ہوئی کتاب موطا امام محمد معہ ترجمہ و شرح اردو بہ ہاتھ خادم العلما فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ فی الدارین

فہرست ترجمہ ابواب تنویر المجد شرح اردو موطا امام محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ تمام ہوئی مؤطا امام محمد مترجم اردو و شرح اردو بتصحیح مولوی احمد علی صاحب و مولوی محمد یار صاحب
بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ عفی اللہ عنہ [illegible] بتاریخ ۲۳ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۳ ہجری مقدس